नया इल्म शफ़ा बख़्शी
भाग २.

Bhawani Prasad, Haldaur, Bijnor

نیا علمِ شفا بخشی

یا

امراض کی وحدانیت کا مسئلہ

جسکی کہ بنیاد پر بغیر ادویات اور بغیر اعمال جرّاحی یکساں طریق میں شفا پا بیاں ہوئی ہیں

تندرست اور بیمار لوگوں کا معلّم اور مشیر

مصنّفہ لوئی کوھنی

حصّہ دوم

بزبان اردو معہ تصاویر

مترجمہ مسٹر قبرھی کرشن سروپ بی اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ گورنمنٹ پلیڈر اضلاع بجنور و بدایوں ساکن بجنور

زیر نگرانی لالہ ہربنس رائے ناظر پنشنر شمس آبادی ترجمہ نویس

باجازت داروغہ بسنت رائی ملک گلزار رقم پروپرائیٹر و باہتمام مسٹر سرکار بہادر جوہری سپرنٹنڈنٹ پریس ہذا

ممالکِ متحدہ آگرہ و اودھ کی مشہور کارخانہ قیصر ہند پریس بدایوں میں زیور طبع سے آراستہ ہو

بار اول — سنہ ۱۹۰۴ع — ۱۵۰۰ جلد

قیمت حصہ اول معہ تصاویر عمدہ ولیس کیپ کاغذ پر	[illegible]	قیمت حصّہ اول معہ تصاویر عمدہ سفید کاغذ پر	[illegible]	جو صاحب کہ حصہ اول خرید کر کے بقیہ تین حصّوں کو خریدیں گے اُن سے وہی قیمت لیجاویگی جو کہ چاروں حصّوں کو ایک جلد میں یکجا لیجاتی۔ محصولڈاک و صرفہ پیکنگ وغیرہ ہر حالتیں ذمہ خریدار ہے۔ کتب فروشان کمیشن بذریعہ خط طے کر سکتے ہیں۔
قیمت حصّہ دوم معہ تصاویر ایضاً	[illegible]	قیمت حصّہ دوم ایضاً	[illegible]	
قیمت حصہ سوم و چہارم ایک جلد میں ایضاً	[illegible]	قیمت حصہ سوم و چہارم ایک جلد میں ایضاً	[illegible]	
چاروں حصّے ایک جلد میں ایضاً	[illegible]	چاروں حصّے ایک جلد میں ایضاً	[illegible]	

حصہ دوم

نروس (اعصابی) اور منٹل (دماغی) بیماریان نیند نہ آنے کی شکایت

بیماریون کی وحدت کا مسئلہ نروس اور منٹل بیماریون سے بھی متعلق ہے + اُنیسوین صدی کو صحیح طور پر نروس بیماریونکی صدی لوگون نے کہا ہے - کیونکہ یہ بیماریان اب ہر جا ہزارہا شکلو نمین پائی جاتی ہین + جملہ جدید عارضونکے صحیح نام رکھنے مین اور اُنکی خاصیت اور اونکے سبب معلوم کرنے مین اس غرض سے بیحد سعی کیجاتی ہے کہ اونکے علاج کا کوئی (اگر پورا صحیح نہین تو کم سے کم صحیح کے قریب) طریقہ تجویز کرین +

نروس نس (گھبراہٹ) - نیورس تھینیا - نیورل جیا (عصبی درد) ہائی پو کونڈریا (وہم مراق) ف۱ - ہسٹیریا (بائے گولہ - اختناق الرحم) - ان سینٹی (دیوانگی) ف۲ - ایم بیسیلیٹی (خلقی مخبوطی) ف۳ - پیرلیسس (فالج) - یہ بیماریان اب ہر جا مشہور ہین - اور دوسری اسی قسم کی بیماریونکا جنکا وہی ایک سبب ہے تو ذکر ہی کیا ہے +

ان سخت نروس (اعصابی) بیماریون کی زیادتی کے ساتھ نئی نئی خارجی علامات ہمیشہ ظاہر ہوتی جاتی ہین + لیکن یہ خارجی علامات ان بیماریونکے اصلیت کے فہم صحیح (ٹھیک سمجھنے) کے واسطے کچھ معقول اور معین سُراغ یا پتہ نہین دیتی + مگر نروس (اعصابی) بیماری کے مریضونکی حالت کے امتحان سے ہمکو ہمیشہ ایک قسم کی اندرونی بے چینی اور پریشانی کے آثار معلوم ہونگے + ایسے مریض کو ہمیشہ ایک خاص نامعلوم - ناقابل بیان حس بیماری کا ہوتا ہے - ہرچند کہ وہ سبب بیماری کا نہین جانتا ہے اور خود مرض کو تسلیم نہین کرتا ہے +

ف۱ ایک قسم کی اعصابی کمزوری ہے جو کہ حرام مغز کے افعال مین نقص پیدا ہونیسے خیال کیا جاتا ہے کہ ہوتی ہے + ایسی رائے ڈاکٹر لوگونکی ہے - سبب اسکا کچھہ ہی ہو مگر ظاہرا علامات یہ ہین کہ غذا جزو بدن نہین ہوتی - مریض کو ایک یہ خیال ہر وقت ہوتا ہے کہ مین اچھا ہونگا یا نہین خیالات خودکشی موجود رہتے ہین وحشت طبیعت پر ہر وقت سوار رہتی ہے - اندرونی تکلیف بھی ایک قسم کی ایسی ہوتی ہے جسکو مریض خود ہی جان سکتا ہے - اعصابی خرابی ہونے سے ہر جگہ جسم مین ایکقسم کی ایسی تکلیف ہوتی ہے کہ بیان سے باہر ہے - یہ تکلیف ہر وقت نہین رہتی بلکہ اسکے دورے ہوتے ہین - بے چینی اور بے اطمینانی تو ہر وقت طبیعت پر رہتی ہے + مرض کی زیادتی مین نیند بھی ضرور جاتی رہتی ہے - قوت ارادہ کمزور ہو جاتی ہے - ذرا ذرا سی باتون سے خوف لگتا ہے - ہاضمہ مین تو فرق بہت ہی آجاتا ہے - بہت لوگ اسکو ایک قسم کا وہم کہین گے + ف۲ ایک دماغی مرض ہے جس مین کہ مریض خصوصاً اپنی تندرستی کی نسبت خیالات متوحش اور غمگین مین مبتلا رہتا ہے - مرض خاصکر بوجہ فتورِ افعالِ نظام عصبی ہوتا ہے + ف۳ ایک اعصابی بیماری ہے جو کہ عموماً عورات کو ہوتی ہے - اسمین مریضہ بیہوش ہو جاتی ہے - ہاتھہ پاؤن کھنچنے لگتے ہین - حلق مین رکاوٹ معلوم ہوتی ہے - گویا پیٹ سے گولا سا اُٹھکر حلق مین جاتا ہوا معلوم ہوتا ہے - کبھی ہنسنے کبھی رونے لگتی ہے - ناواقف لوگ اکثر خیال کرتے ہین کہ آسیب کا خلل ہے - عورات خاصکر کسی دیوتا کی کہور سمجھتی ہین + اس کج فہمی کی وجہ سے بہت عورات ضائع ہوتی ہین - کیونکہ اُنکا علاج سحر و جادو سے ہی کیا جاتا ہے - مرض موروثی بھی ہوتا ہے +

کوئی شخص بہت بکتا ہے اور کوئی خاموش اور کم گو ہوتا ہے + اکثر اشخاص کو نیند نہ آنے کی شکایت ہے بعض دیگر اشخاص مین نچلاپن اور مستعدی ظاہر ہوتی ہے ۔ اور بعض ایسے بھی ہین جنہین ناقابل علاج کی کہالت نمایان ہے + کوئی خودکشی کی دُھن مین آوارہ پھرتا ہے کیونکہ اپنے آپ کو وہ فضول سمجھتا ہے اور تمام جہان سے وہ ناراض ہے + اور ہر ایک لکھپتی (تونگر) کو دیکھیئے کہ آئندہ کے بے بنیاد اندیشون سے روزانہ تنگ ہوتا ہے اور اندیشے کبھی اوسکو نہین چھوڑتے + اور لوگون کا جسم ہمیشہ سب کانپتا ہے + بعض لوگون کا ایک عضو یا ایک جانب یا کل جسم بیکار ہو جاتا ہے اور مارا جاتا ہے + پھر جنون کی نہایت مختلف اور اکثر بایک دیگر ضد والی علامتین (جن مین سب سے خراب فالج ہے) قابل غور ہین + علاوہ ازین یہ دیکھا جاتا ہے کہ یہ عارضے لوگون کو اپنے قویٰ کو کام مین لانے سے کم و بیش روکتے ہین + کوئی اپنے اعضا کے کام مین لانے کا اختیار کھو دیتا ہے ۔ کسیکو اپنے خیالات خواہ اپنے ارادہ خواہ اپنی تقریر پر قابو نہین رہتا + ان بیماریون کی شکلین اتنی مختلف ہین کہ ہم اگر نروس بیماری کے ہزارون مریضون کو دیکھین تو مشکل سے ایسے دو ملین گے جنہین خارجی علامات ٹھیک مطابق و یکسان ہون + لہذا تعجب کا مقام نہین ہے اگر ڈاکٹرون نے اتنے کثیر ضد والی علامات مین کوئی کافی بنیاد واسطے صحیح تشخیص اور نامزدگی اور دفعیہ نروس بیماریون کے نہین معلوم کی + ان بیماریون مین دواؤن سے افاقت خواہ ازالہ مرض پیدا نہین ہوا ہے ۔ اگرچہ نروز (اعصاب) کا کچھ دقت کے واسطے (عارضی) بیکار کرنا تو کبھی پیدا ہو جاتا ہے +

یہ سراسر غلط خیال ہے کہ خود دوائین کچھ اثر پیدا کرتی ہین + در اصل خود جسم ہی تنہا کل مادۂ فاسد کو دفع کرنے کی سعی کرتا ہے چاہے اس عمل مین مستعدی کم ہو چاہے زیادہ ہو +

ایک خاص صورت مین زہر کے بہ جبر خارج کرنے کی غرض سے جسم کی بڑھی ہوئی مستعدی کے آثار صاف نمایان ہوتے ہین + یہ صورت اوس وقت ہوتی ہے جب اتنی کم مقدار مین دوا دیجاوے کہ جسم پر بے حس و بیکار کرنے والا اثر پیدا ہو سکتا نہ ہو + زہردار دواؤن کے زیادہ (الوپیتھک) مقدار مین دینے کی حالت مین جسم کے بے حس ہونیکے آثار صاف نظر آتے ہین +

نروس (اعصابی) اور منٹل (دماغی) بیماریان - نیند نہ آنیکی شکایت

ساتھ ہی اسکے جسم کی کوششین صحت یابی کے واسطے (حاد امراض - تیز امراض) اور مرض کہنہ کی خارجی علامات یکسان موقوف ہوجاتی ہین + الوپیتھی کے طریقہ معالجہ مین - علامات مرض کے عارضی طور پر غائب ہوجانے اور پھر بار بار عود کرنے کا بھی یہی سبب ہے + اول نروز کے بے حس ہوجانے سے وہ علامات موقوف ہوجاتی ہین لیکن جب جسم ذرا اصلی حالت پر پھر آتا ہے وہ علامات پھر نمایان ہوتی ہین + زوردار زہریلی دوائین زیادہ مقدار مین جسم کو اس حدتک بے حس کرتی ہین کہ ہلاکت واقع ہوتی ہے - کمتر مقدار مین دیئے جانے کی حالت مین بے حس ہونا باعث ہلاکت نہو - تاہم کل جسم کو نقصان تو پہونچتا ہی ہے +

یہ بھروسہ کے ساتھ بیان کیا جاسکتا ہے کہ بہت سی نروس بیماریان دراصل دواؤن کے استعمال سے پیدا ہوتی ہین جو دوائین کسی کم سخت مرض کے دفع کرنے کی غرض سے پہلے کھلائی گئی تھین + بہت کم مقدار مین دواون کے کھلانے کی حالت مین بظاہر جسم پہ بالکل اُلٹا اثر پیدا ہوتا ہے جسم بے حس نہین ہوتا ہے - سبب یہ کہ بجائے بے حس ہونے کے جسم زہر کو خارج کرنے کے واسطے دوچند سعی کرتا ہے + مگر یہ بڑھی ہوئی مستعدی بے حسی کا پیش خیمہ ہی ہے اور کبھی کچھ اور نہین ہوسکتی +

نروس (اعصابی) بیماریونکے علاج مین (اس سے انکار نہین ہوسکتا ہے) ڈاکٹر صاحبان جنکی بہت تعریفین ہوتی ہین بالکل بے بس ہین - یہانتک کہ نامی ڈاکٹرون نے اکثر تسلیم بھی کرلیا کہ ایسے مرضون مین وہ کچھ مدد نہین کرسکتے ہین + تبدیل ہوا - سفر سے دل بہلانا اور اسی طرح کی امدادی تدبیرین جنمین کچھ نقصان نہین ہے تجویز کیجاتی ہین + لیکن اگر عارضی نفع ہو بھی جاوے تاہم ہمکو ایسی تجویز سے صاف معلوم ہوجاتا ہے کہ نروس بیماریونکی خاصیت اور سبب سے ڈاکٹر صاحبان کم آگاہ ہین + قدیم اطبا اور ڈاکٹرونکو جو بات نصیب نہ تھی اور جس بات نے ڈاکٹرون کے سر چکر مین ڈالدیئے وہ بات جدید علم علاج (نیو سائنس آف ہیلنگ) کے ذریعہ حل اور صاف ظاہر کردیگئی + شفا کے بارہ مین میری رپورٹین اور منسلکہ خطوط شکریہ اور سارٹیفکٹ میرے بہت مریضون مین سے چند کے - تمام علمی اور زبانی تقریرون و تحریرون سے زیادہ صاف اور زیادہ اطمینان دہ طریقہ پر مطلب ادا کرینگے + لہذا مجھے اجازت دیجاوے

کہ ان بیماریون کے بارہ مین ضروری امور پر اپنی تحریر کو محدود کرون +

یہ بخوبی معلوم ہے کہ ہمارے جسم مین نروز (اعصاب) دو قسم کے ہوتے ہین اوّل وہ جو ارادہ کے تابع ہین - دویم وہ جو ارادہ کے تابع نہین ہین اور جو سانس لینے وہضم کرنے اور دوران خون مین مدد کرتے ہین + لیکن اگر مین یہ بیان کرون کہ جسم مین مادہ فاسد کے بارے جو سب بیماریان پیدا ہوتی ہین وہ ہی نروس بیماریان ہین تو بہت لوگون کو اولاً تعجب ہوگا + یہ امر آسانی سے صاف بیان کیا جاسکتا ہے + بیماری کا علم اول اُسوقت ہمکو ہوتا ہے جب جسم کے معمولی کامون مین خلل آتا ہے۔ یا درد پیدا ہوتا ہے + اس سے قدرتی طور پر یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بیماری کم وبیش زیادتی کے درجہ مین آگئی ہے۔ جسکی کہ صحیح تشخیص میری کتاب سائنس آف فیشیل اکسپریشن کی مدد سے ہو سکتی ہے + ہمکو یہ بھی معلوم ہے کہ جسم مین بغیر موجودگی مادّہ فاسد کے بیماری کا ہونا ناممکن ہے + جسم مین مادہ فاسد کا بار خاص آعضا پر ہی خلل ڈالنے والا اثر نہین پیدا کرتا بلکہ جسم کے ان اعضا یا حصّون سے جو رگین (نروز) تعلق رکھتی ہین یا جو اُن کے کام کو باترتیب جاری رکھتی ہین اُن رگون پر بھی اُسیقدر بُرا اثر کرتا ہے + جب تک کہ رگون کے تعلق یا سلسلہ پر بھی مادّہ فاسد کا اثر نہین ہوتا تب تک ہمکو بیماری کا علم نہین ہوتا + سرسری طور پر دیکھنے والا شخص محض اُن رگون کو جو اوس کے ارادہ کے تابع ہین اور اُن عارضون کو جو اُسکے ارادہ کے تابع رگون کے ماتحت آعضا پر اثر کرتے ہین خیال مین لاتا ہے +

جو بیماریان سانس لینے مین اور خون کے دوران مین اور ہضم مین خلل پیدا کرتی ہین وہ بہت آہستہ اور بہت بتدریج کے ساتھ معلوم اور ظاہر ہوتی ہین + یہان بھی اسی طرح سے رگون پر اثر پڑتا ہے اور وہ ہمکو بیماری سے خبردار کرتی ہین + یہ رگین ارادہ کے ماتحت نہین ہین لیکن اُن کے معمولی مستعدی پر اُن اعضا کی حرکت منحصر ہے جو ارادہ کے تابع نہین ہین مثلاً پھیپھڑے - دل - معدہ - گردے - آنتین مثانہ + اوس وقت تک ہمکو ہضم کے تکلیف کی یا گردون - مثانہ - دل پھیپھڑون یا معدہ کی کسی بیماری کی خبر نہین ہوتی جبتک اُنکے تعلق والی رگونکا

نروس (اعصابی) اور منٹل (دماغی) بیماریان۔ نیند نہ آنے کی شکایت

عمل بھی بوجہہ بار مادہ فاسد خلل پذیر ہوجاوے + لہذا اِن عارضون مین سے ہرایک ہمیشہ ساتھ ہی ساتھ رگون کا خلل بھی ظاہر کرتا ہے۔ مثلاً خلل ہاضمہ کی شکایت ہو نہین سکتی جب تک کہ ساتھ ہی اوسکے ہضم کے متعلق رگون کی حالت مین بھی خلل نہو +

جیساکہ ہمنے اوپر ذکر کیا ہے۔ تندرست جسم حاصل کرنیکے لیئے اول شرط یہ ہے کہ ہاضمہ صحیح ہو + کیونکہ سب مادہ فاسد اگر یہ ورثتاً نہین آیا ہے تو اول بذریعہ ہاضمہ ناتمام و ناقص کے جسم کے اندر پہونچتا ہے۔ لہذا ہر بیماری اور اسیوجہ سے تمام نروس بیماریان خواہ خلل ہضم سے پیدا ہوتی ہین یا والدین سے اولاد کو پہونچتی ہین + جملہ عارضونکا چاہے کچھ بھی ہون یہی مشترک سبب ہے + جب کہ جسم مین ہنوز کافی قوتِ زیست باقی ہے تو وہ مادۂ فاسد کو خارج کرنے کی کوشش بذریعہ تیز (حاد) بیماری کے کرتا ہے + لیکن جب ضروری قوت زیست باقی نہین رہتی ہے تو مزمن (پوشیدہ) مرض پیدا ہوجاتے ہین + ایسی بیماریان کبھی بالکل دفع نہین ہوتی ہین۔ زیادہ سے زیادہ وہ اپنی شکل تبدیل کرلیتی ہین اور بالآخر وہ بشکل افسوسناک نروس (اعصابی) اور منٹل (دماغی) بیماریون کے اعلے درجہ زیادتی تک پہونچتی ہین + نروس بیماریان محض مزمن (پوشیدہ) جسمانی بیماریان ہین۔ علامتین اُنکی چاہے کچھ بھی ہون + نروس بیماریون مین مثل سب بیماریون کے ہمکو (بطور ایک خاص علامت) سردی یا تیز گرمی کا محسوس ہونا نظر آتا ہے۔ اور یہ سردی اور گرمی جسم کے بخار والی حالت کے نتیجے ہین +

اسطرح ہم ایک بہت ضروری نتیجہ پر پہونچتے ہین۔ یعنی یہ کہ نروس بیماریان بھی محض مزمن (پوشیدہ) بخار کو ظاہر کرتی ہین + لہذا اگر مین یہ بیان کرون کہ نروس بیماریون کا وہی سبب ہے جو چیچک۔ خسرہ۔ اسکارلیٹ فیور (سرخ بخار) ڈفتھیریا۔ سفلس وغیرہ کا ہوتا ہے تو یہ نتیجہ حاصل ہوتا ہے کہ جس طریقہ سے ان بیماریون کا علاج کامیابی کے ساتھ ہوتا ہے وہی ضرور نروس بیماریونکو شفا کریگا + اور یہ ایسا امر ہے کہ اپنے طبابت کے تجربہ مین صدہا بلکہ ہزارہا مریضو نکے بارہ مین ثابت کر دکھلایا ہے۔ جیساکہ اس کتاب کے خاتمہ پر دیئے ہوئے سارٹیفکٹ ظاہر کرتے ہین +

ان توضیحات سے تمام نروس بیماریون کی کیفیت وخاصیت وعلاج معین طور پر ہمارے فہم مین آتے ہین + آیندہ ہم مثل ڈاکٹر صاحبان کے لاچاری کی حالت مین بیٹھے دیکھتے نرہین گے۔ بلکہ بیماری کا سبب علوم کرکے ہم پوری مدد دینے کا یا شفا دینے کا ٹھیک طریقہ بھی جانتے ہونگے +

ہر شخص جو مثل میرے لشکر امراض کو غور سے دیکھتا ہی اُسکو باسانی نظر آجاویگا کہ وہی شخص کار آمد صلاح متعلق علاج یا شفا کے دیسکتا ہی جو کہ بیماری کے علامات کی اصلیت سے بخوبی واقف ہی + بیماریونکا وہی حال ہی جو ایک لشکر کا ہوتا ہی۔ کسی لشکر کی صحیح طور پر وہی سپہ سالار پیش روی کرسکتا ہی جو اوس فوج کے اجزا یعنی سپاہیون سے پورا واقف ہو + وہ سپہ سالار جو اُس فوج سے ناواقف ہی جس سے کہ اُسکا لشکر ترتیب پایا ہی خواہ مخواہ شکست کھاجاویگا + ایساہی حال آجکل کے زمانہ کے اسپیشل ازم[۵۱] کا ہے + علم طب مین اسپیشل ازم ضرور اس علم کی بربادی کا باعث ہوگی۔ اور لوگون کے دلون مین اسکی طرف سے حقارت کا خیال بڑھتا جائیگا + کیونکہ اسپیشل اسٹ کسطرح علم کو نفع پہونچا سکتا ہی اگر وہ اُن قاعدون پر جنکا کہ جسم انسان پابند ہے عمل نہین کرتا ہی اور بلا کُل جسم پر لحاظ رکھنے کے ایک حصہ جسم کا علاج کرتا ہے +

علم طب مین جملہ اسپیشل ازم ہمکو معلوم ہوتی ہی کہ گویا ایک قدم پیچھے کو ہٹے۔ وہ فضول طریقہ ہے۔ کل سے علحدہ کیا ہوا ایک جزو ہی۔ وہ سوائے اسکے اور کچھ کام نہین دیتا کہ ہماری عقل کی نگاہ کو تیرہ کرے + وہی شخص جو کُل کو بخوبی اور صحیح طور پر سمجھتا ہی اور جو کارخانہ قدرت کو ایک عالیشان ناقابل تقسیم وحدت مانتا ہی اس قابل ہی کہ جملہ عجیب واقعات کو جو پیش نظر ہون صحیح طور پر سمجھکر اُنکی اصلیت بیان کرسکے۔ اور جن قوانین کے تابع کہ یہ قدرتی واقعات ہون اُنسے فیض حاصل کرسکے + بارہا یہ تجربہ ہوا ہے کہ ایک شی یا مادہ محض گرمی کے درجہ کمی وبیشی کے باعث ایک دوسرے سے نہایت مختلف اور نہ ملنے والی شکلو مین نظر آتا ہی + مجھے پھر آپ صاحبونکو پانی کی نسبت یاد دلانا ہے جسکو کہ ہم مختلف شکلون مین دیکھتے ہین یعنی بطور رقیق شے۔ بطور کہرا۔ بطور بھاپ۔ بطور بادل + محض گرمی کی کمی وبیشی (درجہ) کے سبب یہ حالتین پانی کی پیدا ہوتی ہین۔ اور ہر حالت مین مادہ یا شے واحد ہی ہی +

نروس بیماریون کی تشخیص مین علم طب اُتنا ہی قاصر ہے جتنا کہ اُن کے اچھا کرنے مین + بہت سی صورتون مین تو ڈاکٹر صاحبان نروس بیماریونکو

---

[۵۱] اسپیشل ازم لفظ انگریزی ہی۔ معنی ہین کہ کسی علم ہنر یا سائنس کے ایک جزو خاص کو محدود کرکے اُسمین ہی ترقی کی کوشش کرنا۔ مثلاً ڈاکٹرون مین بعض ایسے ہین کہ آنکھ کے متعلق امراض اور اُسکے علاج مین اُنہون نے تلاش وتحقیقات کی ہی۔ بعض نے کان کے متعلق۔ بعض نے اعصاب کے متعلق۔ وغیرہ وغیرہ +

نروس (اعصابی) اور مِنٹل (دماغی) بیماریان۔ نیند نہ آنیکی شکایت

بالکل شناخت ہی نہین کر سکتے ہین + کتنے بہت سے نروس مریضون نے ہر دیگہ جگہ آزما کر مجھسے علاج رجوع کیا ہے + یہ تمام اشخاص پیشہ طبابت کے اس بارہ مین ناقابلیت کا زندہ ثبوت ہین + ڈاکٹر صاحبان نے اُنمین سے بہتون کو بالکل تندرست تجویز کیا تھا۔ اور اُنکی شکایت یا مرض کو محض خیالی ہونا ظاہر کیا۔ اور مین چہرہ کی صورت و حالت کے علم (سائینس آف فیشیل اکسپریشن) کی مدد سے فوراً ہی مریض مین مادّہ فاسد کا بہت موجود ہونا معلوم کر سکا + میرے طریقہ علاج سے میرے سب نَرَوس مریضون نے اپنی حالت مین حیرت انگیز افاقت اور ترقی کا جلد وقوع مین آنا معلوم کیا ہے۔ اور اُنہون نے یہ بھی دیکھا ہے کہ جتنا زیادہ اخراج مادہ فاسد کا ہوا اوسیکے مطابق نفع اور آرام بھی ہمیشہ ہوتا گیا + جس کسی نے ایک بار مادہ کے اس اخراج کی طرف توجہ کی ہے اور اپنی حالت کے مستقل طور پر ترقی کرنے کا تجربہ کیا ہے وہ شخص میرے طریقہ تشخیص کے صحت مین اور میرے طریق علاج کی کامیابی مین ایک لمحہ بھی آیندہ شک نہین کر سکتا +

جو لوگ میرے طریقہ پر چلنے والے ہین اونکو فن شفا کے عامل بن جانے مین میرا طریقہ تشخیص ایک بارہمیشہ کے واسطے بہت عمدہ مدد بخشیگا + اوسکی مدد سے ہر نَرَوس بیماری کی صحیح تشخیص ممکن ہے اور اُسی کی مدد سے یہ بھی ممکن ہے کہ خود مریض کو اپنے مرض کے موجود ہونے کی خبر ہونے سے برسون پیشتر اُسکے امراض کی آہستہ پیدایش اور افزایش معلوم کر لی جاوے + جیسا کہ سائینس آف فیشیل اکسپریشن کے رسالہ مین صاف تحریر کیا گیا بیٹھ (پشت) مین مادّہ فاسد کا جمع ہونا خاصکر ایک علامت نَرَوس بیماری کی ہے +

دماغی عوارض ۔ جملہ دماغی عارضون کا بھی یہی حال ہے + اسیطرح اُنکی صحیح خاصیت کے بارہ مین ڈاکٹر وئمین بالکل غلط فہمی ہر + وہ سبب جو عموماً بیان کئیے جاتے ہین خلل دماغ کا باعث نہین ہوتے

بلکہ اسکا باعث محض جسم کے اندر مادہ فاسد کا بار ہوتا ہی جو مادہ فاسد سالہا سال سے جمع ہوتا آیا ہے +
دماغی عارضہ مین اور اُس فالج مین جسکو پروگریسیو (درجہ بدرجہ بڑھنے والا) کہتے ہین آخری اور اکثر ناقابل علاج
نوبت آپہونچتی ہی + جیسا مین پہلے لکھ چکا ہون یہ آہستہ جمع ہونے والے پوشیدہ فاسد مادے ہاضمے
کی قوتون کے - بوجہ خلاف قدرت طرز معاشرت بتدریج کمزور ہوجانے سے پیدا ہوتے
ہین + قدرتی طور پر چونکہ سب لوگ یکسان خلاف قدرت زندگی بسر نہین کرتے ہین اس لیئے
ہر شخص دماغی عارضہ مین مبتلا نہین پایا جاتا + اس بیماری کا ہونا مادہ فاسد کی پیدایش اور افزایش
اور اُسکی تیزی پر منحصر ہے + دماغی مرض جب ہی پیدا ہوتا ہے جبکہ جسم کے اندر مادہ فاسد بہت
جمع ہوگیا ہو - اور یہ بھی اُسیوقت جبکہ پشت مین مادہ فاسد ہونیکے ساتھ سر کیطرف اُسکی (یعنی مادہ فاسد
کی) یورش ہو + دماغی عارضون کی زیادتی اور کثرت کا الزام صرف ایک حدتک ذمہ روز افزون شایستگی
کے ہی کہ یہ شایستگی لوگونکو قانون قدرت کے خلاف عمل کرنے اور قدرت کے ناقابل قاعدون کو
توڑنے پر انسان کو مجبور کرتی ہے + خاص الزام محکمہ ڈاکٹری کے ذمہ ہی جنکی رائین اور قاعدے
متعلق تندرستی کے بالکل خلاف اُس امر کے ہین جو نیچر یعنی (قدرت) سکھلاتی ہو + پانی کو مضر صحت مانکر
اُس سے یعنی پانی سے پرہیز کیا جاتا ہو اور بجاے اُسکے بیر - وائن اور شراب جنمین الکوہل شامل ہی خواہ
مینرل واٹر (وہ پانی جسمین معدنیات مثل گندھک وغیرہ شامل ہون) استعمال کیجاتی ہین + انسان
حقہ اس کثرت سے پیتے ہین کہ چمنی (دھوان نکلنے کا مینار) بنجاتے ہین اور شراب اس کثرت سے پیتے ہین کہ
شراب کے پیپے بنجاتے ہین + جسمانی کمزوری اور سُستی اُسکا قدرتی انجام ہے + کچھ تعجب نہین جو اسطرح
کمزور کی ہوئی رگین (نروز) محرک دواؤن سے ہمیشہ مضبوط کیئے جانے کی محتاج ہون + اور وہ کمرے
اور کارخانے جنمین آدمی حد سے زیادہ بھرے ہون تندرستی کا بہت خون کرتے ہین +

دیہات مین جہان کہ باشندے ابتک کم وبیش موافق قدرت کے زندگی بسر کرتے ہین اور برابر
کھلی ہوا مین کام اور محنت کرتے ہین اور جہان حال کے محکمہ ڈاکٹری کے بنائے ہوئے قواعد متعلق
تندرستی نے ابتک عام رواج نہین پایا دماغی عارضہ کو قریب قریب جانتے ہی نہین + اگر پایا بھی جاتا ہے
تو عادی شرابخورونکی اولاد مین ہی یہ دماغی عارضہ ہوتا ہے + ایسا بچہ موروثی مادہ فاسد کے
بار مین مبتلا رہتا ہی - اور یہ مادہ عارضہ دماغی خواہ کسی خوفناک عارضہ کا باعث ہوتا ہے + کیونکہ

نروس (اعصابی) اور مینٹل (دماغی) بیماریان - نیند نہ آنیکی شکایت

اولاد ہمیشہ اپنے مان باپ کی جسمانی ساخت اور مزاج کی سچی نقل ہوتی ہے +

شرابین جسم کے اوپر ہضم کا اتنا بھاری کام ڈالتی ہین کہ کسی اور کام کے واسطے طاقت باقی نہین رہتی + شرابخورونکو جو حد سے زیادہ تکان اور کوفت اور اکثر خلاف قدرت نیند معلوم ہوتی ہے اسکا یہ ہی سبب ہے - کیونکہ اُنکے معدونکو غیر معمولی ہضم کا کام اختیار کرنا پڑتا ہے + ہضم کے وقت غذا کے سڑنے کے دوران مین جو ہوائین پیدا ہوتی ہین اون کا جو دباؤ اور اثر دماغ پر پڑتا ہے وہ زیادہ کثرت سے شراب پینے والون مین دماغی عارضونکا سبب ہوتا ہے + باپ کے نشہ کی حالت مین ہونے کے وقت جو حمل رہتا ہو چاہے نشہ پورا ہو یا کم ہو تو بچہ تقریباً ہمیشہ دیوانگی کیطرف مائل پایا جاویگا اگر درحقیقت اس حالت کو پہونچنے سے پہلے مر نجاوے +

ہر دماغی عارضہ جو خواہ موروثی خواہ مکسوبہ مادۂ فاسد کے جمع ہونے سے پیدا ہوا ہو ہمیشہ ہضم کی غیر معمولی حالت یعنی ہضم کے خلل سے پیدا ہوتا ہے اور بس اُسکی ابتدا مثل تمام دیگر عارضون کے شکم خورد (پیڑو) مین ہوتی ہے +

جتنا زیادہ سادگی سے اور موافق قدرت کے انسان زندگی بسر کرتا ہے اُتنا ہی زیادہ تندرست اور خوش وہ رہیگا + یہی سبب ہو کہ حبشی اُسوقت دماغی عارضہ سے محفوظ تھے جب غلامی کا رواج تھا اور جب اسکی وجہ سے اونکو مجبور محنت اور کفایت سے زندگی بسر کرنی پڑتی تھی - بخلاف اسکے اب وے بحالت آزاد ہونے کے اور اعلے درجہ کے طریقہ زندگی سے فائدہ اُٹھانے کے وہ اُن تمام خرابیونکے زیر مشق ہین جو شایستگی کے زہر نوش کرنے سے پیدا ہوتی ہین +

یہ بخوبی معلوم ہے کہ دماغی عارضہ عورتون مین بمقابلہ مردونکے عام طور پر کم ہوتا ہی + سبب اسکا بیشک یہ ہے کہ عورتین عام طور پر بمقابلہ مردونکے زیادہ اعتدال کے ساتھ زندگی بسر کرتی ہین خاصکر دربارہ تمباکو اور شراب کے استعمال کے + اُن صورتون مین جہان عورتین دیوانگی مین مبتلا پائی جاتی ہین تو بیماری کا سُراغ تقریباً ہمیشہ موروثی مادہ فاسد تک چلایا جاسکتا ہے -

دماغی خلل کی بہت سی صورتون مین یہ دیکھا گیا کہ بیماری کے پہلے یا بیماری کے ساتھ جسمانی اور دماغی حرکت اور مستعدی زیادہ پیدا ہوتی ہے جبکا سبب خاص ان امراض کے ڈاکٹران

بالکل بیان نہین کرسکتے + جسم مین اور خاصکر دماغ مین مادۂ فاسد کا بتدریج جمع ہونا دماغ پر برابر زیادہ بڑہنے والا اثر اور دباؤ ڈالتا ہی اور اسطرح اعصاب کے مرکزون پر اثر ڈالتا ہی اور برسون کے عرصہ مین انجام یہ ہوتا ہے کہ ان اعضا مین غیر معمولی شدت کی مستعدی اور حرکت پیدا ہوجاتی ہی + اسکا ظہور بہت مختلف ہوتا ہے جیساکہ نروس بیماریونکے بارہ مین پہلے بیان کرچکے ہین + جسم اور دماغ بلا استراحت ایک کام سے دوسرے کی طرف دوڑتے ہین اور کہین امن اور آسودگی خاطر نہین پا سکتے ہین + لڑکپن مین یہ غیر معمولی حالت اکثر بطور خاص قابلیت کے نظر آتی ہے اور جوانی تک اسکے غدد وسری حد تک تبدیلی واقع نہین ہوتی - عجیب الخلقت بچے طفولیت سے گذر کر خاص قابلیتین بہت کم ظاہر کرتے ہین +

دماغی عارضونکا سبب پشت مین مادۂ فاسد کا جمع ہونا ہے جسکا اثر خوفناک شکم خورد کی خاص رگون پر اسپیشل کارڈ (خاص رگ موٹی) پر اور نروس سمپیتھیٹکس[نوٹ ۱۵] پر ہوتا ہے - اگر مادۂ فاسد کو جسم کسی حاد (تیز) بیماری کے ذریعہ سے خارج نکر سکے + پوشیدہ بخار سے مزمن مرض کی کوئی حالت پیدا ہوسکتی ہے جو بڑھکر آخرش خلل دماغ تک پہونچتا ہے + حاد (تیز) بیماریونمین دماغی خلل اکثر جلد پیدا ہوجاتے ہین اور جلد دفع ہوجاتے ہین مطابق اُس دباؤ اور اثر کے جوکہ مادۂ فاسد اندر پیدا کرتا ہے + بخلاف اسکے جنون کے بہت سی صورتون مین دماغ کے بالکل صحیح ہوجانے کے اوقات کم و زیادہ دراز دیکھنے مین آئے ہین کیونکہ مادۂ فاسد کا دباؤ کچھ عرصہ تک درمیان مین کم ہوگیا تھا + لیکن جسوقت مادۂ فاسد کا اثر اور زور پھر شدت کا ہوجاتا ہی اُسوقت دماغ کے صحیح ہونے کی عارضی حالت جاتی رہتی ہے +

پروگریسیو پرالیسس (بتدریج زیادہ ہونیوالا فالج) سواے دماغی عارضہ کے زیادتی کی نوبت کے اور کچھ نہین ہی + ڈاکٹرون کو جب ہم شد و مد سے یہ کہتے ہوئے سُنتے ہین کہ جو لوگ اس قسم کے فالج مین مبتلا ہوتے وہ اکثر نہایت تندرست اور قوی ہی شخص ہوتے ہین تو ہمکو محض یہ ثابت ہوتا ہے کہ ڈاکٹر صاحبان اصلی تندرستی سے بہت ہی کم واقف ہین + اس سے بہتر ہمکو اس بارہ مین آگاہی ہے - ہم یہ جانتے ہین کہ کوئی خوفناک بیماری مثل پروگریسیو پرالیسس کے اسقدر یکبارگی نہین آسکتی

نوٹ ۱۵ اسکے متعلق نوٹ صفحہ ۱۱۳ پر دیدیا گیا ہی - اُس صفحہ مین بھی یہ لفظ آیا ہے - وہان ملاحظہ فرمالیجئے +

نروس (اعصابی) اور مینٹل (دماغی) بیماریان - نیند نہ آنیکی شکایت

بلکہ سائنیس آف فیشیل اکسپریشن کے ماہر کو بیماری سے ایک عرصہ پہلے اُسکے ابتدائی درجے اور نوبتین معلوم ہو جاتی ہین + لہذا ہم جانتے ہین کہ یہ بیان محض بے معنی اور لغو ہے کہ نہایت ہی تندرست انسان یکبارگی دماغی عوارض مین مبتلا ہو سکتے ہین +

دماغی بیماریان مادہ فاسد کو جو اُنکا سبب ہو. خارج کرنیسے ہی اچھی ہوسکتی ہین یا دفع ہوسکتی ہین + میرے علاج کے تجربہ مین بہت سے مریضان جنون اس طریقہ سے شفا پاچکے ہین جنسے میرے بیانات کی صداقت بہت ہوتی ہے + یہان مین ایک ہی ایسے مریض کا ذکر لکھتا ہون +

ایک لڑکی ۲۳ سال عمر کی کئی برس سے جنون مطلق مین مبتلا تھی اُسکو میرے پاس اُسکے والدین (جنکو اوسکی حالت ہمیشہ باعث تردد تھی) لائے + مادہ فاسد کا مقام موافق مراد تھا لہذا مین نیک نیتی سے اوسکے والدین کو یہ صلاح دیسکا کہ کم سے کم میرے طریقہٗ علاج کی آزمایش کرین + مریضہ کی حالت یہ تھی کہ وہ خود غسل بھی نہین کرسکتی تھی اوسکی مان اوسکو غسل کراتی تھی + لیکن چار ہفتہ مین اوسکی حالت اتنی بہتر ہوئی کہ وہ خود باتھہ (غسل) لے سکی اور نیز آیندہ اوسکی عادات مین ناپاکی نرہی + چھ مہینے کے اندر وہ اپنے خاندان کے تندرست آدمیون مین شمار ہونے لگی +

یہ حیرت انگیز جلدی کی شفا اس وجہ سے ممکن تھی کہ مادہ فاسد کا مقام اوسط درجہ موافق مراد تھا جسکے سبب سے ہاضمہ کی اصلاح زیادہ جلد ہوسکی + شفا اس وجہ سے بھی زیادہ آسان تھی کہ مریضہ برّاتی نہ تھی بلکہ خلاف اس کے لاپرواہ اور سکوت کے ساتھ متردد رہتی تھی +

لیکن اُن صورتون مین جہان مادہ فاسد کا مقام کم موافق مراد ہوتا ہے یا جہان مریض کی حالت ایسی ہوتی ہے کہ میرے طریقہ کے موافق علاج ممکن نہین تو بیماری قابل شفا نہین خیال کیجاسکتی ہے + مثلاً مین نے اکثر ایسی صورتین دیکھی ہین کہ مریض غسل لینے پر کسیطرح آمادہ نہین کیا جا سکا + عام طور پر دماغی خلل مثل عارضہ سِل کے بیماری کا اخیر درجہ ہے - لہذا امید شفا خصوصاً یقینی نہین ہو کہ بیماری کا علاج اُسیوقت تک شروع

کیا جاوے جبتک کہ وقت مناسب اسکے لیئے باقی ہے + سابق مین یہ بات غیر ممکن تھی کیونکہ صحیح طریقہ علاج معلوم نہ تھا اور بیماری اول اُسوقت معلوم ہوتی تھی جب شفا کے ساتھ علاج کرنے کا وقت جاتا رہتا تھا + آجکل میری کتاب سائنس آف فیشیل اکسپریشن مین کبھی خطا نکرنے والا ذریعہ دماغی عارضہ کی آمد کو برسون پہلے معلوم کرنیکا موجود ہے۔ نتیجہ یہ کہ ہم اس عارضہ کا مقابلہ یقینی کامیابی کے ساتھ کر سکتے ہین +

بہت سے دماغی عارضے آجکل ناقابل علاج تجویز کیئے گئے ہین لیکن یہ راے بالکل خلاف واقعات ہے + اسکی تائید مین حسب ذیل ذکر ایک مریض کی شفایابی کا لکھتا ہون +

یہ مرض سخت پروگریسو پیرلیسس کا تھا جو آتشک کے پیچھے ہوا تھا۔ مریض بہت برسون سے ہاضمہ کی کمزوری مین مبتلا تھا جو بوجہ دماغی بے چینی (کاروبار کے تفکرات جسکے سبب سے تھے) ہمیشہ بدتر ہوتا رہا۔ باوجودیکہ ہر قسم کا علاج کیا گیا۔ جولائی ۱۸۹۷ء مین مریض کئی طبیبون کی صلاح سے اُس مقام پر گیا جہان منرل واٹر (معدنی اشیا سے ملا ہوا پانی) کا چشمہ تھا + ان کا اتنا خراب اثر ہوا کہ اُسکی حالت اور بھی زیادہ خراب ہوگئی + اوسکی گفتگو بہکی ہونے لگی اور اب اُسکو یہ ہوش نرہا کہ مین کیا بکتا ہون + بہت مشہور طبیبون مین سے چار اطبا بلائے گئے اور بعد مشورہ ورا اُنہون نے مرکری (پارہ) کی مالش تجویز کی (لیکن اُسکا استعمال دو ہی دفعہ ہوا) + مریض کی حالت آخر کار اتنی خراب ہوگئی کہ جب طبیب کچھ سوال کرتا تو مریض صرف اُس سوال کو دوہرا سکتا تھا کچھ جواب نہین دیسکتا تھا + اسیطرح جب امید شفا بالکل جاتی رہی تو مریض کو مقام وائنا کو لیگئے تاکہ ایک مشہور ڈاکٹر سے جسکو ایسے مرضون مین خاص مہارت تھی مشورہ لیوین + تشخیص سے یہ ظاہر ہوا کہ مریض کو مرض اٹروفیا سِری بری (دماغی اٹروفی[1]) متعدی قسم کا اور پروگریسو پیرلیسس تھا اور مریض کو پاگل خانہ مین جلد بند کرانا پڑیگا + اس ڈاکٹر کی رائے مین کوئی امید افاقت نرہی تھی تاہم اوسنے آیوڈین پینے کے واسطے تجویز کیا (اس تجویز پر عمل نہین ہوا) + ایک دوست کے کہنے پر مریض کو اُس کے رشتہ دار لے کر سیدھے مقام

[1] یعنے دماغ کا زائل ہونا ۱۲

نروس (اعصابی) اور منٹل (دماغی) بیماریان - نیند نہ آنیکی شکایت

لپ زگ مین آئے تاکہ میرے طریقہ علاج کی آزمایش بطور "اخیر تدبیر" کے کرین + معالجہ کے شروع مین مریض ایک لفظ نہ بولتا تھا - وہ بالکل لاپرواہ تھا اور جو اوس سے سوال کیئے جاتے تھے اونکی طرف توجہ نکرتا تھا + علاوہ اس کے وہ اپنی قدرتی ضروریات کو مثل انسان کے رفع کرنے کے قابل نہ تھا کیونکہ جسم مین ارادہ کی قوت بالکل باقی نہ تھی + ٹھنڈک پہونچانے والے باتھ (غسل) اور سادہ قدرتی غذا کا یہ نتیجہ ہوا کہ جلد افاقت معلوم ہونے لگی اور تین دن مین ہاضمہ اصلاح پذیر ہوگیا + گئے ہوئے حواس ایک ہفتہ مین پھر ٹھیک ہوگئے اور وہ پھر گفتگو کرنے کے قابل ہوگیا + برابر اصلاح اور افاقت جاری رہی اور آٹھ ہفتہ مین اوسکو پوری شفا ہوگئی کیونکہ پروگریسو پرالیسس کے سب علامات دور ہوگئے +

بیماری کے وحدت کے مسئلہ کا حیرت انگیز ثبوت ان دو مریضون کے معالجون سے ہوتا ہے + اگر دماغی امراض کی اصل بنیاد وہی نہوتی جو دیگر امراض کی ہے تو اون کو انہین وسائل سے جو کہ دیگر امراض کے علاج مین اسقدر مفید ثابت ہوئے ہین دفع کرنا (جیسا ان مریضون کے علاج مین ہوا) ممکن نہوتا +



امراض پھیپھڑہ - پھیپھڑہ کا ورم معہ سوزش - سل یا چھئی روگ - ذات الجنب - لیوپس

ایک اور مرض جو طبیبونکو پریشان کرتا ہی اور چکّر مین ڈالتا ہے - اور سب موجودہ علاجونکا تحقیر کے ساتھ مقابلہ کرتا ہے وہ سل یا چھئی روگ ہے + موجودہ زمانہ مین یہ وہ ملک الموت ہے جوکہ تمام بنی انسان کو ہیبت دلانیوالا اور بلا لحاظ عمر اور پیشہ اپنے مریضون کا شکار کرنے والا ہے +

غالباً کوئی دوسری بیماری ایسی زیادہ دُنیا مین نہین پھیلی ہوئی ہے جیسا کہ پھیپھڑہ کے ضائع ہونے کا مہلک مرض اپنی مختلف شکلون اور حالتون مین + ظاہر اعلامات اس بیماری جانکاہ کی ایسی مختلف ہوتی ہین کہ دو مریضون مین شاید کبھی ہی یکسان ہون + ایک مریض کو شکایت ہے کہ سانس لینے مین تکلیف ہوتی ہے - یہ دمہ ہے - دوسرا اور درد سر کی شکایت کرتا ہے - تیسرا خرابی ہاضمہ کا شاکی ہے - چوتھے کو اُس وقت تک کچھ بھی معلوم نہین ہوتا جب تک کہ دو ہفتہ قبل اوسکی موت کے دفعتاً سوزش و ورم اُسکے پھیپھڑون[1] مین پیدا نہو جاوین + پانچوین کو بھی کچھ نہین معلوم ہوتا جب تک کہ دفعتاً سِل تیز رو اوسپر حملہ آور نہو جاوے اور وہ چند ہی دن مین جان بحق ہو جاتا ہے + چھٹا یقین کرتا ہے کہ اوسکی ہڈیان سڑنے لگین حالانکہ درحقیقت اوسکو مرض سل ہے + بہت سے اشخاص جنکے پھیپھڑون مین خرابی ہے اُونکے کندہون مین درد ہونے لگتا ہے - اور بہت سے ایسے ہین جنکو امراض چشم و گوش ہو جاتے ہین جس سے کہ اصلی سبب مرض کا پوشیدہ رہتا ہے + اکثر اوقات حلق کی بیماری - حلق کی سوزش - ہوا کی نالیون کی سوزش ناک کی جھلی کی پورانی سوزش وغیرہ وغیرہ کی اصل جڑ سل ہوتی ہے + علی ہذا بعض اشخاص پانون کی پُرانی بیماری مین مبتلا ہو جاتے ہین - ٹانگون اور پیرون پر کشادہ زخم ہو جاتے ہین - اور لیوپس[2] اور ہرپیز[3] کی بیماریان بھی ہمکو ملتی ہین جو کہ -

[1] یہ گیلپنگ کنزمپشن کہلاتی ہے - گیلپنگ معنی دوڑتی ہوئی - کنزمپشن معنی سل + [2] زہریلی بیماری ہی جس سے کہ نتھنے کی ہڈیان گلجاتی ہین صفحہ ۱۰۴ ملاحظہ طلب ہی + [3] اسکا نام مکڑی ہے ایک قسم کی بیماری ہے جسکا ذکر مفصل صفحہ ۲۰۷ پر آئندہ آیا ہے +

امراض پھیپھڑہ - ذات الجنب - لیوپس

اسیطرح ہر شخص کو جو کہ میرے اُس علم سے جسکے ذریعہ سے چہرہ کو دیکھکر امراض جانے جاتے ہین پوری وقفیت نہ رکھتا ہو - بیماری کی اصل جگہ کے دریافت کرنے مین دھوکہ پڑ جاتی ہین +

قریب قریب تمام اُن اشخاص کا جنکی طبیعت کو کہ مرض سل کی طرف رجحان ہوتا ہے یا جنکو سل ہوتی ہے یہ خاصہ ہے کہ وے کم و بیش اپنے مُنہ کھُلے رکھتے ہین - دنین ہی نہین بلکہ شب مین بھی سونیکے حالت مین تاکہ ہوا اندر جلدی جلدی جاوے + اسکی وجہ یہ ہے کہ اندرونی گرمی جسم مین زیادہ بڑھجاتی ہے جسکو کہ ضرورت باہر سے ٹھنڈی ہوا کے جلد جلد پہونچنے کی ہوتی ہے +

پھیپھڑون کا یہ کام ہے کہ اُس خون کو جو کہ جسم مین گردش کرتا ہے بذریعہ تازہ ہوا کے ہر وقت صاف کرتے رہین + جب کہ وے یہ کام مناسب طور پر اسوجہ سے کہ مادّہ فاسد اُنمین موجود ہے نہین کرسکتے تو تمام فضول مادّہ[1] جو کہ دوسری حالت مین خارج ہوگیا ہوتا جسم مین ہی رہتا جاتا ہے اور برابر مقدار مین بڑھتا جاتا ہے - اور اُس مادّہ فاسد کو جو کہ پیشتر سے موجود ہے مقدار مین بڑھاتا جاتا ہے + اس کام مین پھیپھڑون کا تعلق خاصکر ہے - اور وے ہی اسوجہ سے سب سے زیادہ نقصان اُٹھاتے ہین - نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خون کی حالت بالکل غیر معمولی ہو جاتی ہے جس سے کہ جسم کے اندر ایک خشک کرنے والی مہلک گرمی پیدا ہو جاتی ہے + اِس اندرونی بڑھی ہوئی حرارت کا نتیجہ یہہ ہوتا ہے کہ پھیپھڑون مین پورانی سوزش ہو جاتی ہے اور وے گلنے لگتے ہین - ایسے گلے ہوئے حصّے وہ شے ہو جاتی ہے جو مردہ حصّہ (ڈیڈ ٹشیو) کہلاتا ہے اور اکثر کھانسنے مین لبشکل بلغم خارج ہوتا ہے +

آجکل تمام زائل کرنے والی بیماریان صحیح طور سے بڑے خوف کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہین + ادویہ کے ذریعہ سے علاج کرنیوالا طبیب - اسمین حجّت ہو نہین سکتی - ان امراض کی یقین کے ساتھ تشخیص پھیپھڑون کے فعل کی آواز کو سُنکر اور اُنکو ٹھوک کر اُسوقت تک نہین کرسکتا جب تک کہ وے اوس حالت کو نہ پہونچ گئے ہوون کہ عموماً اُن کو شفا دینا غیر ممکن ہے + باوجود اس امر کے کہ ایسی زائل کرنیوالی بیماریون کی ابتدائی حالت بیماری کے واقعی شروع ہونیسے برسون پیشتر معلوم ہو سکتی ہے

[1] خون کے صاف کرنے سے جو خراب مادّہ نکلتا ہے -

مگر یہ خیال کرکے افسوس ہوتا ہے کہ ڈاکٹر لوگ اپنے نادرست طریقہ تشخیص کے ذریعہ سے اونکو دریافت کرنے مین ناقابل ہین + معلول پھیپھڑہ کا اچھا کرنا بذریعہ مشہور ٹوبرکیولن[۱] کے ایسا ہی غیر ممکن ہے جیسا کہ اُسپر عمل جرّاحی کرنا جیسا کہ حال مین کوشش پھیپھڑہ کے گڈّھے[۲] کو کاٹ کر علیحدہ کردینے مین ہوئی ہین + درحقیقت کوئی علاج ایسا نہین ہے جو کہ پھیپھڑے کے زائل ہونے کی کارروائی کے نقصان کے لیئے اثر تریاق کا رکھتا ہو۔ مگر ایک ذریعہ ایسا ہے جس سے کہ ہم زائل ہونے کی کارروائی کو اوسی راستہ سے واپس کرسکتے ہین۔ جس راستہ سے کہ یہ رفتہ رفتہ اکثر برسون تلک ترقی پاتی رہی ہے +

اپنے طریقہ سے مین بیماری کے ترقی کرنے کو پھر اُلٹا واپس کرنے مین کامیاب ہوتا ہون + سب سے ضروری امر جملہ امراض پھیپھڑہ کے علاج مین یہ ہے کہ اونکی ابتدائی حالتون کا مناسب وقت مین تمیز کرلینا۔ جو کہ میرے سائینس آف فیشیل ایکسپریشن کے ذریعہ سے ہی برسون پیشتر اور اکثر اوقات ایام طفولیت مین ہی جان لیجا سکتی ہین + اسوجہ سے میرا طریقہ تشخیص مسلول کے لیے بہت ہی کارآمد ہے + ڈاکٹرونکے لیئے اس مرض کا مناسب وقت پر تشخیص ہوجانا یا نہ ہوجانا ایک سا ہی ہے۔ کیونکہ وے لوگ سل کو آرام نہین کرسکتے خواہ اسکی ابتدائی حالت ہو یا اوسکے بعد کی + ابتدائی حالتین ایسی ہوتی ہین کہ مریض کو عموماً خود اس مرض کا ذرا سا بھی خیال نہین ہوتا اور اسوجہ سے اکثر یہ بہت مشکل ہوتا ہے کہ مریض کو اس امر کا یقین دلایا جاوے کہ اوسکی طبیعت اس مرض سل کی طرف مائل ہے + بہت عمدہ ارادون سے جوش مین آکر اسی طور سے مین نے اپنی ایک خدمتگارہ کو جو کہ ظاہراً مضبوط اور تندرست لڑکی تھی مطلع کیا کہ وہ سل کے مرض مین مبتلا ہے۔ اور اُسکے لیئے یہ اچھا ہوگا کہ وہ میرے طریقہ پر علاج شروع کرے۔ ورنہ اُسکی بیماری ایک سال کے اندر ہی مہلک ہوجاویگی + لڑکی نے غصّہ ہوکر کہا کہ وہ بالکل اچھی ہے اور اُسے کوئی علاج کرنے کی ضرورت نہین ہے + مینے کچھہ نہین کہا مگر اُسکے مرنے کے چار مہینہ پیشتر مین نے اسکو دوبارہ نصیحت کی مگر افسوس وہی نتیجہ رہا جو کہ

(۱) ایک دوا ہے جسکا ٹیکا مرض سل کو آرام کرنیکے لئے لگاتے ہین + (۲) یعنی وہ حصہ جو کہ بوجہ زخم سل کے خالی ہوگیا ہے +

امراض پھیپھڑہ - ذات الجنب - لیوپس

پہلے ہوا تھا + تین مہینہ بعد اُس نے کھاٹ پکڑلی اور چار ہفتہ کے اندر ہی تیز رَو سل کا شکار ہوئی +

اب مین امراض پھیپھڑہ کے اسباب کا بیان کرونگا + پھیپھڑونکے جملہ امراض کسی پیشتر کے ہوگئی ہوئے مرض کی جوکہ پورا آرام نہین ہوا اور جوکہ ادویات کے ذریعہ علاج سے اندر کردیا گیا ہے۔ آخری حالتین ہین + اکثر پھیپھڑون کی بیماریون کی ابتدا (جڑ) امراض آلات تناسل سے ہوا کرتی ہے۔ اور یہی حالت اُن بچون کے ساتھ بھی ہوتی ہے جوکہ جنم سے ہی اس مرض کی طرف مائل ہوتے ہین + مادّہ فاسد جسم مین جمع ہوکر پورا نا ہو جاتا ہے اور پیدایش کے وقت پھر بچہ مین ظاہر ہوتا ہے جو کنٹھ مالی یا چھوئی روگی ہوجاتا ہے + منی در حقیقت ایک مقطر ہے جس مین کہ تمام خواص والدین کے موجود ہوتے ہین اور وہ اولاد مین بھی منتقل ہوجاتے ہین + مینے دیکھا ہے کہ وہ لوگ جنکو کنٹھ مالا کی بیماری ہوتی ہے بلا کسی مستثنیات کے بعد کو مبتلائے مرض سل ہو جاتے ہین گویا کہ پہلا مرض پچھلے مرض کی محض ایک ابتدائی حالت ہے + پس یہ دیکھا جا سکتا ہے کہ شروع مین یعنی کنٹھ مالا کی بیماری کی حالت مین جسم مین کافی طاقت مادّہ فاسد کے باہر نکال دینے کی اور اعضاء رئیسہ کے محفوظ رکھنے کی ہوتی ہے + جسم دمبدم طاقت کو کھوتا جاتا ہے اور آخر کار یعنی جبکہ حالت سل کی ہوجاتی ہے اس قابل نہین رہتا کہ اندرونی اعضا کا مادّہ فاسد سے زائل ہونا روک سکے + یہ بالکل غیر ممکن ہے کہ اُن لوگون کو جو حقیقت مین تندرست ہین کسی قسم کی سل کی بیماری بحالت موجود ہونے چند روزہ مادّہ فاسد کے دفعتاً دُکھ دیسکے باوجودیکہ کتنے ہی سل کی بیماری کے کیڑے بذریعہ سانس اُنکے جسم کے اندر چلے جاوین + مرض سل کے ترقی پانیکے لیے اندرونی حرارت بہت زیادہ اور زائل کرنیوالی ہونی چاہیئے کیونکہ اس مرض کے کیڑے ایسی ہی غیر معمولی حرارت مین ترقی پاتے ہین + ایسی زیادہ غیر معمولی حرارتون کا جسم مین صرف خاص حالت موجودگی مادّہ فاسد مین ممکن ہے۔ کیا تو[1] یہ کئی پشت سے چلی آئی ہین یا جہان کہ مریض نے بوجہ خلاف قدرت زندگی بسر کرنے کے اپنی تندرستی کو بالکل کھو دیا ہو +

خاص امر صریحاً یہ معلوم کرنیکا ہے کہ پھیپھڑے کی تمام بیماریون کی جڑ مثل جملہ دیگر بیماریونکے

نوٹ [1] مراد ہے غیر معمولی حرارتون سے +

شکم مین ہے - یعنی ہاضمہ کے بہت خراب ہوجانے کی حالت مین + گوکہ بہت سی حالتون مین مرض کا وراثتاً پہونچنا ممکن ہے لیکن ایسے موقع پر ہمکو یہ خیال نہین کرنا چاہئیے کہ پھیپھڑون مین مادّہ فاسد براہ راست سرایت کرگیا ہے + اصلیت یہ ہے کہ بمقابلہ دیگر اعضا کے پھیپھڑے مناسب طور سے نہین بڑھے بلکہ کمزور اور نازک رہ گئے اور چونکہ ایسی حالت مین اونمین روکنے کی طاقت کم ہوجاتی ہے پھیپھڑے قدرتاً بہت زیادہ مادّہ فاسد کے جمع ہونیکی جگہ بن جاتے ہین + مادّہ فاسد جو جسم مین جمع ہوتا ہے بوجہ ناقص ہاضمہ اور اندرونی دباؤ کے اُس جگہ مین خاصکر اکٹھا ہوجاتا ہے جہان کہ اُسکو کم سے کم رکاوٹ ملتی ہے + اسوجہ سے یہ بہت ضروری ہوا کہ وے لوگ جنکو موروثی امراض پھیپھڑہ کی طرف رُجحان ہے اپنے جسم مین اور زیادہ مادّہ فاسد کے جمع ہونے کو روکین +

وہی سبب جسکی وجہ سے کہ ہمارے عجائب گھرون مین گرم ملکون کے بندر سِل کی بیماری سے جلد جلد مرجاتے ہین (یعنی کمزوری ہاضمہ بوجہ تبدیل غذا کے) نیز اسکا بھی باعث ہے کہ اونپر اس مرض سِل کے حملے اسقدر جلد جلد کیون ہوتے ہین + اسوقت تک محض الزام سرد آب وہوا پرہی لگایا گیا ہے + اس مین صرف اسیقدر سچائی ہے کہ زیادہ سرد آب وہوا ہمیشہ ہضم ہونے مین غذا کے پکنے اور اوسمین جوش آنے کو سُست کرتی ہے + اور یہ حالت خاصکر اُسوقت زیادہ ہوتی ہے جبکہ جانورون کو وہ غذا بھی نہ ملے جوکہ نیچر نے اونکے لیے تجویز کی ہے - اور ایسی حالت مین دو[1] باتین اون کے خلاف اثر کرتی ہین + مجھکو اکثر ایسے موقعے ملے ہین کہ بندرون مین اُنکے گرم ملک سے علیحدہ کیئے جانے کے بعد اُنکی تندرستی کی مختلف حالتین دیکھون - اور مین اپنی تشخیص سے اس امر کا ٹھیک ٹھیک اطمینان کرسکا ہون کہ ابتدا مین اُنکا ہاضمہ غیر معمولی ہوگیا تھا - اور تب دوسری خرابیان واقع ہوئین + انسان کے ساتھ بھی ٹھیک ٹھیک ایسا ہی ہے - فرق یہی ہے کہ اسکی حالتین معمولاً زیادہ بہتر ہوتی ہین - کیونکہ[2] ہم لوگ عادی آب وہوا کے ہوگئے ہین + پس ہملوگون کو درحقیقت صرف اپنی غذا اور طرز معاشرت کا ہی لحاظ چاہیئے +

[1] یعنی سرد آب وہوا وخلاف قدرت غذا + [2] کیونکہ انسان اپنے ملک مین عرصہ سے رہتا چلا آتا ہے +

امراض پھیپھڑہ - ذات الجنب - لیوپس

مرض سل کے بیمارون مین مینے اکثر اس امر کا خیال کیا ہے کہ جسم کی بوجہ بے حد اندرونی گرمی سے خشک ہوجانے کے ایسی حالت نہین رہتی کہ خود اپنی پرورش عمدہ سے عمدہ منتخب غذا پر کرسکے + غذائیت پہونچانے کا انحصار نہ تو کھانے کو مرکّب کرنے پر ہے نہ اوسکے جوہر نکالنے پر - اسکا انحصار صرف جسم کی قابلیت ہاضمہ پر ہی ہے + لیکن ہر شخص جسکو مریضون سے سابقہ پڑا ہے بخوبی جانتا ہے کہ قوتِ ہاضمہ کسقدر مختلف پائی جاتی ہے + اگر جسم مین مادّہ فاسد بہت زیادہ مقدار مین موجود ہے تو پھیپھڑون کو خاصکر بوجہ اونکے زیادہ جگہہ گھیرنے کے زیادہ خطرہ ہے کیونکہ مادّہ فاسد جسکا دباو سر کی سمت مین ہوتا ہی اکثر پھیپھڑون مین ہوکر گذرنے پر مجبور ہوتا ہے + اب جبکہ پھیپھڑے ایکمرتبہ زیادہ تر مادّہ فاسد سے گھر گئے تو اکثر یہ مادّہ فاسد کے اجتماع کی ایک خاص جگہ ہوجاتے ہین تب یہ مادّہ فاسد مثل سابق کے سر کی طرف دباؤ نہین ڈالتا +

جب پھیپھڑون مین سڑن شروع ہوتی ہے تو اُسکے اوپر کے سرے ہی معمولاً ابتدا مین ضائع ہوتے ہین + ایسا ہونے کی وجہ یہ ہے کہ جسم مین مادّہ فاسد اُسوقت جبکہ یہ جوش کھاتا ہے یا اُسکی حالت مین تبدیلی ہوتی ہے ہمیشہ اوپر کیطرف کو دباؤ ڈالتا ہے پھیپھڑون کے اوپر کے سرے کندہون مین ختم ہوتے ہین جبکہ مادّہ فاسد مین جوش آنے کی حالت پیدا ہوجاتی ہے تو جوش کھاتے ہوئے مادّہ کا اوپر کو دباؤ اخیر کے سرے تک ہوتا ہی - اور چونکہ اسکے اور آگے بڑہنے کیلئے کندھے رُکاوٹ کرتے ہین یہ زیادہ آگے نہین بڑھ سکتا - اسلئے یہ پھیپھڑون کے آخر سرے ضرور سب سے زیادہ نقصان اُٹھاتے ہین + یہ ہی سبب کندہون سوئیونکے سے چُبھنے کے درد کا ہی جس درد مین سل کے مریض قبل ضائع ہوجانے پھیپھڑونکے مبتلا رہتے ہین +

مرض سل کی گلٹیون کی اصلیت اب مین بیان کرتا ہون + یہ گلٹیان بالکل اُسی طریقہ سے پیدا ہوجاتی ہین جیسے کہ بواسیر کے مسّے یا سرطان کے غدود - اور درحقیقت جملہ قسم کے غدود یہانتک کہ چھوٹے سے چھوٹا مسّہ + صاف بیان کرنیکے لیے ضروری ہوگا کہ اسموقعہ پر ذرا پوری طور سے سمجھایا جاوے + مین اسکا ذکر پیشتر کرچکا ہون کہ تندرست جسم کی جلد ہمیشہ نم ہوتی ہی اور پُرانے مریض کی جلد -

برعکس اسکے عام طور پر خشک اور سُست ہوتی ہے + حالت اول الذکر مین جسم کافی قوت اصلی رکھتا ہی جسکی وجہ سے کہ کل مادّہ فاسد کے خارج کرنے کے قابل ہوتا ہے۔ حالت آخر الذکر مین ایسا نہین رہتا جسکی وجہ سے کہ بہت زیادہ مادہ فاسد جوکہ مناسب طور پر خارج ہونا چاہیئے تھا جسم مین رہ جاتا ہی اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ طبیعت کا رُجحان مرض کی طرف ہو جاتا ہے + آپنے اکثر غور کیا ہوگا کہ بہت سے لوگون کو پھوڑو نکی تکلیف وقت مقررہ پر ہو جایا کرتی ہے خصوصاً چوتڑ۔ گردن یا بازوُن پر + ایسے مریض کے جسم مین ایک قسم کے بھاری پن کی تکلیف معلوم ہوتی ہوگی جوکہ صرف بروقت ٹوٹنے پھوڑونکے رفع ہو جاتی ہے[+] اور جبکہ یہ عین وقت شفا گذر جاتا ہے تو اُس شخص کو گویا نئی زندگی معلوم ہوتی ہے اور پھر کیف جسم بہت ہلکا اور تازہ معلوم ہونے لگتا ہے + ہمکو اسکا امتحان اور زیادہ کرنے دیجئے خاص کر ان پھوڑیون کی اصلیت کا + ہم دیکھتے ہین کہ جس جگہ کہ پھوڑا عنقریب پیدا ہونے والا ہے وہ جگہ چند دن یا چند ہفتہ قبل اسکے سخت اور سرخ معلوم ہونے لگتی ہے + یہ جگہ بڑہنے لگتی ہی اور ورم کر آتی ہے یہانتک کہ ایک موٹی اور سخت گلٹی۔ درد اور سوزش لیئے ہوئے جلد کے نیچے بنجاتی ہے + کہال تن جاتی ہے اور حرکت کرنے مین درد اکثر بہت تیز معلوم ہوتا ہے + جبکہ پھوڑا اپنی حد کو پہونچگیا تو یہ بتدریج ملائم ہونے لگتا ہے۔ آخرش یہانتک کہ اُسکے اندر کا مواد جلد مین باہر کو ایک راستہ کر لیتا ہے اور خارج ہو جاتا ہے + اسطور سے مادّہ فاسد جس سے کہ پھوڑا بنا تھا جسم سے صریحاً نکل جاتا ہے + اس کارروائی مین اور خود جسم کے تئین مادّہ فاسد کو عین وقت پر خارج کر دینے مین کوئی فرق نہین ہے + یہ سوال ہو سکتا ہی کہ ایسی کارروائی ہر شخص کی حالت مین ہم کیون نہین دیکھتے + مین پیشتر کہہ چکا ہون کہ پسینہ کا بھی یہی حال ہے۔ بعض شخصونکو پسینہ آتا ہی اور ونکو نہین[+] اسکا انحصار جسم کی قوّت اصلی کی مقدار پر ہے + جہانکہ جسم مین کافی خزانہ اصلی قوت کا موجود ہی اور کل مادہ فاسد قدرتی خارج کرنے والے اعضا کے ذریعہ سے خارج ہو نہین سکتا ہی تو جسم اُسکو پھوڑیون کے شکل مین خارج کرتا ہے + اگر جسم مین ضروری اصلی طاقت ایسا کرنیکی موجود نہین ہے مثلاً اگر دواؤن سے کمزور ہوگیا ہی یا ایسا کرنے مین کمزور ہوگیا ہی یا خلاف قدرت زندگی بسر کرنیمین کمزور ہوگیا ہی

نوٹ ۱ یعنی اپنا فعل نہین کرتی اسکا فعل یہ ہی کہ پسینہ وغیرہ کے ذریعہ سے مادّہ فاسد کو یہ بھی نکالتی رہے + ۲ مواد کے خارج کرنے مین ہی جسم کی طاقت زائل ہوتی ہے اور بعض اوقات بہت کمزور ہو جاتا ہے +

امراض پھیپھڑہ - ذات الجنب - لیوپس

تو مادہ فاسد جمع ہوجاتا ہی اور سمیٹنے لگتا ہے۔ ٹھیک اُسیطور سے جیسے کہ پھوڑے کی حالت مین لیکن جسم اُسکو
جلد تک نہین کھینچ سکتا کہ بشکل پھوڑہ ظاہر کرے + مقامات سخت پڑنے لگتے ہین جس سے کوئی تکلیف نہین ہوتی۔ مگر طریقہ
وہی ہے۔ بجاے پھوڑہ کے ایک گلٹی ہوجاتی ہی + پس یہ گلٹی بجز ایک ادھورے پھوڑے کے اور کچھ نہین ہی یا
یہ ایک مقدار مادہ فاسد کی ہی جو کہ اکٹھا ہوگیا ہی اور جو کہ بہت سی حالتون مین جسم کے اندر ہی بند رہتا ہی +
اگر جسم مین بھی کافی قوت ہے تو یہ گلٹیان جلد تک آجاوینگی + ہم اکثر ایسی گلٹیون کو گردن اور دوسرے حصے
جسم مین صاف طور پر معلوم کرسکتے ہین اور دیکھ سکتے ہین + جبکہ جسم مین قوت اصلی آیندہ کافی
نہین رہتی تو یہ گلٹیان جسم کے اندر بننے لگتی ہین اور بواسیر کے مسّے - سل یا سرطان
کی گلٹیونکے نام سے جانی جاتی ہین + اگر ہم کسی طریقے سے جسم کی اصلی قوت کے بڑہانے مین کامیاب ہوون تو ہمکو
ان گلٹیونمین ایک تبدیلی فوراً معلوم پڑیگی + بہت عرصہ سے یہ دیکھا گیا ہی کہ پانی سے علاج کرنے مین ایسے بہت سے
پھوڑے بنجاتے ہین + اس طریقۂ علاج مین جو کہ آجکل بھی قدیم نیچری علاج کے پیروکاران کے استعمال مین ہی
جسم مین ایسی قوت آجاتی ہی کہ وہ پھر اُسی کارروائی کو جاری رکھنے کے قابل ہوجاتا ہی جو کہ بند ہوگئی تھی۔ اور
پس پھوڑے نکلنے لگتے ہین + جبکہ ہم جسمانی قوت زندگی کو اور بھی زیادہ بمقابلہ اُسکے جو کہ ابتک
پانی کے علاج کرنے والون کے طریقون سے ممکن ہوا ہے۔ بڑہا سکتے ہین تو ہم اس قسم کی گلٹیون کو
خود ھی گھلا سکتے ہین اور اُنکو منتشر کرسکتے ہین + پس اگر ہم کوئی فعل مواد کا اکھاڑنے والا جلد پیدا
کرسکتے ہین۔ جیسا کہ میرے غسلون کے ذریعہ سے۔ تاکہ اس طریقہ پر اُکھڑا ہوا مادہ فاسد قدرتی
اعضاء اخراج رطوبت کی طرف چلا یا جاوے۔ اور اُس وقت مین اس امر کا بھی لحاظ رہے
کہ نیا مادہ فاسد غذا کے ذریعہ سے جسم مین داخل نہووے۔ تو تکلیف دہ پھوڑے ہرگز جلد پر قطعی
نہ بنینگے کیونکہ گلٹیان جسم کے اندر ہی اندر اوسیطور سے جس طور سے کہ بنگئی تھین گھل جاتی
ہین + قدیم طریقہ پانی کے ذریعہ سے علاج کا بھی ایسی گلٹیونکے منتشر کرنے مین کامیاب ہوا مگر مادہ فاسد
کو کھینچنے کے قابل نہ ہوا۔ پس اوس حالت مین جبکہ جسم مین کافی اصلی قوت موجود تھی
پھوڑے اور مسّے پیدا ہوئے جو کہ میرے طریقہ علاج مین شاذ نادر ہی واقع ہوتے ہین + مین مادہ فاسد کو

۱ یعنی مادہ فاسد ایک جگہ یا کئی جگہ کھنچکر اکٹھا ہوجاتا ہے + ۲ جو کہ ابھی تک پورے پھوڑے کی حالت مین نہین ہو نچا ہے +

زیادہ تر جلدی اور قدرتی طریقہ سے نکالنے مین کامیاب ہوتا ہون + پس ہم دیکھتے ہین کہ سل کی گلٹیان ادہورے پھوڑون سے کچھ بھی زیادہ نہین ہین - جوکہ اوسی وجہ سے پیدا ہوتی ہین جس وجہ سے کہ جسم مین تمام دیگر قسم کی گلٹیان + اس امر کا انحصار کہ مختلف اشخاص مین گلٹیان جسم کے مختلف مقامات پر نکلتی ہین - محض مادۂ فاسد کی کمی وبیشی پر ہے +

جملہ قسم کی گلٹیون کے اور پس سل کی گلٹیون کے بھی سبب اور صحیح اصلیت معلوم کرنیکے بعد اونکے آرام کرنیکا طریقہ بھی ہمکو روشن ہے + ہم فوراً دیکھتے ہین کہ گلٹیون کا کاٹ ڈالنا جیسا کہ ڈاکٹری مین سکھایا جاتا ہے سب سے زیادہ خراب ممکن الوقوع طریقہ ہی جسکے ذریعہ سے مرض کے دفع کرنے کی کوشش کیجاتی ہے + اس طریقہ سے ہم مرض کی علامت کو دور کرتے ہین مگر اسکے سبب کو ہرگز نہین + اصلی قوت کے بڑھانیسے ہی صرف گلٹیون کو صحت ہو سکتی ہے جس سے کہ جسم کی حالت مادۂ فاسد کو خارج کرنے کے قابل ہو جاتی ہے + بوجہ خاصیت قوت زندگی وکیفیت وجود (انسانی) اس قسم کی گلٹیان چونہ گون ہونے کی حالت مین بھی اپنے ہمیشہ کے راستہ پر ہٹائی جاکر منتشر کیجاسکتی ہین + اسطریقہ مین وے جسم سے بالکل خارج کردی جاسکتی ہین اور یہ ایک ایسی کارروائی ہے جسمین کہ میرے علاج کے اکثر اوقات برسون تک جاری رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے +

وہ سمتین جنمین کہ مادۂ فاسد جوش ہو کر اوٹھنے کے بعد چلتا ہے ہمیشہ ایک ہی نہین ہوتین - ایسا ہوتا ہے کہ ایک حالت مین تو اوّل پھیپھڑونکے اوپر کے سرون پر اثر پڑتا ہے اور دوسری حالت مین جوش کھاتا ہوا مادّہ درمیان مین یا سامنے کی جانب زیادہ اوٹھتا ہے اور دمہ - زکام - یا ہوا جانے کی نالیون مین سوزش پیدا کرتا ہے + درحقیقت مرض سل کے بہت زیادہ مریضون مین ہوا کی نالیون مین سوزش کی تکلیف ہوا کرتی ہے - اگرچہ سوزش پوشیدہ حالت مین ہی اکثر کیون نہو +

پھیپھڑون مین مواد فاسد کی موجودگی کی مختلف مزمن پوشیدہ حالتین بھی سوزش کی حاد بیماریان پیدا کرتی ہین مثلاً پھیپھڑون کی سوزش اور ذات الجنب یعنے ورم اوس جھلّی کا جو کہ پھیپھڑون کو ڈہکے رکھتی ہے + یہ بخار کی حالت سے وہ عین اوقات ہین جب کہ طبیعت کو آرام کی طرف رجحان جسم کی اوس کوشش

امراض پھیپھڑہ - ذات الجنب - لیوپس

سے جوکہ مواد فاسد کے نکالنے مین ہوتی ہے پیدا ہوتا ہے اور باعث ہلاکت ہو سکتے ہین جبکہ اُسکا علاج سمجھ مین نہ آوے + بہرکیف یہ حاد امراض جنمین کہ بخار بھی ہوتا ہے عموماً خطرہ سے خالی ہوتے ہین اگر اُنکا مقابلہ فوراً میرے طریقہ علاج سے کیا جاوے + مرض پر پورا قابو پانے والے وسائل ہمارے پاس یہ ٹھنڈک پہونچانیوالے غسل ہین - پس یہ (مرض) مشکل سے جسم کو خطرہ پہونچانیوالا کہا جاسکتا ہے اور آرام اُن تمام بیماریون کو عموماً تعجب خیز عجلت کے ساتھ ہوتا ہے +

مذکورہ بالا کی تشریح کرنے کی غرض سے مین کچھ حالات اون مریضون کے جنسے سابقہ مجھے اپنے مطب مین پڑا ہے تحریر کرتا ہون + ایکمرتبہ مجھے ایک خاندان مین طلب کیا جہان کہ ایک نو برس کی لڑکی سخت سوزش پھیپھڑونکے مرض مین لاچار پڑی تھی + اوس خاندان کا مقررہ ڈاکٹر الوپیتھیہ اُسکا علاج دو ماہ سے بذریعہ کریوسوٹ[۱] بلا کامیابی کے کررہا تھا اور اس زہر سے ہاضمہ کو اسقدر خراب کردیا تھا کہ والدین کو کچھ امید اپنی لڑکی کے بچنے کی نرہی تھی + حالات اس طور پر تھے جبکہ مجھے آخری وقت مین بلایا + مینے والدین سے کہدیا کہ اگر وہ اپنے خاندان کے مقررہ ڈاکٹر کی ہدایتونکو نہ مانینگے اور میری ہدایتون پر من وعن چلینگے تو تھوڑے عرصہ مین طبیعت مین درستی پیدا ہو جائیگی + اور ایسا ہی ہوا + دوسرے ہی دن بہتری کیطرف تبدیلی معلوم ہوئی اور ایک ہفتہ کے اندر تمام خطرہ دور ہوگیا + چند ہفتہ مین لڑکی مکان کے باہر پھر دوڑنے لگی + اگر میرا علاج ابتدا ہی سے ایسے سنگین مرض کی حالت مین (بجاے دو ماہ غیر قدرتی علاج ذریعہ کریوسوٹ کے) کیا گیا ہوتا تو آرام چند دن مین ہی ایسا کامل ہوگیا ہوتا جیسا کہ چند ہفتون مین ہوا تھا +

تمام امراض پھیپھڑہ مین ہمکو ایک بہت ہی اعلے درجہ کی گرمی پھیپھڑونکے اندر ملتی ہے - سانس کے اندر اور باہر لینے کی حالت مین ہمیشہ پھیپھڑون کے اندر ایک بہت تیز کارروائی اس قسم کی ہوتی ہے جس سے کہ ہوا کے اجزا علیحدہ علیحدہ ہو جاتے ہین + جس لمحہ کہ ہم سانس لیتے ہین ہمارے پھیپھڑے اس ہوا کو اُسکے اجزا (آکسیجن[۱] اور نائیٹروجن[۲]) مین جلسے کہ وہ ملکر بنتی ہو علیحدہ علیحدہ کردیتے ہین - آکسیجن کچھ جسم مین رہجاتی ہو اور نائیٹروجن

۵۱ ایک انگریزی دوا کا نام + ۲و۱ یہ دونون علیحدہ علیحدہ ایک قسم کی ہوائین ہین +

معہ جسم کی ہوائی گند گیونکے بذریعہ سانس پھر باہر نکالدی جاتی ہے + اسطور سے پھیپھڑونکے اندر ایک قسم کا کسی شے کے اجزا علیحدہ کرنیوالا فعل (جلن۔ اگنی داہ) متواتر ہوتا رہتا ہے جس معاملہ کیطرف کہ قبل اسکے دریافت ہونیکے بہت عرصہ تک کیمیا[۱] سازون کی توجہ مبذول رہی + یہ فعل مذکورہ خود ہی ایک بڑے درجہ کی حرارت پیدا کرتا ہے جو حرارت کہ جہان کہین کہ پھیپھڑون مین مادہ فاسد جمع ہو یا جوش کھاتا ہے۔ بڑھ جاتی ہے اور زیادہ غیر معمولی ہوجاتی ہے +

جیساکہ مین پیشتر بیان کرچکا ہون امراض کے بے معلوم کیڑونکا وجود مادہ فاسد موجودہ بدن کے جوش مین آنے سے یا سڑنے سے ہی ہوتا ہے۔ اور انکے بڑہنے کا انحصار بلحاظ اونکی قسم کے ہمیشہ بعض حرارتون[۲] پر ہوتا ہے + سل کے مرض مین چونکہ ایک بہت بڑے درجہ کی حرارت موجود رہتی ہے تو ہمکو اس موقع پر وہ حالت ملتی ہے جسمین کہ مرض سل کے کیڑے فروغ پاتے ہین + علم ڈاکٹری مین یہ بات جانتے ہین مگر افسوس ہے کہ اپنے اس علم کو کام مین لانا نہین جانتے + یہ صرف ان کیڑونکے لیئے خلاف قدرت علاج کی تلاش مین رہتا ہے اور انکی اصلیت پر لحاظ نہین کرتا + ہمیشہ ڈاکٹری ہر مرض مین ایک قسم کے کیڑون کی موجودگی مان کرکے اوس مرض کے بتلانے کی کوشش کرتا ہے + اسکا خیال نہین ہے کہ جسطور سے کہ ایک ہی قسم کا درخت اور ایک ہی قسم کی جڑیون کے برمختلف ملکو نہین مختلف ہوتے ہین۔ اسیطور سے جملہ امراض کے کیڑونکی شکل وقد کا دارومدار حرارت پر (آب وہوا پر) ہونا چاہیئے + ہر شخص کیلیئے جنے کہ میرے کہنے کو صحیح طور پر سمجھا ہے سل کی قسم کی بیماریونکے اچھا کرنیکا طریقہ معلوم کرنا آسان ہوگا + غیر معمولی اندرونی حرارت ٹھیک کیجانی چاہیئے اور ساتھ ہی ساتھ قوت زندگی کو بھی تقویت پہونچانی چاہیئے تاوقتیکہ جسم کے اندر کی غیر معمولی حالتین کلیتہً پیچھے[۳] کو نہ ہٹنے لگین + اس مقصد کے حاصل ہونے کے لیئے میرے غسلونکا استعمال ہمراہ پرہیز غذا

---

[۱] اون شخاص سے مراد ہی جو کہ مختلف اشیاء کی خاصیت اور اجزا کے دریافت کرنے کے علم کو جانتے ہین۔ اونسے مطلب نہین ہی جنکی نسبت عوام الناس کو خیال ہی کہ تانبہ کا سونا اور رانگ کی چاندی بناسکتے ہین۔ [۲] یعنی ایک خاص درجہ کی حرارت مین ایک خاص مرض کے کیڑے پیدا ہوتے ہین اور دوسرے درجہ کی حرارت مین کسی دوسرے مرض کے کیڑے پیدا ہوتے ہین یہ بات مان لی گئی ہی کہ ہر مرض کی حالت مین جسم مین ایک قسم کے بے معلوم کیڑے ہوتے ہین جو کہ بڑی بڑی قوت کی خوردبین سے بھی نظر آسکتے ہین۔ [۳] یعنی جس طریق سے کہ غیر معمولی حالت درجہ بدرجہ وقوع مین آئی ہے اسیطور سے وہ حالت پھر درجہ بدرجہ کم ہوکر دور ہوجاوے یعنی مرض (مواد فاسد) اُلٹے پیرون پھر اوسی راستہ پر واپس ہونے لگے جس راستے سے کہ آیا تھا +

امراض پھیپھڑہ - ذات الجنب - لیو پلس

وعمل دیگر ہدایات بہت ہی ضروری ہے + سب سے مشکل کام غسلون کا صحیح ترتیب سے لینا ہے + جسم کے اندر کی غیر معمولی درجہ کی حرارت ایک زیادہ عرصہ تک گھٹنے مین نہین آتی ہے - پس غسلون کی مدت[1] ہی نہین بلکہ اونکی ترتیب[2] بھی بلحاظ حالت مریض درست ہونی چاہیے + یہ بات صرف زیر نگرانی کسی ایسے شخص کے جو میرے طریقۂ علاج مین مہارت رکھتا ہو جان لی جاسکتی ہے اور اسکی زیادہ یون ضرورت ہے کہ اس معاملہ مین عام طور پر زیادہ غلط فہمی ہو رہی ہے + مریض کو تازہ دہوپ دار ہوا زیادہ ملنی چاہیئے + پوری صحت حاصل کرنیکے لیئے یہ امر بہت ہی زیادہ ضروری ہے اور ہرگز نظر انداز نہین ہونا چاہیئے + خصوصاً سل کے مریضون کو دہوپ کے غسل (سن باتھز) بہت ہی عمدہ صحت بخشتے ہین +

ٹیوبر کیولن سے ٹیکہ لگانے کو تو مین بالکل ہی خراب بتلاتا ہون + اسکا عمدہ اثر بہت آسانی سے بیان کیا جاسکتا ہے + زہریلا مادہ جس سے سل کے مریضون کو ٹیکا لگایا جاتا ہے مادہ فاسد پر اپنا اثر بعض حالات مین اسیطور سے ڈالتا ہے جیسے کہ گوندھے ہوئے آٹے مین خمیر - اور جوش (یعنے بخار) پیدا کرتا ہے + اسکی وجہ سے مادۂ فاسد کی اصلی حالت جوش مین ایک قسم کی تبدیلی ہوجانا ممکن ہے اور اوسی کے مطابق حرارت مین بھی تبدیلی ہوجاتی ہے + نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ سل کے لامعلوم کیڑے جو کہ صرف حرارت اول الذکر مین ہی فروغ پانے کے قابل ہوتے ہین وہ ایک دوسری حالت مین گذر جاتے ہین جس حالت کو کہ عام طور پر "نیستی" کے لفظ سے نامزد کیا جاتا ہے + لیکن مادۂ فاسد درحقیقت کبھی خارج نہین ہوتا ہی نہ مرض کا سبب فی الواقع کلیتہً دفع ہوتا ہے + ٹیکہ ایک محض غلط علاج ہے اور ہمیشہ ہی ایسا رہیگا جسکے کہ تندرستی کے لیئے مضرت رسان اثر یقیناً جلد یا دیر مین روشن ہوجاوینگے + صرف چند مہینے بعد اُس خوشی کے نعرہ کی جگہ مین جو کہ ٹیوبر کیولن کے ٹیکہ کی وجہ سے بلند ہوا تھا بیحد نا اُمیدی آگئی + اب ہم سب طرف سے بلکہ ڈاکٹرون مین آزاد خیال والے ڈاکٹرون سے بھی اس ٹیکہ کی بُرائی کے سوا اور کچھ نہین سنتے + آج کے دن ٹیوبر کیولن سے ٹیکہ لگانے کا معاملہ کچھ تاریخی دلچسپی بھی

[1] یعنی غسل کرنے کے وقت کی تعداد مثلاً ۲۰ منٹ یا ۳۰ منٹ وغیرہ وغیرہ + [2] یعنی کون کون غسل کس کس وقت ہونا چاہیئے +

نہین رکھتا + ہمکو یہان ایک ثبوت پھر اس واقعہ کا ملتا ہے کہ چیچک کا ٹیکہ یا کسی اور قسم کا ٹیکہ سب سے بڑی کچی طبابت ہے جو کہ موجود ہے +

میرے طریقہ علاج پر برسون تک عمل کرنے سے بڑہے رہے ہوئے مرض سل کو واقعی آرام ہوسکتا ہے گو کہ بہت ہی بڑھی ہوئی حالت مین یہ مشکل ہو + بہر حال مریض کی حالت آخر دم تک قابل برداشت بنادی جاسکتی ہے + مسلول کے آرام ہونیکا انحصار محض اُسکی اصلی قوت پر ہے اور اس امر پر کہ آیا قوت ہاضمہ ترقی کرنے کے قابل ہے + اگر ہم اوسکو مستقل طور سے ترقی دینے مین کامیاب ہوجاوین اور اُسکو معمولی حالت پر کردیوین تو مریض ایک تھوڑے و تعجب انگیز وقت مین ہی اچھا ہوجانا شروع ہوجاویگا - اور اگر اسمین ہم ناکامیاب ہوئے تو شفا غیر ممکن ہے + میرے زیر علاج بہت سے مریض مرض سل کے تھے جو کہ اسوجہ سے کہ اُنکی قوت ہاضمہ جلد ترقی کرنے کے قابل تھی غیر قابل یقین قلیل عرصہ مین آرام ہوگئے + برعکس اسکے اون مریضون کی حالتین جنکے کہ پھیپھڑون مین سخت اور بُرا زہریم دانہ موجود تھے - مین نے دیکھا ہے کہ ان دانون کے مواد کی واپسی مین برسون لگ گئے ہین - اور ہر مرتبہ جب کہ ایک دانہ منتشر ہوا تو ایک بہت ہی سخت موقعہ پیش آیا جو کہ گو خطرناک نہ تھا مگر اکثر بہت تکلیف دہ تھا + میرا طریقہ اندرونی حرارت درست کرنا بتلاتا ہے جسکی وجہ سے اگر مناسب انتظام کیا جاوے تو مادّہ فاسد اپنی جگہ سے واپس لوٹایا جاتا ہے اور آرام بتدریج ہوجاتا ہے +

اگر جسم کافی مضبوط ہے تو فریکشن سٹز باتھ مادّہ فاسد کو پھیپھڑے اور پیٹ سے نکالنے کا سب سے عمدہ ذریعہ ہے + اسٹیم باتھ لینکی جنکے بجائے گرمیون مین سن باتھ بہتر ہوتے ہین صلاح اکثر دیجاتی ہے + ہوشیاری کے ساتھ غذا اور کافی وافی تازہ ہوا بھی قدرتاً نہایت ضروری ہے + اُن صورتون مین جہانکہ مرض بہت ہی زیادہ بڑھ گیا ہے - یہ غسل بہت ہی محرک ہونگے اور ایسے وقت مین ہلکے فریکشن ہپ باتھ مناسب ہین + پانی کی حرارت ۸۱ تا ۸۶ درجہ فہرن ہائٹ ہونی چاہیئے اور کندھون تک پانی پہونچنا چاہیئے + مریض اولاً پانچ منٹ اور بعد ازان اُس سے زیادہ

امراض پھیپھڑہ - ذات الجنب - لیوپس

جیسا کہ پسند خاطر ہو غسل مین رہ سکتا ہے + غسل دن بھر مین کئی مرتبہ لینے چاہئین - اور اگر جسم بعد کو زیادہ مضبوط ہو جاوے تو فریکشن سٹز باتہہ لیئے جا سکتے ہین - بیشتر اوقات قوت زندگی اور جسم مین پلٹا[٥١] لینے کی طاقت مرض کے شفا ہونیکے لیئے کافی نہوگی - مگر ہر صورت مین یہ غسل ہمیشہ حالت کی اصلاح[٥٢] کرینگے + جب کبھی کہ ہاضمہ ترقی کرنیکے قابل ہے تو امید آرام ہونیکی بھی ہے +

مین چند علاجونکے حالات بیان کرکے اسکو ختم کرونگا

دمہ - ایک لیڈی ٦٥ سال کی عمر کی اسقدر دمہ کے عارضہ مین مبتلا تھی کہ ڈاکٹر معالج نے جسکے کہ کریوسوٹ کی گولیون اور پوڑیون نے اوسکی تمام حالت اور خاصکر ہاضمہ کو بہت خراب کر دیا تھا اوسکو آخر چارہ ملک وکہن[٥٣] مین قیام کا بتلایا کیونکہ اور کوئی علاج نہ تھا جو ایسی زیادتی حالت دمہ مین امداد کر سکتا + سانس لینے مین ایسی مشکل اسکو پڑتی تھی کہ مریضہ دس قدم بھی ایک ساتھ نہ چل سکتی تھی + کوئی شخص جو کہ اس قدیم علاج ڈاکٹری سے واقف ہو وہ جانتا ہے کہ مریض کو زیادہ گرم ملک مین بھیجنا صرف اسی کہنے کی برابر ہے کہ "تمہارے لیئے اب کچھہ کیا نہین جا سکتا + جہانتک ہمارا تعلق ہے ہم جواب دیتے ہین + آپ آزمایئے کہ ماور نیچر تمہاری مدد کر سکتی ہے یا نہین" + یہ مریضہ بھی اس ہدایت کو اسی معنی مین سمجھی اور اس لیئے اُسنے ایک دوست کی سفارش سے اپنے تئین میرے زیر علاج رکھا - اور اپنے معالج ڈاکٹر سے کہدیا کہ وہ بمقابلہ غیر ملک کے یہان ہی مرنا پسند کریگی + شروع ماہ دسمبر مین جو کہ خراب اور کہر کا موسم ہوتا ہے اُسنے اپنے تئین میرے سپرد کیا - اوسکے جسم مین مادّہ فاسد کا اوپر کو جوش بہت ہی زیادہ تھا + اُسنے میری ہدایات پر پورے طور پر عمل کیا اور بہت دن نہین ہوے تھے کہ مادّہ فاسد کا اوپر کو دباؤ کم ہونے لگا - اور اُسکا ہاضمہ بھی قابل اطمینان ترقی کرنے لگا + مادّہ فاسد کا اخراج پسینہ اور فضلہ کے شکل مین خوب ہوا + مریضہ نے میری ہدایات کے موافق ٹھنڈ پہونچانیوالے غسل روزانہ لیئے اور اکثر بھاپ کا غسل بھی لیا + اس طریقہ سے چند ماہ مین ہی مرض کا اُلٹا واپس ہونا ختم ہوگیا + تمام علامات جو کہ وقتاً فوقتاً مرض کے ترقی کرنے کی ہی حالت مین ظاہر ہوئی تھین اب پھر ظاہر ہوئین -

٥١ یعنی آرام کی طرف پلٹا لینے کی + ٥٢ یعنی تکلیف کو کم کرینگے + ٥٣ ملک جرمن کے دکہن سے مطلب ہے - بمقابلہ اور حصہ ملک کے آب و ہوا گرم ہے +

اگرچہ مرض بمقابلہ اُسوقت کے کہ جوکہ مرض کے پیدا ہونے مین لگا تھا۔ بارہ گُنا جلد تر اُلٹا واپس ہوا + ہر مہینہ کے علاجین اوسیقدر مادّہ فاسد خارج ہوا جوکہ بارہ مہینہ مین جمع ہوا تھا اور بس تین ماہ مین اُسکے مرض دمہ کو بالکل آرام ہوگیا +

ایک دوسرے دلچسپ دمہ کی حالت کا ذکر کرتے ہین + ایک شخص عمر ۶۰ سال کا یہ ذکر ہے جوکہ کئی سال سے مرض دمہ مین مبتلا تھا اور اُسکے ڈاکٹرون نے اُسکو بالکل جواب دیدیا تھا + بوجہ اُن ادویات کے جوکہ وہ برسون سے کھارہا تھا وہ بہت ہی زیادہ کمزوری کی حالت مین تھا۔ شروع کے ہی غسلون نے مریض کو نفع بخشا مگر چونکہ یہ نفع غسل لینے کی حالت مین ہی یا بعد غسل کے تھوڑی دیر تک ہی معلوم ہوا کرتا تھا مریض نے میرے بتلانے سے[۱] زیادہ مرتبہ غسل لیا + بسا اوقات شب مین بھی اُسنے غسل لیا کیونکہ تکلیف وہ کھانسی سونے نہ دیتی تھی + ہر مرتبہ بعد نصف گھنٹہ تک غسل لینے کے وہ ایک گھنٹہ تک آرام سے سو سکتا تھا۔ اُسوقت تک جبکہ بخار کے بڑھنے کے ساتھ کھانسی بھی ایسی سخت اوٹھتی تھی کہ اور نہ سونے دیتی تھی + ہر غسل لینے مین اوسکی طبیعت کو ایسی قوت آجاتی تھی کہ وہ زیادہ مقدار پیپ نما مادّہ کی تھوک ڈالتا تھا اور اس سے ہمیشہ چین پڑتا تھا + ماہ بماہ وہ مریض جوکہ زندگی کی حالت مین مردہ سے ذرا بہتر تھا مضبوط اور زندہ دل ہونے لگا + ایک سال سے کچھ زیادہ علاج کرنے کے بعد اُس نے اور باتون مین بھی ایسی تندرستی حاصل کرلی کہ اُسکے تمام دوستون کو متعجب کرنے کے لئے اُسکا سر جوکہ اسوقت تک قریب قریب بغیر بال کے تھا دوبارہ نکلے ہوئے سفید بالون سے بھر گیا +

سِل - چھئی روگ (بڑھی ہوئی) ایک عورت ۴۰ سال عمر والی نے جوکہ بڑھی ہوئی سل مین مبتلا تھی اپنے کو میرے زیر علاج سپرد کیا + وہ قریب قریب ہمیشہ منہ سے سانس لیتی تھی۔ خاصکر سونے کی حالت مین + اُسکی ماں ۵۴ سال کی عمر مین مرض سل مین قضا کرچکی تھی۔ اوس کے بچون نے اس مرض کیطرف رُجحان کی اُسی سے میراث پائی تھی + بچپن مین میری مریضہ اور اُسکے بھائی اور بہنین بکثرت

[۱] مطلب ہے کہ جتنی بار بعد زاد غسل لینا مین نے اُسکے لئے تجویز کیا تھا اُس سے زیادہ مرتبہ اُسنے غسل روزانہ لیئے +

امراض پھیپھڑہ - ذات الجنب - لیوپس

مرض گلٹیون مین مبتلا رہے تھے + ۲۰ سال کی عمر کی لڑکی ہونیکے وقت اُسکا چہرہ گول اور بھرا ہوا تھا - اور رخسارے تندرستی سے سُرخ تھے - جاڑون مین بالکل نیلے پڑ جاتے تھے + تیس سال کی عمر کے پیشتر ہی اوسکا موٹاپا رفتہ رفتہ کم ہوگیا تھا - اور اوسکے رخسارونکا رنگ اور تمام جسم کی حالت زیادہ تر اوسط درجہ پر آگئی تھی + لیکن ۲۹ سال ختم ہونے کے قریب مرض سل کیطرف رُجحان دمبدم زیادہ عیان ہوا + ہاضمہ مین فرق آگیا - ایک مرتبہ قبض اور ایکدفعہ اسہال ہونیلگا اور رنگ و بوے بول و براز سے صاف معلوم ہوتا تھا کہ ہاضمہ کا طرز کسقدر غیر معمولی ہی + درد سر اور درد دندان کے علاوہ اوسکو سوئی کے سے چبھنے والا درد خصوصاً سینہ اور شانون مین معلوم ہوتا تھا + اسی قسم کے درد صرف پھیپھڑونکے زائل ہونیکی حالت کے دوران مین ہوا کرتے ہین + جون ہی کہ پھیپھڑونکے حصے واقعی ضائع ہو چکتے ہین تو درد بند ہو جاتے ہین + مریضہ کو حیض بھی تکلیف دہ اور بیقاعدہ ہوتا تھا - اکثر اوقات مہینونکے لیئے بند ہو جاتا تھا اور پھر جلد جلد ہوتا + ان سب کے ساتھ عام طور سے سُستی - بڑا فکر اور ناراضی موجود تھی + ہر شخص جو کہ میرے سائنس آف فیشیل اکسپریشن سے (میرے اوس علم سے جسمین کہ چہرہ دیکھکر تشخیص ہوتی ہے) ناواقف ہو - اوس عورت کو اوس وقت جبکہ اُس نے میرا علاج شروع کیا تھا تندرستی کی تصویر سمجھتا + ایک عمدہ سرخ رنگ کی اور بھری ہوئی تصویر نے میرے علم کے نہ جاننے والونکو اوس مریضہ کی واقعی خطرناک حالت بتلانے مین مغالطہ دیا + اوس لیڈی نے اپنی نازک حالت کو معلوم کرکے میرا علاج شروع کیا + مین نے اسکیلئے ٹھنڈے پہونچانے والے غسل - بھاپ کے غسل اور بالکل غیر محرک غذا اور کُھلے ہوئے میدان مین زیادہ دیر قیام کرنا تجویز کیا + اس طریقے سے اوسکی عام تندرستی چھہ مہینے مین ایسی درست ہوگئی تھی کہ اوسکو کٹھے پر جانے اور دور تک ٹہلنے مین جس سے کہ پیشتر اوسکو ضعف ہو جایا کرتا تھا کچھ بھی محنت نہ پڑتی تھی + ہاضمہ قابل اطمینان ہوگیا اور مزاج پیشتر سے بہت زیادہ شانتی کا ہوگیا اور درد سر بالکل جاتا رہا + یہ صاف طور سے دیکھا جا سکتا تھا کہ مواد پیڑو کی طرف واپس ہونیلگا - اول سال کے علاج مین اوس وقت دو مرتبہ سخت کرائی سس (بحران) ہوئے جب کہ پھیپھڑون کی گلٹیان منتشر ہوئین + ان ایام مین جو کہ دو یا تین

ہفتہ کے ہوتے تھے مریضہ کو اکثر کچھ کمزوری کی سی حالت معلوم ہوا کرتی تھی + یہ صحت کی طرف طبیعت کے پلٹا لینے کا عین وقت تھا جوکہ بخیال اوسکی مزمن حالت کے قابل لحاظ نہ تھا + علاج کے دوسرے سال مین مریضہ کی حالت مین بلاشبہ اصلاح معلوم ہوئی + صرف دو مرتبہ نازک وقت آنے کی نوبت پہونچی اور اس طور سے قریب دو سال کے بعد اُس لیڈی کے پھیپھڑون کے مرض کو شفا ہوئی +

سِل - ایک دوسرا واقعہ بیان کرنے کے قابل حسب ذیل ہے + مریض ایک جنٹلمین تھا جسکی عمر قریب چالیس سال کے تھی جوکہ کئی مشہور حکیمون کی راے مین مرض سِل مین مبتلا تھا اور اسیوجہ سے اوسکو ملک اٹلی کے جنوب مین مستقل طور سے رہنے کا مشورہ دیا گیا تھا + مینے اوسکا امتحان اپنے سائینس آف فیشیل اکسپریشن کے ذریعہ سے کیا اور معلوم کیا کہ مرض اوسکا بہت پورانا ہوگیا تھا جسکی وجہ سے کہ گرم ملک مین قیام کرنا اوسکی زندگی کو ممکن نہین کہ ایک سال سے زائد بڑھا سکے + مینے اپنا طریقہ علاج فوراً شروع کیا + صرف چار ہفتہ علاج کے بعد جسمین کہ اوسکی تندرستی برابر درست ہوتی گئی مثانہ اور انتڑیونکی سوزش جسمین کہ نو سال پیشتر وہ عرصہ تک سخت مبتلا رہا تھا نمودار ہوئی + بہر حال اس مرتبہ یہ مرض بہت ہی کمی کی حالت مین ظاہر ہوا اور دو ہفتہ کے اندر ہی اچھا ہوگیا + میرے طریقہ علاج سے قوت جسم کی بڑھجانے کی وجہ سے پیشتر کے دبے ہوئے اور مزمن امراض پہر حاد شکل مین ظاہر ہوئے + مریض کو سوزاک کی بیماری بھی ہوئی تھی جسکا کہ وہ اپنی عمر جوانی مین کئی بار شکار ہوچکا تھا - لیکن چونکہ پچکاری سے اندر دوا پہونچا کر ہمیشہ داب دیا گیا تھا + اوسکو بھی دو ہفتہ مین پورا پورا آرام ہوگیا + پھیپھڑے کے مرض نے اب ایک بالکل نئی شکل اختیار کرلی تھی اسلیئے مریض نے اپنے تئین بالکل اچھا ہوجانا سمجھ لیا + میرے مشورہ سے اُس نے علاج کو کچھ عرصہ اور جاری رکھا اور ڈیڑھ سال مین اوسکو پورا آرام ہوگیا +

ہڈی پر گومڑیون کا ہوجانا اور ہڈی کا سڑنا - کثیر التعداد مریضون نے جوکہ امراض صدر مین مبتلا تھے میرے زیر علاج رہکر بہت نفع حاصل کیا قریب قریب تمام

۱ مطلب ہے بیس اور تیس سال کے درمیان مین +

امراض پھیپھڑہ - ذات الجنب - لیوپس -

شخصونکی حالت مین مریضونکو بچپن مین ریکیٹس[۱] کی بیماری ہوچکی تھی - ایک معنی کرکے بعد کے مرض کی یہ صرف ابتدائی حالت تھی بچپن سے ہی اُنکی ہڈیان صحیح نہ تھین سڑی ہوئی اور آسانی سے ٹوٹنے کے لائق تھین بہت سے مریضون مین یہ بات بہت صحت کے ساتھ معلوم کیجا سکتی تھی + بالغ ہونیکے وقت یا اُسکے بھی قبل ہڈی کے سڑنے کا مرض ظاہر ہوا تھا - ٹانگ اور بازو کی ہڈیون مین پیپ پڑنے لگی تھی اور مثل اسفنج کے پھول گئین - جوڑ کے مقامات بھی بہت بڑے ہوگئے تھے + چند شخصونکی حالت مین اونکی ٹانگ یا بازو کاٹ ڈالے گئے تھے - اور زیادہ تر مریضونکو میرے پاس علاج کی غرض سے آنیکے پیشتر ہی لاعلاج بتلادیا گیا تھا + میرے طریقہ سے مرض کا پھر پیچھے کو واپس ہونا فوراً شروع ہوگیا - مگر کٹے ہوئے اعضا پھر اپنی جگہ نہین آسکتے ہین + میرے خیال کے مطابق عمل جراحی خواہ کسی ہی مرض مین کیون نہو سب سے زیادہ نامناسب طریقہ ہے جو کہ مرض کے آرام کرنے مین اختیار کیا جانا ممکن ہے + مین اسبات کا دعویٰ کرتا ہون کہ اس قسم کے خلاف قدرت طریقہ نے ابتک کبھی ایسی کسی بیماری کو واقعی آرام نہین کیا - نہ اُسکے سبب کو دور کیا + جبکہ ہم اس بات کو سمجھین کہ مرض اُسی راستہ کس طور سے واپس کیا جاسکتا ہے جس راستہ کو کہ وہ آیا تھا - تب ہی صرف ہم اُسے آرام کرسکتے ہین +

مجھے ایک لڑکے کی حالت جو کہ علاج کرانے آیا تھا یاد آتی ہے + اُسکی دونون ہڈیان پیر کی سامنے کی جانب گھٹنے سے ٹخنے تک کھلی ہوئی تھین اور اُنمین پیپ پڑرہا تھا + ڈاکٹرون نے دونون پیرونکا کاٹ ڈالنا تجویز کیا تھا - اسوجہ سے والدین اُس لڑکے کو میرے پاس لائے + ٹھنڈے پہونچانیوالے غسل اور غیر محرک غذا شروع کیگئی اور صرف چار ہی ہفتہ کے بعد وہ کھلی ہوئی ہڈیان اندر کیجانب سے باہر کو ڈہکنا شروع ہوئین - کھال زخم کے اوپر جو کہ پورے آٹھ انچ لانبے تھے اسیطور پر آنیلگی جیسے کہ کسی درخت کے زخمی حصہ پر چھال پیدا ہوجاتی ہے + چھ ماہ مین دونون پیر بالکل اچھے ہوگئے بجز دو بہت ہی خفیف خارشتی جگہونکے جو کہ اسیطور سے خود ہی بعد کے دوسرے دو مہینو نمین جاتی رہین + علاوہ اسکے اوس لڑکے کی عام تندرستی بھی بالکل تبدیل ہوگئی اور بجائے ہمیشہ کے رنجیدہ مزاج رہنے کے اب اُسمین سچی بچونکی خوشی آگئی +

ایک دوسرا ذکر ہے - دس سال کے عمر کے ایک بچے کے گھٹنے کی ہڈی مین ایک گومڑی پڑگئی تھی - گھٹنے کا کاٹ ڈالا جانا تجویز کیا گیا + اس دفعہ ۹ ماہ تک یہ گومڑہ رہا قبل اسکے کہ مادہ فاسد

---

[۱] یہ ایک جسمی بیماری ہے جو کہ بچون مین جبکہ وہ چلنے پھرنے کے قابل ہوتے ہین اسطرح ظاہر ہوتی ہے کہ لڑکا چل نہین سکتا اور اگر چلے بھی تو ہڈیون کے ملائم ہونے کی وجہ سے پاؤن ٹیڑھے ہوجاتے ہین عضلاتی طاقت بھی کم ہوجاتی ہے اور بچہ کھڑا ہونے سے کبڑا معلوم ہوتا ہے +

گھٹنے کے جوڑ سے سب کھنچکر مرض کی جگہ مین یعنی پیڑو مین آگیا جہانسے کہ وہ ایک جانگھہ کی ہڈی کے زخم سے خارج کیا گیا جس سے کہ متواتر تین ماہ تک پیپ نکلتی رہی + تین ماہ سے زیادہ اور لگ گئے قبل اسکے کہ وہ مثل اور بچون کے چل سکا یا دوڑ سکا +

لیوپس - اس مرض لیوپس مین بھی بیشمار مریضونکے علاج مین میرے طریق معالجہ سے کامیابی کا ہونا اس امر کو ثابت کرتا ہے کہ اس مرض مین مثل اور کل امراض کے میرا اصول جملہ بیماریونکے ایک ہی ہونیکا صحیح ثابت ہوتا ہے + اسموقع پر مین ایک لیوپس کے مریض کے علاج کی تمثیل دونگا جو کہ سبکے لیئے باعث دلچسپی متصور ہے + مریضہ ۴۱ سال کی عمر کی ایک عورت تھی - اور جب تک کہ اوسکی عمر کے دوسرے سال مین ٹیکہ نہ لگایا گیا تھا بالکل تندرست تھی - اوسیوقت سے اوسکی آفت کی ابتدا ہوئی تھی + اور ٹیکہ لگانے کے بعد ہی جلد مین پھنسیان و کھجلی پیدا ہونے لگین جو کہ اسکی عمر کے دسوین سال مین بڑھکر چہرہ کا لیوپس ہوگئین + تیس ۳۰ سال سے زائد تک یہ عورت اس تکلیف وہ بدنما کرنیوالے مرض مین مبتلا رہی تھی اور باوجود اس امر کے کہ اسنے بہت سے مشہور حکما سے مشورہ لیا تھا کہین بھی اوسکو نفع نہوا تھا + اسکا چہرہ دیکھکر ڈر معلوم ہوتا تھا - درحقیقت وہ اسطور سے کہین نہین جاسکتی تھی کہ اوسکو دیکھکر لوگ اپنی نگاہ کو اس سے بوجہ کراہیت نہ پھیر لیوین + چونکہ تمام ڈاکٹرون نے اوسکی بیماری لاعلاج بتلائی پس ایسی حالت لاچاری مین وہ میرے پاس آئی + میری تشخیص سے اوسکے مادہ فاسد کے موجود ہونے کا موقعہ بہت ہی زیادہ موافق معلوم ہوا - پس مین اسکو جلد آرام ہوجانے کے لیئے عمدہ صورت امید ہونیکا یقین دلا سکا + یہ رائے صحیح ثابت ہوئی + صرف دو ہفتہ کے بعد چہرہ پر وہ بدنما لیوپس کے مقامات کی حالت بہت زیادہ تبدیل ہوگئی تھی اور وہ مقامات اب ایسے زیادہ کراہیت دلانے والے نرہے تھے + خاصکر اسکے ہاضمہ نے بھی جسکی طرف اسوقت تک کوئی توجہ ہی کبھی نہ ہوئی تھی بالکل عجیب طور سے ترقی کی + نتیجہ یہ ہوا کہ پاخانہ و پیشاب معمول سے زیادہ مقدار اور اوقات مین آئے جس سے کہ مواد فاسد خارج ہوگیا + سات ہفتہ مین مریضہ کی جلد معمولی رنگت کی ہوگئی +

اسموقع پر اسقدر جلد آرام ہونیکا سبب یہ تھا کہ مادہ فاسد سامنے کی جانب واقع ہوا تھا میرے نئے طریقہ تشخیص کی کتاب سائنس آف فیشیل اکسپریشن کے پڑھنے والے اس [۵۱] امر کو سمجھا سکینگے +

۵۱ یعنی کہ سامنے کی جانب مادہ فاسد کے موجود ہونے مین کیون جلد آرام ہوتا ہے بمقابلہ اسکے کہ مادہ فاسد طرفین مین یا پشت کی جانب موجود ہو +

امراض پھیپھڑہ ۔ ذات الجنب ۔ لیوپس

میرے پاس لیوپس کے مریض بھی تھے کہ جنھین گواتنی گھری (مرض کی) جڑ نہ تھی مگر بہت زیادہ وقت اونکے آرام کرنے مین لگا + جیسا کہ تجربہ بتلاتا ہے سب سے زیادہ دقت طلب وہ حالتین ہوتی ہین جن مین کہ اجتماع مادۂ فاسد کا پشت کی جانب یا بائین طرف ہوتا ہے +

بہت سے ایسے مریضون نے صرف چند ہفتہ بعد ہی علاج بند کر دیا ہے کیونکہ اونکو اپنی حالت مین کوئی خاص تبدیلی یا کم ازکم ہاضمہ کی ترقی نہ معلوم ہوسکی + بدقسمتی سے اونھین اسقدر استقلال نہ تھا کہ وہ (علاج کو) اوس مدّت تک جاری رکھتے جو کہ اونکے مرض کے آرام کرنے کے لیئے ضروری تھی +

میرا طریقہ علاج ایک لیڈی سکنہ سٹیٹ ٹین کی بیماری مین بہت ہی مجرّب ثابت ہوا + مریضہ چہرہ کی لیوپس کی بیماری مین عرصہ ۱۹ سال سے مبتلا رہی تھی اور کبھی دوسرے کو اپنی شکل نہین دکھلاتی تھی + اپنے بدنما چہرہ کو چھپانے کی غرض سے وہ ایک موٹے کپڑے کا برقع ہمیشہ ڈالے رہتی تھی + میرے زیر علاج آنے کے قبل اوس لیڈی نے ۱۹ سال تک تمام علاج جو کہ زمانہ حال کے علم طب کے زیر حکومت ہین ناکامیابی کے ساتھ آزمائے تھے + فوراً صحت ہونی شروع ہوگئی اور شفائے کلّی جلد حاصل ہوگئی + اوس لیڈی نے مندرجہ ذیل چٹھی شکریہ کی ازخود مجھے بھیجی ہے ۔

"پیارے مسٹر کیوہنی سٹیٹ ٹین"

"آپ کے طریق علاج نے جو عمدہ نتائج میری سخت بیماری مین دکھلائے اونکے لیئے مین آپکا بڑی خوشی کے ساتھ شکریہ ادا کرنا اپنا فرض سمجھتی ہون + مین اس علاج کو بہت ہی بڑی کامیابی کے ساتھ کرتی ہون اور پھر تندرست اور مضبوط معلوم ہوتی ہون اور بلا کسی دقّت کے اپنے فرائض کی طرف پھر متوجہہ ہونے کے قابل ہون + مجھے اور بھی زیادہ خوشی اس وجہ سے معلوم ہوتی ہے کیونکہ تمام ڈاکٹر لوگ جنکا مین نے پچھلے ۱۹ سال مین علاج کیا مجھے مدد

دینے کے یا میری تکلیف کم کرنے کے بھی قابل نہووے +

اسوجہ سے مین اس طریق علاج کی سفارش تمام بیمارون سے خواہ کچھ بھی وجہ مرض کی کیون نہو اس امر کا پختہ یقین کر کے کرتی ہون کہ یہ اونکو مدد دیوے گا۔ اور اے صاحب درخواست کرتی ہون کہ آپ اس چٹھی کو واسطے مفاد اس علاج اور جملہ بیمار لوگون کے چھاپ دیوین +

سچی شکر گزاری کے ساتھہ

مین قایم ہون

آپ کی وفادار

اے۔ ایس"

امراض آلات تناسل

حجاب کو دور کرو جھوٹی شرم کو چھوڑو - جو کہ اندھا کرنیوالے محض نقصان رسان پردے ہین وہ پردے جنکے پیچھے نظر سے پوشیدہ برائی پیدا ہوتی ہے اور تمام اپنی ہیبت ناک کدورتی مین بڑہتی ہے - وہ برائی جو کہ علم اور معمولی فہم کی روشنی مین اوڑجاویگی اور نیست و نابود ہوجاویگی + اگر ہمکو انسانی پوشیدہ برائیون اور خفیہ امراض کا ذکر کرنا ہی ہے تو یہ صاف صاف اور بلا کسی رکاوٹ کے ہونا چاہیئے + وہ نقصان جو کہ امراض آلات تناسل بنی نوع انسان کو پہونچاتے ہین اس قدر زیادہ اور دور تک پھیلا ہوا ہے - کہ اگر مین - ایسی حالت مین جب کہ میرے طریق علاج نے مجھے ان شکایات کے اوپر ایسی پوری قدرت دیدی ہے خاموشی اختیار کرون تو یہ بھی گناہ سے ذرا بھی کم نہوگا + عام ناواقفیت جو کہ ان امراض کی خاصیت کے متعلق اور خصوصاً دواؤنکے ذریعہ اونکے علاج کرنے مین پھیلی ہوئی ہے اوسکی وجہ سے ایک بہت بڑی تکلیف انسان کو پہونچائی جاتی ہے + صرف ایک اس ہی وجہ سے اس معاملہ مین صاف صاف گفتگو کرنا بہت ہی ضروری معلوم ہوتا ہے + اس امر مین حجت نہین ہوسکتی ہے کہ آجکل ون امراض آلات تناسل بمقابلہ کسی گذشتہ زمانہ کے زیادہ پاے جاتے ہین + خصوصاً سفلس (آتشک) جو کہ لاکھون شخص کا شکار سالانہ کرتی ہے اپنی ہمراہی مین ناقابل بیان خرابیان لاتی ہے +

بجز نیچر اسکول کے طریقے کے جو طریقے کہ استعمال مین ہین وے سفلس کے مقابلہ کرنے مین لاچار ہین + جسم کو پارہ سے یا مثل اوسکے ادویات سے بھر کر زائد از زائد مرض کو چند روزہ پوشیدہ حالت مین لانے مین وہ کامیاب ہوتے ہین - جو کہ اوسوقت کے لیئے ایک خاموشی کی حالت ہے اور جسکو بدقسمتی سے اکثر شفا کہتے ہین اور مریض بھی اُسے شفا ہی سمجھتا ہے - مگر درحقیقت اسی وجہ سے ناگفتہ بہ خرابی پیدا کردی گئی ہے +

۵؎ میرا خاموشی اختیار کرنا +

کیونکہ بہت سے مریضون نے ڈاکٹر کے یقین دلانے کی تقویت پر کہ اونکو آرام ہو گیا ہے اپنی شادی کر لی۔ اور بہت ہی جلد شادی کے برے نتائج سے معلوم کر لیا کہ اُنکو کیسا زیادہ دھوکا ہوا + ایک ایسے شوہر کے ساتھ صحبت کرنیکی وجہ سے جسکے کہ بدن مین چھپی ہوئی سِفلس موجود ہے بیوی کی تندرستی اور جان بہت ہی بڑے خطرہ مین آجاتی ہے + زن و مرد کی صحبت کی حالت ایسی ہے کہ ایک درجہ دونون جسمون مین تبادلہ ہوتا رہتا ہے + پس اگر عورت بہت تندرست نہین ہے تو اُس مین پوشیدہ سِفلس جلد پہونچ جاتی ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ ایک نہ ایک مرض کا شکار بنتی ہے + ایسی شادیون کے بچے ہمیشہ ناقابل ہوتے ہین۔ مناسب طور سے کبھی نہین بڑھتے + اسوجہہ سے مین دعوی کرتا ہون کہ پوشیدہ حالت مین سفلس بہت ہی زیادہ خطرناک ہے بمقابلہ حاد سِفلس کے۔ کیونکہ آخر الذکر حالت مین شخص بیمار کی ایک پہچان ہوتی ہے جو کہ اُسکی صحیح حالت کو صاف طور سے ظاہر کرتی ہے +

پیشہ طبابت ایک پوشیدہ حالت سفلس کو مانتا ہی اگرچہ اسکا وجود یقین کے ساتھ جاننے کے قابل صرف جب ہی ہوتا ہے جبکہ حاد سِفلس بعد ایک مسلسل زمانہ پوشیدگی کے پھر پھوٹ نکلتی ہے + تب جبکہ اُسکے وجود سے بالکل انکار نہین کیا جاسکتا تو پیشہ طبابت اس امر کو مان لیتا ہی کہ مرض جسم مین تمام وقت پوشیدہ حالت مین رہا ہے + لیکن اگر یہ واقعات ایسے صاف طور سے نہ بتلاتے تو اس زمانہ کا علم اس موقع پر بھی اس مرض (آتشک) کے پوشیدہ حالت کے وجود کو تسلیم ہرگز نہ کرتا +

سائنس آف فیشیل اکسپریشن کے ذریعہ سے سِفلس کی دبی ہوئی حالت پوشیدہ نہین رہ سکتی اور نہ دیگر حالتون مین جہان کہ یہ ابھی تک ظاہرا پھوٹ نہین نکلی ہے + اور اُسکے ذریعہ سے اسیطور پر بہت عرصہ پیشتر طبیعت کا رُجحان بطرف امراض آلات تناسل جان سکتے ہین جسکی وجہہ سے کہ مرض سے بچت ہو سکتی ہے + مختلف امراض آلات تناسل کی تشریح کرنیکی مجھے ضرورت معلوم نہین ہوتی۔ مثلاً سفیدی کا آنا۔ سوزاک سِفلس کا پھوڑا (عموماً آلات تناسل پر)۔ بد سِفلس یعنی آتشک۔ منی کا از خود نکلنا وغیرہ وغیرہ + ہر خاص مرض آلہ تناسل کے نام سے ہمکو سروکار نہین ہے کیونکہ ہم جانتے ہین کہ سب بیماریون کا ایک ہی مشترکہ سبب ہے + ہم جانتے ہین کہ اونکی شکل مین فرق کا انحصار محض تفاوت رُجحان

امراض آلات تناسل

طبیعت بطرف مرض پر ہے یعنی خاص شخص مین مادۂ فاسد کی موجودگی پر +
یہ محض اتفاقیہ ہی نہین ہوا ہی کہ نیچر نے آلات تناسل کو اور رطوبت خارج کرنیوالے آلات کو جزوی ایک دوسرے
سے ملا دیا ہی + جسم کوشش کرتا ہے کہ خارج شدہ رطوبت کو ان بیرونی راستونکی طرف رجوع کرے جسکی وجہ سے
کہ مادۂ فاسد کی زیادہ سے زیادہ مقدار اُن جگہون مین اکھٹی ہوئی ملتی ہے + عورتون مین یہ بات بہت صاف طور
سے دیکھی جاتی ہے اور اسیوجہ سے خاص تعلق زن و مرد مین یہ بہت قابل لحاظ ہی + اس سے بچا نہین
جاسکتا کہ ایسی تیز اور خارج شدہ رطوبتین بطور مرحم کے جسم مین بوجہ جلد کی قوت جاذبہ کے سرایت
کرین + اسطور سے خراب سے خراب مادۂ فاسد جو عورت مین موجود ہے مرد مین منتقل ہوجاتا ہی اور مرد
کا عورت مین + اگر مرد مین بمقابلہ عورت کے زیادہ مادۂ فاسد موجود ہے تو منی جو کہ جسم کے عروق سے ملکر بنتی
ہے عورت کے جسم مین شامل ہوجاویگی اور اُسکو ہمیشتر سے زیادہ بیمار کر دے گی +

ایک امر اور بھی ہے جسکو ذرا اچھی طرح بیان کرنا چاہیئے + خواہش نفسانی ایک ایسی خواہش ہے
کہ جو گو کہ عام ہے مگر اطمینان کے قابل تشریح اُسکی نہین کیگئی ہے - اور ابتک کم و بیش اندھیرے مین ہی +
پرانی طبابت اُسکی خاصیت کے متعلق بہت ہی کم بیان کرتی ہے - اور اور بھی کم اس امر مین کہ یہ کب صحیح
حالت مین ہوتی ہے - اور سب سے کم اُن اسباب کا ذکر کرتی ہے جنسے کہ یہ (خواہش نفسانی) غیر صحیح ہوجاتی
ہے + تاہم کتابون مین یہ بات ملتی ہے کہ جسم (حیوانی) مین اپنے حفاظت کے ذاتی خیال سے دوسرے درجہ
اثر کر سب سے قوی قدرتی خواہش اولاد پیدا کرنیکی ہوتی ہے + پس یہ بات خیال مین نہین آتی کہ وہ
امر جو صرف زندگی ہی سے کم ضروری ہے آجکل اسقدر نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاوے کہ ایک درجہ
اُسکو خلاف قدرت و بالکل بے مذاق و بیہودہ خیال کیا جاوے + خواہش نفسانی[۵۱]
مثل تمام دیگر خواہشات کے ایک تو حالت اعتدال - اور جسم مین مادۂ فاسد کے موجود ہونیکی وجہ
سے - دوسرے حالت غیر اعتدال رکھتی ہے + خواہش نفسانی کی حالت کا ہر شخص کے پاس
اُسکی تندرستی کی حالت کیلیئے ایک بہت ہی صحیح تھرمامیٹر[۵۲] موجود ہی - خصوصاً پوشیدہ مزمن حالت مرض کے

[۵۱] مطلب ہی کہ جسم مین مادہ فاسد کی موجودگی ہی کی وجہ ہے کہ خواہش نفسانی کی حالت بھی صحیح نہین رہتی - جس جسم مین کہ مادہ فاسد کا بار نہین ہے اُسکی خواہش نفسانی کی حالت بھی صحیح یعنے اعتدال پر ہووے گی +

[۵۲] یعنی تندرستی کی جانچ کرنے کے لیئے بطور ایک آلہ کے ہے - تھرمامیٹر انگریزی مین حرارت ناپنے کے آلہ کو کہتے ہین +

اور جسم پر طرز معاشرت کے اثر کے معلوم کرنیکے لیے + آخر الذکر حالت اعتدال کی حالت سے بوجہ زیادہ دباؤ مادّہ فاسدہ کے اعضاء رطوبتی کی طرف اور پس اعصاب کے زیادہ حرکت مین آنے سے پیدا ہوتی ہے + یہ دباؤ آلات تناسل پر بھی اثر ڈالتا ہے اور خواہش نفسانی کو زیادہ بڑھاتا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ منی بھی درجہ بدرجہ گھٹتی جاتی ہے + صحیح حالت خواہش نفسانی کی انسان کو تمام پراگندہ مقصد یا فحش خیالات سے پاک رکھتی ہے + یہ خواہش صرف تندرست ہی شخصون مین صحیح ہوتی ہے اور یہ حالت فقط بالکل غیر محرک غذا اور قدرتی طریقہ بود وباش سے صحیح قائم رکھی جا سکتی ہے + اور یہ غیر صحیح ہو جاتی ہے جب کبھی کہ جسم مین مادّہ فاسدہ موجود ہے یا جب کہ مزمن اور پوشیدہ حالت مرض کی شروع ہونے لگتی ہے +

یہ صرف وہی شخص ہے جسکے جسم مین کہ مادّہ فاسد پہلے سے موجود ہے جو کہ کسی مرض آلات تناسل مین مبتلا ہو سکتا ہے + اس طور سے یہ بتلایا جا سکتا ہے کہ کیونکر ایک شخص مین تو سوزاک۔ آتشک۔ اور آتشک کے پھوڑے کا زہر اثر کرتا ہے اور دوسرے مین نہین کرتا + مجھے ایسی حالتین معلوم ہین جسمین کہ دو شخصون مین سے جنکو مرض کے لگنے کا ایک ہی سا موقع تھا۔ ایک بالکل اچھا رہا اور دوسرے کو مرض لگ گیا +

مجھے ایک دوسری حالت بھی معلوم ہے جسمین کہ ایک عورت ایک عرصہ دراز تک صرف ایک ہی شخص کے ساتھ صحبت کیا کرتی تھی اور وہ مرد بھی صرف اُسی عورت کے ساتھ صحبت کیا کرتا تھا + اُس مرد کے اُس جگہ سے چلے جانے کے بعد ایک دوسرے شخص نے اُس عورت پر قبضہ کیا + اب اگرچہ اون مردون مین کوئی بھی مریض نہ تھا نہ کسی دیگر عورتون کے ساتھ صحبت کی تھی۔ مگر دوسرے شخص کو تھوڑے ہی عرصہ مین آتشک ہو گئی حالانکہ اُس عورت کو اس مرض کا ذرا بھی اثر نہوا +

جیسا کہ ذکر کر چکے ہین مادّہ فاسد جو کہ ایک شخص کے آلات تناسل مین جمع ہو گیا ہو وہ صحبت کرنیسے براہ راست منتقل ہوتا ہے اور دوسرے شخص کے مادّہ فاسد پر ایسا اثر کرتا ہے جیسا کہ خمیر گوندھے ہوئے آٹے مین۔ اور جوش پیدا کرتا ہے خصوصاً جبکہ باہمی مساوات کی وجہ سے جسم پر ایک قسم کا تقویت و

امراض آلات تناسل

لسکین وہ اثر پیدا ہوا ہے + اس اثر کیوجہ سے جسم مین اسقدر قوت بڑھتی ہے کہ اوسمین مادّہ فاسد موجودہ کو بذریعہ کیوریٹیو کرائی سس (مثل آتشک داو سکے پھوڑے و سوزاک کے) خارج کرنیکی کوشش پیدا ہوجاتی ہے + یہ واقعات اون حالات پر بھی جو کہ اکثر وقوع مین آتے ہین روشنی ڈالتے ہین جسمین کہ مثلاً ایک شوہر اپنی بیوی سے بہت سالہا سال ہم صحبت رہنے کے بعد اتفاقیہ کسی دوسری ظاہرا تندرست عورت کے ساتھ صحبت کرکے مرض آتشک مین مبتلا ہوجاتا ہے + زن و شوہر کی آپس کی صحبت نے ایسا کوئی اثر نہ دکھلایا۔ دونون شخصون کے جسمون نے باہمی کمی و بیشی پوری کرلی تھی۔ برعکس اسکے جدید صحبت کو بالکل مختلف قسم کے مساوات کی ضرورت پڑی جس سے کہ مرض پیدا ہوا + مین ان حالات کو صرف یہ ظاہر کرنیکے لیئے بیان کرتا ہون کہ امراض آلات تناسل کسطور سے پیدا ہوتے ہین اور چھونے سے لگ جانے والے مادہ کا براہ راست داخل ہونا اس حالت مین کیا اثر رکھتا ہے + میرے ارادہ سے یہ بہت دور ہے کہ مین تعلقات ناجائز کی کسیطور سے بھی امداد کرون + لیکن یہان مجکو مرض اوسکی خاصیت۔ اوسکے سبب اور علاج سے کام ہے اور اسوجہ سے ضروری ہے کہ ایسی تمثیلات کو پیش کرون جیسی کہ اوپر آئی ہین جو کہ افسوس ہے کہ بہت ہی زیادہ پائی جاتی ہین +

پس ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ امراض آلات تناسل جسم کے کیورےٹیو کرائیسس[1] ہی ہین جسکے ذریعہ سے کہ جسم مادّہ فاسد کے جو اوسمین موجود ہے نکالنے کی کوشش کرتا ہے + پس شفا حاصل ہونیکے لیئے ہمکو مرض کے سبب کو دور کرنا چاہیئے یعنی مادّہ فاسد کو جو جسم مین موجود ہے۔ اوسکے دور کرنے سے تمام بیماریان جو اوسکے سبب سے پیدا ہوئی ہین رفتہ رفتہ خود بخود دور ہوجاوینگی + ادویات کے ذریعہ علاج کرنے والون کی یہ غلطی بہت ہی زیادہ نقصان رسان ہے۔ پچکاری سے ادویات کو (بہت ہی زیادہ خطرناک زہرون کو) مثلاً پارہ کو اوسکی مختلف شکلون مین۔ آیوڈین۔ آیوڈائیڈ آف پوٹاسیم۔ آیوڈوفارم وغیرہ کو جسم کے اندر پہونچا کر ڈاکٹر لوگ مرض کو شفا کرنا خیال کرتے ہین۔ حالانکہ اصلیت مین وہ جسم کے شفا کرنے کے فعل کو محض دبا دیتے ہین + یہ بات قدرتاً جسم کی اصلی قوت کے خرچ پر ہوسکتی ہے۔ جو کہ دوسری حالت مین شفا حاصل ہونے کا موقع پیدا کرتی + زہر کے جسم مین داخل ہونے پر جسم کی اصلی قوت اوسکو غیر

[1] یعنی وہ موقعے جنمین کہ جسم شفا حاصل کرتا ہے +

مضر کرنیکی کوشش کرتی ہی تاکہ جسم قایم رہی + پس اسطریقہ سے یہ اپنے شفا کرنیکے کام سے بالکل ہٹا دیجاتی ہے + جسکو کہ اطبا لوگ آرام کہتے ہین - وہ اس طور سے بمقابلہ اصلی بیماری کے ایک بہت بڑی مضر معلوم ہوتی ہے + تاہم اسکی اصلی خاصیت پوشیدہ ہے - کیونکہ یہ ایک دلپسند اور دہوکہ دینے والی پوشاک مزمن حالت پوشیدگی کی جو کہ بلا تکلیف ہی اور مغالطہ دینے والی ہے پہنے ہوئے ہے + پس اسکو غلطی سے - جب کہ یہ حالت بیشتر کے مرض آلہ تناسل کے تیز علامات کو ظاہر نہین کرتی - بہت سے لوگ شفا خیال کر لیتے ہین + لاجواب ثبوت اپنی تائید مین رکھکر ہین اس پیشۂ طبابت کے (جو بہت اچھا کہا گیا ہے) ایسی سخت غلطیان کرنے کی اسطور سے مذمت کرنا جایز سمجھتا ہون + اسمین سے چند ثبوت مین یہان پیش کرونگا +

جیسا کہ ہم دیکھ چکے ہین امراض آلات تناسل کو ادویات کے ذریعہ سے دبا دینے سے کوئی بھی بہتری معلوم نہین ہوتی بلکہ صرف ایک نمایشی صحت[ا] یعنی حالت مرض کا بڑے نقصان دہ درجہ تک بڑہا دینا ہے + اگر ہم جلد یا دیر مین - گو کہ برسون کیون نہ لگ جاوین - اوس شخص کی جسکا جسم دواؤنکی وجہ سے کمزور ہو گیا ہی اصلی قوت پھر لے آنے مین کامیاب ہون تو یہ ہوگا کہ وے تمام علامات جو کہ دبا دی گئی ہین پھر چند روزہ ایک ہلکی صورت مین نمودار ہونگی + میرے مطب مین یہ امر بہت ہی مضبوط طور سے بیشمار مرتبہ ثابت ہو چکا ہے + میرے غسلون کا مادّہ کو خارج کرنے کا فعل ہمکو ان امراض کو اچھے طور سے قابو مین رکھنے کے قابل کرتا ہے کہ وے اپنی ہیبت ناک شکل کو بالکل[۲] دور کر دیتے ہین + کسی شخص کو ان مضر کیورے ٹیو کرای سِس کا خوف نہین ہونا چاہیئے + مادّہ فاسد کے جسم مین منتشر ہونے کے ضروری نتایج ہین نیز اُن ادویات کے جو کہ خارجی[۳] طریق مین استعمال کیگئی ہین +

میرے طریق علاج مین جملہ امراض آلات تناسل بلکہ بہت خوفناک سفلس تک بھی اپنی مُحب وضع کو چھوڑ دیتی ہین + مین مبالغہ نہین کرتا جبکہ مین اس بات کا دعوی کرتا ہون کہ یہ مرض جو کہ ادویات کے ذریعہ لا علاج ہے میرے طریق علاج سے مثل کسی دیگر مرض کے (اور مریض کی آیندہ نسل پر کسی بُرے اثر پڑنے کا اندیشہ نہین ہے) جڑ سے جاتا رہتا ہی +

[ا] اچھے ہونے کا صرف نام ہی نام ہے + [۲] یعنی ایسی ہو جاتی ہین کہ اُن سے کسی خطرہ کا اندیشہ نہین رہتا +

[۳] یعنے مثل مرہم وغیرہ کے جنکا استعمال کہ امراض آلات تناسل کے زخمون پر کیا جاتا ہے +

امراض آلات تناسل

اوسی کے ساتھ ہی مین یہ کہنے سے بہت[۵۱] دور ہون کہ ہر مریض سفلس قابل علاج ہے بلکہ صرف وے لوگ جبتکہ کہ ہاضمہ درست ہونے کے قابل ہے (قابل علاج ہین) + اون حالتون مین بھی جبکہ یہ علاج بہت عرصہ تک کرایا جاوے تو ہمیشہ بلحاظ قوت زندگی اور خاصیت مادّہ فاسد جو کہ مریض مین موجود ہون شفا ہونا ممکن ہے +

جیساکہ ذکر ہوا ہے کسی مرض آلہ تناسل کا ظاہر ہونا یقینی علامت اس بات کی ہے کہ جسم مین مادّہ فاسد بہت زیادہ موجود ہے - یا دوسرے الفاظ مین - علامت پوشیدہ بیماری کی ہے + اگر شفا نہ ہو تو یہ بیماریان دوسری مزمن اور معمولاً خراب تر امراض مثلاً دمہ - امراض پھیپھڑہ - سل - سرطان - مرض دل - استسقا - نقرس وغیرہ کی ابتدائی حالت ہو جاتی ہین + اور اگرچہ یہ ہمیشہ خود مریض ہی مین نہ ظاہر ہووین - تاہم بدقسمتی سے غلط علاج ادویات کے نتائج صرف بہت ہی زیادہ اوقات اولاد مین دکھلائی دیتے ہین + بہت سی سادہ دل اور پاکدامن مائین اپنے بچونمین کسی ایسے مرض جیساکہ پھیپھڑون کا مرض - سل - گلٹیونکا بڑھنا - ریکٹس کے نمودار ہونیکے سبب کو خیال مین لانیسے قاصر ہین کیونکہ وہ ان امراض کی صحیح وجہ کو نہین جانتے ہین اور اپنی ذات[۵۲] پر الزام لگا نہین سکتین + اور اپنے شوہر کے خفیہ امراض آلات تناسل اور اونکے اولاد پر اثر سے وہ بالکل ناواقف ہین + یہان پر ہم اولاد کی طرف والدین کے گناہونکو دیکھتے ہین - بیمار اور کمزور بچہ[۵۳] مثل ایک آئینہ کے ہے اور میری نئی ہدایات سے واقف ہو کر اُسکے ذریعہ سے اوسکے والدین کی جسمانی حالت تندرستی - بچہ کے ولادت کے وقت کی ٹھیک ٹھیک جان لیجا سکتی ہے +

بہت ہی عام امراض آلات تناسل مثلاً سفیدی و سوزاک کے طریقہ و روش کا امتحان کرنے پر ہمکو اور تازہ پختگی مادہ فاسد کے متعلق اپنے اصولون کی ملتی ہے + مقامی سوزش کو لیکر طبیعت مادّہ خراب یا فارن (پیپ) کو جسم سے باہر نکالتی ہے + اس جوش کھانے والے بُخار لیے ہوئے طریقہ کی وجہ سے اندرونی اعضا مین بھی ساتھ ہی ساتھ تکلیف اور سوزش ہو جا سکتی ہے جب کہ کسیکو یہ نہین معلوم ہے کہ اس کارروائی کو جسم کیلیے کسطور سے بالکل ہی غیر مضر بنایا

۵۱ یعنی یہ نہین کہتا ہون + ۵۲ کیونکہ وہ پاک دامن رہی ہے اور اُسکا واقعی کوئی قصور بھی نہین ہے + ۵۳ یعنی والدہ کی توایام حمل کی حالت جسمانی اور والد کے نطفہ قرار پانے کے وقت پر والد کی حالت جسمانی کا اندازہ بچہ کی حالت تندرستی سے کیا جا سکتا ہے +

جاسکتا ہو + ایسی حالتین ہو کارروائی ایک کیوری ٹیو[1] کرای سس ان الفاظ کے صحیح معنی مین ہوگی + جتنا کہ زیادہ مقدار مادہ فاسد کی خارج ہوگی اُسیقدر زیادہ پاک کرنیوالا اثر جسم پر پڑیگا + خاص بات یہ ہو کہ اس خارج کرنیوالے طریقہ کو جسم کیلیئے جسقدر کہ کم تکلیف دہ اور کم خرابی ڈالنے والا ہو سکے بنانا چاہیئے - اوسکے ساتھ ایسا نہو کہ جسم کے پورے کام کرنے مین خلل ڈالے + میرے غسلون کے ذریعہ سے جو کہ ہر مریض کے حالات کے موافق تجویز کیئے جاوینگے ہم بہت ہی قابل اطمینان طریقہ مین اس مقصد کو حاصل کرتے ہین + میعاد علاج کا انحصار قدرتاً مادہ فاسد کے مقدار و وسعت پر ہوگا +

اون "علاجون" کو جنکا کہ امراض آلات تناسل مین ڈاکٹر لوگ استعمال کرتے ہین ذرا خیال مین لائیے مثلاً بذریعہ پچکاری کاٹ کرنیوالی ادویات - سیسہ - پارہ - جستہ - ایوڈوفارم پانی کے ہمراہ مثانہ اور اندام نہانی کے اندر اس غرض سے پہونچائی جاتی ہین کہ مہربان نیچر (طبیعت) کے مواد خارج کرنیکی کوششونکو زبردستی روکدیا جاوے + ادویات کی محض خاصیت ہی اس امر کیلیئے کافی ہے کہ روکنے کی کوششونکی بیہودگی کو کھلاوے + یہ تعجب کی بات ہو کہ کسی نے ابتک اپنے آپسے یہ سوال نہین کیا کہ پیپ کہان چلی جاتی ہو بعد اسکے کہ اُسکا نکلنا ادویات کے ذریعہ روک دیا جاتا ہے + نیچر کوئی کام بغیر کسی خاص وجہ کے نہین کرتی + قدرتی کارروائیون کو قدرتی وسائل سے ہی امداد پہونچائی جاسکتی ہے نہ کہ خلاف قدرت علاجون سے جو کہ زندگی کے تمامی حالات کے خلاف واقع ہون +

ادویات کے ذریعہ علاج کے پختہ اعتقاد والونکی ہی فاش غلطی کی وجہ ہے کہ ہر جگہ پاگل خانے - شفاخانے بہت[2] ہی کمزور مریضون کی علاج گاہین - اور ایسے مقامات جو کہ تندرستی[3] حاصل کرنے کے لیئے مخصوص کیئے گئے ہین - اسطور سے بڑہتے چلے جاتے ہین جیسے سانپ کی چھتری یا کوکرمتا + اگر پیشہ طبابت کے علاج واقعی نفع پہونچانیوالے ہوتے تو ہر شخص برخلاف مذکورہ کے ایسے گھرونکی تعداد مین کمی ہونیکی امید رکھتا +

موجودہ باب کے بند کرنے مین - مین دو وقوعے اپنے مطب مین سے پیش کرونگا + چند سال ہوئے کہ ایک شخص نے جسکی عمر قریب پچاس برس کے تھی مجھسے ایک سخت بیماری دل کے متعلق مشورہ لیا + بعد اسکے کہ مین نے اُسکو ضروری مشورہ دیا اور میرے علاج کو دو ہفتہ تک ٹھیک کرنیکے بعد گردے کی ایک پہلی بیماری پھر نمودار ہوئی - اور جب یہ اچھی ہوگئی تو پھر ٹھیک دو ہفتہ بعد سوزاک نے زور دکھلایا جس مین کہ وہ اٹھارہ برس پیشتر مبتلا ہو چکا تھا +

---

[1] یعنی جسم کو شفا دینیکا عمدہ طریقہ ہوگا [2] ایسے اشخاص کیلیئے جو کہ چارپائی سے اٹھ نہین سکتے + [3] پہاڑون مین جیسے منصوری و نینی تال وغیرہ +

امراض آلات تناسل

دونون بیماریان بمقابلہ اُسوقت کے جبکہ اُسکو اولاً ہوئین تھین بہت ہی ہلکی صورت مین ظاہر ہوئین + ایک ہفتہ کے اندر سوزاک بھی اچھا ہوگیا - اور مریض کی تندرستی تعجب انگیز طریقہ مین ترقی کرنے لگی - اور اوسکے دل کی بیماری پورے طور سے دفع ہوگئی + دوران علاج مین مریض نے مجھہ سے کہا تہا کہ پہلے جب اوسکو سوزاک ہوا تھا تو اُسنے دو بہت مشہور پروفیسرون سے مشورہ لیا تہا جنکے علاج کا وہی اثر ہوا تہا جسکی کہ خواہش کی گئی تھی یعنی علامات سوزاک کا دور ہوجانا + چند سال بعد سوزاک پھر لوٹ آیا - اور دوسری مرتبہ استعمال ادویات سے اوسکی شکایت جلد رفع ہوگئی + دو برس اسکے بعد بعد مرض گردہ نے اوسپر حملہ کیا تھا جسنے کہ اوسکو زیادہ تکلیف دی تھی + آٹھ بڑے مشہور حکیمون سے مشورہ لینے کے بعد یہ مرض بھی بذریعہ ادویات اسقدر دب گیا تھا کہ خوف دلانے والی علامات دور ہوگئی تھین + بہت دن نہ ہونے پائے تھے کہ دل کی بیماری شروع ہوگئی تھی جسنے کہ ہر ایک علاج[۵۱] کی اطاعت قبول کرنیسے انکار کیا - اور آخرکار استسقا کی حالت مین پہونچنے کا خوف دلاتی تھی مین نے اوسکو سمجھایا کہ سوزاک کو آرام نہین ہوا تھا بلکہ جسم کے اندر دبا دیا گیا تھا - اور اسطریقہ سے اُسکے بعد والے مرض گردہ کی ابتدائی حالت ہوگیا تھا اور جو کہ[۵۲] دبا دیے جانے پر اپنے نمبر مین مرض دل کے ہونے کا باعث ہوا جو[۵۳] بلا میرے علاج کے استسقا ہوگیا ہوتا +

اب مین ایک سفلس (آتشک) کے مریض کا بیان کرتا ہون

بیرن وان ای عمر ۴۷ سال نے چند سال ہوئے کہ سفلس کے بارہ مین جسمین کہ وہ دس سال مبتلا رہے تھے مجھ سے مشورہ لیا + اُنہون نے بتلایا کہ مشہور ڈاکٹرون نے اونکے جسم پر پارہ کے مرکب ادویات ملکر کسطور سے اونکا الوپیتھک معالجہ چار مرتبہ کیا تھا + اسیطور سے پوٹاسیم آیوڈائڈ کا استعمال بھی اوسکے ساتھ کیا گیا تھا لیکن باوجود ان تمام باتونکے علامات سفلس لوٹ آئین تھین اور مُنہ مین اور پیرون پر کشادہ زخم نمودار ہوئے تھے + نتیجہ یہ ہوا کہ اوسکا اعتقاد الوپیتھی سے بالکل اوٹھ گیا - زیادہ تر اسوجہ سے کہ اوسکی عام تندرستی پارہ ملی ہوئی ادویات سے علاج کرنیکے بعد ایسی عمدہ نہ رہی جیسی کہ پیشتر تھی + حال مین ایک قسم کی تکلیف اسکے سر مین معلوم ہوئی تھی -

۵۱ یعنی کہ علاج سے بھی کم نہ ہوئی تھی + ۵۲ یعنی مرض گردہ + ۵۳ یعنی مرض دل +

اور اُسکا شفاف حافظہ جاتا رہا تھا + مینے اپنے سائنیس آف فیشیل اکسپریشن کے ذریعہ سے
معلوم کرلیا کہ میرا مریض ایک بہت زیادہ مقدار مادۂ فاسد کی جسم مین رکھتا ہے اور علاوہ اسکے ادویات سے
زہر پھیل جانیکی علامات بھی صاف عیان تھین + یہ بہت صاف معلوم ہوتا تھا کہ پارہ کے استعمال سے
سِفلس پوشیدہ کردی گئی تھی + مین نے ذدیا تین غسل روزانہ اور سادہ قدرتی غذا بتلادی + نتیجہ اچھا ہوا
کیونکہ نصف سال مین مریض کی حالت بالکل تبدیل ہوگئی سب مین زیادہ اُسکے ہاضمہ نے ترقی کری اور
اوسکی شکل بھی تازہ اور تندرست ہوگئی + سبب کے دور ہونیکے ساتھ ہی سِفلس بھی بالکل دور ہوگئی
اور نہ یہ پھر کبھی عود کریگی + اور زیادہ رپورٹین ان معالجات کی حصہ چہارم مین ملینگی +

ضعف باہ - نامردی - موجودہ نسل کی ذلیل حالت کا مضبوط ثبوت اس بیماری ضعف باہ
کے عوام مین موجود ہونے سے اور زیادہ کوئی نہین ہے + میڈیکل سائنس نے اسوقت تک اس
بیماری کے لئے کوئی علاج دریافت نہین کرپایا ہے + چونکہ پیدائش مرض کی خاصیت سے[۱] یہ ناواقف ہے
اسلیئے اسکا مقابلہ کرنیکے لیئے بالکل کمزور ہے + ادویات مین پختہ اعتقاد رکھنے والا شخص اس بات
کو نہین جانتا کہ مریض کی ہر ایک بیماری کی حالت کا باعث محض جسم مین مادہ فاسد کا موجود ہونا ہی ہے +
ضعف باہ کا ہر مریض صحت پاسکتا ہے اگر ہم جسم سے مادۂ فاسد دور کرسکین + اپنے طریق علاج کا تجربہ
اور اُسکے عمدہ نتایج کو اپنے پاس موجود رکھکر ہم ایسی خوش حالت مین ہین کہ یہ مقصد حاصل کرسکین +
اپنے دل مین بلا کسی اندیشہ کے مین یہ کہہ سکتا ہون کہ بہت سے مریضونکو شفا اسوقت تک ہوچکی ہے اور
اس مرض کو شفا ہوتی چلی جائیگی اگر میرا طریق علاج سمجھکر استعمال کیا جاوے اور یہ علاج مضبوط ارادہ[۲] کے
ساتھ جاری رکھا جاوے + آلات تناسل مین اونکے کام کرنے کی قوت کی تمام خرابیان اُنکے
سبب کے دور کردینے سے دور ہوسکتی ہین + اوسیطور سے خواہش نفسانی بھی درجہ اعتدال
پر لائی جاسکتی ہے - تاکہ صحت یاب شخص بلحاظ حالت خواہش نفسانی بالکل قدرتی طور سے زندگی بسر
کرنیکے قابل ہوجاوے + کتنی زیادہ اوقات یہ بات دیکھنے مین آتی ہے کہ مضبوط سے مضبوط اخلاقی اصول
آلات تناسل کی بڑی سے بڑی غیر قدرتی زیادتیون سے مثلاً جیسا کہ جلق سے محفوظ رکھنے مین ناتوان ہین +

[۱] اشارہ ہے طرف میڈیکل سائنس کے + [۲] انگریزی مین جو الفاظ اس موقع پر استعمال کیے گئے ہین اون سے مطلب ایسے
مضبوط ارادہ سے ہے جیسے کہ فولاد مضبوط ہوتی ہے +

امراض آلات تناسل

بہت سی تحریرات اظہار مشکوری سے - جنکا کہ مین سچے مرد اور نوجوانان نیک چلن سے جنہون نے کہ میرے طریق علاج سے ان عادات مہلک سے آزادی حاصل کی ہے مستحق ہوا ہون - مجھے تسکین دہ یقین حاصل ہوتا ہے

(ملاحظہ فرمایئے رپورٹین صحت یابی کی حصہ چہارم مین)

عورات مین ضعف باہ کو بانجھپن جانتے ہین - اندرونی آلات تناسل کی خراب ساخت یا درجہ اوسط سے کمی و بیشی ہونے کیوجہ سے ہی محض یہ واقع ہنین ہوتا ہے - ان آلات مین کلیتاً عدم احساس[1] بھی ہو سکتا ہے + مین نے اس معاملہ پر وضاحت کے ساتھ حصہ سوم کے باب موسومہ امراض عورات مین بحث کی ہے +

مردون مین خواہش نفسانی کی حالت عورتون کی حالت سے بالکل مختلف ہے اور اسوجہ سے مردون مین ضعف باہ بھی دوسری شکل مین ظاہر ہوتا ہے + اس حالت کے ظہور مین آنیکے برسون قبل ہم مقررہ علامات دیکھ سکتے ہین یعنی اعتدال سے بہت زیادہ بڑھی ہوئی اور اعصابی خواہش جماع یعنی مرض مرہن کا اثر + بچون اور نوجوان آدمیون مین ایک قسم کی زیادہ کھجلاہٹ ہوتی ہے جو مرض سوزش آلات تناسل سے پیدا ہوتی ہے اور اسی سے وہ خرابی جو کہ آجکل اسقدر زیادہ پھیلی ہوئی ہے یعنی جلق پیدا ہوتی ہے + بالغ آدمیون مین یہ کھجلاہٹ غیر معمولی زیادتی خواہش جماع کی شکل مین ملتی ہے اور ویسی کے ساتھ دل کم و بیش محض خیالات عشق بازی مین گرفتار رہتا ہے + عورتون کے روبرو ایک قسم کی بڑھی ہوئی شرم جوانون مین پیدا ہو جاتی ہے جو کہ بہت سی حالتون مین پورے خوف کی حد تک پہونچ جاتی ہے اور قریب قریب ہمیشہ نامردی یا ضعف باہ اسکے ساتھ ہی ساتھ موجود ہوگی + اگر آجکل دن ہم اچھے درجہ کے اتنے زیادہ آدمیونکو بلا شادی کیئے ہوئے پاتے ہین تو اس واقع کا اصلی سبب عورتونکی موجودگی مین ایک قسم کی شرم ہے جو نامردی کی وجہ سے پیدا ہو جاتی ہے + کتنے زیادہ جوان آدمی عالم شباب مین عورت کے ساتھ مناسب طور سے ہم بستری کرنیکے بالکل ہی ناقابل ہوتے ہین کیونکہ جلق کیوجہ سے نامرد ہو گئے ہین + کتنی ہی خودکشیان یا اور سکے اقدام کیا اسی سبب سے منسوب نہین کیے جاوینگے[2] ؟

مندرجہ ذیل دلچسپ واقع کا بیان تمثیلاً پیش کیا جاتا ہے

اب سے چند سال پیشتر ایک نوجوان شخص عمر ۲۳ سالہ نے جو کہ ایک بڑی ریاست کا وارث تھا مجھ سے مشورہ لیا

[1] یعنی حس مطلق جاتی رہی + [2] یہ سوال ہے - مطلب یہ ہے کہ اسی سے منسوب کیئے جاوینگے +

بارہوین سال کی عمر سے وہ جلق کی مشق کیا کرتا تھا۔ اب اسنے میرے طریق علاج کو جبکی کہ اُس سے بڑی سرگرمی کے ساتھ سفارش کی گئی تھی اپنی بدکاری پر قابو حاصل کرنے کے لیئے آزمانا چاہا + دن رات وہ اپنی تکلیف کے خیال مین رہتا تھا۔ اُس وقت وہ کوئی چیز سیکھنے کے قابل بالکل نہ تھا + اگرچہ وہ اپنی تمام قوت کے ساتھ اس سے بچنے کی کوشش کرتا تھا لیکن پھر بھی وہ اس ذاتی خرابی مین پڑنے کے لیئے مجبور ہوتا تھا۔ بقول خود لاچار تھا + بے فائدہ کسی علاج کی تلاش مین اب تک رہا تھا۔ اوسکی قوت ارادہ بھی اسقدر مضبوط ثابت نہوئی کہ اوسکے دفعتًا اندرونی دھکّے کو روک سکے + یہ سچ ہے کہ بعض اوقات وہ بہت ہی بڑا ارادہ کر کے اس بُرائی کو مہینون تک دور کرنے مین کامیاب ہوا۔ مگر پھر دفعتًا ایسے اندرونی دھکّے کے۔ جو کہ روکا نہین جا سکتا۔ قابو مین آکر اور بھی زیادہ اپنے نفس امارہ کے شوق پورا کرنے مین اپنے آپ کو لگاتا + بہت ہی زیادہ اندرونی ناراضی کے خیال نے اوسپر قبضہ کر لیا تھا۔ دنیا مین اپنے آپ کو بیکار سمجھتا تھا۔ خودکشی کرنے کے خیال مین اِدھر اُدھر پھرتا تھا + اب اوسکے والدین نے اوسکی شادی کرنی چاہی مگر بوجہ بالکل نامرد ہونے کے اوسکو اس سے نفرت معلوم ہوئی + میرے طریق علاج مین اُسنے اپنی اخیر امیدین قایم کرین۔ اس سے اگر کامیابی نہوئی تو وہ شادی کرنے سے انکار کریگا +

بذریعہ سائنس آف فیشیل اکسپریشن اوسکی حالت کے جانچ کرنے سے یہ ظاہر ہوا کہ اوسکی نامردی کا سبب پُرانی سوءہضمی تھی + بوجہ شروع جوانی اوسکا جسم شفا حاصل کرنے مین پھر بہت عمدہ طریقہ مین ^۱^ کام کرے گا۔ پس مین اوسکو بہت اچھی امیدون کا یقین دلا سکا + ایمانداری اور مضبوطی کے ساتھ اوس نے میرے طریق علاج پر عمل کیا۔ اور چند ہی مہینہ کے بعد اوسکی حالت بہت درست ہوگئی + میرے خیال کے سچ ہونے کی ایک اور بہت صاف شہادت یہان دستیاب ہوئی + غسل جو کہ مرض کی جڑ تک سیدھے پہونچ گئے قدرتی اور غیر محرک غذا سے ملکر بہت ہی مؤثر ثابت ہوئے + بعد تیرہ مہینے کے علاج کے نامردی اور جلق اوسی طریقہ مین صحت پا گئے جیسے کہ اور بہت سی دوسری بیماریون کا علاج کامیابی کے ساتھ ہوا ہی +

^۱^ یعنی جسم بوجہ جوان عمری کے شفا کے حاصل کرنے مین مدد دیگا +

امراض مثانہ وگردہ - ذیابیطس - یوریمیا - بڈویٹنگ - امراض جگر سنگ جگر یا سنگ مرارہ - یرقان - انتڑیون کی بیماریان - تلوؤن کا پسیجنا - پرہیز -

بہت سی بیماریون کی حالتونکو جنہین کہ معمولی آدمی کے نزدیک کوئی باہمی تعلق نہین اسطور سے ایک ہی زمرہ مین رکھنا بہت بیقاعدہ اور بالکل ہی بے ترتیب معلوم ہوگا + پیشہ طبابت کی نگاہ مین یہ سچ ہو کہ یہ سب مختلف بیماریان ہین اور ہر ایک کا بس علاج بھی خاص ہے + تاہم اس میرے نئے علم شفا بخشی کے آئینہ[لے] کے نیچے ہم اُنکی مشترکہ اصلیت اور قریبی تعلق کو دریافت کرنیکے قابل ہین + سب بیماریون کی ابتدا کا پھر آسانی سے بوجہ اجتماع مواد فاسد ہونا سمجھہ مین آسکتا ہے - اور اس موقع پر ہمکو خصوصاً اوس اجتماع مواد فاسد سے کام ہے جو کہ اون اعضا کے معمولی کام پر اثر ڈالتا ہے جو کہ فاضل مادّہ کو جسم سے خارج کرنے مین بہت ضروری ہین - مثلاً گردے اور جسم کی جلد (کھال) + اُن ہواؤن کے ذکر سے بھی یہان ہی تعلق ہے جو کہ معدے مین بوقت ہاضمہ اوٹھتی ہین جو کہ ریاح کہلاتی ہین +

یہ ہوائین ہاضمہ کی نالی مین پھیلنے کی وجہ سے اور انتڑیون کی حرکت کی وجہ سے (جو کہ کیڑے کی حرکت کے مانند ہوتی ہے) اولاً کھانے کو آگے بڑھاتے ہین - اور دوئیم بخارات کی حالت مین بوجہ اپنی قوت پھیلاؤ کے وے (ہوائین) ہاضمہ کی نالی کے دیوارون مین گذر کر تمام جسم مین اور خون مین سرایت کرتی ہین +

لے جیسے کہ خوردبین کے نیچے کسی چیز کو کہکر بخوبی دیکھہ سکتے ہین اور اسکی باریکی دریافت کرسکتے ہین اسیطور سے اس نئے علم کو اِس آئینہ خوردبین سے تشبیہ دی گئی ہے +

اسکو صاف سمجھانے کے لیے مین آپکے روبرو ایک تمثیل پیش کرونگا + پانی زمین پر محدود کیا گیا ہے سمندرون مین - جھیلون اور دریاؤن مین - گویا کہ زمین پر ایک طرحکی پانی کی رگین ہین - جو جسم انسانی مین خون کی نالیون سے مشابہ ہوتی ہین + تو بھی اسی کے ساتھ مین پانی بخارات کی شکل مین تمام ہوا مین اور زمین کے تمام حصون مین بھرا رہتا ہے + غذا اور پانی کی بھی جو کہ جسم مین داخل ہوتا ہے وہی حالت ہے + ظاہرا وہ ۱ مقررہ راستون اور اعضاؤن مین محدود رہتی ہین لیکن بخارات کی صورت مین وہ تمام جسم مین گھسی ہوئی رہتی ہین + اسوجہ سے پھول شراب (بیئر ۲ - واین - برانڈی) بہت جلد اُسکے پینے کے بعد ہی تمام جسم مین اثر دکھلاتی ہے - خصوصاً سر مین - حالانکہ اُسکے بخارات بشکل پسینہ اور بشکل ہوا اگر جلد اپنا فعل مناسب طور پر کرتی ہو جسم کے باہر خارج بھی ہوجاوین + وے بلا پسینہ کے اور بشکل پسینہ ہر دو طریق سے خارج ہوتے ہین + یہ پسینہ قریب قریب ہر شخص مین مختلف بو کا ہوتا ہے + جب کبھی اسمین پُرانا مواد فاسد معمول سے زیادہ ملا ہوتا ہے تو اسکی بو ناگوار ہوتی ہے + تندرستی کی حالت کا پسینہ برعکس اسکے ہماری قوت شامہ پر خراب اثر نہین ڈالتا ہے + جسم کے اندر اُن بخارات کا اخراج گردون مین کو بھی ہوتا ہے - رطوبت سے ملکر وے گردونکے ذریعے سے نالیون مین ہوکر مثانہ مین پہونچے ہین + پسینہ اور پیشاب اسلیے قریب قریب ایک ہی سے اشیا ہین جو کہ جسم سے خارج ہوتے ہین - جیون ہی کہ مثانہ کافی طور سے بھر جاتا ہے پیشاب کی حاجت معلوم ہونے لگتی ہے فوراً رفع کر لینی چاہیئے اگر جسم کو ضرر واقعی پہونچانا منظور نہین ہے + یہ بات ایسی زیادہ ضروری ہے کہ اسکا ذکر ترک نہین کیا جا سکتا + بدقسمتی سے موجودہ زمانہ کے رواج اور حجاب اکثر ہملوگونکو اس امر مین ادسطرح سے عمل کرنے مین جیسا کہ ہمکو کرنا چاہیئے باز رکھتے ہین - پس اس مین زیادہ تعجب نہین ہے کہ ہمکو گردون اور مثانہ مین وہ مادہ ۳ موجود ملے جو کہ خارج ہوجانا چاہیئے تھا + والدین اور اوستادون کو پورے طور سے تنبیہ نہین کیجا سکتی کہ وہ اپنے بچونکو پیشاب اور پائخانہ کے روکنے کی خرابیون کو اچھے طور پر سمجھا دیوین + کسی حالت مین بھی بچون کو

۱ غذا اور پانی + ۲ انگریزی شراب کی قسمین ہین + ۳ یعنی کتنی ہی تنبیہ کرین وہ اس اہم معاملہ مین کافی خیال نہین کیجا سکتی ترجمہ انگریزی محاورہ سے کیا گیا ہے مگر مطلب اسکا یہی ہے جو کہ مذکور ہوا +

امراض مثانہ وگردہ - ذیابطیس وغیرہ

(جنین کہ مادہ کی حالت بمقابلہ بالغونکے جلد تبدیل ہوتی ہی اور جنکی کہ قوت زندگی بھی بہت زیادہ ہوتی ہی) اونکی اس قسم کی ضروریات رفع کرنیسے روکنا نہین چاہیئے اگر یہ ہمکو منظور ہی کہ اونکو مضر بلکہ خطرناک نتائج سے بچاوین - اگر مثانہ مین سے پیشاب ٹھیک وقت پر خارج نکیا جاوے - تو مثل ہر شی کے جسم انسان کے اندر اسمین برابر آیندہ تبدیلی ہوتی رہتی ہی جوش ہوتا رہتا ہی + حرارت مثانہ مین بڑھجاتی ہی اور قدرتی نتیجہ یہ ہوتا ہی کہ پیشاب کا رقیق مادہ بشکل بھاپ اوڑنے لگتا ہی اور اوسکے نمک[۵۱] رہتے جاتے ہین + اس کارروائی کے باعث گردونکی آیندہ کی خارج کی ہوئی رطوبتین مثانہ مین جانیسے رکجاتی ہین اوئمین اسیطورسی تبدیلیین بھی واقع ہوتی ہین + اگر مثانہ یا انتڑیونکے خالی کرنیکی حاجت ٹھیک وقت پر رفع نکیجاوے تو یہ حاجت اکثر جاتی رہتی ہی اور بعدہ پھر اگر ہم چاہین بھی تو مشکل سی معلوم ہوتی ہی + لیکن تب پیشاب کا کیا ہو جاتا ہی - پیشاب مثانہ مین کم ہو جاتا ہی پس ضرور پھر جسم مین ہی چلا گیا ہوگا + کچھ حصہ پیشاب کا ہم جانتے ہین کہ بوجہ برابر کارروائی جوش ہونیکے بحالت بھاپ مین ہو گیا ہی اور تمام جسم اور خون مین اوسیطور سے ملگیا ہی جیسا کہ ہاضمہ کے وقت مین + (بول کے) اس طریقہ سے بھاپ ہوکر اوڑجانیکی حالت مین نمک ہای و دیگر لاحل[۵۲] مادہ گردون اور مثانہ مین بشکل چھوٹے چھوٹے زرد رنگ کے بلوری شیشہ کے ٹکڑونکے رہ جاتے ہین اور بعد کو - گو کہ ہمیشہ سب نہین - خارج ہو جاتے ہین + پیشاب کے برتن کی تلچھٹ کو اگر خوردبین سے دوسو گونہ بڑھا ہوا دیکھکر امتحان کرین تو ہمکو معلوم ہوگا کہ اسمین زرد رنگ کے چھوٹے بلوری ٹکڑے ہوتے ہین جو الگ الگ دیکھنے سے زرد لیکن اکٹھا دیکھنے سے سرخی مائل معلوم ہوتے ہین + اس طریقہ سے جبکہ خصوصاً مثانہ (مادہ فاسد سے) بہت بھرا ہوا ہے وہ معمولی بیماری پیدا ہوتی ہی جسکو پتھری (سنگ مثانہ) کہتے ہین جسکا علاج صفحہ ۲۰۳ پر ذرا زیادہ تفصیل کے ساتھ بتلایا گیا ہی + سنگ ہای مثانہ جسم کی فقط غیر صحیح حالتون مین پیدا ہوتے ہین یا خلاف قدرت غذا کا نتیجہ ہے + یہ اوسی طریق سے پیدا ہوتے ہین جیسے کہ انجن مین پانی پکنے کی جگہہ مین پپڑی جم جاتی ہے جو کہ بہت ہی اونچے درجہ کی حرارت مین جمتی ہے جبکہ بھاری پانی استعمال کیا جاتا ہے - بارش کے ہلکے پانی مین بہت کم ہوتی ہی + پیشاب گردونمین رک کر بشکل بھاپ اوڑتا ہی اور چھوٹے چھوٹے ریزے اکھٹے ہو جاتے ہین +

[۵۱] پیشاب مین جو اجزا مثل نمک وغیرہ کے - نیچے بیٹھ جایا کرتے ہین اون سے مراد ہی + [۵۲] جو کہ گھل نہ سکے +

جسوقت تک کہ وے بہت ہی چھوٹے ہوتے ہین وے پیشاب کے ساتھ نالیون مین ہوکر بلا تکلیف دیئے ہوئے مثانہ مین چلے جاتے ہین لیکن جبکہ وے بڑے ہوجاتے ہین تو پیشاب کی نالیونمین گذرتے ہوئے وہ درد پیدا کرتے ہین جسکو کہ قولنج متعلق سنگ مثانہ کہتے ہین - اونکی تیز اور نوکدار سطح پیشاب کی نالی کی جھلی کو رگڑتی ہے اور نقصان پہونچاتی ہے + مثانہ مین بھی یہی کارروائی ہوتی ہے + اگر پیشاب کے باہر نکلنے کے راستے بوجہ پیڑو مین مادہ فاسد کے زیادہ جمع ہونے کے تنگ ہوگئے ہون تو یہ آسانی سے وقوع مین آسکتا ہی کہ پتھریان پیشاب کے ساتھ باہر نہین نکلینگی اور مثانہ مین ایک بڑی مقدار کی اشیاء بلوری کے بننے کے لیئے ایک جڑ قائم کردیتے ہین + مثانہ مین پتھری کے متواتر حرکت کرنے کی وجہ سے اسکی شکل گول سی ہوجاتی ہے مگر شکستگی مین ہمیشہ پھر بلورؔ کی کیفیت قایم رکھتی ہے +

اس سو یہ نتیجہ نہین پیدا ہوتا کہ اگر پیشاب روکا جاوے تو پتھریان ضرور بن جاوینگی + پیشاب اس قسم کا ہوسکتا ہے کہ سبکا سب تبدیل ہوجاوے اور جسم مین بطور مادہ فاسد کے جمع ہوجاوے + ایسی حالت مین اس سے مختلف قسم کی بیماریان ہوسکتی ہین - مثلاً گمڑیون کا پڑجانا جیساکہ صفحہ ۱۷۱ - ۱۷۴ پر مذکور ہوا ہے + چند سال ہوئے کہ میرے زیر علاج ایک لڑکا تھا جسکا کہ کل جسم مٹر کی برابر گمڑیون سے بھرا ہوا تھا + یہ جب پیدا ہوئی تھین جبکہ ایک مرتبہ سردی کی وجہ سے وہ کئی دن تک پیشاب نکرسکا تھا + مین نے یہ بتلایا کہ اگر یہ گمڑیان صرف پیشاب روکنے کی وجہ سے ہی ہوئی ہین تو وے فوراً رفع ہوجاوینگی - ہمارا کام اونکو پھر پیشاب مین تبدیل کردینے کا ہوگا + اوس لڑکے نے میرا علاج شروع کیا اور چند ہی دنون مین اوسکو بہت زیادہ مقدار پیشاب کی ہونے لگی جو کہ کئی دن تک جاری رہا + گمڑیان گویا دفعتاً غائب ہوگئین - جس سے کہ اوسکی مان کو بہت ہی تعجب ہوا + اس حالت مین مادہ فاسد نے جو کہ پیشاب کی حالت تبدیل ہوجانیسے پیدا ہوا تھا ان گمڑیونکو پیدا کیا تھا جنکو کہ جسم بوجہ زیادہ اصلی طاقت ہونے کے خارج کردینے کے قابل تھا +

اسہال اور قبض جیساکہ مین اوپر دکھلا چکا ہون ایک ہی سبب سے پیدا ہوتے ہین یعنی جسم مین مادہ فاسد کی موجودگی سے + پیشاب کی بھی وہی حالت ہی - صرف اسمین رکاوٹ صاف نہین معلوم ہوتی ہی

امراض مثانہ وگردہ - ذیابیطس وغیرہ

بلکہ محض بھیرے سے معلوم ہوتی ہے یعنی جلد کے غیر معمولی رنگ سے - غیر معمولی سرخی سے مرض گرمی سے - دردسر - رسولی - پتھری وغیرہ وغیرہ سے + ایک معنی کرکے یہ ایک محض ابتدائی حالت دوسرے امراض کی ہمکو ملتی ہے -

ذیابیطس ایک مرض جوکہ اسہال کے مشابہ ہے - برخلاف اسکے - صاف معلوم ہوتا ہے + سوزش جوکہ اندرونی بخار کی وجہ سے ہوتی - جسکی وجہ سے کہ مریض ذیابیطس کو بیچین کرنے والی پیاس بھی لگتی ہے اس حالت مین قبض پیدا نہین کرتی - اور پتھری اور رسولیان نہین بناتی - بلکہ مادہ کو بہت جلدی نکالتی ہے اور اوسی کے ساتھ عروق کو بھی سڑاتی ہے + پس پیشاب جسم سے خراب حالت مین جوش کھایا ہوا - اور میٹھی حالت مین نکلتا ہے + پتھری اور ذیابیطس خاصیت مین ایک ہی ہین - صرف ظاہری علامات مین مختلف ہین + اون مریضونکو جوان بیماریون مین مبتلا ہین میرے غسل بہت ہی مفید ہین - اندرونی حرارت کو وے کم کرتے ہین پس زیادتی پیاس کو نفع پہونچاتے ہین +

پتھری اور ذیابیطس دونونکو میرے علاج سے ایک ہی طریقہ مین آرام ہوگیا ہے یعنی اونکا سبب دور کرنے سے + پتھری چھوٹے چھوٹے دانون مین الگ ہوجاتی ہے - اس شکل مین وہ معمولاً پیشاب کے ساتھ نکل جاتی ہے + پتھری کے مریضونکا علاج کرنے مین یہ تعجب معلوم ہوتا ہے کہ وہ کسقدر زیادہ مقدار پیشاب کی مجبوراً غسل لینے کی حالت مین خارج کرتے ہین + مریض لوگ تعجب کرتے ہین کہ یہ تمام پانی کہان سے آگیا اگرچہ اوسکی وجہ بتلانا بہت ہی آسان ہے + پیشاب جوکہ پیشتر بھاپ ہوکر اوڑگیا تھا اور تمام جسم مین بطور مادہ فاسد کے اکٹھا ہوگیا تھا پھر قدیم راستے سے واپس لایا گیا ہے اور آخرش جسم سے بشکل پیشاب نکلتا ہے + میرے زیر علاج ایسے مریض رہے ہین جوکہ غسل کی حالت مین صرف ٹھیک طور سے پیشاب کرسکتے تھے + رفتہ رفتہ مرض کے درجہ بدرجہ سبب دور ہونے پر مثانہ اپنی صحیح حالت پر آگیا +

شہنشاہ ولیم اول کی حالتمین ہم یہ بات معلوم کرتے ہین کہ باوجود مرض پتھری کے بعض انسان کتنی زیادہ عمر کا ہوسکتا ہے - کیونکہ باوجود اسکے کہ اوسکے مثانہ مین ایک بڑی پتھری تھی اوسکی عمر ۹۰ سال کی ہوئی

اسکی وجہ صرف یہ تھی کہ شہنشاہ متوفی کے جسم مین مادہ فاسد ایک مناسب[ف۱] مقام پر تھا + یہی مرض اوسکے لڑکے یعنی شہنشاہ فرڈرک متوفی کی حالت مین جلدتر اور زیادہ تر خراب شکل مین ظاہر ہوا + یوریمیا ایک حالت ہی جسمین کہ یوریا[ف۲] تمام جسم مین اور خون مین پایا جاتا ہی اور جو کہ عموماً مثانہ کی بیماری اور پتھری کے ساتھ ساتھ چلتی ہے + میری سائنس آف فیشیل اکسپریشن کے ماہران سے یہ مرض اپنی ابتدائی حالت مین بھی جسوقت کہ مریضون کو خود اسکا گمان بھی نہو پوشیدہ نہین رہ سکتا - کوئی علاج ایسا نہین ہے جو کہ خون کو اور تمام جسم کو اس مادہ فاسد سے اسقدر جلد صاف کرے جیسے کہ میرے بتلائے ہوئے غسل +

بیڈ ویٹنگ سُلسلبول یعنے وہ ناگوار حالت بھی جسمین کہ مریض لوگ پیشاب روک نہین سکتے محض پیٹ مین مادہ فاسد کی موجودگی کی وجہ سے ہی ہوتی ہی + مثانہ مین معمولاً ایک ناسور ہو جاتا ہے جسمین کو پیشاب نکل جاتا ہے + یہ حالت بھی قریب قریب ہمیشہ پیشتر کے امراض کیوجہ سے جو کہ اچھے نہین ہوئے ہین اور بذریعہ ادویات وخلاف قدرت معالجہ کے جسم مین دبا دیئے گئے ہین - ہوا کرتی ہے + (مقابلہ کرو رپورٹ ہائے شفایابی حصہ چہارم) اس شکل کا مرض اور آنت کا ناسور (انٹرسٹ ٹائینل فسٹیولا) دونون اکثر میرے مطب مین بہت ہی تھوڑے عرصہ مین لبسا اوقات چند دن یا ہفتون مین ہی جڑ سے آرام کر دئے گئے ہین + زیادہ عرصہ تک علاج کی ضرورت صرف جب ہی ہوتی ہی جبکہ مرض مزمن ہوگیا ہو اور مریض کو ادویات کے ذریعہ علاج سے ضرر پہونچ گیا ہو +

کٹارہ آف دی بلیڈر یعنے سوزش مثانہ - ایک درجہ صرف حاد ابتدائی حالت سخت بیماری مثانہ وپتھری کی ہے - اور یہ ایک نازک اور سوزش لی ہوئی حالت مثانہ اور پیشاب کی نالی کی ہے جسمین کہ پیشاب کرنے مین تکلیف ہوا کرتی ہی + مثل تمام حاد قسمونکے بخار کے - یہ بھی میرے طریق علاج سے بہت جلدی آرام ہو سکتی ہی - اس مرض کا سبب بھی وہی ہی جو کہ تمام دیگر بیماریونکا +

[ف۱] یعنی ایسے مقام پر تہا کہ جہا نکی موجودگی سے زیادہ نقصان نہین تھا - مادہ فاسد جسم مین (۱) آگے کیجانب (۲) طرفین کی جانب اور (۳) پشت کیجانب جمع ہوتا ہے + پشت کیجانب کا بار امراض سنگین پیدا کرتا ہی جنکے علاج مین زیادہ دیر لگتی ہی یعنے پشت کی جانب جو مادہ فاسد موجود ہی وہ دیر مین خارج ہوتا ہی - اس سی کم دیر مین طرفین کی جانب کا مادہ خارج ہوتا ہے اور اس سے بھی جلد سامنے کی جانب کا مادہ خارج ہوتا ہی +

[ف۲] ایک خشک شے ہے جو کہ پیشاب کا جزو ہے +

امراض مثانہ وگردہ - ذیابیطس وغیرہ

ایکمرتبہ ایک مریض نے مجھے بلایا جوکہ دو ہفتہ سے سوزش مثانہ مین مبتلا تھا + پراسٹیٹ گلٹی (غدۂ قدامیہ) بہت ہی سوج گئی تھی اور مریض بہت ہی تکلیف کیساتھ پیشاب کرسکتا تھا + ہر دس منٹ کے بعد مثانہ مین بہت ہی سخت اینٹھن بھی ہوتی تھی + چونکہ پیشاب کرنیمین ہر روز زیادہ دقّت اور تکلیف ہوجاتی تھی ڈاکٹر معالج نے چودھوین دن شام کو سلائی ڈالنے کی تجویز کی جسکا ڈالنا بلحاظ پراسٹیٹ گلٹی کی سوجی ہوئی حالت کے بالکل غیر ممکن تھا + ڈاکٹر نے کہا مریض کو کلوروفارم[لہ] دینا پڑیگی جسکی کہ مریض نے اجازت نہ دی اور مجھے اُسی شب کو طلب کیا + اول فرکشن باتھ نے اینٹھن کو جوکہ ہر دس منٹ مین ہوا کرتی تھی بند کردیا اور بعد نصف گھنٹہ تک غسل کرنیکے مریض بلا تکلیف کے پیشاب کرسکا + پون گھنٹے تک غسل کرنے پر مریض آرام سے پلنگ پر لیٹ رہا شب مین خوب پسینہ آیا اور بلا کسی تکلیف کے اوسنے بہت بہت سا پیشاب کیا + اس طریقہ سے چند دن مین سوزش (مثانہ کی) بالکل جاتی رہی +

جگر کی بیماری - جگر کی پتھریان - یرقان یعنی کنول بائے خاصکر اون حالتون مین پیدا ہوتی ہین جہان کہین کہ مادہ فاسد کا بوجھہ دہنی جانب جسم مین ہوتا ہے + جگر سے خارج ہونیوالی رطوبت یعنی پت جسکو ہم جانتے ہین کہ گال بلیڈر (پت کی تھیلی یعنی پتّہ) سے نکلکر پہلی چھوٹی انتڑی مین جاتی ہے - کارروائی ہاضمہ مین ایک طرحکا اثر ڈالتی ہے - جوش سڑن کو کم کرتی ہے + جب کبھی کہ مادہ فاسد کے دہنی جانب موجود ہونے سے جگر مین نقصان ہوتا ہے اور اسوجہ سے اوسکا صحیح فعل پت خارج کرنیکا بگڑا ہوا ہوتا ہے - تو مین نے دیکھا ہے کہ بمقابلہ اوس حالت کے جبکہ بار مادۂ فاسد کا بائین طرف ہوتا ہے پسینہ ایک بالکل مختلف مقدار کا نکلتا ہے + اس طریقہ مین - بار مادّہ فاسد کی خاصیت کے لحاظ سے - جگر کی پتھریان اور جگر کی سختی پیدا ہوتی ہین + اس قسم کے تمام مریض تھوڑے (اکثر خراب) اور بدبودار پسینہ آنے مین مبتلا رہتے ہین اور خصوصاً تلوے پسیجنے کے مرض مین + پت کا اوڑنا - اوسکا سڑنا اور جوش کھانا

[لہ] کلوروفارم دوا ہے جوکہ مریض کو سونگھانے سے بیہوش کردیتی ہے - اور ڈاکٹر لوگ اُس شخص کو جسپر کوئی سخت عمل جرّاحی کرنا منظور ہوتا ہے جسکو کہ وہ ہوش کی حالت مین برداشت نہین کرسکتا ہے اکثر یہ دوا سونگھایا کرتے ہین +

بہت صاف طور سے جلد کے سیاہ رنگ ہوجانیسے (لیور اسپاٹس یعنی خرابی جگر کے دہبّونسے) ظاہر ہوجاتا ہی اور بہت سی صورتومین یرقان پیدا کرتا ہی + (مقابلہ کرو رپورٹ ہاے شفا حصہ چہارم) ان امراض کے علاج کرنے مین مین نے یہ دیکھا ہی کہ میرے طریق علاج سے شفا بہت ہی جلد ہوتی ہے +

تلوؤنکا پسیجنا - جیسا کہ اوپر معلوم ہوا ہی یہ شکایت جگر کی خرابی سے بہت ہی تعلق رکھتی ہی + جیسا کہ مین نے اکثر دیکھا ہی یہ شکایت[1] صرف خرابی[2] آخرالذکر کے ساتھ ہی ساتھ ہوتی ہے - پس تلوونکو زیادہ پسینہ آنا اس امر کو برسون پیشتر ظاہر کرتا ہے کہ مادّہ فاسد کا بوجہہ دہنی جانب جسم مین بڑہ رہا ہی + امراض جگر و امراض پتّہ کی حالت دیرینہ مین پسینہ اکثر اوقات بند ہوجاتا ہے + مریض کی حالت تب برابر خراب ہوتی جاتی ہی کیونکہ تلوؤنسے خارج ہونیوالا فاسد و بدبودار مادہ جسم مین رہجاتا ہی - اور دیگر امراض[3] اس سے زیادہ خراب طبیعت کے مثل مکڑی - سرطان و غیرہ کے - پیدا کرتا ہی - جنکا کہ آرام ہونا ذرا زیادہ تر مشکل ہی اور وقت بھی زیادہ ہی لیتا ہی + تلوؤنکے زیادہ پسینہ آنیکو بذریعہ ادویات مثل کرومک ایسڈ کے جبریہ بند کرنیسے مریض کی تندرستی کو بہت ہی نقصان پہونچتا ہی + ادویات کے ذریعہ علاج کے نقصان رسان نتایج اکثر اوقات بہت عرصہ تک بلکہ برسون تک بھی - جبتک کہ کوئی اور بھی زیادہ خراب بیماری ظاہر نہو جاوے - معلوم نہین ہوتے ہین - خراب پسینہ کا ادویات کے ذریعہ غیر قدرتی طریقہ سے روک دینا بالکل ایسا ہی ہی جیسا کہ کسی بڑے شہر کے صدر گندہ نالہ کو جسمین تمام چھوٹی نالیان آ کر گرتی ہین - اسوجہ سے بند کر دینا کہ اُسکے نکاس پر ناگوار بو آتی ہی + بیشک صدر گندہ نالہ کے منہ پر بدبو بند ہو جاویگی - مگر شہر کے اندر ایک اس سے بھی بہت زیادہ خراب حالت پیدا ہو جاویگی اور شہر ہر جگہ وبا پیدا کرنے والی بدبو سے بھر جاویگا +

یہ بہت ہی افسوسناک بات ہی کہ ہماری فوج[4] کے انتظام کرنیوالے - علم ڈاکٹری کی ہدایتون پر چلکر جو کہ ان امراض کی خاصیت سے بالکل ہی ناواقف ہی - سپاہیونکے تلوے پسیجنے کے مرض کو آرام کرنیکے لیے اونسے (سپاہیون سے) کرومک و سیلی سیلک ایسڈ وغیرہ کے استعمال کی سفارش کرتے ہین + مین ضرور سب شخصون کو اس نقصان رسان علاج سے متنبہ کرتا ہون + میرے نئے طریق علاج مین یہ مضطرب کرنے والا پسینہ جلد از خود غائب ہوجاتا ہی - بوجہ اسکے کہ سبب[5] بھی[6] دور ہوجاتا ہے +

[1] تلوؤنکا پسیجنا + [2] خرابی جگر سے مراد ہی + [3] مکڑی - سرطان وغیرہ جو اسطور سے پیدا ہوئی ہون + [4] ملک جرمن کی فوج سے مطلب ہے +
[5] یعنی پیر پسیجنے کا علاج بذریعہ کرومک و سیلی سیلک ایسڈ وغیرہ کے + [6] یعنے پسینہ خراب آنے کا سبب +

امراض مثانہ وگردہ - ذیابیطس وغیرہ

مکڑی اور جلد کی بیماریان - ان بیماریونکی بھی جو اکثر دیکھنے مین آتی ہین + ایک ہی مشترکہ جڑ ہی - اس سے کچھ مطلب نہین کہ کس شکل مین مرض پھوٹ نکلے + مینے بہت سے اشخاص کا جوان امراض مین مبتلا تھے علاج کیا ہی - نتیجہ بہت ہی عمدہ رہا ہی - اور قریب قریب ہمیشہ اس بات کی تائید مجھے ملی ہی کہ تلوے اور جلد کے پسینے کو دبا کر بند کردینے کی بڑھی ہوئی حالت یہ امراض ہین + یہ امراض حالت مزمن کو ظاہر کرتے ہین جو کہ دوسری بیماری کے دبنے سے ہوئی ہے اور پس علاج جسکی اونکو ضرورت ہوتی ہے زیادہ عرصہ تک اور بہت ہی ٹھیک ٹھیک کرنا چاہیئے +

مکڑی یا تو خشک ہوتی ہی یا اوسمین پانی سا نکلتا رہتا ہے + اول الذکر معمولاً زیادہ وقت سے آرام ہوتی ہی + بچون کو مکڑی اکثر ہو جاتی ہے - یہ ہمیشہ پشتینی مادہ فاسد سے یا بچونکے امراض سے جو دبا دئے گئے ہین - اور اکثر ٹیکہ کی وجہ سے شروع ہوا کرتی ہے + زیادہ صاف سمجھانے کی غرض سے مین یہان دو وقوعے اس قسم کے بہت سے وقوعون مین سے منتخب کرکے پیش کرونگا +

انمین سے جو پہلا مریض تھا وہ دوسری مرتبہ اُسکے ٹیکا لگنے کی تاریخ سے کھال مین پھنسیان نکلنے مین مبتلا ہو گیا تھا اور مرض تمام جسم پر پھیل گیا تھا + شب کے وقت وہ دستانہ پہن لیا کرتا تھا - اور اپنے ہاتھ بند ہوا لیتا تھا تاکہ وہ اپنے تئین کھرونچ نہ ڈالے - اپنے پائجامہ اور بڑے کوٹ کی جیبون مین سے تھوڑے عرصہ مین اوسنے کھرونچ ڈالا + اپنے ساتھیونکے ساتھ وہ کھیل مین شریک نہین ہو سکتا تھا اور اپنی وقت کو بڑ بکر گذارنا چاہتا تھا - جس سے اُسکی حالت افسردگی مین اور ترقی ہوئی + جتنی کہ اوسکی عمر بڑھتی گئی اوسیقدر اوسکی بیماری نے بھی ترقی کی - اوسکی خوش وخورمی بالکل جاتی رہی اور وہ ایک جلد نزدیک آنیوالی موت کا ہی جو اُسکا انتظار کررہی ہو خیال کرسکتا تھا +

اتفاقیہ اوسنے پُرانے قدرتی علاج کا ذکر سُنا - اور اوسکے بعد ہی میرے طریقہ علاج کا ذکر - بذریعہ دیکھنے میری کتاب موسومہ نیو سائنس آف ہیلنگ + میری صلاح پر عمل کرکے اوسنے روزانہ دو غسل لیئے - اور تھوڑی اور غیر محرک غذا کا استعمال کیا اور خوشی کے ساتھ جلد اپنی عام حالت تندرستی مین ایک ترقی دیکھی -

جسکے بعد درجہ بدرجہ پھنسیان اچھی ہونے لگین + کچھ عرصہ مکڑی جوکہ چیچک کے ٹیکہ کا پھل تھا بالکل آرام ہوگئی + دوسرا معاملہ مرض چھاجن کا تھا + ایک نوجوان شخص عمر ۲۴ سال اس خوفناک مرض مین مبتلا تھا - سر اور گردن پر ہی خاصکر اثر ہوا تھا + مرہم اور ادویات مفید ثابت نہوئی تھین پس اوسکا اعتقاد علاج ادویات سے اوٹھ گیا تھا - وہ میرے پاس آیا اور میرے خاص مشورہ سے اوسنے علاج شروع کیا + اس مریض کو بھی مین یقین دلاسکا کہ اُمید کامیابی ہے - کیونکہ تشخیص سے اجتماع مادّہ فاسد سامنے کی جانب معلوم ہوا + چند روز مین اوسکا خراب ہاضمہ بہتر ہوگیا - اور اوسیکے ساتھ چھاجن بھی صریحًا اچھا ہونے لگا تیسرے دن پانی نکلنا بند ہوگیا اور سولہ دن مین اس خرابی کا نشان بھی باقی نرہا + مریض کی گردن بھی جوکہ بہت موٹی تھی اس زمانہ مین قریب ½ اڈیڑھ انچھ کے گھٹ گئی + وہ فاسد مادہ جوکہ باعث اس موٹی گردن اور چھاجن کا تھا گردون[ل] اور انتڑیون کی راہ بہت بہت مقدار مین خارج ہوگیا + زیادہ رپورٹین شفا ہونے کی جسمین کہ ایک رپورٹ سائی کوسس (تھوڑی کے قریب پھنسیان) کی بھی شامل ہے حصہ چہارم مین ملینگی -

---

[ل] یعنی پیشاب اور پائخانہ کی شکل مین - کیونکہ گردون کی راہ پیشاب اور انتڑیون کی راہ پائخانہ کی حالت مین مادّہ فاسد خارج ہوتا ہے -

دل کی بیماری اور استسقا یعنی جلندہر

دل کی بیماریون کی ایک بہت بڑی فہرست ہے جس مین کہ انسان مبتلا رہتا ہے اور جنکا کہ پیشہ طبابت والے - بلحاظ ہر ایک مرض کے مختلف علامات کے - مختلف طریقون مین علاج کرتے ہین + یہ امراض تقسیم کیئے جاتے ہین دل لہ کے امراض آرگینک مین اور کارڈیک والور یعنی دل کی کیواڑیون کے امراض آرگینک مین اور دل کے علامات مین جن علامات کی پیدایش عارضی باعثون سے ہوا کرتی ہے + لیکن اگر ہم بلاتعصب کے امراض دل کے اسباب کی تحقیقات کرین اور اونکی وجوہات کو قدرت کی کارروائی مین تلاش کرین تو بھی ہم اِسی نتیجہ پر آوین گے کہ دل کی تمام بیماریون کی جڑ اوس مین (دل مین) مادۂ فاسد کا موجود ہونا ہے + پس ان شکایات کا مختلف قسمون مین تقسیم کرنا بالکل بیفائدہ ہے + کسی خاص حالت کے واقعی خطرناک ہونے کا انحصار دل کے مزاج پر اور مضر اثرونکے روکنے کی کم و بیش قابلیت پر ہے - مثلاً اگر اجتماع مادہ فاسد بائین جانب ہے تو مرض کے بڑھ جانے کا گمان غالب ہے بہ نسبت اوسوقت کے جبکہ اجتماع مادۂ فاسد دائین جانب ہو + دل جو کہ بوجہ موروثی مرض کے کمزور پیدا ہوا ہو قدرتاً مادۂ فاسد کو برداشت نہین کرسکتا +

اوس حالت مین کہ جس مین دل مین مادۂ فاسد موجود ہوتا ہے ہمکو عموماً علامات مادۂ فاسد کے جسم مین ہونے کی بھی ملتی ہین + صرف آس پاس حصّون مین ہی مادۂ فاسد کی موجودگی کا اکثر بہ شکل چربی بڑھنا ظاہر نہین ہوتا بلکہ دل کے پٹھے بھی بسا اوقات مادۂ فاسد سے ایسے بھر جاتے ہین اور پھول جاتے ہین کہ وہ اپنے معمولی کامونکے کرنیکے لیے بالکل قابل نہین رہتے +

لہ آرگینک وہ امراض کہلاتے ہین کہ کسی عضو رئیسہ مین بذات ہی ہو جاوین یعنی اونسے اوسکی ساخت مین فتور ہو جاوے +

ہر حالت مین یہ ضروری نہین ہی کہ دل کے پٹھے بڑھ جائین۔ دلکے پٹھونمین مادہ فاسد کی موجودگی اکثر اونکے زیادہ سخت زیادہ گھنے یا زیادہ تنے ہونمین ظاہر ہوتی ہی + اس حالت مین پٹھونکے کام کرنیکی قابلیت کم ہوجاتی ہی + ہر شخص اس بات کو جانتا ہی کہ جب کبھی کہ جلد مین کوئی سوجن ہوتی ہی تو یہ تناؤ تمام جسم کے کام مین مخل ہوتا ہی + دل کے حالت مین بھی اُسکے پٹھون مین مادّہ فاسد کی موجودگی کا اظہار دل کی بیقاعدہ حرکت سے معلوم ہوتا ہے + جب کبھی دل سے کوئی زیادہ کام لیا جاتا ہے مثلاً جب کبھی کہ ہمکو کوئی صدمہ پہونچے یا کوئی خلاف امید جوش دلانے والی بات واقع ہو۔ یا سخت جسمانی محنت کے ذریعہ سے یعنی جس حالت مین کہ غیر معمولی مقدار خون کی دلکی طرف کو رجوع ہو۔ تو ہمکو صاف معلوم ہوجاتا ہے کہ یہ آلہ اپنا کام پورے طور سے کرنیکے قابل نہین ہی + اختلاج قلب۔ فکر خون کی گردش کا رک جانا۔ فالج۔ سانس لینے مین تکلیف وغیرہ وغیرہ امراض ہوجا سکتے ہین + معمولاً اُسمین زیادہ تکلیف نہین ہوتی لیکن سُستی اور طبیعت پر ایک قسم کا بوجھ معلوم ہوتا ہے خواہ متواتر یا صرف چندے گویا کہ کوئی شئے غیر۔ دل پر دباؤ ڈال رہی ہے +

دل کے سوراخون کے کام مین خرابیان اوسی ہی طور سے ہوجاتی ہین + جب کسی حد تک انمین مادہ فاسد موجود رہتا ہے۔ تو اپنے تئین بند کرنے کا کام یہ آیندہ ٹھیک طور سے نہین کر سکتے۔ اونکی سطح بوجہ جمع ہوجانے مادّہ فاسد کے ایسی ناہموار ہوجاتی ہے کہ اب خون کے خانون کے منہ پر ٹھیک نہین بیٹھتی + دل کے سوراخون مین نقص اسوجہ سے بھی ہو سکتا ہی کہ خانہائے خون کے مُنہ کی سطح بیڈول ہوگئی + ہر دو حالت مین وجہ ایک ہی ہے +

دل[1] کی اعصابی خرابیان واقعی بہت ہی ذہانت کی "ایجاد ہین" + جیسا کہ مین اعصاب کے امراض کے باب مین تذکرہ کر چکا ہون۔ کوئی ایک عضو بغیر اوسکے متعلق اعصاب مین بھی خرابی ہوئے بیمار نہین ہو سکتا + نیچر اور آئین نیچر کے متعلق بالکل ہی غلط فہمی ظاہر ہوتی ہے اس خیال کرنے سے کہ اعصاب پورے تندرست ہو سکتے ہین اور صرف یہ یا وہ عضو بیمار رہو۔ یا کہ کل جسم سوائے اعصاب کے پورا تندرست ہو سکتا ہی + میری نزدیک یہ خیال ایک گذری ہوئی بات ہوگی +

[1] یہ طنزاً کہا گیا ہے +

دل کی بیماری اور استسقا

آجکے دن ہم یقین کے ساتھ جانتے ہین کہ دلکی مختلف بیماریان واونکے صدہا مختلف نام اونکی مختلف شکلین اور اونکی مختلف ظاہری علامات ان سبکا ایک ہی مشترک سبب ہی یعنی جسم مین مادہ فاسدکی موجودگی + لیکن اگر دل کے مرض کا سبب دور نہین ہوا یا اگر اور زیادہ مادہ فاسد یا زہریلا مادہ بطریق اودیات جسم مین داخل کیا گیا ہے - تو ایک بدتر حالت پیدا ہو جاویگی - یعنی استسقا نمودار ہو جاوے گا + استسقا ہمیشہ دیگر امراض کی جو اس سے قبل ہو چکے اور آرام نہین ہوئے ہین آخری حالت ہی + پانی جو جسم مین استسقا کی حالت مین ملتا ہے بالکل غیر مادہ ہے + اس سے یہ صاف ظاہر ہے کہ جسم اب ایسی حالت مین نہین ہے کہ کیا تو تندرست خون پیدا کرے یا کہ جو خون اوسمین موجود ہے اُسکو کافی طور سے صاف کرے + نتیجہ کیا ہوتا ہے؟ وہ عروق جو خون بناتے ہین مادہ فاسد کی وجہہ سے جوش مین آتے ہین اور اپنی شکل وہئیت کو بدل دیتے ہین + کسی اور مرض مین ہم اسقدر صاف طور سے مادہ پیدا ہونے اور اُسکے جسم مین سڑنے اور اسوجہہ سے اوسکی شکل مین تبدیلیونکے ہونیکی کارروائی کا پتہ نہین لگا سکتے ہین + کچھ عرصہ گذرا کہ ایک مریض استسقا نے جسکا جسم پانی سے اسقدر بھرا ہوا تھا کہ مثل ربر کے نل کے پھولا ہوا معلوم ہوتا تھا مجھ سے مشورہ لیا + اندرونی دباو پانی کا اسقدر زیادہ تھا کہ پیرونکی کھال مین سے پانی برابر ٹپکتا تھا - پس ہر جگہہ جہانکہ وہ مریض بیٹھتا تھا وہان تری کے نشانات رہجاتے تھے + سب سے زیادہ لحاظ کے لایق اس مرض مین یہ بات تھی کہ وہ مکھّن فروش تھا اور روزمرّہ اوسکو بہت سے مکھن کا مقابلہ[1] کرنا پڑتا تھا + پانی جو کہ پیرون سے نکلتا تھا ایسی زیادہ مکھن کی بو اوسمین آتی تھی کہ اوسکی اصلیت مین کچھ شبہہ ہو ہی نہین سکتا تھا + کچھ عرصہ مین اوسکا معدہ اُسقدر مکھن کے کافی طور سے ہضم کرنے کے لایق نرہا تھا جسقدر کہ اوسکو روزمرّہ مکھّنون کا مقابلہ کرنے مین بلا روٹی وغیرہ کے کھانا پڑتا تھا + مکھن دم بدم کم ہضم شدہ رہتا گیا اور آخرکار جسم مین مادہ فاسد بنگیا + وہ شخص بائین[2] کروٹ سے سونیکا عادی تھا - اور اسجگہہ

[1] یعنے چاکھہ کر مقابلہ کرنا پڑتا تھا + [2] یعنے بائین جانب +

مین جمع ہوگیا۔ دل کے اندر اور اوسکے قریب اور کم و بیش تمام جسم پر بقدار چربی کی جمع ہوتی گئی + اسکا اول نتیجہ مرض دل ہوا۔ جو برسون تک قائم رہا + آخر کار مادۂ فاسد ایک دوسری حالت خرابی مین تبدیل ہوا اور اپنے تئین پانی کی شکل مین ظاہر کیا +

دل کا مرض تمام حالتون مین گذر چکا تھا + اول یہ اختلاج قلب یا ہول دلی کہلایا۔ پھر دل کے اعصاب کی بیماری۔ پھر فیٹی ڈیجنریشن[۵۲] جسکے ساتھ کہ فوراً ہی دل کی کیواڑیون مین نقص پیدا ہوگیا + پھر پیری[۵۳] کارڈیل ڈرالپسی۔ یعنی پردۂ دل مین استسقا شروع ہوکر تمام جسم مین استسقا ہوگیا + مریض نے تمام مختلف طریقہ ہاے علاج کا تجربہ کرلیا تھا اور آخر کار جبکہ بدقسمتی سے بہت ہی ناوقت ہوچکا تھا۔ وہ میرے پاس بتلاش صحت آیا + وہ اسوقت ایسی حالت مین نہ تھا کہ میری ہدایات پر پوری کامیابی کے ساتھ چل سکے + تمام قسم کی ادویات و زہرون سے اوسکا علاج ہوچکا تھا۔ اور اُسکے مرض کی ہر حالت کا ایک نیا نام رکھا گیا تھا اور ساتھ ہی اوسکے کوئی نئی دوا بھی اُسکو دیگئی تھی +

جسم مین پانی جمع ہوجانے کا سبب ایک قسم کی سڑی ہوئی حالت کا پیٹ مین واقع ہوجانا ہے جوکہ بہت زیادہ حالتون مین معلوم بھی نہین پڑتی کیونکہ یہ بہت آہستہ آہستہ ہوتی ہے + صرف جبکہ پانی سانس لینے مین دقت پیدا کرتا ہی اور دلمین بیچینی کرتا ہے۔ تب یہ خرابی نظر آتی ہے + جبکہ جسم مرض کا مقابلہ کرنے لگتا ہے اور مریض اپنی اصلی طاقت کو کافی طور سے حاصل کرنیکے قابل ہوتا ہی تو مرض مزمن ایک حادثری ہوئی حالت مین ظاہر ہوتا ہے + اگر بیمار کی بیماری بہت ہی بڑھ گئی ہی تو یہ گرم سڑی ہوئی حالت اوسکو اسقدر کمزور کردیتی ہی کہ کامل شفا کا ہونا اب ممکن نہین رہتا۔ وہ اندر سے ضائع ہوتا جاتا ہی + برخلاف اسکے اگر کافی اصلی طاقت زندگی اب بھی موجود ہی جسکے باعث کہ جسم سبقت لیجاسکتا ہی تو وہ[۵۴] اس قابل ہوگی کہ اس سوزش و ورم کو جسم سے نکال دیوے + مین اسکو دو مریضون کے حالات بیان کرکے جنکا علاج میرے شفاخانہ مین ہوا ہے سمجھاؤنگا +

ایکمرتبہ ایک شریف آدمی غیر ملک کا رہنے والا جوکہ برسون سے استسقا مین بیمار تھا اور جسکو ایلوپیتھک علاج سے کچھ نفع نہوا تھا

---

۵۱ سڑنے کی حالت سے مراد ہے + ۵۲ یہ عضلاتی ریشہ ہاے قلب کا جزوی یا کلی چربی مین تبدیل ہوجانا ہی + ۵۳ اُس جھلی سے مراد ہی جسمین دل رہتا ہے اور جو دل کے گرد رہتی ہے۔ ۵۴ اصلی طاقت زندگی +

دل کی بیماری اور استسقا

میرے پاس آیا۔ اوسکے پیر معمول سے دوگنے۔ پانی سے پھولے ہوئے تھے اور جسم بھی + باوجود اسکے مریض کو صرف سانس لینے مین دقت اور پیرون مین بھاری پن کی شکایت تھی۔ وہ اسوقت بھی خوب اچھی طرح سے چل سکتا تھا + مینے اوسکو سمجھادیا کہ اوسکی حالت اسقدر زیادہ بڑھ گئی ہی کہ شفا نہوگی۔ پس میرے خیال مین یہ بہتر ہوگا کہ وہ میرا علاج شروع ہی نکرے + لیکن مریض نے اصرار کیا اور باوجود میرے اوسے روکنے کے کوشش کرنے کے اوسنے بہتری کی امید رکھکر علاج شروع کیا +

شروع کے ہفتون مین امید سے بہت زیادہ سب باتین اچھی رہین۔ وافر پسینے اور زیادہ مقدار پاخانے نے جلد ہی مقدار پانی کو کم کردیا پس مریض اوسپر خوش معلوم ہونے لگا + اسوقت تک اوسکے جسم نے صرف مرض کے مادہ کو ہی خارج کیا تھا یعنی پانی کو۔ اب اوسنے پانی کے جمع ہونے کے سبب کو دور کرنا شروع کیا + یہ اندرونی سٹرن[ف] تھی جو کہ معلوم بھی نہین ہوئی تھی + جسم ایک ہی طریقہ سے شفا حاصل کرسکتا ہے۔ یعنی فرمن سٹرن کو حالت گرم وحاد مین تبدیل کردینے سے + اگر جسم مین اب بھی ضروری اصلی قوت زندگی موجود ہے تو وہ مادہ فاسد کو جسکی وجہ سے کہ یہ خراب حالت ہوئی تھی نکال دیوے گا۔ اور شفا کامل طور سے ہوجاوے گی +

اسکے برعکس حالت مین جسم اندرونی گرمی کی وجہ سے ضائع ہوتا جاویگا + میرے مریض کے ساتھ اوسکی حالت نے آخر الذکر طریقہ اختیار کیا جیساکہ مین پیشتر سے معلوم کرچکا تھا + تیسرے ہفتہ مین پرانی سٹرن کی تبدیلی دہنے پیر مین شروع ہوئی + یہ دم بدم زیادہ سوجنے لگا یہان تک کہ اونگلیون سے پنڈلی کے درمیان تک ایک کھلا ہوا زخم ہوگیا۔ جو کہ دوسرے ہی دن بالکل سیاہ ہوگیا تھا + وہ سٹرن جو کہ پیشتر اندر پوشیدہ تھی اب قدرتاً مریض کو زیادہ تکلیف دیتی ہوئی۔ باہر نکالی گئی + چوتھے ہفتہ مین وہ سیاہ مادہ مثل ایک موٹی کھال کے زخم سے علیحدہ ہوگیا اور زخم پھر اچھا ہونے لگا + اور اب اوس مریض کی اندرونی حرارت (جو کہ اسوقت بھی بھاری جسم کا تھا) روزانہ بڑھنے لگی۔ یہ علامت یقینی اس امر کی ہے کہ اندرونی سٹرن مین تبدیلی اسوقت بھی ہورہی تھی

ف اشارہ ہے پانی کے جمع ہونے کے سبب سے +

اول اثر شدت کی پیاس کا ہونا تھا + باوجود اس علاج کے مواد نکالنے کے فعل کے یہ علاج
سڑن پر قابو حاصل کرنے مین اور بے حد گرمی کے کم کرنے مین کامیاب نہوا - جیساکہ مریض کی کمزوری
بڑہنے سے صاف عیان تھا + غسل کرنے کی بھی جلد ہی طاقت نرہی اور اونتیسوین دن مریض
بیہوش ہوگیا اور تیسوین دن قضا کرگیا + یہ مریض محض بوجہ بے حد اندرونی گرمی کے فوت ہوا
جیساکہ مین نے اوسکو اول سے ہی بتلا دیا تھا کہ ظہور مین آویگا +

اب مین ایک واقعہ کا ذکر کرتا ہون جسمین کہ انجام بالکل قابل اطمینان ہوا ہے + مریض اِس کا
عرصہ دراز تک ستسقی رہا تھا - اوسکی حالت نازک تھی - مگر خوش قسمتی سے بوجہ اسکے کہ
اوسکا علاج ہومیو پیتھک طریق سے ہوا تھا اوس نے دوا بہت کم کھائی تھی + میرے
علاج مین تین ہفتہ کے اندر ہی پانی دور ہوگیا - جس کے بعد چوتھے ہفتہ مین بے حد
اندرونی گرمی معلوم ہونے لگی - جسکے ساتھ کہ عجیب علامات موجود تھین + مثلاً چوتھے ہفتہ
مین دوسرے دن بار بار دست بہت ہی زیادہ بدبودار - بالکل سیاہ رنگ پائخانہ کے
وہیضہ و پیچش کے سے آئے + یہ تین دن تک جاری رہے + اوسکے کُٹمب مین
کوئی بھی اسبات کو سمجھا نہ سکا کیونکہ مریض بہت تھوڑی ہی غذا کھاتا تھا + اوسکی بی بی
اسکی نسبت بہت ہی زیادہ اندیشہ کرکے میرے پاس آئی تو مین نے اوسکو سمجھا دیا کہ اوسکا
شوہر اب بچگیا - محض ایسے نازک وقت کے آنے سے + اسکے ذریعہ سے جسم صرف اندرونی
سڑن کے ہی خارج کردینے کے قابل نہین ہوا تھا بلکہ اوسکے سبب کو بھی[1] - یعنے
اوس مادہ فاسد کو جو برسون تک جسم مین جمع ہوتا گیا تھا + مریض بوجہہ اِس
مادۂ فاسد کے دفعتاً نکل جانے سے بہت ہی خالی ہوگیا تھا اور بے حد دُبلا
ہوگیا تھا لیکن روز بروز ترقی کرتا ہوا جلد ہی صحت پانے لگا + آجکے دن وہ ایسا
تندرست ہے جیساکہ وہ بیس برس پیشتر تھا - اور پانی کا ایک نشان بھی
ظاہر نہین ہوا + اس حالت مین - خوش نصیبی سے - جسم اس قابل تھا کہ
حالت سڑن کے حالت مزمن سے حالت حاد مین تبدیل ہونیکو برداشت کرسکے +

[1] یعنے اُسکے سبب کو بھی دور کردینے کے قابل ہوا تھا +

دل کی بیماری اور استسقا

استسقا واقعی قابل علاج ہے - صرف اوس حالت مین جبکہ مریض کو میرے طریق علاج کی پوری پابندی کرنے کے ساتھ ہی اون حصّون مین جنمین کہ استسقا کا اثر ہی بلا مدد اور آزادی کے ساتھ پسینہ آوے یا لایا جا سکے + تب یہ ممکن ہے کہ پانی اور دیگر قسم کا مادۂ فاسد نکال دیا جا سکے اور ہاضمہ پھر زیادہ اچھا بنا دیا جاوے + جبکہ جسم کی قوت زندگی اسقدر کم ہوگئی ہے کہ وہ مادۂ فاسد کو خارج نہین کر سکتا ہے تو استسقا لاعلاج ہے + ایسی حالت مین - اور سب باتون سے زیادہ - ہاضمہ کا ہمیشہ کے لیئے درست کرنا غیر ممکن ہے +

اس موقع پر مین پھر ایکمرتبہ اپنے نئے طریقۂ تشخیص - یعنی سائنیس آف فیشیل اکسپریشن کی طرف توجہ دلاونگا جو کہ ہمکو ایک سچا طریقہ استسقا کی آمد کو اوسکے برسون قبل جان لینے کا بتلاتا ہے + اس نئے علم سے مصلح ہوکر ہم اوسوقت تک انتظار[۱] کرنے کے لیئے مجبور نہین ہوتے جب تک کہ امراض اس درجہ نہ بڑھ جاوین کہ وہ لاعلاج ہو جاوین ہم جڑ سے ایسے وقت مین علاج شروع کر سکتے ہین جبکہ مرض کی حالت ایسی ہے کہ اوسکو کلی طور پر اور آسانی سے شفا ہو جاوے +

مذکورۂ بالا کی سچائی کے ثبوت صرف عملی طریقہ سے دکھلا کر دیئے جا سکتے ہین اسلیئے مین ایک دلچسپ واقع سخت مرض دل کا جسکے ساتھ استسقا اور جزام بھی ملا ہوا تھا ذیل مین پیش کرتا ہون +

ایک جنٹلمین شہر ہیٹویا ملک جاوا کا رہنے والا اوس جگہ مین ۲۸ سال تک مال باہر بھیجنے کا پیشہ کرتا رہا اور بقول اُسکے اوس زمانہ مین اوسکی تندرستی قابل اطمینان رہی گو کہ - گاہے گاہے - سوجی ہوئی آنکھین - ٹانگون پر ورم اور عارضہ بخار مین مبتلا رہا + یہ علامات ہمکو اس بات سے آگاہ کرنے کے لیئے کافی ہین کہ اوسکا جسم تندرست نہین تھا بلکہ مادہ فاسد سے بہت بھرا ہوا تھا + یہ مادۂ فاسد

[۱] یعنے مرض کے علاج شروع کرنے مین انتظار نہین دیکھنا پڑتا +

اولاً ایک حصہ جسم مین جمع ہوا - پھر دوسرے حصہ مین - اور بوجہ گرم ملک کی آب وہوا کے اسمین بمقابلہ ہمارے معتدل ملک کی آب وہوا کے جوش زیادہ جلدی آیا + اسطریقہ سے مرض کی ایک حالت حاد پیدا ہوگئی + ان باتون کی سچائی کے لیئے اس بڑے دلچسپ معاملہ کی آئندہ حالت ہمکو بہت ہی عمدہ ثبوت دیتی ہے + نومبر ۱۸۷۹ء مین یہ مریض سر کے پیچھے بائین کان کے قریب کی ایک بڑی سوجن مین مبتلا ہوا + زہریلی ادویات نے اسکو دبا دیا اور پھر جسم کے اندر زبردستی سے گھسا دیا + اسکے کچھ عرصہ بعد یہ دوسری شکل مین ظاہر ہوا یعنے اُسکے ہاتھ کی ایک اونگلی سوج گئی اور بہت کثرت سے اوس سے مواد خارج ہوا یہانتک کہ ہڈی کا ایک ٹکڑہ بھی سڑ کر نکل گیا +

ہاتھ کی اُنگلی مشکل سے آرام ہونے پائی تھی کہ انتڑیون مین سے غیر معمولی مقدار خون کی نکل گئی - یہ یقینی علامت اس امر کی ہے کہ مسّون کا ایک گچھا پھٹ گیا + اسکے تھوڑے ہی عرصہ بعد بائین پیر پر ایک کشادہ زخم نمودار ہوا جو کہ بہت عرصہ تک کشادہ رہا اور بہتا رہا + اسکے علاوہ مریض کے ہاتھ پیر ٹھنڈے رہتے تھے - سرد پسینے آتے تھے اور بار بار بخار کے حملے ہوتے تھے - ان سب باتون سے کسی گہرے مرض کی موجودگی ظاہر ہوتی تھی + فروری ۱۸۸۲ء مین معمول سے اونچے درجہ کا بخار اوسکو آیا اور کئی دن تک اوسی تیزی کے ساتھ چڑھا رہا - یہان تک کہ اُسکے خاندان کے مقررہ طبیب نے - جس نے کہ اسکو مرض جُزام تشخیص کیا تھا - یورپ کے سفر کرنے کی بہت مضبوطی کے ساتھ صلاح دی + پس ۱۳ اپریل ۱۸۸۲ء کو مریض شہر بٹیویا سے رخصت ہوا + یورپ مین پہونچنے پر اوسنے پروفیسر جے ساکن شہر ہیسلی سے مشورہ لیا - اونہون نے خون کی سوزش تشخیص کی اور اوسکو مقام باد گران کینہل قریب ٹوز واقع اوپری لے ویریا مین ڈاکٹر لیچ کے پاس اوسکی سفارش کرکے بھیجدیا + اس ڈاکٹر کے علاج کے دوران مین ایک سُرخ دھبّا مریض کے ہاتھ پر نمودار ہوا جو کہ باوجود اوسپر کروسیبو سیلمیٹ[1] کے رگڑنے کے پھر بھی قایم رہا + اس سلسلہ علاج کے ختم کرنے پر مریض کو کسیقدر تازگی زیادہ معلوم ہوئی - لیکن موسم خزان مین اوسکے جسم پر اور بھی زیادہ سُرخ دھبے نمودار ہوئے + پُرانے بخار کی حالت اسطریقہ سے بڑھ گئی + اپریل ۱۸۸۳ء مین وہ ملک جاوا کو واپس ہوا جہانکہ گرم آب وہوا مین سُرخ

[1] یہ ایک انگریزی دوا کا نام ہے جو کہ بعض جلدی بیماریون مین جلد کے اوپر رگڑی جایا کرتی ہے +

دل کی بیماری اور استسقا

دھبے کثرت پسینہ کے ساتھ غائب ہوگئے + ماہ مئی مین بٹیویا مین پہونچکر دل کی خرابی معہ ایسے سخت بخار کے محسوس ہوئی کہ وہ پھر ڈاکٹری مشورہ کا متلاشی ہوا اور آخرش مئی ۱۸۸۵ء مین ایک مرتبہ پھر ایک معقول زمانہ کے لیئے بغرض علاج یورپ جانے پر مجبور ہوا +

مذکورہ بالا سے یہ بالکل عیان ہے کہ مقام بادکران کینہل مین علاج ہونے سے مرض کا سبب کسیطرح جسم سے دور نہین ہوا تھا + مرض کا از سر نو ملک جاوا مین مریض کی واپسی پر پھوٹ نکلنا اس بات کا کافی ثبوت تھا + یورپ کے سرد آب وہوا مین قیام کرنے سے مرض زیادہ پوشیدہ اور مزمن حالت مین منتقل ہوگیا تھا + پس مریض کو مرض کی موجودگی کی کمتر خبر تھی - کیونکہ مرض کا حالتِ حاد مین پھوٹ نکلنا اب کم ہوگیا تھا + گرم ملک کو پھر واپس جانے نے مرض کو دفعتاً حالتِ حاد مین تبدیل کردیا + اوسکے طبیب نے تاہم اس ظاہری بہتری تندرستی کو جو کہ تبدیلیِ آب وہوا سے پیدا ہوئی تھی حالات موجودہ مین کافی آرام ہوجانا سمجھ لیا +

ملک یورپ واپس جانے پر مریض قصبہ فرائی برگ واقع شہر بیڈن مین زیر مشورہ اپنے گھر کے طبیب و ڈاکٹر این شاہی طبیب کے اپنے تئین شفا دینے کی پوری تجاویز کرتا ہوا قیام پذیر ہوا + موسم خزان مین سرخ دھبے تمام جسم پر - اور ۱۸۸۲ء کے مقابلہ مین بہت ہی زیادہ خراب حالت مین پھر نمودار ہوئے + یہ ایک سچی علامت اس امر کی تھی کہ جسم مین مادہ فاسد کی موجودگی اور بھی زیادہ ہوگئی ہے + ڈاکٹرون نے سرخ دھبون اور دیگر علامات کی ماہیت کو ذرا بھی نہ سمجھکر اپنے مریض کو مطلع کیا کہ مرض کا اچھا کرنا نیچر پر چھوڑ دینا چاہیئے + اونکی سفارش سے اوسکا مقام سول باد رینفلڈن کو جانا سب سے زیادہ مضر ہوا + مرض رفتہ رفتہ زیادہ مزمن ہوتا گیا اور قدرتاً اوسکی جسمانی خرابی کے ساتھ ہی ساتھ اوسیکے موافق اوسکی زندہ دلی مین کمی واقع ہوئی + یہ اوسکی حالت اوس درجہ مصیبتِ دیرینہ کو پہونچ گئی تھی جسمین کہ ہر شخص جو کہ ہر جگہہ بے فائدہ تندرستی کی تلاش مین رہتا ہے مبتلا ہوا کرتا ہے + یہی وہ افسردہ دلی ہے جو کہ مالیخولیا و مایوسی - پس و پیش - بزدلی و زندگی سے سیری کا منبہ ہے + تب یہ کوئی تعجب کی بات

نہین ہیکہ وہ مریض جبکا کہ آخر ۱۸۸۸ء مین مشہور ڈاکٹرون نے ناکامیابی کے ساتھ علاج کیا تھا بہت ہی زیادہ مایوس ہو جاوے + امید بھری حالتِ جوانی سے گذر کر وہ - تھکا ہوا - ناخوش - شکستہ دل - پیش از وقت حالتِ پیری مین پہونچ گیا +

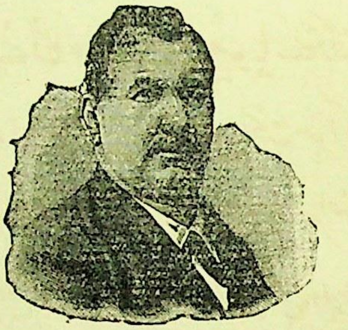
ضروری کام نے اب جنوری ۱۹ / ۱۸۸۹ء کو اوسکو جاوا کا سفر واپسی اختیار کرنے پر مجبور کیا + اوسکا مرض اسوقت تک ایسا مزمن ہوگیا تھا کہ اوسکی جلد جسکو کہ مشرقی آفتاب کے نیچے بھی مشکل سے ہی ۳ سال کے درمیان پسینہ آیا ہو - اپنا فعل محض ناکافی طور سے کرتی تھی + بیٹویا مین پہونچکر بیماری نے تیزی کا پلٹا لیا + بمیشتر کی دل کی خرابی پھر زیادہ سختی کے ساتھ ظاہر ہوئی + اسکے ساتھ جو بخار تھا اوسنے مریض کی طاقت صریحاً کم کر دی - اور پانی بھی پیرون مین دکھلائی دینے لگا + مزید بران بیٹویا کے ڈاکٹرون نے اوسکے مرض کو جُذام بتلایا اور اوسمین اسوجہ سے اونکا یقین اور بھی پختہ ہوا کیونکہ مریض کے آخری یورپ مین قیام کی حالت مین بہت مشہور یوروپین ماہرینِ امراض از قسم جزام نے اوسکے خون مین جزام کے کیڑونکی ایک بڑی تعداد مین موجودگی دریافت کرلی تھی + بوجہ اوس بڑے خوف کے جو کہ وہان جزامیون سے اس مرض کے لگنے کا عوام کو تھا - بیٹویا کے ڈاکٹرون نے اپنے مریض کو فوراً وہان سے چلا جانے کی صلاح دی - الا اوس حالت مین کہ وہ چاہے کہ اوسکے پاس آمد و رفت تمام آدمیون کی بند ہو جاوے + پس ۱۹ / دسمبر ۱۸۸۹ء کو مریض نے ایک مرتبہ پھر یورپ کے لئے جہاز طیار کیا - اوسکے ہمراہیون نے یہ بہت مشکل سے ممکن سمجھا کہ وہ شہر جنیوا مین زندہ پہونچ سکے گا + مگر سمندر کی ٹھنڈی ہوا نے اوسکی طاقتِ زندگی کو جگا دیا اور وہ بخیریت یوروپ پہونچ گیا - جہانکہ اوسکی حالت پھر حالتِ حاد سے زیادہ مزمن حالت مین تبدیل ہوگئی + قصبہ فرائی برگ مین اوسکے معالج ڈاکٹرون نے اوسکو بالکل نا امیدی کی حالت سمجھ کر جواب دیدیا +

ایسی دردناک حالت مین ہونے کے وقت اوس مریض کی توجہ منجانب ایک اوسکے پُرانے دوست باشندہ لیپزگ جس نے کہ اوسکو برسون تک جاوا مین جانا تھا - میرے طریق علاج کے طرف دلائی گئی + ۲۰ / مارچ ۱۸۹۰ء کو مریض لیپزگ پہونچا

دل کی بیماری اور استسقا

اور چار دن بعد۔ گوکہ قریب قریب نا امیدی کے ساتھ۔ اوسنے میرا علاج شروع کیا +

یہ وقوعہ ایک سب سے زیادہ عجیب ثبوت میرے طریق علاج کے صحیح ہونے کا ہے۔ اور میرے سائینس آف فیشیل اکسپریشن کی سچائی کی یقینی تائید ہے + خوش قسمتی سے ابتدائے علاج مین مینے اس مریض کی فوٹو لوالی تھی۔ اور بعد کو بھی + تصاویر نمبر ۱ و ۲۔ اصلی تصویرون سے پھر طیار کیگئی ہین + اوسکا جسم مادّہ فاسد کی وجہ سے بالکل تبدیل ہوگیا تھا +



تصویر نمبر ۱



تصویر نمبر ۲

گردن بہت تھوڑی رہ گئی تھی جسپر کہ ایک گھینگا نمودار ہوچکا تھا۔ دیکھنے مین یہ جسم[۵۱] مین ڈوبی ہوئی معلوم ہوتی تھی اور دونون کے بیچ مین کوئی مناسب حد فاصل نہ تھی + پیشانی پر ایک بڑا گومڑا قریب ایک انچھ اونچا موجود تھا + آنکھونکے چارونطرف کی جگہ سوج رہی تھی اور تمام سر بھی[۵۲] جو کہ مادّہ فاسد کا بہت زیادہ جمع ہونا ظاہر کرتا تھا + دہنے پیر کی پنڈلی سڑ گئی تھی۔ اور پیر اور ٹخنہ مین دونون جگہ پانی تھا۔ اور سڑے ہوئے مقام سے اوپر بھی پانی تھا۔ جسکی وجہ سے مریض اپنی ٹانگ کو مشکل سے کام مین لاسکتا تھا + دھڑ مین اجتماع مواد فاسد کا اوسی مناسبت سے تھا جتنا کہ سر اور گردن مین + ہاضمہ بالکل خراب تھا۔ نہ گردے[۵۳] اور نہ انتڑیان[۵۴] اپنا کام مناسب طور سے کرتی تھین + دل کی خرابی دن و رات چین نہ لینے دیتی تھی۔ اور اوسنے

۵۱ یعنی گردن۔ ۵۲ یعنی سر بھی سوج رہا تھا یا بڑھا ہوا معلوم ہوتا تھا ۵۳ و ۵۴ یعنی بول و براز ٹھیک طور سے نہین ہوتا تھا +

ایک حالت بیقراری اور گھٹن کی پیدا کردی تھی + مریض کے ہاتھ اور پاؤن مثال برف سرد تھے اور سیاہ نیلگون رنگ کے ہوگئے تھے +

میرا علاج شروع کرنیکے بعد جلد ہی خاطر خواہ[1] ثمرے ملے + ہاضمہ نے جلد ترقی کری - آنتین جوکہ پیشتر بچکاری سے ہی کام کرتی تھین - اور گردے - تیسرے ہی دن سے اپنا کام برابر کرنے لگے + پیشاب جوکہ پہلے ہلکا اور صاف تھا اب گدلا اور میلے رنگ کا ہوگیا - ظاہرا ایک مقدار مادۂ فاسد کی اوسمین تھی + دوسرے ہی دن مریض کو آرام اور تازگی معلوم ہونے لگی - اگرچہ کچھ تکان سا بھی معلوم ہوا تھا - جوکہ اُس قوت کی وجہ سے جو مادۂ فاسد کے جسم سے نکالنے مین صرف مین آتی ہے پیدا ہوا تھا + بہت زیادہ پسینہ کے نکلنے نے بھی آرام ہونے مین زیادہ امداد پہونچائی + جسم کی بیرونی شکل مین بہت جلد ایک قسم کی محسوس ہونے والی تبدیلی زیادہ تر اسوجہ سے واقع ہوئی کہ اوس شخص کی حالت مین مادہ فاسد کا اخراج جسم سے بہت تیزی سے ہوتا گیا +

پنڈلی کے گرد وہ سڑی ہوئی جگہ کسطرح سے رفع ہوئی اس بات کو بغور دیکھنا دلچسپی کا باعث تھا + اول یہ جگہہ سیاہ مائل بہ سپیدی تھی - پھر سرخ مائل بہ آسمانی ہوئی اور پورے سوا چار انچھ چوڑی تھی + یہ بشکل پانی گھل گئی - اور ٹانگ بھی اوسکے ساتھ بہت موٹی ہوگئی + آخرش دہنی ٹانگ بے حد موٹی ہوگئی + مادہ فاسد کے جوش مین آنیکی و تبدیل ہونے کی قابلیت کے ظاہر کرنے کے لیے یہ کارروائی قابل لحاظ تھی +

یہ ایک حالت سے دوسری حالت مین جانیکا نازک وقت جسکے اندر کہ مریض کا گذر ہو رہا تھا بہت ہی سخت تھا - مگر اوسکی قوت زندگی کی بڑی مقدار نے اوسکی اچھی مدد کری + اگرچہ زیادہ چلنے پھرنے کے قابل نہ تھا - مگر میرے غسلون نے اُن جگہون مین جہاں کہ استسقا کا اثر تھا پسینہ خوب نکالا - جوکہ ایک ثبوت اُسکے جسم مین پلٹا[2] لینے کی قوت کی موجودگی کا تھا + چار ہفتہ مین اوسکے جسم سے تمام پانی خارج ہوگیا + اسکے بعد شفا بے حد تیزی سے ہوتی گئی + ہر روز مریض زیادہ تازہ اور زیادہ جوان اپنے تئین معلوم کرنے لگا - اور بعد چار مہینہ کے علاج کے - جسمین کہ چند صحت دینے والے نازک وقت بھی آئے - اسقدر شکل مین تبدیل ہوگیا (دیکھو شکل ۲) کہ مشکل سے پہچان مین آسکے + دل کا مرض اور استسقا بالکل

[1] مطلب ہو کہ طبیعت اچھی ہونے لگی + [2] یعنے جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ اوسکے جسم مین ایسی قوت موجود ہے کہ مرض کو پلٹ کر صحت کی طرف رجوع ہو سکتی ہے - یعنی اتنی قوت ابھی باقی تھی کہ اوسکو تندرست کر سکے +

دل کی بیماری اور استسقا

جاتے رہے - اور درحقیقت اچھے ہو گئے - اور بجاے مایوسی کے بالکل مختلف اور خوشی کی حالت مع لہو ولعب کے آگئی +

بیٹویا مین اس نیک انجام کا لوگونکو یقین نہ آیا - اور اُنہون نے لکھا کہ مریض کو ملک جاوا مین اوسوقت تک جہاز سے اوترنے کی اجازت نہ دیجاویگی جبتک کہ یہ ثابت نہو کہ وہ جزام کے کیڑون سے بالکل پاک ہے + اسوجہ سے اوسنے اپنے تئین اون چند مشہور ماہران مرض جزام کے سپردگی مین بغرض معائنہ کیا جنہون نے کہ اوسکا امتحان اور علاج پیشتر کیا تھا اور اسوقت شہر ہیمبرگ مین مقیم ہے + بعد اس امتحان کے جو کہ چار ہفتہ تک ہوتا رہا تھا مریض کو اطمینان دلایا گیا کہ اب وہ جزام کے کیڑون سے پاک ہے + یہ جنٹلمین جو کہ سنہ ۱۸۹۲ع مین جاوا مین واپس آیا ابھی زندہ ہے اور بہت اچھی تندرستی کی حالت مین ہے + اوسکی پیشتر کی کوئی شکایات پھر ظاہر نہین ہوئی ہین +

اس وقوعہ سے ایک اور ثبوت مروجہ میڈیکل سائینس - اوسکی تشخیص اور طریق علاج کے ناقص ہونے کا ملتا ہے + یہان پر ایک ایسا مریض تھا جسکو کہ لایق اوستادون نے جواب دیدیا تھا - مگر میرے طریق علاج سے وہ موت سے بچا لیا گیا اور اپنے خاندان اور دوستون کو واپس دیدیا گیا +

حرام مغز یعنی ریڑھ کے بانس کی بیماری + ریڑھ کے بانس یا حرام مغز کا زائل ہونا + مسّون کی بیماریان

قبل اسکے کہ ریڑھ کی ہڈی کا کوئی خوفناک مرض پھوٹ نکلے - کوئی پُرانی بیماری عرصہ تک ضرور رہی ہوگی + سائینس آف فیشیل اکسپریشن کے ذریعہ سے بہرکیف ہم برسون پیشتر انجام دریافت کرسکتے ہین - مرض کی طرف رُجحان طبیعت کو معلوم کرسکتے ہین - اور وہ اسباب بتلاسکتے ہین جنکی وجہ سے اعصاب مین مادہ فاسد موجود ہے + آخرالذکر کے متعلق - مریض خواہ مجرد ہو یا بی بی والا خصوصاً بدخوابیان اکثر ہوا کرتی ہین + لیکن یہ اخراج منی ہمیشہ اعصاب کی مزمن سوزش ظاہر کرتے ہین - خاصکر ریڑھ کے گودے کی اور نروس سمپیتھاٹی کس کی جو کہ پشت مین مادہ فاسد جمع ہوجانے سے ہوئی ہے + سوزش کے بڑہنے کے ساتھ ہمیشہ اعصاب طاقت مقابلہ مین کم کم ہوتے جاتے ہین حتے کہ مریض آیندہ اپنے اعضا پر قابو نہین رکھ سکتا - پیرون پر سے عموماً سب مین اول اوسکا قابو جاتا رہتا ہے + بدخوابیونکے ساتھ اور بھی خراب علامات ظاہر ہوتی ہین + بہت سے لوگ کمر کے قریب ایک خاص قسم کا جکڑا پن معلوم کرتے ہین جو کہ بلحاظ مادۂ فاسد کی موجودگی کے بہت مختلف ہوتا ہے + بہت کراس اندرونی بند[۵۱] یا پیٹی پر ایک خفیف قسم کی سردی بھی معلوم ہوتی ہے + مرض کی زیادہ بڑھی ہوئی حالت مین اکثر گاہے گاہے یا متواتر تیز عصبی درد اور درد کمر ہوا کرتے ہین - جو کہ ازحد دُکھ دائی اور دقّت مین ڈالنے والے ہوسکتے ہین + ریڑھ کے بانس کے امراض بہت مختلف شکلون کے ہین + جیسا کہ اِن بیماریون مین ہوتا ہے - بہت سی اور بھی بیماریان مادۂ فاسد کے ایک ہی طریقے مین موجود ہونے سے پیدا ہوجاتی ہین مثلاً سینٹ[۵۲] وای ٹس ڈانس

۵۱ مراد اوسی جگہہ سے ہے جہان کہ کمر مین جکڑا پن معلوم ہوتا ہے +

۵۲ ایک مرض ہے جسمین کہ مریض ہاتھ پیر اور منہ بلکہ تمام جسم کو اینٹھتا ہی معلوم ہوتا ہے کہ مریض کو رعشہ ہوگیا ہے - ایک قسم کی غیر منتظم حرکت مریض کے اختیاری عضلات مین ہوتی ہے + اسکو انگریزی مین کوریا بھی کہتے ہین +

حرام مغز کی بیماری - مسوّن کی بیماریان

بہت بڑھی ہوئی حالت مین - جسکو آخری حالت کہتے ہین - یہ قریب قریب غیر ممکن ہو جاتا ہی کہ ریڑھ کے گودے کے امراض اچھے کریئے جاوین + ایسی حالتون مین زیادہ سے زیادہ یہ کیا جاسکتا ہی کہ بہر نمط تمام درد مریض کا دور کر دیوین + معمولاً یہ تھوڑے ہی عرصہ مین کیا جاسکتا ہی اگر ہاضمہ ترقی کرنیکے قابل ہی - پس اندرونی اطمینان - نیند اور بھوک معلوم ہونے لگتی ہے +

خوش قسمتی کی بات ہے کہ میرے سائینس آف فیشیل ایکسپریشن کے ذریعہ سے جیسا کہ مذکور ہو چکا ہے آیندہ یہ ضروری نہین ہے کہ اس آخری حالت مرض کا انتظار کیا جاوے + ہم اُس[1] کے روکنے کی غرض سے بہت عرصہ قبل ہی علاج شروع کرسکتے ہین یہ ایک ایسا نفع ہے کہ جو بیش بہا ہے + ریڑھ کے بانس کی خرابیان ابتدائی حالت مین آرام کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ بہت سی دوسری خفیف بیماریون کا آرام کرنا + اگر برخلاف اسکے مرض کی حالت بڑھ گئی ہے اور خصوصاً اگر مرض کا علاج ادویات سے ہوا ہے تو شفا زیادہ تر مشکل ہے + ایک مکان جسکو کہ آتش نے اچھے طور سے پکڑ لیا ہی وہ بچایا نہین جاسکتا اگر ایک دفعہ بھی بہت دور تک آگ پھیل گئی ہے +

میرے زیر علاج بہت سے مریض رہ چکے ہین جو کہ امراض حرام مغز (ریڑھ کا بانس) مین مبتلا تھے - مگر مین سب مریضونکو اچھا نہین کرسکا + بہتونکو اسی پر قناعت کرنی پڑی کہ اونکی افسوس ناک حالت مین بہتری واقع ہوئی تکلیف[2] کم ہوگئی + آخر الذکر صرف وہی اشخاص ہوئے ہین جنہون نے اپنے جسم کو ادویات کے استعمال سے اسقدر بے حس کر دیا تہا کہ بہت ہوشیاری کے ساتھ علاج کرنے سے بھی اونکا جسم پورے طور پر آرام ہونے کے قابل نہ تھا + مذکورہ بالا کو صاف کرنے کی غرض سے مین پھر اس موقع پر چند کیفیتین اون لوگونکی پیش کرونگا جنکا کہ علاج میرے کارخانہ مین ہوا ہے +

پہلا واقعہ ایک ایسے نوجوان شخص کا ہے کہ جو حرام مغز کے مرض مین بہت سختی کیساتھ مبتلا تھا اور دونون ٹانگین

[1] یعنی مرض کی آخری حالت مین پہونچنے کو روکنے کی غرض سے + [2] یعنی جسمین کہ صرف تکلیف ہی کم ہوگئی اور آرام کلی نہین ہوا +

جسکی منفلوج ہوگئی تھین + ایک سال سے زائد سے وہ ماہران سے مشورہ لیتا رہا تھا - مگر کوئی نفع آد
علاج سے حاصل نہ کیا تھا + اپنے پیرون سے وہ ذرا بھی حرکت نہ کرسکتا تھا - اور نہ وہ کھڑا ہو سکتا تھا - گو کہ عمر مین صرف
۴۴ سال تھا مگر مجبور لاچار بستر پر پڑا رہتا تھا یا اوسکو دائم المریض معذور شخصونکی کرسی مین بٹھا کر گھماتے تھے +
اوسکا ہاضمہ اسقدر خراب تھا کہ اوس سے خراب ہو نہین سکتا + اوسکی انتڑیان اپنا فعل بلا خارجی مدد کے کبھی نہین
کرتی تھین - پیشاب مریض کو بیخبری مین ہو جاتا تھا + جب اوسکو کرسی مین بٹھلاتے تھے تو اوسکی ٹانگین
صحیح طور سے خود اوسکے بجاے کوئی دوسرا شخص رکھدیتا تھا +

میرے زیر نگرانی آنے کے بعد اوسکو ابتدا مین چار غسل ٹھنڈک پہونچانے والے روزانہ لینا پڑے اور
غذا صرف خشک اور قدرتی کھانی پڑی + بوجہ ضعف ہاضمہ کے اگرچہ اول مہینہ مین بہت تھوڑی ہی ترقی معلوم
پڑتی تھی - لیکن دوسرے مہینہ مین ہر شخص بلا شبہہ ترقی معلوم کرسکتا تھا + اور دو مہینہ کے بعد مریض پھر
پیشاب کو روک سکا - اور اوسکی ٹانگین بھی اسقدر اچھی ہوگئی تھین کہ وہ اونکو تھوڑا تھوڑا اٹھا سکتا تھا
اور بغیر اپنے خدمتگار کی مدد کے تھوڑی دیر کے لیئے کھڑا بھی رہ سکتا تھا + نو مہینہ کے علاج نے اوسے ایسا
کردیا تھا کہ وہ کمرے مین بلا مدد کے ذرا ٹہل سکتا تھا - اور اسکے بعد دو مہینہ مین اوسکو اپنی ٹانگون پر پھر پورا
قابو ہو گیا + اوسکی ریڑھ کے بانس کی بیماری جس نے کہ یہ شکایتین - اوس بڑی اندرونی گرمی کی
وجہ سے جو کہ مادہ فاسد کے اجتماع سے ہوئی تھی - پیدا کری تھین - ٹھیک ٹھیک اوسی طریقے
سے اچھی ہوگئی جیسے کہ اور بہت سی بیماریان قابو مین آئی ہین +

اس وقوعہ سے بھی یہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ پشت[۲] کی جانب مادۂ فاسد کے زیادہ جمع ہو جانیکا
شفا کرنا کسقدر مشکل ہی + ابتدای علاج مین مینے خود اسکا مشکل سے خیال کیا تھا کہ مریض کی حالت
بہتر ہو سکتی ہے - شفا کا تو ذکر ہی نہین تھا - کیونکہ ہاضمہ کمبختی سے بہت ہی زیادہ خراب تھا اور ابتدا[۳]
مین کچھ آثار بہتری کے ظاہر نہ کیئے تھے + بعد مین شفا محض اوس شخص کی عجیب و غریب ثابت قدمی
کی وجہ سے ہوئی + اگر مریض نے میرا علاج اس سے پہلے سے شروع کرا ہوتا تو اوسکا ٹانگونکے اوپر
سے اسقدر کلی اختیار نہ جاتا رہا ہوتا اور شفا بھی بہت زیادہ آسان ہوگئی ہوتی +

۱ یعنی کسی خاص مرض کا علاج کرنیوالے - اس جگہ مرض فالج کے معالجہ کرنیوالونسے مراد ہی - ۲ یعنی ان امراض کا شفا کرنا جو کہ پشت کی جانب مادہ فاسد کے جمع ہو جانے
کر پیدا ہوتے ہین یعنی اوس طرز کے مادہ فاسد کو نکالنے مین بہت مشکل پڑتی ہی - ۳ یعنے ابتداے علاج مین ہاضمہ نے آثار بہتری ظاہر نہ کیئے تھے -

حرام مغز کی بیماری ۔ مسون کی بیماریان

ایک دوسرا واقعہ جوکہ اب مین پیش کرونگا اسیکے برابر تعلیم بخش ہے + ایک جنٹلمین عمر ۴۷ سال کئی سال سے ۔ بلا کچھ بھی آرام پاے ہوئے ۔ حرام مغز کے زائل ہونے کی بیماری مین مبتلا تھا + مادہ فاسد کا بار اوسمین بہت زیادہ تھا اور وہ بہت دقت سے صرف چل سکتا تھا اکثر اوقات اوسکو درد کمر (لمبیگو) اور دیگر سوی کے موافق چبھنے والے دردون کے حملے ہوا کرتے تھے + اوسکو کافی نیند نہین آتی تھی ۔ اکثر کئی کئی دن تک برابر ذرا بھی آرام نہ ملتا تھا + ہاضمہ غیر معمولی تھا اور عام حالت خراب تھی + شروع مہینون کے ہی علاج کا اثر عمدہ ہوا ۔ بے خوابی کو شفا ہوگئی اور مختلف قسم کے درد بھی اسیطور سے جاتے رہے + ہاضمہ نے بھی ترقی کری حالانکہ ٹانگین اب بھی بہت کمزور تھین اسوجہ سے مریض کو شفا کی کم امید تھی + بے خوابی اور دردون کو وہ خاص قسم کی خرابیان بالذات ہی سمجھتا تھا اور ہمیشہ اسی راے پر قایم رہا کہ اونکا کوئی تعلق اوسکے مرض حرام مغز سے نہین ہے + چونکہ اس شخص نے میرے قواعد متعلق غذا کی پابندی کرنا بہت ہی مشکل جانا ۔ اوسنے دس ماہ کے بعد علاج ترک کردیا + اوسکی حالت جلد ہی زیادہ خراب اور بالکل مایوسی کی ہوگئی +

اس مریض کو اس بات کے تئین ایک بڑی کامیابی خیال کرنا چاہیے تھا کہ اوسکی بیماری دوران علاج مین بھی نہین کہ بدتر نہوئی ہو بلکہ اوسکے ساتھ کی تکلیف دہ علامات ایسی جلد جاتی رہین + صبر کے ساتھ دیگر تکالیف بھی رفتہ رفتہ رفع ہوگئی ہوتین +

ایک اور واقعہ حرام مغز کے زائل ہونے کے متعلق دیکھو حصہ چہارم (رپورٹ شفایابی)

مسّون کی تکالیف ۔ مسون کی تکالیف عموماً مرض حرام مغز اور اوسکے متعلق پشت مین زیادہ مادہ فاسد ہونے کی وجہ سے ہوا کرتی ہین + وے مرض کی ایک پرانی حالت کی طرف اشارہ کرتی ہین ۔ جسکا سبب کہ ۔ مثل دیگر تمام امراض کے پیڑو کا بہت زیادہ سوزش لیے ہوئے ہونا ہے + معمولاً ہاضمہ اس قسم کے مریضونکا بھی بے قاعدہ ہوا کرتا ہے +

پٹھون کے اندر رسولیونکا بنجانا - جوکہ لازمی علامت بہت زیادہ مادہ فاسد کے موجود ہونیکی ہی - اس امر کا ایک ثبوت ہو کہ قوت زندگی اور شفا ہونیکی قوتِ جسمانی بہت ہی کم درجہ کی ہوگئی ہوگی + اسکو بھی مین ایک نظیر کے ذریعہ سے سمجھاؤنگا جوکہ اپنے مطب سے چُن لی ہے +

ایک نوجوان آدمی ۱۷ سال کی عمر کا جو ایام طفولیت سے خرابی ہاضمہ مین مبتلا رہا تھا مجھ سے صلاح لینے کو آیا + اوسنے مجھ سے بیان کیا کہ عمر کے گیارہوین سال سے اوسکو بواسیر کے مسّون کی اور آنتون سے خون نکلنے کی تکلیف ہوگئی تھی - جس نے اوسکو بہت دُکھ دیا تھا + پندرہوین سال عمر مین بواسیر اور بواسیر کے مسّے درجہ بدرجہ جاتے رہے - مگر جیسا کہ اوسنے پھر بیان کیا بہت ہی شدت کے دردہاے سر مین جنپر کہ کسی علاج کا اثر نہوا مبتلا ہوگیا + آخرش اوسکے سر کے پیچھے کی جانب سخت رسولیان قد مین ہیزل نٹ[ف۱] کے موافق دکھلائی دینے لگین اور چھونے سے معلوم ہوسکتی تھین + اوسکے ساتھ ہی اوسکا کل سر شکل مین تبدیل ہونے لگا اور قد مین بڑھنے لگا - مناسبت درمیان سر اور جسم کے صاف طور سے تغیر ہونے لگی + ہر شخص کو جسنے کہ اوس نوعمر لڑکے کو دیکھا تھا یہ صاف معلوم ہوتا کہ سر مین کچھ مادہ جوکہ وہان نہین رہنا چاہیئے اور جوکہ پیشتر سے اوسمین نہین تھا ضرور موجود ہے + لیکن کسیکو خیال نہ تھا کہ جسم کے اندر بواسیر کے مسّونکا کچھ اب زیادہ سخت اور زیادہ دبی ہوئی شکل مین ہوکر سر مین چلا گیا تھا - اور بطور سل کی رسولیونکے ظاہر ہوا + ہر شخص جوکہ میرے سائنس آف فیشیل اکسپریشن سے واقف ہے اوسکی سمجھ مین یہ علامات قدرتاً آسانی سے آوینگی + شدت کے دردہاے سر ہی کافی ثبوت عمیق سبب کی موجودگی کا تھے + بدقسمتی سے یہ کسی نے نہ جانا + اپنے نوعمر بیٹے مین بیچاری مان نے وہی ہیبت ناک مرض دیکھا جسنے کہ اوسکے باپ کو ۳۹ سال کی عمر مین اوٹھا لیا تھا[ف۲] + کسی طرح کے طریق علاج نے جنکی کہ آزمایش کیگئی مرض کو کچھ بھی فائدہ نہ بخشا - اور وہ نوجوان شخص بوجہہ دردہاے سر کے آخرش کام کرنیکے قابل نرہا اور اکثر بیہوشی کے دورے اوسکو پڑنے لگے + ایسی لاچاری کی حالت مین

ف۱ ہیزل نٹ ایک انگریزی جنگلی پھل ہے جوکہ بیضہ کبوتر کے قد کے برابر ہوتا ہے - ف۲ یعنے اسے دنیا سے اُٹھا لیا تھا +

حرام مغز کی بیماری۔مستونکی بیماریان

اوسکی مان اوسکو میرے پاس لائی + چونکہ اجتماع مادّۂ فاسد پشت کی جانب تھا سوزش دماغ کے ہوجانے کا ہر روز احتمال تھا + میرے نسخے یہ تھے ۔مجوزہ پرہیزی غذا۔ٹھنڈک پہونچانے والے فریکشن باتھز۔اور بہت سی محنت + اور انپر عمل کامیابی کے ساتھ کیا گیا + پہلے ہی ہفتہ مین دردہاے سر دور ہوگئے + سل کی گومڑیان جو سر مین تھین اونکے منتشر ہونے کے دوران مین ہی درد تھوڑے عرصہ کے لیئے پھر ہونے لگتے تھے + ہاضمہ اور بھوک بہت قابل اطمینان طریقہ مین ترقی کرنے لگی + علاج کے دوسرے مہینہ کے اختتام کے قریب اون رسولیون مین جوکہ سر پر صاف معلوم ہوتی تھین ایک قسم کی کمی معلوم دکھائی دینے لگی + سر کے اندر کی رسولیان بھی ساتھ ہی ساتھ کم ہوئین اور سر بمقابلہ پہلے کے چھوٹا معلوم ہونے لگا + دیگر دو مہینونمین رسولیان اور بھی کم ہوگئین ۔اور نصف سال مین اونکا کوئی نشان بھی نرہا +

ظاہر الجانب خرابی ایک تبدیلی دفعتاً واقع ہوئی + جیساکہ اوسکی مان کا بیان ہے۔ اُسکے بیٹے کی طبیعت ایک دن قبل سے خراب تھی ۔مسون کی تکلیف جو برسون گذرے کہ جاتی رہی تھی ۔اب پھر ویسی ہی بُری حالت مین ظاہر ہوئی + بیقرار والدہ کو مینے سمجھایا کہ یہ لابدی ہے + علاج کے اوس اثر کی وجہہ سے جوکہ بیماری کو جڑ سے نکالنے کا اسمین ہے ۔سر کے اندر کی سل کی گٹریان اوسجگہ سے جسم مین لای گئین اور پھر اونھون نے مستون کے ایک گچھے کی شکل اختیار کرلی ۔اور یہ درحقیقت گٹریون کے سر مین ظاہر ہونیکا سبب تھا + اس شفا کرنے والے نازک وقت کے آنے سے اوسکے لڑکے کے دماغ کا زائل ہونا صحت ہوگیا تھا اور اسی طرح سے اب یہ ضروری تھا کہ مستونکی شکایت سے اوسکو آزاد کیا جاے جوکہ دماغ کے زائل ہونیکے[۵۳] مرض کی ایک شروع کی منزل تھی + اس تشریح نے اوس عورت کے شکوک رفع کردیئے اور علاج بہت کامیابی کے ساتھ جاری رکھا گیا + ایک سال کے بعد بواسیر کے مسّے بھی پورے طور سے جاتے رہے اور وہ نوجوان آدمی پھر تندرست ہوگیا[۵۲]

اور زیادہ کیفیتین شفایابیونکی حصہ چہارم مین دستیاب ہونگی +

[۵۲] مطلب ہو دردہای سر سے جنکا ذکر ہو رہا ہے + [۵۳] یعنی مسّے بواسیر کے جنکی وجہ سے کہ انجام کار دماغ زائل ہونا شروع ہوگیا تھا +

مرگی کے دورے - اگورے فوبیا

وہ بیخبری سے آنے والی سخت شکایت جوکہ جسم انسانی پر حملہ کرتی ہے - وہ بیماری کے غلبے جو عموماً مرگی کے نام سے جانے گئے ہین اور جوکہ جسم پر قبضہ کر لیتے ہین - یہ کیا تو اون امراض کے ہی محض انجام ہین جوکہ مسلسل طور پر ہو جا چکے ہین اور دبا دیئے گئے ہین یا اون موروثی خرابیون کے نتائج ہین جنکا کہ با اوقات پدر کی نوجوانی کی بیوقوفیون سے سلسلہ ملتا ہے + حالت آخر الذکر ہین - ادویات کے ذریعے آلہ تناسل کے مرض کے علاج نے مادّہ فاسد کو جسم مین واپس گھسا دیا ہے - نتیجہ یہ کہ ایسے مرض کا مادّہ والدین کے جسم مین اکٹھا ہو گیا (دیکھو صفحہ ۱۸۸) + اس مادّہ کا بچہ کے جسم مین منتقل ہو جانا اوس مرض کی بنیاد ہے جسکو ہم دورے کہتے ہین +

اپنے دوران مطب مین مین نے بیشمار مریضان مرگی کا تعجب انگیز کامیابی کے ساتھ علاج کیا ہے + مینے بہت کر کے دیکھا ہے کہ بیخبری لانے والے مرگی کے دورے اوس جوش کھائے ہوئے مادّہ فاسد کے جوکہ معدہ مین بڑھ گیا ہی - اتفاقیہ اوبال سے کچھ زیادہ نہین ہین + بہت سی حالتون مین یہ جوش کے اوبال ٹانگون مین جاتے ہین - صرف اوسکے بعد اوپر کو زور کرتے ہین + دفعتاً جوش آنے سے بہت لوگ گویا کہ گرنے کے قبل اکثر چکر کہاتے ہین - اور پھر بہت سے لوگ جو ہین کہ سر کی طرف جوش اوٹھتا ہے بیہوش ہو جاتے ہین اور زمین پر گر پڑتے ہین +

جسم کے اندر کی ان کارروائیون کو کوہ آتش فشان کے پھٹنے سے مشابہت دے سکتے ہین جس مین کہ پھیلتی ہوئی ہوائین اور مادے جو زمین کے اندر جمع ہو گئے ہین دفعتاً نکلنے لگتے ہین + بعد پہاڑ کے پھوٹ نکلنے کے کچھ

لہ یعنی مرگی کے دورے + ٹہ یعنی یہ دورے کیا ہین گویا اوس مادّہ فاسد کے جوکہ معدہ مین جمع ہو گیا ہے اور جوش مین آرہا ہی اتفاقیہ اوبال ہین - کچھ کم و بیش اس سے نہین ہین +

مرگی کے دورے ۔ اگورے فوبیا

عرصہ تک خاموشی قایم رہتی ہی جبتک کہ بوجہ کارروائی کمبسچن[1]۔ ڈی کمپوزیشن[2]۔ اور ریفارمیشن[3] کے اندرون مین نیا زور نہ پیدا ہو + مرگی کے دورون کی بھی کارروائی ایسی ہی ہوتی ہی + پیٹ کے اندر مادہ فاسد جمع ہوجاتا ہی اور متواتر گوکہ آہستگی کے ساتھ جوش کھاتا ہی اور ساتھ ہی مین ہوائین اور تناو بڑھتا جاتا ہی + چونکہ مادہ فاسد کے جمع ہونیکا مقام محدود ہی اسلیئے بوجہ متواتر جوش کے تناو بھی متواتر بڑھتا جاتا ہی + آخرکار ایک قسم کا جزر یا دبتا ہے جس سے کہ دورے پڑتے ہین اور بوجہ دماغ پر دباؤ ہونے کے دماغ کے افعال بند ہوجاتے ہین + جبکہ جوش اور اوسکے ساتھ کے دباو جاتے رہتے ہین تو ہوش واپس آجاتا ہے اگرچہ کل جسم ایسے صدمہ کے بعد کم و بیش نڈھال ہوجاتا ہے +

یہ بہت افسوس کی بات ہی کہ پیشہ طبابت مرگی کے شفا کرنے مین ناقابل ہی اور اس سی بھی زیادہ یون افسوس ہوتا ہے کہ آجتک یہ اسکی ماہیت کو بھی نہین جانتا + بہت کرکے یہ اس مرض کو ایک اعصابی خرابی سمجھتا ہی + اور خیال نہین کرتا کہ یہ تمام اونکے خیال مین لاعلاج اور بعید الفہم خرابیان خصوصاً اس ہی کا کام ہین یعنی غلط راہ چلنے والے علم کا ثمرہ ہی اور غلط مشورہ تندرستی کی حفاظت کی نسبت اور استعمال مضر ادویات مثلاً پوٹاسیم برومائڈ وغیرہ کا پھل ہی + بلحاظ مریض مین مادہ فاسد کی موجودگی کے طریقہ شفا مرگی مین بہت مختلف ہوتا ہی + بعض شخصونکی حالت مین علاج شروع کرنے کے بعد دورے بہت جلد کم ہونے لگتے ہین ۔ بعضونکی حالت مین وے اولاً جلد جلد ہوتے ہین + بوجہ اون تبدیلیون کے جوکہ جسم مین ہوتی رہتی ہین یہ عارضی علامات[4] بہت زیادہ واقع ہوتی ہین ۔ مگر جو ہین کہ مادہ فاسد خارج ہوجاتا ہی وے رفتہ رفتہ یا دفعتاً غائب ہوجاتی ہین + وے دمبدم کمزور ہوجاتی ہین ۔ یہان تک کہ محض غشی یا دوران سر یعنی گھومنی ہونے لگتی ہین ۔ جوکہ علاج کے جاری رکھنے پر بالکل غائب ہوجاتی ہین + مریضون کو مشورہ دینے مین پس یہ بہتر ہے کہ اونکی توجہ اوس طریقہ پر جو شفا غالباً اختیار کرے گی دلادی جاوے + اور یہان پھر میرا سائینس آف فیشیل اکسپریشن بہت عمدہ وسیلہ اون نازک

---

[1] لفظ انگریزی ہی کسی شی کے جلنے کی شکل کارروائی کو کہتے ہین خواہ یہ کار سوائی آتش کے ذریعہ سے ہو یا کسی اور طریقہ مین حرارت کے بڑھنے سے ہو +
[2] یہ بھی انگریزی لفظ ہی کسی شی کے اجزا کے علیحدہ علیحدہ ہونیکی کارروائی کو کہتے ہین مثلاً جب کوئی شی سڑتی ہی تو اوسکے اصلی اجزا علیحدہ علیحدہ ہوجاتے ہین + [3] یہ بھی انگریزی لفظ ہی علیحدہ علیحدہ ہوگئے ہوئے اجزا سے اونکے آپسمین ملکر پھر کسی اشیا کا بنجانا انگریزی مین ریفارمیشن کہلاتا ہی + [4] مراد ہے عارضی علامات سے +

اوقات کو قبل سے دریافت کرلینے کا ہے جو کہ خاصکر مولو کے بہت زیادہ موجود ہونے کی حالت مین روکے نہین جاسکتے +

پس ہم یہ بات معلوم کرتے ہین کہ مرگی کے شفا ہونیکا انحصار مریض کے اندر مادہ فاسد کے موجود ہونے کی حالت پر ہے + قریب قریب سب حالتون مین میرے طریقہ علاج نے شفا بخشی + بعض حالتین دقت طلب یا لاعلاج اوسوقت رہی ہون جبس وقت مین کہ مریض کی حالت بہت فرمن ہوئی ہو - اور جب کہ جسم کو خصوصاً ہاضمہ کو - بوجہہ مروجہ ادویات مثلاً برومائن بہت ہی سخت نقصان پہونچا دیا گیا ہے + ایسے مریضون مین سلسلہ ہاے اعصاب ودماغ مین ایسی بہت زیادہ خرابی آجاتی ہے کہ مادّہ فاسد کو وہ واپس لا سکنے کے قابل نہین رہتے + میرے دارالشفا مین چند بیمار ایسے سخت رہے ہین کہ جنکو میرے طریقہ پر بہت ہی ہوشیاری سے برسون تک علاج کرنا پڑا قبل اسکے کہ دورے بند ہوئے + دورونکے بند ہونیسے یہ خیال نہین کرلینا چاہیئے کہ انسے ہمیشہ یہ امر ظاہر ہوتا ہے کہ مریض کا مادہ فاسد دور ہو گیا + اسکے بالکل دور کرنیکے لیئے اکثر اور بھی زیادہ وقت کی ضرورت ہوتی ہے -

نیشنل میڈیکل کمیشن کی رپورٹ بابت ۱۸۹۶ء کے مطابق ملک سیکسنی مین تعداد ایسے مدرسہ جانے والے بچون کی جنکو مرگی کا عارضہ تھا آخر سال مین ۷۹۵ تھی - یا ۱۳۶ ہر دسہزار بچون مین + پس مصیبت زدہ انسانون کی بہتری کے لیئے اس بات کی زیادہ آرزو ہے کہ اس نئے علم علاج کے مطابق کامیابی کے ساتھ معالجات کا اعلان اون لوگون مین اور زیادہ ہوجاوے جو کہ باوقعت معزز اور سند یافتہ ہین +

مین اسموقع پر بھی ایک علاج کا جو کہ مین نے کیا تھا اس مضمون کو عمدہ طور سے سمجھانے کے لیے ذکر کرنے سے باز نہین رہ سکتا +

ایک ۱۹ سال عمر کی لڑکی چھہ سال تک مرگی کے عارضہ مین مبتلا رہی تھی + ہر ہفتہ مین اوسکو کم سے کم دو حملے اس مرض کے ہوتے تھے + اوسکا ہاضمہ بیحد خراب تھا - اور اوسکو حیض بھی بالکل بیقاعدہ ہوتے تھے + سن بلوغ کو پہونچنے کے بعد اوسکو ایکمرتبہ بھی مناسب طور سے اجراء حیض نہین ہوا تھا - کبھی تو بالکل حیض نہین ہوتے تھے اور کبھی بار بار ہوتے تھے +

مرگی کے دورے - اگورے فوبیا -

اپنے سائینس آف فیشیل اکسپریشن کے ذریعہ سے مجھے معلوم ہوا کہ وہ کلوروٹک[۱] تھی اور طبیعت مائل بطرف سل تھی + اوسکا سر اوسط سے زیادہ بڑا تھا + حالت مادہ فاسد کی موجودگی کی اچھی تھی پس مین اوسکو کامیابی کی اچھی امید ہونے کا یقین دلا سکا + تاکہ اوسکو طریقہ شفا کے سمجھنے مین غلطی نہو مین نے اوسکی توجہہ اس بات پر دلائی کہ ممکن ہے کہ بیماری کے دورے اول دو ہفتون مین بمقابلہ پیشتر کے زیادہ ہووین لیکن رفتہ رفتہ وہ کم ہوجاوین گے اور آخرکار بالکل بند ہوجاوینگے ہیرے قدرتی وسائل علاج نے میرا اس معاملہ مین بھی ساتھ دیا + لیکن اسٹیم باتھ سے جیسا کہ اکثر مرگی کے مریضون مین پرہیز کرنا پڑتا ہے پرہیز کیا گیا - تین ہفتہ مین مریضہ کل دورون سے آزاد ہوگئی +

شفا نے بالکل وہی راستہ اختیار کیا جو کہ مینے پیشتر سے جان لیا تھا + اول دنون مین دو تین یا اوس سے بھی زیادہ دورے ہوئے + بعد سولہ روز کے یہ دورے حالت دردسری اور بیہوشی مین تبدیل ہوگئے - اور آخرش بالکل بند ہوگئے + محض بباعث اسکے کہ مریضہ کے ہاضمہ نے خوش قسمتی سے تعجب انگیز تیزی کے ساتھ ترقی کری اور اوسکا اجراء حیض جلد ٹھیک ہوگیا - اسقدر جلد کامیابی کا ہونا ممکن ہوا تھا + بہت سی حالتون مین اسقدر جلد شفا نہین ہوسکتی + جلدی شفا کا باعث اس موقع پر مریضہ مین مادہ فاسد کی موجودگی عمدہ جگہ ہی کہی جاسکتی ہے + دیگر مرگی کے مریضون نے جنکا مین نے علاج کیا ہے اس سے دوگنا سہ گنا - یا اور زیادہ گنا وقت آرام ہونے مین لیا ہی (دیکھو رپورٹ ہای شفایابی حصہ چہارم)

اگورے فوبیا وہ حالت ہے جس مین کہ لوگ مبتلا ہوکر کسی چوڑی اور کشادہ جگہہ سے نہین گذر سکتے + یہ مرض بھی مادۂ فاسد کے جسم مین موجود ہونے سے پیدا ہوتا ہے + اندرونی تناؤ جسم کا اس امر کے لایق نہونے سے کہ بیرونی ہوا کے دباؤ پر[۲] کافی اوسکے برعکس دباؤ ڈال سکے یہہ حالت واقع ہوتی ہی + یا یہ وجہہ ہو کہ بعض اندرونی اعضا پر یہ بہت زیادہ دباؤ ڈالتا ہے + جتنی کہ زیادہ ہلکی اور زیادہ صاف

[۱] یعنے مائل بمرض کلوروسس + [۲] یعنے جو کہ جسم پر بیرونی ہوا کا دباؤ پڑتا ہے +

ہوا ہوگی اوتنی ہی زیادہ تکلیف ایسے شخصون[1] کو معلوم ہوگی + میرے زیر علاج ایسے مریض لوگ رہچکے ہین جوکہ صرف مکانات کے قریب قریب ہی بلاگرے ہوئے چل پھر سکتے تھے + اسکی وجہ یہ ہے کہ وہان[2] ہوا بمقابلہ وسط گلیارہ کے زیادہ بھاری ہوتی ہی اور اگرچہ فرق بہت تھوڑا ہوتا ہے لیکن توبھی مریض کے معلوم کرلینے کے لئے کافی ہوتا ہی جہان کہین کہ ہوا زیادہ ہلکی اور زیادہ صاف ہوتی جاتی ہے مریضون کو بے چینی اور تکلیف از حد معلوم ہوتی ہے + اندرونی دباؤ اونکو تمام سہارے[3] سے محروم کردیتا ہے +

یہ خرابی مثل سل اور سرطان کے ہمیشہ دیگر پیشتر کی ہوگئی ہوئی بیماریون کی آخری حالت ہے - خواہ یہ براہ راست ظاہر ہو یا برعکس اسکے وراثتاً ہو نکر + آیا کوئی مریض صحت پاویگا یا نہین - اسکا انحصار کلیتاً اوسکی حالت اور موجودگی مادہ فاسد پر ہوتا ہے + بہرکیف مرض کا جڑ سے آرام ہونا صرف میرے ہی علاج سے ہوسکتا ہے جوکہ سبب کو دور کردیتا ہے + یہ سچ ہے کہ شفا ہونے مین اکثر بہت عرصہ درکار ہوتا ہے +

---

[1] یعنے اس مرض مین مبتلا شخصونکو + [2] یعنے مکانات کے قریب مین + [3] یعنی اندرونی دباؤ اسقدر بڑھ جاتا ہی کہ باہر کی ہوا کا دباؤ اونکے گرنے کو روک نہین سکتا اور باہر کی ہوا کے دباؤ کا سہارا بالکل جاتا رہتا ہے +

انیمیا یعنی کمی خون یعنے تعدیم الدم - کلوروسس [۵۱]

ہر درجہ کی سوسائٹی سے آجکل ہم کمی خون اور کلوروسس کی شکایت سنتے ہین + نہ تو غربا - نہ اُمرا - اور نہ جوان - اور نہ بوڑھے ان شکایات سے بچے ہوئے ہین اگرچہ جنگ [۵۲] گاہ مین پورا ایک لشکر کا لشکر ادویات کا موجود ہے + یہ اونچے درجے ہی کے لوگ ہین جو کہ بہت زیادہ ڈاکٹری امداد پاکر ان ادویات کا بہت زیادہ استعمال کرتے ہین - خصوصاً اوس شکل مین جو کہ بہت غذائیت پہونچانے والی غذا کہلاتی ہے - مثلاً انڈے - گوشت - شوربا - شراب اور بیئر وغیرہ وغیرہ

نئے زمانہ کا علم ڈاکٹری اوس بڑی ترقی کا زعم کرتا ہے جو کہ اوس نے حاصل کری ہے - علم کیمیاگری و علم موجودات - ہر اشیاء خوردنی مین پرورش کرنے کی قوت کے ٹھیک ٹھیک جان لینے اور جسم انسانی پر اونکا اثر دریافت کرنے کا دعوے کرتے ہین + تاہم باوجود علمی آگاہی کے - خرابیان [۵۳] ذرا بھی کم نہین ہوتی ہین - بلکہ دمبدم زیادہ پھیلتی جاتی ہین + اون سے کمزوری - ضعف - اور گھبراہٹ پیدا ہوتی ہے اور خواہش نفسانی اعتدال سے زیادہ ہو جاتی ہے + وے والدہ مین مناسب مقدار دودھ کا اوترنا بند کرتی ہین - اور قصہ کوتاہ - لوگون کو جسمانی اور دماغی طور سے ناقابل بناتی ہین - ناقابل کام کرنے مین اور بات کے سوچنے مین + دے ضرورت سے زیادہ تنک حواسی - تکان اور پانؤن مین بھاری پن اور پٹھون مین درد پیدا کرتی ہین + بھوک بھی جاتی رہتی ہے اور انتڑیان ٹھیک طور سے کام نہین کرتین +

ان امراض کے بارہ مین پیشہ ڈاکٹری کونسی جگہ اختیار کرتا ہے + کیمیاگری کے ذریعہ اشیا کے جزو علیحدہ علیحدہ کرنیکے علم کی تقویت رکھکر ڈاکٹر لوگ گوشت کے مقطرون کا استعمال بتلاتے ہین جنہین کہا جاتا ہے کہ وہ تمام اجزا شامل ہین جو جسم کے

---

۵۱ یہ بھی ایک قسم کی کمی خون ہی جو کہ عورات کو حیض کے فتور سے ۱۵ سے ۲۵ برس کی عمر مین ہوتی ہے - جلد کا رنگ سبز یا زرد سبزی مایل ہو جاتا ہے + ۵۲ یعنی بیماریون سے لڑنے کے لیئے ادویات کا لشکر امراض کی جنگ گاہ مین موجود ہے +

۵۳ یہ خصوصاً وہ بیماریان ہین جنکا اس باب مین ذکر ہے +

بنانے اور قایم رکھنے کے لیئے ضروری ہین + وے ایک اچھی مقدار غذا کی کھانا بتلاتے ہین - وے گولیان - پڑیان - کونین - اور فولاد کو اوسکی مختلف شکلون مین نسخون مین تجویز کرتے ہین + اور اس علاج کا نتیجہ کیا ہوتا ہی عموماً ٹھیک برعکس اوسکے جو کہ[1] مطلوب ہی + خون اور بھی کم ہوجاتا ہی - مریض زیادہ کلوروٹک[2] ہوتا جاتا ہی - اور دوسری تکالیف اوسکے ساتھ اور پیدا ہوجاتی ہین - خاص سبب جسکا کہ خلاف قدرت علاج بہ ادویات ہی + اگرچہ یہ تعجب انگیز معلوم ہو مگر یہ آجکے دن ایک امر واقعی ہے کہ ہم نوزائیدہ بچونکو بھی بیماری کمی خون مین مبتلا دیکھتے ہین +

ان باتونکے دیکھنے سے ہم اس نتیجہ کو پہونچتے ہین کہ موجودہ زمانہ کا علاج اور غذا ان امراض کے لیئے ٹھیک[3] نہین ہین + یہ بھی تسلیم کرلینا ہوگا کہ کیمسٹری غلطیونکے روکنے کے قابل نہین ہی جبکہ یہ زندہ جسم کے اندر کی کارروائیونمین دست اندازی کرتی ہی + ہمارے تجربہ کی رو سے جملہ قسم کے مصنوعی مقطرات اور مصنوعی طیار کی ہوئی اشیا جو مریض کے کھلانے مین استعمال کیجاتی ہین - بہت ہی مشکل سے ہضم ہوتی ہین اور درحقیقت اکثر بالکل ہضم نہین ہوتین + قدرتی حالت مین کھانے جو پکانے اور مصالحہ جات کے ذریعہ سے تبدیل نہین کیئے گئے ہین ہمیشہ سب سے جلد ہضم ہوجاتے ہین +

میرا نیو سائینس آف ہیلنگ یعنی نیا علم شفا بخشی ایک بالکل مختلف علاج ان امراض کا بتلاتا ہے + ظاہری علامات انیمیا اور کلوروسس کی ہمکو اونکی ماہیت کا کچھ بھی صاف حال نہین بتلاتی ہین + ہم اس امر کو جانتے ہین کہ تندرست جلد کا رنگ کبھی زرد مثل کمی خون کے مریض کی رنگت کے نہین ہوتا ہے - نہ وہ کبھی بہت زیادہ - سُرخ - زرد - یا بھوری ہوتی ہے - بلکہ ہمیشہ نم اور گرم رہتی ہے + تندرست خون رنگ مین کھلا ہوا سُرخ اور پتلا ہوتا ہے - خون جسمین کہ مادہ فاسد بھرا ہے برخلاف اوسکے زیادہ کالا قریب قریب سیاہ - گاڑھا اور نصف جما ہوا ہوتا ہے + مزید بران جبکہ مادہ فاسد بہت زیادہ موجود ہوتا ہی تو خون کی رگین قدرے پھیلجاتی ہین اور زیادہ سے زیادہ مقدار خون کی بھرنے کے لیئے تھیلے بنجاتے ہین - یہ پھیلاؤ بوجہ متواتر تناؤ اور اندرونی دباؤ کے جو مادہ فاسد کی موجودگی کی حالت مین ساتھ ہی ساتھ ہوا کرتا ہی - رفتہ رفتہ ہوا کرتا ہی + پس تمام اشخاص مین جو کلوروسس اور انیمیا مین مبتلا رہتے ہین ہم سوائے زرد رنگ کی جلد کے سیاہ رگین بھی بہت

[1] یعنی بالکل اوسکے برعکس نتیجہ نکلتا ہی جو کہ چاہتے تھے کہ نکلے + [2] یعنی کلوروسس زیادہ دیکھنے سے معلوم ہوتی ہی + [3] یعنی صحیح علاج اور صحیح غذا نہین ہوسکتی ہین +

انیمیا یعنی کمی خون یعنی تعدیم الدم - کلوروسس

نمایاں پاتے ہین + تندرست نسین جنمین کہ تندرست اور آسانی سے بہنے والا خون بھرا ہوتا ہی جلد بھی سے تھوڑی سی ہی چمکتی ہین - بہر نمط وہ نیلی رنگت اور تناؤ ظاہر نہین کرتین جو کہ مریضان مبتلاء مرض کلوروسس کی حالت مین اونمین ظاہر ہوتا ہے + اور ایسے شخصونکی حالت مین ہم جلد زرد رنگ کی مرجھائی ہوئی اور سست پاتے ہین جو کہ اکثر موم کی سی رنگت کی زرد مائل بہ سبز ہوتی ہی + پھر کمی خون کے دیگر مریضون مین چہرہ سرخ اور رنگ تازہ ہوتا ہی - لیکن باوجود اسکے کمال ناقابلیت - کمزوری اور کیلوس کا بننا ناکافی ہوتا ہی + بوجہ ظاہری تندرستی کے ڈاکٹر لوگ اس حالت کو "خیالی مرض" کہتے ہین +

انیمیا اور کلوروسس مین ہمیشہ اندرونی گرمی بہت زیادہ ہوتی ہی اور بیرونی سردی معلوم ہوتی ہی + اور ان امراض کی یہان ہی ہمکو تشریح ملتی ہے [ل] جو مثل جملہ دیگر مزمن امراض کے پوشیدہ اندرونی بخار کو بتلاتے ہین +

ناقص ہاضمہ بشمول ناکافی فعل جلد و پھیپھڑونکے یعنی اچھی غذا اور ہوا کی کمی ہی ان امراض کے خاص اسباب ہین + ناقص ہاضمہ کی وجہ سے مادہ فاسد یا غلیظ مادہ کے ٹکڑے جمع ہو جاتے ہین اور زیادہ گرمی اور تناو غیر تندرست جسم مین پیدا کرتے ہین + بحالت جوش بشکل بھاپ کے تمام جسم مین گذرتے ہین اور خصوصاً جسم کے سرون مین یعنی ٹھیک کھال کے نیچے یا کھال کے اندر + کھال مین باریک سے باریک خون کی نالئین اسطور سے رفتہ رفتہ رک جاتی ہین - خون اون تک پہونچنے کے قابل نہین رہتا پس وہ گرمی کا احساس نہین ہوتا جو کہ تندرست جلد مین ملتا ہی + جلد برخلاف اوسکے زرد اور مرجھائی ہوئی معلوم ہوتی ہے +

پس یہ ناقص ہاضمہ ہی جسپر کہ انیمیا اور کلوروسس کا الزام دینا چاہیئے + پھیپھڑون کی سستی معہ اسکے نتائج کے ایک دوسرا سبب ہے جو تازہ اور تندرست ہوا کی کمی کے باعث ہوتی ہے + بدقسمتی سے وہ خوف جو حکماء لوگ ٹھنڈ لگ جانے کا دلاتے ہین بہت سے آدمیون کو اپنے کمرون کو مناسب طور سے ہوادار بنانے سے روکتا ہے اور پس اسکے قابل ہے کہ خراب ہوا کے نقصان رسان اثرونکو اور بھی

ل اشارہ ہے طرف اون امراض کے -

بہت زیادہ کارگر ثابت کرے + مدرسہ ادویات کے لوگ خوب جانتے ہین کہ یہ پھیپھڑے ہی ہین جو تازہ ہوا سے سانس لیکر خون کو بنایا کرتے رہتے ہین - تاہم بیماری کی حالتون مین مریض کو اوسکے کمرے ہی مین محدود رکھنے کی اور اوسکو تازہ ہوا لگنے سے ہر طرح بچنے کی ہدایت کر کے غلطی کرتے ہین + بلکہ[۱] یہ بھی جو کہ علاج بہ ادویات کے طریق کے نقص کو ایسے صاف طور سے بیان کرتی ہے تشریح طلب ہے +

الوپیتھی جو کہ مرض کے اصلی سبب کو نہین شناخت کرتی - مادۂ فاسد کو جسم سے نکالنے کی کوئی کوشش نہین کرتی - بلکہ مرض کی علامات کو محض دبانے کی کوشش کرتی ہے + یہ ہر بیماری کو ایک حالت مزمن مین تبدیل کر دیتی ہے - جسکو کہ میرے علم سے عدم واقفیت رکھنے والے نہین جان سکتے - اور اسکو "شفا" بتلایا جاتا ہے + لیکن جیسا کہ ہم معلوم کرینگے یہ شفا محض نمایشی ہی ہے واقعی نہین ہی + بدقسمتی سے اسوقت تک کسی کے قبضہ مین یقینی اور بے خطا طریقہ ان نمایشی شفاون کے دریافت کرنے کا نہین رہا ہے + بہر کیف اب ہمارے پاس سائنس آف فیشیل اکسپریشن موجود ہے جو کہ اس طریقہ علاج کے ہر ایک شاگرد کو اس بات کے پہچاننے کے قابل کرتا ہے کہ آیا شفا واقعی ہوئی ہے یا نہین +

جبکہ خلاف قدرت ادویات کمئی خون اور کلوروسس کے آرام کرنے مین استعمال کیجاتی ہین تو معدہ اور بھی زیادہ ناقابل ہضم مادہ سے بھر دیا جاتا ہے اور حالت زیادہ خراب کر دی جاتی ہے + یہ امراض مادۂ فاسد کے جسم سے خارج کر دینے سے ہی اچھے کئے جاسکتے ہین لیکن ادویات سے کبھی نہین + ادویات سے جنمین کہ وہ عزیز دوا بھی مرض اینمیا کی یعنی فولاد شامل ہی - معدہ جلد ایسا کمزور ہو جاتا ہے کہ مریض کو بالکل بھوک بجز بہت مصالحہ دار اور تیز اور ترش غذا کے کھانے کے نہین لگتی + مگر ہمکو یقین ہے کہ اس قسم کے کھانے ایسے ہی اچھے ہین جیسے کہ بالکل غیر ہضم ہونیوالے کھانے - اور طبیعت کو صرف رغبت دلا دینے کا ہی کام کرتے ہین

[۱] یعنے غلطی جسکا ذکر ابھی آیا ہے +

انیمیا یعنے کمیٔ خون یعنی تقدیم الدّم - کلوروسس

یہانتک کہ صحیح بھوک لگنی بند ہوجاتی ہے + تب ڈاکٹر ایک بہت ہی بڑی مقوی غذا یعنی پرورش کرنے والی - شراب ہاے گوشت - انڈے تجویز کرتے ہین - اور مدد کے لیئے پہلے سے اور بھی زیادہ تیز ادویات دیتے ہین + اسکے بعد مریض آخرش یہ دیکھکر کہ اوسکے طبیب اوسکو کچھ نفع نہین پہونچاتے - ناامید ہونے لگتا ہے اور صرف اُسوقت - جبکہ بدقسمتی سے وہ ایسی خراب حالت مین ہے - عموماً میرے مشورہ کا خواہشمند ہوتا ہے + میرے علاج مین اول ہی ہفتہ معمولاً میرے مریضون کی انکھین کھول دینے کے لیئے کافی ہوتا ہے کہ وہ غلطی مروجہ علاج ڈاکٹری کی دیکھ لین - اور علاج مین کامیابی کا نتیجہ اونکو آخرش میرے نیو سائنس آف ہیلنگ کا سرگرم پیروکار بنا دیتا ہے +

جو ہین کہ مادہ فاسد جو کہ مسامات کو بند کیئے ہوئے اور دوران خون کی روکے ہوئے ہے - دور کردیا جاتا ہے خون پھر جسم کی سطح تک گردش کرنے لگتا ہے جسم مین گرمی پھر لاتا ہے - اور اوسکو صحیح رنگ اور نم حالت پر پھر پہونچا دیتا ہے +

آسانی سے ہضم ہونیوالی اور غیر محرک غذائین جنکے استعمال کی مین ہدایت کرتا ہون وہ مریضان انیمیا (کمی خون) اور کلوروسس کے لیئے خصوصاً موزون ہین +

مین پھر کہتا ہون کہ تازہ - قدرتی ہوا جیساکہ میدان مین یا ہمارے کمرون مین جبکہ کھڑکیان کھلی ہوئی ہون ملتی ہے - مثل پانی کے قدرتی طور سے اوس کیوریٹو کرائی سس کو جو کہ نیچر ہمارے جسم مین پیدا کرتی ہے امداد پہونچانیکی قوت رکھتی ہے + بدقسمتی سے ہمارے حکماء صادق ٹھنڈ کے خطرہ سے بچنے کے خیال سے ان دو اشیائے ضروری یعنی تازہ ہوا اور سرد پانی کے استعمال کو منع کرتے ہین - یہ ایک ثبوت اس امر کا ہے کہ وہ کسقدر کم زکام کی ماہیت کو سمجھے ہین + بغیر عظیم نقصان جسم کو پہونچائے ہوئے - زکام کو پورے طور سے آرام کرنیکے قابل نہوکر وے سب سے پہلے اس امر کی کوشش کرتے ہین کہ انکے اظہار کو روک دیا جاوے - اور اس مقصد کے حاصل کرنے مین اون وسائل کو استعمال مین لاتے ہین جو کہ جسم مین طبیعت کے پلٹا لینے کی قوت کے دبا دینے کیلئے سب سے زیادہ موزون ہین +

مگر ہر شخص کے نزدیک جس نے کہ میری رائے متعلق بہ امراض کو پڑھا ہے زکام ایک بالکل ہی بے ضرر علامت ہے - درحقیقت یہ کوئی ایسی چیز ہے جسکا کہ آنا مبارک ہونا چاہیئے (مقابلہ کے لیئے دیکھو صفحہ ۷۰) + کسی واقعی تندرست آدمی کو زکام ہو ہی نہین سکتا کیونکہ اوسکے جسم مین کوئی مادہ فاسد

ہے ہی نہین + اور پھر کہ ایک شخص جسمین کہ ایسامادہ موجود ہی - لیکن وہ قدرتی طریقہ مین زندگی بسر کرتا ہے۔ وہ اس بات کو جانتا ہی کہ سرد پانی معہ تازہ ہوا اور غیر محرک غذا کے استعمال سے وہ اپنی تندرستی حاصل کرنے کے قابل ہوجاویگا + وہ اسطریقہ سے ایک قسم کی مضبوطی اور اندرونی جسمانی پاکیزگی ایسی حاصل کرلیویگا جو کہ اوسکے پاس پیشتر کبھی نہین تھین + وہ اس بات کو بھی جانتا ہی کہ زکام جو کہ خصوصاً حالت گرمی و سردی کے دفعتاً تبدلات سے ہوا کرتے ہین - صرف تازہ ہوا سے ہی پیدا ہوتے ہین جو تازہ ہوا کہ جسم کی قوت زندگی کو اسقدر تقویت پہونچا دینے والی ہوتی ہے کہ اوسکو ایک کیورے ٹیو کرائی سس کے پیدا کرنیکے قابل کرے - جو کہ بشکل زکام ظاہر ہوتا ہی + اس کرائی سس کے ذریعہ سے جسم ایک مقدار مادہ فاسد کے خارج کرنیکی لایق ہوجاویگا + پس ایسا کرائی سس نقصان پہونچانے سے بہت دور ہو کر جسم کو بہتر تندرستی حاصل کرنے مین امداد پہونچاتا ہے +

انیمیا اور کلوروسس کے بیمارونکا علاج ہر واحد خاص کے موافق ہونا چاہیئے - ملایم یا تیز جیساکہ موقع ہو + ایسی صلاح جو کہ ہر مریض کے ٹھیک ٹھیک متعلق ہوجاوے نہین دیجا سکتی + مگر رپورٹ مندرجہ ذیل سے مقدم اصول ہاے عام جانے جا سکتے ہین -

ایک لڑکی ۱۹ سالہ الوپیتھیک علاج مرض کلوروسس کا ۱۵ برس کی عمر سے کر رہی تھی + اوسکے طبیب نے اولاً فولاد گولیون کی حالت مین تجویز کیا تھا - پھر عرق کی حالت مین ہمراہ پیپسین اور دیگر ادویات کے + اسکے علاوہ اوسنے مریضہ کو صرف بہت بڑی مقوی غذا - گوشت اور شوربا - ران کا گوشت اور انڈے روزانہ معہ ایک یا دو گلاس شراب ملک ہنگری کی بنی ہوئی کے - استعمال کرنی بتلائی - بجای چاء اور قہوہ کے اوسنے خوب کڑھے ہوئے دودہ کی سفارش کری + پانی کے نسبت اوسنے کہا کہ شاید اوسمین بہت خطرناک وبائی اثر موجود ہون - پس اوسنے مریضہ کو "قوت بخش شراب بیر" پینے کا مشورہ دیا + اوسکی ہدایات پر مہینون و برسون تک بہت ایمانداری کے ساتھ چلا گیا - مگر کامیابی نہوئی + اوس لڑکی کی حالت اول تو خراب تھی ہی - اس علاج سے اور بھی زیادہ خراب ہوگئی + اوسکا ہاضمہ زیادہ کمزور ہوگیا - باوجود قوت بخش غذا کے وہ واقعی بھوک سے ہلاک[۱] کی جا رہی تھی - دمبدم وہ زیادہ کمزور زیادہ زرد - اور دل مین زیادہ غیر مطمئن ہوتی گئی + اوسکو صاف طور سے معلوم ہوا کہ ڈاکٹر

---

۱ یعنی گو کہ غذا کھاتی تھی مگر جسم کو نہ لگتی تھی یعنے جسم غذا کا بھوکا ہی رہتا تھا -

انیمیا - یعنی کمی خون یعنی تعدیم الدم - کلوروسس

کے نسخون نے اوسکو کچھ نفع نہ بخشا - تاہم اوسنے الزام اونپر نہ رکھا بلکہ اپنے ہی جسم پر اس یقین کے ساتھ کہ وہ تندرستی پھر حاصل کرنے کے ناقابل تھی + وہ قوت بخش غذا جو کہ وہ کھاتی تھی - یہ سچ ہے کہ اوسکے جسم سے ہوکر باوجود قبض کے نکلجاتی تھی - لیکن اوسنے جسم کے لیئے کوئی غذائیت نہ پہونچائی کیونکہ معدہ بالکل کمزور ہوگیا تھا + سن بلوغ سے اوسکا حیض کبھی صحیح نہوا تھا - ہمیشہ بے قاعدہ ہوتا تھا + اسطور سے بعد چار سال الوپیتھک علاج کے اوسکی حالت بالکل ہی خراب تھی + غمگین اور زندگی سے بیزار تقیح - متوہم - خیالات خودکشی مین گرفتار - بے حد گھبرانے والی - دوسرون کے اور خود کے لیئے ایک بار - یہ بیچاری لڑکی جس کا علاج غلط طور سے ہوا تھا میرے ہاتھون مین آئی + مین نے فوراً اوسکی غذا تبدیل کردی - بالکل غیر محرک - آسانی سے ہضم ہونے والی نباتاتی غذا اوسکو دلائی - پینے کے لیئے محض صاف پانی - اور علاوہ انکے کھلے ہوئے میدان مین زیادہ محنت کرنے کی ہدایت کری + دیگر ہدایتین یہ تھین - کھڑکیان کھول کر سونا اور تین فریکشن باتھ روزانہ اور دو اسٹیم باتھ ہر ہفتہ مین لینا + ایک ہفتہ کے اندر مریضہ کے دل کا نقشہ بالکل تبدیل ہوگیا + اوسکی زندگی سے بیزاری اور خراب حالت اولٹ کر زندگی سے خوش اور خرمی کی حالت واقع ہوئی + اندر چار مہینہ کے ہاضمہ اور حیض دونون بالکل صحیح ہوگئے تھے اور یہ کہنا چاہیئے کہ لڑکی نے ازسرنو جنم لیا + اوسکی جلد جسکو پہلے پسینہ نہین لایا جاسکتا تھا اب نم اور گرم جیسا کہ چاہیئے ہوگئی + اور چھ مہینہ مین لڑکی نے تعجب انگیز طریقہ مین ترقی کری اور ایکسال کے اندر اوسکو کلی شفا ہوگئی +

(میرے مطب مین سے اور زیادہ معالجے حصہ چہارم مین مطالعہ کیئے جاسکتے ہین)

امراض گوش و چشم

دے دونون معلوم کرنے کے ضروری آلے - یعنی آنکھ و کان - سخت امراض کے متحمل ہوا کرتے ہین + عموماً بلکہ قریب قریب ہمیشہ ان امراض کی وجہ وہی قوتین بتلائی جاتی ہین جو کہ براہ راست آلات مذکور پر اثر ڈالتی ہین - یہ معلوم کرنے کی کوشش نہین کیجاتی کہ آیا کوئی اس سے زیادہ عمیق سبب تو نہین ہے + میرا طریق علاج اور تجربہ جو کہ مین نے اوسکے عمل سے حاصل کیا ہے کوئی طریقہ شک کرنے کا نہین دیتے کہ تمام بیماریان آنکھ و کان کی بلا لحاظ اس امر کے کہ کس نام سے وہ پکاری جاتی ہین اندرونی مرض خرابیون سے پیدا ہوتی ہین + کیا تو اونکا پتہ ایسی حالتون تک چلتا ہی جہان کہ دبی ہوئی بیماری مثل - ڈفتھیریا - خسرہ چیچک[۱] - اسکارلٹ بخار - نے کوئی مرض کا نیا واگنے والا مادہ چھوڑا ہو یا وے ٹیکہ[۲] لگنے سے پیدا ہوتے ہین + میرا سائنس آف فیشیل اکسپریشن اسکی پوری تصدیق کرتا ہے + اسکی مدد سے یہ بات ثابت کیجا سکتی ہے کہ آنکھ یا کان کی ہر ایک بیماری کے ساتھ ہی ساتھ اوسی کے مطابق جسم مین عام طور سے مادہ فاسد موجود رہتا ہے + مطلب یہ ہے کہ یہ بات دکھلائی جاسکتی ہی کہ جسم مین مادۂ فاسد کا ایک ایسا اجتماع ہوتا ہے جو کہ براہ راست اون امراض سے تعلق رکھتا ہے جو کہ آنکھ و کان مین نمودار ہوتے ہین +

یہ بالکل غیر ممکن ہے کہ ایک شخص جسکو آنکھ یا کان کا مرض ہو وہ اور باتون مین تندرست ہوسکے + مادہ فاسد ضرور ہوگا جو کہ اون جگھون تک جنمین کہ تکلیف ہے ضرور پہونچا ہوگا قبل اسکے کہ مرض پیدا ہوسکے + ایسی کارروائی برسون پیشتر بامداد سائنس آف فیشیل اکسپریشن جان لی جاسکتی ہے + اول ہم کو امراض گوش پر باحتیاط غور کرنے دیجئے[۳] +

---

۱ اسکے لفظی معنی جلد یا جھلی کے ہین اور اصطلاح اطبا مین یہ ایک چھوت دار شدید وبائی بیماری ہی جسکو ڈاکٹر لوگ کہتے ہین کہ ایک خاص زہر سے پیدا ہوتی ہی اسمین مریض نہایت نقیہ ہوجاتا ہی حلق دکھنے لگتا ہی اور ایک قسم کی کاذب جھلی اوسمین پیدا ہوجاتی ہی + دیکھو نیز صفحہ ۴۴ - اس کتاب کا +

۲ دیکھو صفحہ ۴۰ مین اسکا بیان مفصل - ۳ یعنی چشم و گوش کی بیماریان +

امراض گوش وچشم

جبکہ مادہ فاسد کانون تک پہونچ جاتا ہی تو اول نتیجہ یہ ہوتا ہی کہ کان کی باریک نالیان رک جاتی ہین + کان کا پردہ اکثر پھٹ جاتا ہی یا ڈھیلا ہوجاتا ہی اور تھرّانے کے ناقابل ہوجاتا ہے یعنی آواز کی لہرونکو صحیح طور سے پہونچانے کی ناقابل ہوجاتا ہی + اس طریقہ مین درمیانی حصہ[۵۱] کان کی سوزش پیدا ہوجاتی ہی - جس سے کہ اظہار اجتماع مادہ فاسد کا وہان ہوتا ہی + اس قسم کے اجتماع مین ایسا اکثر وقوع مین آتا رہتا ہی کہ اگر دباؤ مادۂ فاسد کا نیچے سے اوپر کو زیادہ ہے تو ایک حالت حاد پیدا ہوجاتی ہے + اندرونی کان سے تب مواد اکثر خارج ہوجاتا ہی - چونکہ جوش کھانیوالا مادہ فاسد برابر باہر نکلتا رہتا اسطور سے وہ مشہور مرض اوٹوریا یا کان کا بہنا پیدا ہوا + اگر یہ حاد حالت قدرتی طور سے وقت مناسب کے اندر آرام نہوئی تو اور بھی زیادہ بوجہ مادّہ فاسد کا ہوجانا اور اکثر اوقات عضو سماعت کا ضائع ہوجانا اوسکا انجام ہے + جسقدر زیادہ کہ مرض بذریعہ ادویات علاج کرکے اندر گھسا دیا جاتا ہے اوسیقدر زیادہ خراب حالت اوسکی ہوتی ہے +

ہر شخص کو جس کسی نے کہ میری پہلی تشریحات کو ذہن مین رکھا ہے یہ صاف ہوگیا ہوگا کہ ایک تو کان کا بہنا اور سر مین ٹھنڈ (زکام) اور دوسرے سوزاک اور سفیدی کا ایک ہی مشترکہ سبب ضرور ہے + مین دعوی کرتا ہون کہ یہ تمام مختلف امراض محض مادہ فاسد سے ہی پیدا ہوتے ہین - جو کہ جسم مین اکھٹا ایک پوشیدہ حالت مین پڑا ہوکر جوش کی حالت حاد مین تبدیل ہوتا ہے اور پس پیپ یا بلغم[۵۳] وغیرہ بناتا ہی + جوش کی حالت ایک قسم کی سوزش میوکس ممبرین[۵۲] اور جسم کے حصص متعلق مین پیدا کردیتی ہے اور یہ سوزش کسی سخت حالت مین کشادہ بہتے ہوئے زخم یا چھوٹے چھوٹے پھوڑے شاید پیدا کردے + یہ سوزش کی حالت جسم کے اون اندرونی حصون مین خاصکر دیکھی جاسکتی ہے جنکا کہ باہر کی ہوا سے کوئی براہ راست سلسلہ نہین ہی + ہملوگونکے لیے یہ بہت ضرورت کی بات ہی کیونکہ یہ یقینی پہچان جسم مین بیحد اندرونی[۵۴] بار ہونیکی ہی - اور مزید بران ایک ثبوت اس امر کا ہی کہ

---

[۵۱] کان کے تین حصے کیئے گئے ہین - اندرونی - درمیانی - بیرونی + [۵۲] وہ شے جو کہ زکام کی حالت مین مختلف شکلون مین ناک و منہ سے خارج ہوتی ہی + [۵۳] یعنی لعاب دار جھلی + [۵۴] یعنے جسم کے اندر مادہ فاسد کا بار ہونیکی ہے +

جسمانی قوت زندگی اب بھی مادہ فاسد کو بذریعہ کیورے ٹیوکرای سس نکالدینے کی موجود ہے +

امراض چشم مین بھی حالت ٹھیک ایسی ہی ہوتی ہے + مادہ فاسد آنکھ کے اندر کی کرسٹلائن لنز یعنی درمیانی رطوبت کو بھر دیتا ہی۔ اوسمین خرابی ڈالدیتا ہی۔ اور قوت بصارت کو کمزور کردیتا ہی + یہی مایوپیا[ل] یا کم نگاہ کا باعث ہی + دیگر بیماریون مین مادہ فاسد اندرونی آنکھ کے پردون مین چلاجاتا ہی جس سے کہ زرد دھبہ آنکھ کے اندر کا اور اوسکے تعلق کی رگین ہٹ جاتی ہین یا ڈہک جاتی ہین اور مرض جسکو کہ سیاہ موتیا بند (اماروسس) کہتے ہین پیدا کرتی ہین +

گرے کیٹیریکٹ یعنی بھورا موتیا بند بھی اسی طریقہ مین پیدا ہوتا ہی۔ آنکھ کے شفاف آئینہ[ک] کے اوپر ایک تاریک پردہ بنجاتا ہی جو کہ دوسری کوئی اور شئے بجز اوس مادہ فاسد کے نہین ہی جو کہ آنکھ کے اندر اور آنکھ کے شفاف آئینہ کے اندر داخل ہوگیا ہے + یہ وہ حالتین ہین کہ جو عموماً صرف مدت کے متواتر اجتماع مادہ فاسد کیوجہ سے ہوتی ہین اور اسیوجہ سے معمولاً زیادہ عمر کے آدمیون مین واقع ہوتی ہین +

سبز موتیا بند (گلاکوما) آنکھ کے ڈھیلے کا بیجد تناؤ۔ آنکھ کے اندر مادہ فاسد کے جوش مین آنے سے ہی صرف پیدا ہوتا ہی + پکی ڈاکٹری کے مدرسہ کے قائمقامان۔ اس مرض کو مردم چشم کا ایک ٹکرہ کاٹکر علحدہ کرکے اچھا کرتے ہین۔ جسمانی قوت زندگی کو اوسکے ضروری شفادینے کے کام سے ہٹاکر دوسری طرف محض پھیر دیتے ہین + وے آنکھ کو عیب[گ] دار کردیتے ہین اور تو بھی اصلی مرض کو اوسی حالت مین چھوڑ دیتے ہین۔ آنکھ کی حالت مین ایک قسم کی تبدیلی بہرکیف اس عمل جراحی سے پیدا کردی جاسکتی ہے +

جبکہ ہم اس سب کو خیال مین لاتے ہین تو یہ بخوبی روشن ہوجاتا ہی کہ آنکھ پر تمام جراحی عمل بیفائدہ ہین جو کہ صرف ظاہری علامات کے دور کرنیکو کئے جاتے ہین۔ مگر مرض کے سبب کو جڑ سے دور کرنیکے لئے نہین جسسے وقت کہ نیا اجتماع مادہ فاسد کا نہین ہوتا ہی عمل جراحی مین کامیابی معلوم ہوتی ہی + لیکن جب کبھی کہ مادہ فاسد کی حالت یا جگہہ مین تبدیلیان واقع ہوتی ہین۔ جیسے ہونے مین کہ شکل سے خطا ہوگی تو بیشتر کی یا نئی علامات مرض کی فی الفور ظاہر ہوتی ہین۔ اور کامیاب عمل جراحی کے بے سود ہونیکو ظاہر کرتی ہین +

[ل] وہ مرض ہی جس مین کہ آنکھ سے قریب کا نظر آتا ہی۔ [ک] مراد اوس حصہ آنکھ سے ہی جو کہ اس قسم سے بنا ہوا ہی جسکے ذریعہ سے کہ بیرونی اشیاء کا عکس اندرونی پردہ پر پڑتا ہی اور پس شکل ہرشے کی نظر آتی ہی + آنکھ کی اوس طرح کی بناوٹ سے جیسے کہ فوٹوگرافی کا آئینہ ہوتا ہے اسجگہ مراد ہے۔ انگریزی مین اوس آئینہ کو لینس کہتے ہین۔ [گ] یعنے کاٹ کر بدنما کردیتے ہین +

امراض گوش و چشم

ایجیٹیشن[ف۱] آئی ڈیزیز - یہ مرض جوکہ خصوصاً بچپن مین ایسا زیادہ ہوتا ہی عموماً اولاد مین وراثتاً پہونچے ہوئے مادہ فاسدہ کے جوش کے سوای اور کچھ نہین ہی - جو مادہ فاسدہ کہ کسی اتفاقیہ سبب کی وجہہ سے تیز جوش کی حالت مین آکر سوزش معہ ورم پیدا کر دیتا ہے + اسکا نتیجہ یہ ہے کہ شفا بھی بہت آہستگی سے ہوتی ہی - بہت زیادہ صبر کی ضرورت ہوتی ہی + ایسی بہت سی حالتون مین میرے طریقہ علاج کو بہت ہی زیادہ کامیابی ہوئی ہے + ذیل کے دلچسپ رپورٹ ہاے شفا تمثیلات کا کام دیوینگی +

ایک چھوٹا لڑکا عمر ۸ سالہ ایجیٹیشن آئی ڈیزیز مین مبتلا ہوا اور اسکا علاج اٹروپیا[ف۲] کو آنکھ مین قطرہ قطرہ ڈالکر اور چار سال تک مختلف علاج گاہون مین جو بہت کم و مریضون کے لیئے مخصوص تھین اور نج کے شفاخانو مین ہوا تھا - مگر کامیابی نہوئی تھی + اطبانے آخر کار یہ تصفیہ کیا کہ لڑکا مرض ہائی ڈروسیفلس (دماغ کے اوپر پانی) مین مبتلا تھا - اور یہ کہ اب اوسکے لیئے کچھ اور زیادہ نہین کر سکتے تھے + اوسکی مان بس اوسے میرے پاس لائی + بذریعہ اپنے سائنس آف فیشل اکسپریشن مینے یقینی جان لیا کہ اوسکا اعتدال ہی بڑھا ہوا سر اور آنکھ کے ڈھیلے کی سوزش درحقیقت کسی ہیپشیر کے آرام نہو گئے ہوئے مرض کے نتائج تھے + مینے اوسکی مان کے تئین یہ اور بتلایا کہ اس حالت مین شفا بہت بڑے صبر کے ذریعہ سے ہی حاصل ہو سکیگی کیونکہ مادہ فاسدہ کا بوجھ کھر مین تھا + ہر روز تین سے چار تک ٹھنڈک پہونچانیوالے غسل لینے پڑے اور غیر محرک غذا کا استعمال کرنا پڑا + ایک ہفتہ کے ختم ہونے تک ہی سوزش بہت زیادہ جاتی رہی تھی - اور اب لڑکا اپنی آنکھین کچھ کچھ کھول سکتا تھا جوکہ پیشتر بالکل ہی غیر ممکن ہو گیا تھا + اب ہاضمہ بھی قریب قریب اعتدال پر تھا - اور انتڑیان خوب صاف تھین + دو ہفتہ بعد آنکھون مین روشنی سی کھجلاہٹ[ف۳] پھر نہین ہوتی تھی + درمیان چوتھے ہفتہ کے وہ بچہ اسکارلٹ[ف۴] فیور مین پھر مبتلا ہوا جسم نے اب اسقدر زیادہ قوت حاصل کر لی تھی کہ وہ اسکارلٹ فیور کے ذریعہ سے شفا ہونیکی کارروائی کو جاری رکھ سکے - جو کہ لڑکے کے چوتھے سال مین شروع ہوئی تھی - مگر دبا دی گئی تھی + جبکہ بخار جاتا رہا تو آنکھون کی سوزش اور دماغ کے اوپر کے پانی کو بھی معلوم ہوا کہ شفا ہو گئی +

ف۱ اسکو ٹراکوما بھی کہتے ہین - ایک قسم کے ریزے آنکھ مین ہو جاتے ہین اونکی رگڑ سے آنکھ مین سوزش اور ورم ہو جاتا ہی - آنکھونکی روشنی اگر علاج مین غفلت کیجاوے تو جاتی بھی رہتی ہے ف۲ ایک زہریلی دوا ہے جوکہ ڈاکٹر لوگ قطرہ قطرہ کرکے آنکھون مین بہت سے امراض مین ڈالتے ہین + ف۳ مطلب ہی کہ چوندھ نہین لگتی ہی + ف۴ ایک قسم کا بخار ہے - اسکو سرخ بخار کہتے ہین +

ڈبل وژن یعنی ایک شی کا دو دکھلائی دینا۔ پیدا ہوتا ہی بوجہ اجتماع مادہ فاسد درمیان آئینہ چشم
و زرد دہتہ کے۔ یا براہ راست آئینہ چشم یا مردم چشم کے اندر یا اوپر مادۂ فاسد کے جمع ہوجانے سے + میری طرق سے
اوسکا علاج کرنے مین یہ اکثر ظہور مین آیا ہی کہ مادہ فاسد کے واپس آنے اور اُن تبدیلیون کی وجہ سے جو اسطور سے
جسم مین ہوا کرتی ہین نہ صرف ڈبل وژن بلکہ آنکھ کی چندروزہ صاف روشنی بھی نظر کے چندروزہ جزوی
یا کلی دھوندلاپن سے باری[۵۱] باری سے تبدیل ہوتی رہتی ہے +

اسکوِن ٹنگ یا بھینگاپن آنکھ کے ڈھیلے کو گھمانے والی رگون مین اجتماع مادہ فاسد کی وجہ سے
پیدا ہوتا ہے + ان رگون مین سے کسی ایک رگ مین مادہ فاسد اکٹھا ہوجاتا ہی یا راستہ مین ٹھیر جاتا ہی۔ پس
اسطرح اوسکو زیادہ سخت زیادہ تناؤ کا۔ زیادہ موٹا۔ اور اکثر بالکل اسکے کام کرنے کے ناقابل بنا دیتا ہی + اسکا
لچک پن جاتا رہتا ہے۔ اور بوجہ تناؤ ہوجانے کے یہ رگ۔ بمقابلہ اون دوسری رگون کے جو کہ ڈھیلہ آنکھ
کے گرد واقع ہین اور جو آنکھ کو پھراتی ہین۔ چھوٹی ہوجاتی ہی + اس طریقہ مین کل آنکھ رفتہ رفتہ اس
مادہ فاسد کی بھری ہوئی رگ سے ایک طرف کو کھینچ جاتی ہے اور پس اپنی اصلی جگہ کو چھوڑ دیتی ہے +
ایسی حالت مین حکماء صادق اس چھوٹی رگ کو کاٹ کر علیحدہ کر دیتے ہین۔ اسطرح پھر ثابت کرتے ہین
کہ پیشۂ طبابت والے ان امراض مین مرض کی اصلی ماہئیت کو کسقدر کم سمجھتے ہین + آنکھ[۵۲] کی اس رگ
سے مادہ فاسد کو خارج کردینے سے بھینگاپن قدرتی اور مناسب طریقہ مین شفا پاسکتا ہی + جیسا کہ
خوب معلوم ہی۔ آنکھ کی رگین ایک گچھے کی شکل مین سر کے اندر دوڑتی ہین اور ایک دوسرے کے اوپر کو ہو کر
گذرتی ہین۔ پس بائین آنکھ کی رگ سر کے دہنی جانب کو جاتی ہی اور دہنی جانب کی رگ بائین طرف کو +
پس ایسا ہو سکتا ہی کہ بائین جانب مادہ فاسد ہونے سے دہنی آنکھ مین بیماری ہوجاوے بوجہ اسکے
کہ اوسکی رگ بائین جانب کے مادہ فاسد سے خراب ہوگئی ہے۔ اور علیٰ ہذا اسکے برعکس صورت مین بھی +
مین آنکھ کے متعلق تمام مختلف بیماریونکی تفصیل مین جو کہ زمانہ حال کے ماہرین امراض چشم بہت ہوشیاری
سے کرتے ہین داخل ہونا نہین چاہتا + اون[۵۳] سب کا ایک ہی سبب ہی یعنی مقام خاص کا مادۂ
فاسد سے کم و بیش بھر جانا + مگر ایک بات مین کہونگا + قریب قریب ہر حالت مین مادہ فاسد کی موجودگی

[۵۱] اس فقرہ کا مطلب یہ ہی کہ دوران علاج مین ایسا ہوتا ہی کہ آنکھ کی روشنی چندروز کیلئے بہت صاف ہوجاوے اور چندروز کے لئے تھوڑی یا پوری دھوندلی ہوجاوے یعنی
ایک ایام کیلئے صاف نظر آنے لگے اور پھر دھوندلا اور اسطرح سے چند روز سلسلہ جاری رہے + [۵۲] یعنی آنکھ کی رگ + [۵۳] یعنی اون سب امراض چشم کا +

امراض گوش وچشم

کی کیفیت مختلف ہونے کی وجہ سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ علامات بھی مختلف ہونگی + علاوہ اسکے بدنیوجہہ کہ بنی نوع انسان مین دمبدم مادہ فاسد بڑہتا جاتا ہو۔ نئی بیماریان بھی ہمیشہ پیدا ہوتی جاوینگی + یہی وجہہ ہے کہ ڈاکٹر لوگ کبھی اونکی ترتیب اقسام سے فارغ نہین ہوتے۔ کیونکہ نئے نئے امراض ہمیشہ ظاہر ہوتے جاتے ہین اور واقعی ہر ایک کیلئے ایک نئے نام کی اور عموماً ایک نئی دوا کی ضرورت ہوتی ہو + ہمکو مختلف امراض چشم وگوش کے علامات مین فرق ہونے سے کوئی مطلب نہین ہو + ہم جانتے ہین کہ ان امراض مین سے ہر ایک کے آرام کرنے کے لیئے صرف ایک ہی علاج ہے جو کہ سبب کو دور کردیوے گا۔ یعنے مادہ فاسد کو نکالدیوے گا + علاج وہ ہی ہے جو کہ بار بار کامیاب ثابت ہوا ہے یعنی کل مادہ فاسد کو اپنے راستہ پر واپس کردینا چاہیئے اس غرض سے کہ مواد خارج ہونے کے قدرتی اعضا کے ذریعہ سے وہ جسم سے نکال دیا جاوے + اس غرض کے لیئے میرے ٹھنڈک پہونچانے والے غسلون اور قدرتی۔ غیر محرک غذا کا استعمال کرنا چاہیئے + اکثر میرے بھاپ کے مقامی غسل بھی بطریق مذکورہ بصفحہ ۱۰۵ فائدہ کے ساتھ لیئے جا سکتے ہین +

میرے طریق علاج سے امراض چشم وگوش کے آرام ہونے کے متعلق یہ بات ہی کہ جہان کہین کہ یہ آلات ضایع نہین ہوئے ہین۔ تو حاد حالتین جنمین کہ سوزش موجود ہے بہت جلدی اچھی ہو سکتی ہین۔ اکثر چند دنون مین ہی + بہر حال درد تو اس عرصہ مین جاتا رہیگا۔ اور اوسیکے ساتھ ہی ساتھ دوامی خرابی کا خطرہ بھی۔ چنانچہ کلی شفا بھی چند دنون یا چند ہفتون مین عموماً اوسکے بعد ہو جاویگی + اون موقعون پر بھی جہانکہ آلات بصارت یا سماعت جزوی ضایع ہو گئے ہین۔ ایک قسم کی اصلاح (گو کہ شفا نہین) آلات مجروح کی حالت مین ہو سکتی ہے۔ جو کہ بہر نوع کچھ کارآمدگی کی حالت مین عمر بھر قایم رہ سکین +

برخلاف اس کے۔ آنکھ کے اور کان کے امراض مزمن کے شفا کرنے مین جن کے ساتھ کہ عموماً دیگر سخت خرابیان لگی رہتی ہین

۱؎ مراد ہے آلہ بصارت وآلہ سماعت سے + ۲؎ مراد ہو آلات مجروح سے یعنی نقصان رسیدہ آنکھ وکان سے +

زیادہ وقت اور بسا اوقات زیادہ صبر درکار ہے + اس قسم کی حالتونکا پتہ اون امراض مین لگتا ہی
جوکہ مریضونکے ایام طفولیت مین دبادیے گئے ہین + ان امراض مزمن کے آرام ہونے مین بلحاظ موجودگی مادہ
فاسد مہینون یا برسون کی ضرورت ہوسکتی ہے + یہ اسیطورسے سمجھایا جاسکتا ہی کہ کیونکر ظاہرا بالکل
ایکسے دو مریضون مین سے ایک ہی علاج مین ایک مریض کو بمقابلہ دوسرے کے شفا ہونیمین دوگنا
یا سہ گنا وقت لگ جاتا ہے + اسکی وجہ کا انحصار محض مادہ فاسد کے فرق پر ہی ہے +

پھر چند وقوعے اپنے مطب سے لیکر پیش کرتا ہون + دیگر رپورٹ ہا شفایابی حصہ چہارم مین دستیاب ہونگی۔

آنکھ کی بیماری ۔ اوّل واقع کا مریض شہر لیپزگ مین ایک کاروباری آدمی
کا لڑکا تھا اور نوین سال کی عمر سے سفلس (آتشک) مین مبتلا رہا تھا + بائین آنکھ پر
ہی خصوصاً اثر پڑا تھا اور بوجہہ سخت سوزش کے اوسکے جاتے رہنے کا اندیشہ تھا +
لڑکا مادۂ فاسد سے بہت بھرا ہوا تھا جیسا کہ اوسکے معمول سے بڑھے ہوے سر سے ظاہر
ہوتا تھا + یہ مادۂ فاسد کی زیادتی ہی تھی جس سے کہ سفلس آئی اور اپنی ہمراہی
مین آنکھ کی تیز بیماری لائی + شفاخانہ مین پکّی ڈاکٹری کے شاگردون نے آنکھ کا
علاج بہت سی مقدار اٹروپیا کی (ایک بہت زہریلی دوا ہے جوکہ زہریلے اسٹرمونیم
اور اوسی کے برابر زہریلے بیلاڈونا کے عرق سے حاصل ہوتی ہے) ڈال کر کیا تھا۔
جسکے کہ استعمال کے خلاف مین صدق دلی سے ہر ایک شخص کو متنبہ کرتا ہون + اس سے
علاج کرنے مین آنکھ زیادہ خراب ہوگئی نیا مادہ فاسد باہر سے اسمین پہونچایے جانیسے۔ جوکہ بذات خود
آنکھ کے کمزور کرنیکے لیئے کافی تھا + اس علاج کا نتیجہ کیا ہوا؟ چھہ ہفتہ اٹروپیا سے علاج کرنیکے
بعد آنکھ بالکل اندھی ہوگئی + اسکی وجہہ سے اوسکا باپ لڑکے کو میرے پاس لایا + مینے آنکھ کا
کوئی مقامی علاج نہین کیا لیکن شکم کے اندر کے اون آلات کو جوکہ رطوبت بدنی کو جدا کرتے ہین بذریعہ
اپنے ٹھنڈے غسلونکے متحرک کیا ۔ غیر محرک غذا بھی بیشک ضروری تھی ۔ ایک ہفتہ کے اندر ہی
بلا شبہ ترقی معلوم ہونے لگی ۔ اور چھ مہینے کے اندر محض سفلس ہی نہین بلکہ آنکھ کی خرابی بھی بالکل
جاتی رہی + کوئی شخص یہ نہین کہہ سکتا تھا کہ لڑکا پہلے کس آنکھ سے اندھا تھا + اوسکی نظر بالکل
ٹھیک ہوگئی اور اوسکی عام تندرستی بمقابلہ پیشتر کے بہتر ہوگئی +

امراض گوش و چشم

بھورا موتیا بند - ایک لیڈی عمر ۶۰ سالہ نے اپنی بائین آنکھ پر بھورے موتیا بند کے لیئے عمل جراحی کرایا تھا - اور بعد اس عمل جراحی کے جو کہ "بہت کامیاب" ہوا تھا اس انکھ سے بالکل اندھی ہو گئی تھی + دہنی آنکھ کے لیئے بھی اوسی عمل جراحی کے کرنے کی تجویز تھی جسوقت کہ پھولا اوس آنکھ کا پک کر عمل جراحی کے لیئے طیار ہو جاوے + یہ واقعہ پھر ایک تعجب خیز ثبوت علم ڈاکٹری (میڈیکل سائینس) کے خام حالت اوسکی غلط تعلیم اور اوسکی غلط تشخیص کا ہے - دوسری آنکھ پر عمل جراحی کا اوسوقت تک ملتوی کرنا جبتک کہ پھولا پک نہ جاوے قابل لحاظ ہے - گویا اوسوقت تک انتظار کرنا ہے جبتک کہ تمام مکان جلنے نہ لگے + آگ کا اول ہی بجھانا جبکہ وہ تھوڑی ہی اور آسانی سے بجھائی جا سکتی ہے - ایک ایسا امر ہے کہ جسکو علم ڈاکٹری (میڈیکل سائینس) نے اسوقت تک نہین سیکھا ہے + بہرکیف اول عمل جراحی کے بعد اس مریضہ کا بھی تمام اعتقاد اس طریقۂ علاج[1] سے بالکل اوٹھ گیا - اور پس وہ میرے پاس علاج کے لیئے آئی + اوسکی قوت بینائی اسدرجہ کمزور ہو گئی تھی کہ اوسکو بجز جھانولیون کے اور کچھ نہ دکھائی دیتا تھا - اور یہ بھی نہین بتلا سکتی تھی کہ اوسکے سامنے پاس ہی کھڑا ہوا شخص مرد ہے یا عورت + اوسمین اجتماع مادۂ فاسد بہت پرانا تھا - اور بچپن مین صرف مرض خوناک سے اوسکا سلسلہ لگتا تھا جو کہ اچھا نہین ہوا تھا بلکہ وبا دیا گیا تھا + اوسوقت سے وہ ہمیشہ قریب سے دیکھنے کے مرض مین مبتلا رہی تھی - انجام مین موتیا بند ہوا تھا + میرے طریقہ علاج پر ایک ماہ تک عمل کرنیکے بعد وہ اسقدر اچھی ہو گئی تھی کہ چھاپہ کے موٹے حروف کو وہ پڑھ سکتی تھی + اوسکے ساتھ ہی ساتھ اوسکی عام تندرستی مین بھی تعجب خیز اصلاح ہو گئی + اوسکی غمگین اور اوداس طبیعت بدلکر خوش اور امید بھری ہو گئی - گویا یہ کہہ سکتے ہین کہ وہ پھر سے جوان ہو گئی + شروع کے چند دنون مین اوسکا ہاضمہ بہت تیز ہو گیا تھا + علاج جاری رکھنے سے آنکھ زیادہ صاف - زیادہ چمکیلی - اور زیادہ مضبوط ہر ہفتہ ہوتی گئی - کامل شفا نصف سال مین حاصل ہوئی +

[1] علاج ڈاکٹری سے مراد ہے جسمین کہ اوسکی آنکھ پر عمل جراحی ہوا تھا +

یہ تعجب انگیز تیزی کی شفا اس وجہ سے ہوئی تھی کہ مریضہ مین اجتماع مادہ فاسد سامنے کی جانب تھا۔ پشت اوسکے بہ نسبت آزاد تھی + اگر اجتماع مادۂ فاسد جانب پشت ہوتا تو شفا ہونے مین غالباً اتنے ہی سال کی ضرورت ہوتی جتنے کہ اس موقع پر مہینے صرف ہوے تھے + افسوس۔ کہ وہ آنکھ جسپر عمل جراحی ہوا تھا۔ جو کہ نشتر جراحی کی وجہ سے ماری گئی تھی۔ ہمیشہ کیلئے اندھی رہے گی +

بائین طرف کا بہرا پن - کان بہنا۔ کانون مین جھنجھناہٹ - میرا مریض ایک جنٹلمین عمر ۳۲ سالہ تھا۔ جو کہ کئی سال سے کان کے بہنے کے تکلیف دہ امراض مین مبتلا تھا - اور گذشتہ چھ ماہ سے بالکل بہرا ہو رہا تھا + ادویات جو اوس نے استعمال کرین تھین اون سے کچھ بھی فائدہ نہوا تھا۔ اس لیئے اوس نے اپنے تئین میرے زیر نگرانی رکھا + بذریعہ اپنے سائنیس آف فیشل اکسپریشن مین نے دریافت کیا کہ اوسکا مرض محض خراب ہاضمہ کے باعث سے تھا + مین نے مریض کو دو یا تین فریکشن ہپ اور سٹز باتھز روزانہ مع قدرتی غذا کے بتلائے - علاوہ اسکے پسینہ کا بذریعہ محنت - یا بستر مین اچھی طرح ڈھانپ کر لانا اور کھڑکی کھول کر سونا + نتیجہ حسب ذیل ہوا - سترہ روز مین کان کا بہنا اور بائین جانب کا بہرا پن جاتا رہا - ہاضمہ مین زیادہ اصلاح علاج کے اول ہی دن ہوئی + دوسکر دو ہفتون مین کانون کی جھنجھناہٹ کا نشان بھی نرہا۔ چنانچہ مریض ۴۲ دن مین شفا پا گیا تھا +

عام ثقل سماعت - ایک جنٹلمین عمر ۲۴ سال کو بچپن مین چھوٹی چیچک (خسرہ) نکلی تھی جسکو کہ ادویات کے ذریعہ علاج کی وجہ سے شفا ہوئی تھی + ناقص مادہ پھر اندر گھسا دیا گیا تھا - اور اس بات کا سبب ہوا کہ ایک مزمن حالت بیماری کی رفتہ رفتہ پیدا ہوئی جس مین کہ وجع مفاصل یعنی گٹھیا - عام کمزوری وغیرہ بھی شامل ہین + انجام کار ناقص مادہ کے سر کی جانب دباو دینے سے مریض کچھ کچھ بہرا بھی ہوگیا تھا + سب قسم کے علاج مریض نے آزمائے تھے - مگر ہمیشہ بے سود +

بہت سے شناساؤن کی سفارش پر انجام کار اوسنے میرے طریق علاج کی آزمایش کرنیکی تجویز کی + غیر محرک غذا

امراض گوش وچشم

فریکشن ہپ اور سٹز باتھ اور میرے علاج کے دیگر طریقے جنمین کہ لوکل اسٹیم باتھ کا اکثر اوقات لینا شامل تھا۔ (یہ سب) ایسے وسائل اس حالت مین بھی ہوئے جنکے ذریعہ سے نتیجہ مطلوب۔ خلاف امید قلیل عرصہ مین۔ حاصل کیا گیا + یہ سب اسلیئے اور بھی زیادہ قابل لحاظ تھا کیونکہ بہت سے غلط علاجون نے جو کہ کیئے گئے تھے اوسکے جسم مین شفا حاصل کرنیکی قوت کو بہت نقصان پہونچا دیا تھا + برخلاف اسکے مریض کی جوانی نے اور عمدہ موسم نے جبکہ علاج کیا گیا شفا ہونے مین امداد پہونچائی تھی۔ جیسا کہ مریض نے مجھے تحریر کیا ہے اوسکی محض سماعت ہی ٹھیک نہین ہوگئی ہے بلکہ اوسکے بال بھی جو کہ بہت چھیدے ہونے لگے تھے پھر زیادہ تر گھنے ہوگئے + سردی و زکام۔ جن مین کہ وہ تبدیل موسم کے وقت ہمیشہ مبتلا رہتا تھا اب اوسکو تکلیف نہین دیتے + باوجود اسکے کہ غذائے مجوزہ پر وہ ٹھیک ٹھیک ہمیشہ نہین چل سکا ہے اور یہ کہ وہ کچھ دُبلا ہو گیا ہے۔ وہ بالکل تازہ معلوم ہوتا ہے اور جسمانی اور دماغی دونون کامون کے کرنے کے قابل ہے + اوسکی بے خوابی نے اوسکو بالکل ترک کر دیا ہے +

اور یہ سب پھر (اصلی وجہ تمام امراض کی ایک ہی ہے) معمولی طریقہ مین بلا ادویات۔ بلا عمل جراحی۔ بلا کسی قسم کے ڈاکٹری علاج کے ہی ظہور مین آیا +

امراض دندان - زکام - ان فلوان زا - امراض حلق - گھینگا

امراض دندان - مین بارہا اون اسباب کا حوالہ دیچکا ہون جن سے کہ تمام امراض پیدا ہوتے ہین + کھوکھلے دانت اور ہر قسم کے درد دندان بہت زیادہ موجودگی مادہ فاسد کی یقینی علامات ہین + مادہ فاسد کے سڑ جانے سے یہ سب پیدا ہوتی ہین - اور معمولاً کسی خاص قسم کے اجتماع مادۂ فاسد سے یعنی اوس حالت مین جسمین کہ مادۂ فاسد سامنے کی جانب سے اور طرفین[۵۱] سے اُٹھتا ہے + نہ تو ہڈی[۵۲] نہ وہ سخت اور چکنی شئے جو دانتون کے اوپر ہوا کرتی ہی - اسقدر سخت ہے کہ ہمیشہ کے لئے مسلسل دباؤ کا مقابلہ کر سکے - وے رفتہ رفتہ ملایم ہو جاتی ہین اور مثل ایک گلی ہوئی شاخ کے بن جاتی ہین + تب درد جو اکثر معلوم ہوتا ہے - وہ بے حد گرمی اور رگڑ کے باعث سے جو درمیان کارروائی سڑن کے ہوتی ہی ہوا کرتا ہی + درد دندان بعض اوقات میرے علاج سے بھی پیدا ہو جاتا ہے + ایسا ہوتا ہے کہ وہ لوگ جنکو بیشتر کبھی درد دندان نہین ہوا تھا میرے علاج مین عارضی طور پر اس مین مبتلا ہو جاتے ہین کیونکہ مادۂ فاسد کے واپس ہونے مین دانتون پر بھی اثر پڑتا ہے + وجع مفاصل یعنے گٹھیا مین بھی ہمکو وہ ہی بات نظر آتی ہے + دانت کا اوکھڑوا ڈالنا صریحی غلطی ہے - گویا ایک عضو کو کاٹ ڈالنا ہے لیکن درد دندان کے سبب کو دور کرنا نہین ہے + میرا طریق علاج درد دندان کو اوسی طور سے آرام کرتا ہے جیسا کہ کسی اور مرض کو - جیسا کہ بیشمار کامیابی کی حالتون مین ثابت ہوا ہے + علاوہ فریکشن باتھز کے **اکثر اوقات سر کے مقامی اسٹیم باتھز** بھی جنکے بعد کہ ہمیشہ **فریکشن** ہپ باتھز لئے جاوین بہت مجرب پائے جاوینگے + جسم کو پھر گرم کرنیکے لیے اچھے طور سے - اگر

---

۵۱ یعنے دہنے اور بائین جانب + ۵۲ مطلب ہے دانت کی ہڈی سے +

امراض دندان-زکام-انفلو انزا وغیرہ

ممکن ہو تو دہوپ[۵۱] مین ٹہلایا جاوے + بہت سی حالتون مین ایک مقامی اسٹیم باتہہ جسکے بعد کہ فرکیشن باتہہ لیئے گئے ہون درد کھو دینے کے لیئے کافی ہوتا ہی + اگر درد نہ جاوے تو غسل پھر لینے چاہئین + ہر شخص جو کہ کچھ عرصہ تک میرا علاج جاری رکھے گا اوسکو درد دندان کی تکلیف اوسی وقت تک ہوگی جب تک کہ مادّہ فاسد دانتون سے کھینچکر نکال نہ لیا جاوے +

ایک بات کو بلا ذکر کیئے ہوئے نہین چھوڑنا چاہیئے - اور یہ بات دانتونکا صاف کرنا ہے + ایک زرد رنگ کی چپکتی ہوئی شے برابر دانتون پر جما کرتی ہے - جو کہ سخت بھی ہو جاتی ہی جسکو کہ ٹارٹار کہتے ہین + میرا دعویٰ ہے کہ صرف بیمار یا مادہ فاسد سے بھرے ہوئے شخصونکو ہی دانت صاف کرنے کی ضرورت ہوتی ہی + تندرست آدمیونکو اس بات کی اوسیقدر ضرورت ہی جسقدر کہ تندرست جانورونکو + ہم دیکھتے ہین کہ آخر الذکر (جانورون) کے دانت بہت ہی چمکیلے سفید اور تندرست ہوتے ہین - کوئی لعاب دار و نمکین جمنے والی شے کا نشان بھی نہین رکھتے + لیکن جہان کہ جسم مادّہ فاسد سے پر ہے - یعنی دوسرے الفاظ مین - جہان کہین کہ ہاضمہ پورا درست نہین ہی تو ہمکو دانتون پر لعاب دار اور نمکین جمنے والے اشیا ضرور ملینگے - کیونکہ دونون خرابیٔ ہاضمہ سے پیدا ہوتے ہین + لعاب دار شے اور دانتون پر نمکین جمنے والی شے محض مادّہ فاسد (فارن میٹر) ہی جو کہ پیٹ سے اوپر کو اٹھا ہے اور دانتون پر جمع ہو گیا ہے +

پس اسکو اور تمام دیگر امراض دندان کو جب ہی شفا ہو سکتی ہی جبکہ مادّہ فاسد جسم مین بننا بند ہو جاوے + جبکہ دانت خالی ہو گئے ہین اور گل گئے ہین یعنی زائل ہو گئے ہین تو وے بیشک نئے نہین کیئے جا سکتے - مگر یہ ہمیشہ بہتر ہی کہ ان کھونٹیون کو جبڑے مین ہی چھوڑ دیوین + نیچر اس بارہ مین کہ ایسے دانت کو جسم کے لیئے غیر مضر بناوے بہت زیادہ ہوشیار بمقابلہ ہنر انسانی کے ہی + دانت جو کہ بچائے جا سکتے ہین گرنے سے روکنے چاہئین - تاکہ وہ غذا چبانے کے لیئے جبتک کہ ممکن ہو کار آمد رہ سکین + زائد از زائد صرف ہلتے ہوئے دانت جو کہ چبانے مین روکاوٹ کرتے ہین اوکھڑوا دینے چاہئین اور اگر ممکن ہو تو بجای اونکے مصنوعی لگا دینے چاہئین + میرے اصول متعلق سڑن وجوش[۵۲] کی سچائی کا یہ عمدہ ثبوت ہی کہ سب سے جلد دانت ہی گلنے اور درد کرنے

۵۱ اون جگہونین جہانکہ دہوپ قابل برداشت نہین ہوتی یا ایسے زیادہ گرم موسم مین - یہ بہتر ہوگا کہ ایسی دہوپ مین نہ ٹہلین + سرد ملکونین اور جاڑون مین تو یہ ضرور عمدہ ہوگا -

۵۲ یہ اصول مفصل کتاب ہذا مین ہی بتلایا گیا ہی کہ مادّہ فاسد کے ٹھیرنے اور جوش مین آنے سے مادّہ فاسد تمام جسم مین سرایت کرنے سے مختلف امراض پیدا کرتا ہے +

لگتے ہین + دانت ہی صرف وہ ہڈیان ہین جو جسم سے نکلے ہوئے ہین اور کھال سے ڈھکے ہوے نہین ہین + جبکہ اب ہم اوس خاص کارروائی سٹرن وجوش کو جو کہ مادۂ فاسد مین ہواکرتی ہے ذہن مین لاوین تو یہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ نکلی ہوئی ہڈیان خصوصاً کارروائی جوش وسٹرن کے زیر اثر آوینگی + یہ ہمیشہ انتہائی حصّون مین ہی ہوتا ہے کہ کارروائی جوش وسٹرن کی بہت ہی تیزی کے ساتھ شروع ہوتی ہے اور دانت واقعی ایسے انتہائی حصّے ہین + اگر وے کھال سے ڈھکے ہوئے ہوتے تو مادہ ناقص اول اسپر (کھال پر) اثر ڈالتا +

زکام یہ ہوا کی نالیون کی ایک خفیف سوزش ہے اور عموماً اسکا باعث "سردی لگ جانا" کہا جاتا ہے + صفحات ۰۷-۱۷ پر مینے اس معاملہ کی کچھ تشریح کری ہے + "سردی کا لگ جانا" صرف اونہین شخصون مین بیماری پیدا کرسکتا ہی جو کہ مادہ فاسد سے بھرے ہین - تندرست لوگون مین ہرگز نہین + زکام مثل درد دندان اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ عضوہائے متعلق مین پیشتر سے مادہ فاسد موجود ہے جو کہ عموماً پھیپھڑون[۱] مین موجود ہونیکے بعد اونمین آتا ہے + پس ایک معنی کر کے اعضاء آخر الذکر کے تنقیہ کرنے کی یہ کارروائی ہے + میرے طریق علاج پر عمل کرنے سے اور تازہ ہوا مین دیر تک رہنے سے اور کھڑکیان کھول کر سونے سے زکام جلد اپنی ناگوار خاصیت کو ترک کر دیتے ہین + اونکا اجراء بلا تکلیف کے ہوتا ہے اور جلد بالکل دور ہو جاتے ہین +

انفلوئن زا[۲] کے لیئے بھی یہی بات سچ ہے + سنہ ۱۸۹۰ع کی انفلوانزا کی بڑی وبا جملہ ناظرین کے ذہن مین اب بھی تازہ ہوگی + مین ایمان سے کہہ سکتا ہون کہ انفلوانزا کے بیشمار مریضون نے جنہون نے کہ میرا علاج کیا بہت ہی اچھے نتائج حاصل کیئے - خواہ اون کو سخت حملے ہوئے تھون یا خفیف + فریکشن ہپ اور سٹز باتھ کا اثر ہونا بخوبی ثابت ہوگیا تھا + قدرتاً ایک مناسب اور غیر محرک غذا بھی استعمال کیگئی تھی + اس مرض مین خرابی ہاضمہ ساتھ ساتھ لگی ہوئی تھی + مثل دیگر امراض اسکا بھی یہی سبب اصلی تھا اور پیٹ مین مادۂ ناقص کے جمع ہوجانیسے پیدا ہوا تھا +

---

(۱) یعنی مادہ فاسد اول پھیپھڑون مین موجود ہوتا ہے اور وہان سے جوش کھا کر ہوا کی نالیون یا دانتون مین پہونچتا ہے جس سے زکام اور دانت کے درد ہوتے ہین + (۲) یہ ایک قسم کا وبائی زکام ہے جس مین کمزوری اور تکلیف از حد ہوتی ہے - اعضا شکنی اور بخار بھی ہوتا ہے - جملہ علامات معمولی زکام کی بھی موجود ہوتی ہین +

امراضِ دندان - زکام - انفلوانزا وغیرہ

اسطور سے ہمکو اوس بخار کی بھی وجہ ملتی ہے جوکہ انفلوانزا مین ہوتا ہی + بعد لیئے جانے ٹھنڈک پہنچانے والے غسلونکے تعجب خیز تیزی کے ساتھ طبیعت مین درستی واقع ہوئی تھی - مادہ فاسد جوکہ بوجہ تبدیل موسم جوش مین آیا تھا جسم سے جلدی کے ساتھ خارج ہوگیا تھا + آرام ایسی جلد ہوئے اکثر ایک ہی دن مین ہوئے - بلا آنے اون خوفناک امراض کے جوکہ استعمال ادویات کے بعد ہوا کرتے ہین + (ملاحظہ کرو رپورٹ ہاے شفایابی حصہ چہارم مین)-

امراض حلق - مجھکو موقع یہ دیکھنے کا کہ گذشتہ چند سالون مین حلق کی بیماریان کس قدر تیزی سے بڑھی ہین اوس بڑی تعداد بیمارون سے ہوا ہے جوکہ اس قسم کے امراض کے علاج کرانے کی غرض سے میرے پاس آئے ہین + پیشہ طبابت قریب قریب ہمیشہ ان امراض کا مقامی علاج کرکے اچھا کرنے کی کوشش کرتا ہے + ایسا کرنیسے خرابی مزمن ہوجاتی ہے کیونکہ اسکو نفع مادۂ فاسد کو اندر گھسا دینے سے نہین ہوسکتا + امراض حلق مادۂ فاسد کے اندرونی بار کی طرف دلالت کرتے ہین - پس یہ خاصکر پھیپھڑے کی خرابیان ہین جنکے ساتھ کہ امراض حلق ہوتے ہین + اکثر حلق کا مرض موروثی مادہ فاسد کی وجہ سے ہوا کرتا ہے +

ان امراض مین مادہ فاسد جوش کھانے کی حالت مین نیچے سے اوٹھتا ہے اور چونکہ گردن ایک معنی کرکے دھڑ اور سر کے درمیان مثل ایک تنگ راستہ کے واقع ہی اس لیئے یہ بہت رکاوٹ کرتی ہے + پس سر کے امراض مین سب سے اول ضرور گردن کو نقصان پہونچے گا + اسوجہ سے سائنس آف فیشیل اکسپریشن کی غرض کے لیئے گردن کی حالت خاص لحاظ کے قابل ہے +

حلق کی خرابیون کے شفا کرنے کا انحصار - خواہ آواز کا بیٹھنا ہو - حلق یا لیرنکس - یا فیرنکس کی سوزش ہو یا اونکا کچھ اور ہی نام کیون نہو - کلیتاً موجودگی مادۂ فاسد کی خاصیت پر ہے + موروثی مزمن حالتون مین مہینے یا برسون علاج مین لگ جا سکتے ہین + میرے علاج کو بہرکیف قابل تحسین کامیابی ہوئی ہے + (دیکھو رپورٹ ہای شفایابی حصہ چہارم مین)

گہینگا - یہ بات ٹھیک ہے کہ مرض گہینگا پہاڑی جگہون مین اور عام طور سے خاص خاص اضلاع
مین بہت ہی ہوتا ہے + یہ مشہور بیماری معمولاً اون بھاری بھاری بوجھونکی وجہ سے ہونا
بتلائی جاتی ہے جو کہ پہاڑی جگہونکے رہنے والے اکثر لے کر چلنے کے عادی ہوتے ہین + یہ سچ ہے کہ
بیرونی دباؤ جسم کے اوپر یعنی اسکا بار بار بھاری بوجھے اُٹھانا - گہینگے کی قسم کے امراض پیدا کر سکتا
ہے - لیکن اس مرض کے بالکل دوسرے ہی اسباب ہین + مثلاً پانی - پہاڑون کا تازہ اور ظاہرا
صاف شفاف پانی - اکثر مضر اثر پیدا کرتا ہے + مٹی اور پتھرون کے ٹکرون مین ہو کر بہنے سے یہ
اکثر دہات کے مادے کو (سیسہ تانبہ وغیرہ کو) اُٹھاتا ہوا چلتا ہے - جو (دہات کا مادہ) اگرچہ مشکل سے
نظر آتا ہے تاہم جسم انسانی مین خرابی ڈالنے کی قابلیت رکھتا ہے خصوصاً جبکہ ایسے پانی
کا استعمال متواتر پینے مین کیا جاوے + ایک ذراسی بات دیکھنے سے یہ سمجھ مین آسکتا ہے + یہ ظاہرا
صاف پانی اگر دہوپ مین کچھ دیر رکھ دیا جاوے تو رفتہ رفتہ نیچے کوئی چیز بیٹھ
جاتی ہے + یہ مادہ غیر (فارن میٹر) اگر جسم مین بیٹھے تو ایک خاص حصہ مین بیٹھتا ہے
اور گھینگے کے بننے مین آسانی پیدا کرتا ہے +

قدرتاً وہ لوگ اس مرض سے پاک رہتے ہین جنمین کہ بوجہ اونکی ذاتی جسمانی عادت
کے مادہ فاسد (فارن میٹر) خصوصاً بشکل پسینہ برابر نکلتا رہتا ہے + لیکن جہان کہ
یہ حالت نہین ہے - جہان کہ غلط طریقہ سے زندگی بسر کیجاتی ہے یا ہاضمہ خراب ہے تو مادہ فاسد
کا معمولی طور سے اخراج ہونا بند ہوجاتا ہے + پانی کے اندر کے ہضم نہ ہونے والے اجزا
جوش و سٹرن کی خرابیان پیدا کرتے ہین - مادہ فاسد اوپر کیجانب اُٹھتا ہے اور گردن مین
جمع ہو کر وہ بدنمائی جسکو گہینگا کہتے ہین یا ڈربی شایر نک[1] کہتے ہین پیدا کرتا ہے +
جبکہ گہینگا باہر کیجانب ہوتا ہے - اور گردن موٹی کر دیتا ہے - تو کوئی درد نہین ہوتا - اور سامنے
کی اور ادہر اُدہر کی سوجن سے بہت تھوڑی ہی بے آرامی ہوتی ہے + ایسی حالت مین
خطرہ بہت کم ہے + لیکن اگر اس سوجن کی وجہ سے آلات تنفس کے کام مین خرابی واقع ہوتی ہے تو معاملہ اندیشہ ناک

[1] ڈربی شایر ولایت مین ایک شہر ہے - اور نک انگریزی مین گردن کو کہتے ہین - یعنی اوس شہر کے لوگون کی سی گردن - اوس شہر مین یہ
مرض اسقدر کثرت سے ہوتا ہے کہ اوس شہر کے نام سے ہی اس قسم کے ہر بیمار کو نامزد کرنے لگے ہین -

امراض دندان - زکام - ان فلوانزا وغیرہ

ہو جاتا ہے + اون لوگون کی حالت مین جنکا طریقہ بسر اوقات سادہ اور خاموشی کے ساتھ ہے - اس پانی کے اثر سے جس مین کہ بہت سی مضرت رسان اشیا شامل رہتی ہین اس قسم کے سوجنون کے بننے مین امداد پہونچتی ہے - اور اُن اشخاص مین جنکو کہ دماغی جوش ہوا کرتا ہے یہ ہی مراق پیدا کر دیتا ہے +

یہ خیال کرنا کہ تازہ اور برف کے مانند سرد پانی صحت لاتا ہے ایک غلطی ہے + پانی مین دیگر اشیا کا شامل رہنا ہی اُس کے نہ ہضم ہونے کی خاصیت کو کافی طور سے بتلاتا ہے + بغور دیکھنے نے یہ بات ہمکو بتلائی ہے اور اب بھی بتلاتا ہے کہ بہتا ہوا پانی جو دھوپ سے گرم ہوا ہے اور بارش کا پانی سب سے زیادہ مناسب اور مفید انسان کے پینے کے لیئے ہین + کوئی نازک پودے اور پھول کے درخت ایسے تازہ پانی مین جسمین کہ دیگر اشیا معدنی ملے ہون خوب نہین بڑھتے پھولتے + اس قسم کا پانی محض سورج کی دھوپ کے کیمیائی عمل سے ہی اوس مضر اور ناقابل ہضم مادۂ ناقص (فارن میٹر) سے جو اُسمین موجود ہی صاف کیا جا سکتا ہی اور پس انسان کے استعمال کے قابل بنایا جا سکتا ہی + اور انسان کو اوس کی نیچر پانی پینے کے لیئے مجبور نہین کرتی ہے + سادہ اور قدرتی غذا کبھی پیاس پیدا نہین کرتی + مگر جبکہ پیاس لگے - تو تازہ اور عرق دار پھلون کو پانی پر ترجیح دینا چاہیئے +

خاتمہ پر بغرض پورا کرنے بیان مذکورہ کے مین مندرجہ ذیل علاج کا جو مینے ایکمرتبہ کیا تھا ذکر کرتا ہون + مریضہ کو کئی سال سے معدہ کی خرابی تھی + آخرش ایک گھینگا بننا شروع ہوا جس سے رفتہ رفتہ سانس لینے مین بڑی تکلیف پیدا ہو گئی + میرے طریقۂ علاج کے اختیار کرنے پر خصوصاً فرکشن سٹز باتھ ہر کا عمل کرنے پر سانس لینے مین تکلیف بہت کم ہو گئی اور ایک ہفتہ مین (مادہ فاسد کا) لوٹنا شروع ہو گیا + جلد کی سوجن زیادہ ملائم اور مقدار مین کم ہو گئی + دوسرے ہفتہ مین گھینگے کا کوئی نشان بھی نہ رہا +

دردسر۔ مائگرین[1] یعنی امتلای دردسر۔ دماغ کا زائل اور سوزش دماغ

بادی النظر مین اس موقع پر ایسی چند خرابیون کا جسمین کہ پیشۂ طبابت بہت ہی بڑی احتیاط کے ساتھ تفریق کرتا ہے۔ یکجای رکھنا بیہودہ معلوم ہوگا +

مین بیان کرچکا ہون کہ لوگ اس بات کے عادی ہین کہ ہمیشہ مرض کے سبب کو صرف اوسی جگہ تلاش کرتے ہین جہان کہ تکلیف معلوم ہوا کرتی ہے + مگر خصوصاً امراض سر کی حالت مین یہ فحش غلطی ہے کیونکہ ہمیشہ اسکا سبب شکم کے حصۂ زیرین (پیٹرو) مین ہوتا ہے + پیٹرو مین پیدا ہونے کے برسون بعد وہ سر[2] مین معلوم ہوتے ہین + وہ لوگ جو میرے سائینس آف فیشیل اکسپرشن کے ماہر ہین ایسی شکایات کے واقعی ظاہر ہونے کے بہت عرصہ قبل اونکی آمد اور پیدایش کو نگاہ رکھنے کے قابل ہوتے ہین + دہنی یا بائین جانب امتلاے دردسر کی طرف طبیعت کے رجحان کو اوسی طریقہ مین برسون پیشتر جان سکتے ہین۔ اور ایسے ہی سوزش دماغ اور دماغ کے زائل ہونے کو بھی + جیساکہ تجربہ سے بخوبی معلوم ہوا ہے۔ امتلای دردسر جسم مین دہنی یا بائین جانب مادہ فاسد کے موجود ہونے کی حالت مین جب کہ مادہ فاسد سر کی جانب اُٹھتا ہوا دماغ مین پہونچتا ہے۔ پیدا ہوتا ہے + سر کی بڑی سخت بیماریان جنکا اظہار قدرتاً سوزش دماغ و دماغ کے زائل ہونیکی صورت مین ہوتا ہے۔ مادہ فاسد کے اجتماع بجانب پشت ہونیکی وجہ سے ہوا کرتی ہین + اون اشخاص کی حالت مین جنکو کہ امراض سر ہوتے ہین ہمکو ہمیشہ یہ بات نظر آتی ہے کہ اونکو اکثر برسون پیشتر سے خرابی ہاضمہ رہی ہے جو بہ شکل قبض یا خشکی پاَخانہ عموماً ظاہر ہوتی ہے +

[1] اسکی علامات حسب ذیل ہوتی ہین۔ کنپٹی و بھوون پر یکایک دھیما درد شروع ہوکر تیزی پکڑتا ہے جس سے سر پھٹا جاتا ہے اور جنبش کرنے یا حرکت لینے سے زیادتی ہوتی ہے اکثر تو ایک طرف سر کے اور اگر ہر دو جانب ہو تو شدت سے ایک ہی جانب ہوتا ہے۔ چہرہ پھیکا۔ جسم کا نپنا۔ جسمی اور دماغی محنت سے معذوری۔ بینائی مین فتور۔ آنکھ کے سامنے پتنگے اوڑتے ہوئے نظر آنا۔ پیشانی اور بھوون دبانے سے درد ہونا۔ یا گاہے بے حسی + [2] اشارہ ہے بطرف امراض سر +

دردسر۔ امتلائی دردسر۔ دماغ کا زائل ہونا اور سوزش دماغ

بسا اوقات اسکے بعد ہمکو مسّون کی تکالیف۔ بواسیر۔ اور پیڑو کے اندر جملہ اقسام کی گمڑیان معلوم ہوتی ہین + آجکل ہم بچونکو بھی ایسی حالت مین پاتے ہین + بعض اوقات پیڑو کے اندر کی رسولیان دفعتًا غائب ہوجاتی ہین اور اوس شخص کو فورًا سر کے متعلق امراض ہوجاتے ہین + بغور دیکھنے والا شخص ایسی حالتون مین بالکل مقررہ تبدیلیان سر مین ہوتے ہوئے پائے گا وہ رسولیان جوکہ پیشتر پیڑو کے اندر ملتی تھین اب سر مین نمودار ہوتی ہین۔ اور (بمقابلہ پیشتر کے بہت زیادہ چھوٹی اور اسیوجہ سے زیادہ سخت ہین + بہت سے مریضون مین سر کی پشت پر یا سر کے دہنے بائین یہ گمڑیان باہر سے دیکھی جاسکتی ہین اور چھونے سے معلوم کری جاسکتی ہین +

جسم ہمیشہ اس قابل نہین ہوتا ہی کہ اُن گمڑیون کے اندر کے مادہ فاسد کو سر مین لیجاوے + اگر جوش مین کافی زور نہین ہی تو مادہ فاسد (فارن میٹر) گردن کے پاس بغلون مین یا سینہ پر رہجاکر ان جگہون مین رسولیان پیدا کریگا + مگر یہ نہین خیال کرلینا چاہیئے کہ مواد پیڑو سے جسم کے اندر ہی اندر سخت اور گول گول گمڑیون کی شکل مین چلتا ہے + برعکس اسکے جسم اس مادہ فاسد کو غیر معمول ہوا کی شکل مین کردیتا ہی۔ اور کافور صفت یعنی مثل کافور کے اوڑ جانے والا اور ایک جگہ سے دوسری جگہہ جانے کی قابلیت رکھنے والا بنا دیتا ہی + جسم کے اندر جوش[1] آنیکے قواعد کے مطابق رسولیونکا مادہ فاسد جسم کے اندر بغیر کسی عضو سے رُکے ہوئے جسم کے اخیر حصّونکی طرف کو اور پس سر کی طرف کو جاتا ہی + اگر اب مواد پھر اکھٹا ہوجاوے اور سر کے اندر گلٹیان یا گانٹھین پیدا کردیوے تو ہمکو وہ حالت ملتی ہی جسکو کہ ڈاکٹر لوگ کنز ہیش آف دی برین یعنی دماغ کا زائل ہونا کہتے ہین + پہلے تو ہمکو صرف مسّے یا دیگر رسولیان پیڑو کی جگہہ مین اور خصوصًا جنگہاسون مین ملتی تہین۔ اب ہمکو گلٹیان یا دانے دماغ مین ملتے ہین + وہ طریقہ جس سے شفا حاصل ہوتی ہی ساتھ ہی ساتھ میرے بیانات کی سچائی کو بھی ثابت کرتا ہی + بذریعہ میرے غسلونکے مادہ فاسد کو جڑ سے نکالنے کے اثر کے اگر دماغ کے اندر کی گلٹیان منتشر کردیجاوین اور واپس[2] ہونیکی حالت مین لائی جاوین تو اول ہمکو ان گلٹیون کا سر سے غائب ہوجانا معلوم ہوگا + اسکے بعد وہی بطور مسّونکے یا

---

[1] یعنی مادہ فاسد مین جسم کے اندر جوش کہانے کے جو طریقے ہین + [2] یعنی جیسے کہ وہ پیڑو یا جنگہاسون سے چلکر شکل تبدیل کرکے دماغ مین جسم کے اندر ہوکر پہونچتی ہین پھر اوسی راستہ اپنی اصلی جگہون کو واپس لائی جاوین +

مقام پیڑو کی دیگر گلٹیون کے - یعنی پھر اپنی شکل مین ہمکو ملتی ہین + اور صرف جبکہ یہ آخر الذکر بھی کلیتاً منتشر اور خارج کردیجاتی ہین تو ہم دیکھتے ہین کہ سر کے مرض کو شفا ہوگئی + بیان مذکورہ بالا سے معمولاً یہ نہین سمجھ لینا چاہیئے کہ ہر ایک مریض مبتلای بواسیر کی طبیعت ضرور ہی دردہای سر کیطرف مائل ہوگی - یا ہر قسم کے مسّون کی بیماری ضرور درد سر پیدا کرتی ہوگی + بعض اوقات میرے پاس ایسے مریض بواسیر کے رہے ہین جنکو کہ تمام زندگی مین درد سر کبھی نہین ہوا - یہ ایک ایسا امر ہے جو کہ صرف مادّہ فاسد کے فرق کے باعث ہوتا ہے +

مادّہ فاسد کے سامنے یا طرفین کی جانب موجود ہونیسے رسولیان اسقدر جلد سر مین نہین چلی جاتی ہین + بہر کیف اگر ایسا وقوع مین آئے تو وے زیادہ تر مثل گمڑیون اور سل کے دانون کے گردن اور پھیپھڑون مین ظاہر ہون گی + ایسے مریض عموماً زیادہ آسانی سے شفا پاتے ہین بمقابلہ اونکے جنمین کہ ایسا اجتماع - مادّہ فاسد کے پشت کی جانب موجودگی سے ہوتا ہے + میرے نئے طریقۂ تشخیص یعنے سائینس آف فیشل اکسپریشن کے ذریعہ سے اب ہم اس لایق ہین کہ برسون پیشتر اوس راستہ کو معلوم کر لیوین جو کہ رسولیان یا مادہ فاسد سر تک پہونچنے مین اختیار کرینگے + اب اگر کوئی روکاوٹ نہ ملے اور دماغ مین اکمرتبہ دانے پڑجاوین تو سوزش دماغ کی جانب رُجحان طبیعت واقع ہوگئی + اسکے بعد اگر کسی اتفاقیہ سبب سے کوئی ایکبارگی خلل (جوش سٹرن) یا مادّہ فاسد (فارن میٹر) کا انتشار واقع ہو تو ایک اونچے درجے کا بخار قدرتاً ہو جاویگا + ایسی حالت مین عام اطبّا بھی سوزش دماغ بتلائین گے لیکن جہانتک شفا کا تعلق ہی بالکل لاچار کھڑے رہینگے + ناظرین اب اوس تعلق کو جو امراض سر اور امراض حصہ زیرین شکم (پیڑو) کے درمیان ہے صاف طور سے سمجھ لینگے + اور مین دعوی کرتا ہون کہ سوزش دماغ اور دماغ کے زائل ہونیکی ہی جڑ پیڑو مین نہین ہی بلکہ دماغ کی تمام چھوٹی چھوٹی شکایتون کی - یہانتک کہ ہلکے سے ہلکے درد سر کی بھی + صرف فرق یہ ہے کہ حالت آخر الذکر مین پیٹ کی خرابی تھوڑی سی ہوتی ہی - اکثر اوقات یہ محض خفیف شکایات ہاضمہ ہوتی ہین + پس درد سر جلد رفع ہوجاتا ہے +

یہ بات خاصکر امراض سر - امتلای درد سر - درد سر - دماغ کے زائل ہونے اور سوزش دماغ کی ہی شکایتون مین

دردسر۔ امتلائی دردسر۔ دماغ کا زائل ہونا اور سوزش دماغ

ہے کہ میرے طریق علاج کی کامیابی ایسے صریح طور سے دیکھی جاسکتی ہے + پس یہ عیان ہے کہ ان تمام امراض کا سبب مشترکہ ایک ہے جسکا سلسلہ کہ پیٹرو سے ملتا ہے۔ ورنہ یہ غیر ممکن ہے کہ جب اونکا علاج۔ بلاکسی مقامی علاج کے۔ بذریعہ میرے فریکشن باتھ اور غذا کے کیا جاوے تو وے فوراً ہی غائب ہوجانا شروع ہوجاوین + حصوصاً سر کے امراض کی حالتون مین۔ ایسی کامیابی کے ساتھ شفا ہونے کا باعث پورے طور سے اور صرف یہ ہی ہے کہ میرا طریقہ علاج بیماری کی جڑ تک پہونچتا ہے +

مجھے کتنی زیادہ مرتبہ یہ دیکھنے کا موقع ملا ہی کہ دردسر اور امتلائی دردسر ایک ہی فریکشن باتھ کے ذرا زیادہ دیر تک لینے سے آرام ہوگئے ہین + بہت سی عورتون نے جنمین کہ مادۂ فاسد کا مناسب طرح سے واقع ہونا مینے دیکھا تھا میری ہنسی کی ہی جبکہ مینے اونکو یہ بتلایا کہ وہ ایسے جلد شفا کی امید کرسکتی ہین + جس بات کو کہ وہم مین بیشتر نہین لاسکتی تھین۔ بعد غسل[۵۱] لینے کے اوسکو سمجھنے لگین +

سر کی پورانی بیماریان جوکہ برسون سے ہورہی ہین اور مادہ فاسد کے بہت زیادہ بوجہ سے پیدا ہوئی ہین بیشک اسقدر جلد آرام نہین ہوسکتین + مادۂ فاسد کو پیچھے کو لوٹنا ہوتا ہی جس کارروائی کے درمیان مریض کو ممکن ہی کہ پورانے دردسر بھی پھر برداشت کرنے پڑین + درحقیقت اکثر اوقات غسلونکی وجہ سے ہی دردسر ہونے لگتا ہی۔ کیونکہ مادۂ فاسد واپسی پر سر کی رگون پر دباو ڈالتا ہی +

بیان مذکورہ کے خاتمہ پر مجھے اجازت دیجاوے کہ اس موقع پر مین اپنے کلام مذکورہ کی تائید مین ایک واقع کا ذکر کرون +

ایک شخص جیساکہ اوسکے معالج نے بیان کیا تھا دماغ کے زائل ہونے کی بیماری مین مبتلا تھا + اوسنے بہت سے مختلف قسم کے علاج کیئے تھے لیکن بجای نفع حاصل کرنیکے اوسکی حالت اگر کچھ ہوئی تھی تو بدتر ہوگئی تھی + اولاً اوسکو سخت دردہاے سر ہوا کرتے تھے۔ جوکہ ادویات کے ذریعہ دبادئے گئے تھے۔ اور اُسکی حالت اب ناقابل برداشت تھی۔ دماغ کے زائل ہونیکا مرض اب ہوگیا تھا + اس لاچاری کی حالتمین وہ میرے زیر علاج آیا + ضرور اوسکا ہاضمہ بالکل خراب ہوگیا تھا مگر جلد ہی

---

۵۱ مراد ہے فریکشن سٹز باتھ یا ہپ باتھ سے +

درمیانِ علاج مین اصلاح پر آگیا تھا + مین نے کئی غسل روزانہ - معمولی قدرتی غذا -
اور پسینہ کے زیادہ لانے کی ہدایت کری + چند روزہ نازک اوقاتِ شفا سے اوسکی
حالت مین بھی نہین بچا جا سکا اور وہ اکثر ظہور مین آئے خاصکر جب کہ رسولیان منتشر
ہوتی تھین + ان نازک اوقات شفا کے گذرنے کے بعد مریض کو ہمیشہ بہت ہی زیادہ
آرام معلوم ہوتا تھا - اور آخرش دو ماہ علاج کرنے کے بعد اوسکے سخت مرض کو
بالکل شفا ہو گئی +

ٹائی فس - پیچش - ہیضہ - اسہال -

ٹائی فس[1] - ٹائی فس یا اعصابی بخار لوگون کو عموماً اونکے ہین شباب مین ستاتا ہی خصوصاً مضبوط اور موٹے تازے آدمی اسکا شکار ہوتے ہین + بخارون مین یہ ایک بہت ہی بڑا سخت بخار ہے - اور پس اوسکے ساتھ ایک بہت زبردست کیورے ٹیو کرائی سس یعنی طبیعت کے جسم کو تندرست کرنے کا موقع ہے + اس بیماری سے سب لوگ خوف کھاتے ہین اور مروجہ علاج سے بہت زیادہ لوگ اس بیماری مین مرتے ہین + لیکن نیو سائنس آف ہیلنگ (یعنی میرا نیا طریقہ علاج) اس مرض کی ہیبت ناک خاصیت کو بالکل دور کر دیتا ہے + صرف اوسی حالت مین جس مین کہ مادّہ فاسد کا اجتماع بہت ہی زیادہ ہو اسکا یقین نہین ہو سکتا کہ جسم اس تندرستی حاصل کرنیکے موقع کو برداشت کرسکیگا + لیکن اگر ہم اپنے طریقہ سے - ٹھنڈک پہونچانے والے غسلونکے لینے کے بعد قدرتی طریقہ مین پسینہ حاصل کرانےمین کامیاب ہوجاوین تو کوئی خطرہ باقی نہین رہتا + ٹائی فس کے سخت بیمار دکھین جنکا کہ مینے علاج کیا ہے یہ بسا اوقات ظہور مین آیا ہے کہ مریض لوگ جنکو ہفتون یا مہینون ڈاکٹری علاج مین لگے ہوتے میرے طریقہ پر علاج کرنیکے علاج کے شروع کے ہی دنون کے بعد میدان مین برابر روزانہ ٹہل سکے +

جیساکہ تجربہ سے ثابت ہوا ہے تمام حاد امراض جیساکہ ٹائی فس - انفلوانزا وغیرہ مین میرے اسٹیم باتھ بہت ہی نافع ہین + مگر اونکو مریض کی حالت کے لحاظ سے لینا چاہیئے - یہ بہت زیادہ عرصہ تک نہ بہت زیادہ مرتبہ لیئے جاوین + فریکشن ہپ اور سٹز باتھ قدرتاً سلسلہ[2] وار لینا چاہیئے + پس ہم دیکھتے ہین کہ ٹائی فس بھی ضروری باتون مین اوسی بنیاد پر قرار پاکر اوسی علاج کی ضرورت رکھتا ہی

---

[1] ڈاکٹرونکے نزدیک یہ ایک چھوت دار بخار ہی جوکہ چودھوین سے اکیسوین دن کرائی سس ہوکر اوترتا ہے اور اکثر قحط سالی مین ہوا کرتا ہے - اسمین مریض نیم بیہوشی کے عالم مین پڑا رہتا ہی جسم پر سیاہ رنگ کے نقاط ظاہر ہوتے ہین + اس بخار مین مریض بیس فیصدی مرجاتے ہین - مریض آخرش کو بیہوش بھی ہوجاتا ہے اور اختلاج ہوکر مرجاتا ہے +

[2] مطلب ہی کہ فریکشن سٹز باتھ اور فریکشن ہپ باتھ ٹائی فس کے مریض کو دونو روزانہ کسی سلسلہ مین دینا چاہیئے مثلاً ایک مرتبہ ہپ باتھ تو دوسری دفعہ سٹز باتھ چند گھنٹے یا مناسب وقت کے بعد اور پھر ہپ باتھ اور اسی طریقہ پر حسب ضرورت و حالت مریض +

جسکی کہ تمام دیگر امراض - ہر مریض کی حالت کا لحاظ علاج مین ضرور ہے +

میرے طریقہ علاج کے ایک پورانے پیروکار نے مجھے لکھا کہ اوس نے دو سخت مریضان ٹائی فس اور چیچک کا علاج بذریعہ ایک اسٹیم باتھہ اور تین فریکشن ہپ وسٹز باتھز جو دیر تک لیئے گئے تھے ایسی کامیابی کے ساتھ کیا تھا کہ مریض لوگ اپنے اپنے بستر سے اوٹھکر باہر جا سکے + چھہ دن مین - مرض کی تمام علامات دور ہوگیئن اور ایک داغ بھی باقی نہ رہا +

بہت سے مریضان ٹائی فس کے حالت مین - جنکا مین نے علاج کیا ہے - بیماری نے جو طریقہ اختیار کیا وہ یکسان مفید ہوا ہے + جہان کہین کہ جسم کو استعمال ادویات نے پیشتر ہی بہت زیادہ کمزور کر دیا اور نقصان پہونچا دیا تھا - تو شفا قدرتاً زیادہ تر مشکل ہوگئی تھی +

ہیضہ و پیچش - ایسے ہی کامیابی کے نتیجے پیچش اور ہیضہ مین حاصل کیے گئے ہین + یہ امراض دونون ایسے ہین جو کہ ہاضمہ مین زیادہ خرابی ڈالتے ہین اور جن کے ساتھ مین کہ اونچے درجہ کا اندرونی بخار ہوا کرتا ہے + مینے اکثر دیکھا ہے کہ ہیضہ مین یہ بخار اسقدر تیز ہوتا ہے کہ جسم اندر کی جانب سے جلکر بالکل سیاہ ہو جاتا ہے - جیساکہ اون مریضو کے ہونٹھ - ناک - اور آنکھونکے تبدیلِ رنگ سے صاف معلوم ہوتا ہے - جو مریض لوگ کہ اس مرض سے مرتے ہین +

ہیضہ اور پیچش صرف اونہین اشخاص پر حملہ کرتے ہین - جنکا جسم مادہ فاسد سے بہت ہی زیادہ بھرا ہوتا ہے + پس یہ محض اتفاقیہ ہی نہین ہے کہ کسی شخص کو تو یہ مرض ہوتا ہے اور کسیکو نہین ہوتا + مینے ہیضہ اور اوسکے تعلق کی بیماریونکا مشرح بیان ایک علیحدہ رسالہ مین کیا ہے جسکی طرف مین یہان توجہ دلاتا ہون +

جیساکہ تجربہ بخوبی ثابت کرتا ہے - تمام اشخاص جو کہ ہیضہ مین مبتلا ہوتے ہین عرصہ دراز سے غیر معمولی خرابی ہاضمہ مین مبتلا رہے ہوتے ہین - عموماً قبض مین +

پس پیچش اور ہیضہ کے مریضو مین مرض کے ظاہر ہونیسے پیشتر - نیز اوس سے قبل کہ کوئی بات

ٹائی فس - پیچش - ہیضہ - اسہال

قابل لحاظ ظاہر ہو - ایک قسم کی جسم مین بےچینی اور بوجھ بھی عموماً معلوم ہوتا ہی + تیز جوش[۱] کے شروع ہونیکا یہ بات نشان دیتی ہی + میری رای مین ہیضہ ایک سب سے زبردست وقت جسم صاف کرنیکے لیئے ہمارے پاس ہے + مادہّ فاسد کسی بیرونی سبب مثلاً تبدیل موسم - سردی کا لگجانا - خوف - جوش طبیعت وغیرہ وغیرہ کے وجہ سے جوش مین آکر یعنے سڑکر - اپنے پیشتر کے چلنے کی جگہہ یعنے پیٹرو کی طرف زور کے ساتھ واپس ہونا شروع ہوتا ہے - خصوصاً جبکہ جلد معمولاً اپنا فعل نہین کرتی + اگر قوت زندگی اسوقت بھی کافی زور رکھتی ہی تو اس سخت وقت پر قابو حاصل کیا جاسکتا ہی اور مریض ایک سب سے زیادہ تندرست شخص ہو جاویگا + اگر برعکس اسکے کسی وقت مین ادویات کے ذریعہ علاج سے جسم مین شفا حاصل کرنیکی قوت کمزور ہو گئی ہے تو جسم اس شفا حاصل کرنے کے موقع کو برداشت نہ کرسکیگا + اس بخار لی ہوئی جوش کی کاروائی مین - خواہ ہیضہ کی حالت مین - خواہ اوس سے معمولاً کم خطرناک مرض پیچش کی حالتمین - ایک ایسی عجیب کاروائی ہوتی رہتی ہے جیسی کہ اوسی شکل مین ہمکو کہین بھی نہین ملتی + اندرونی بخار کی گرمی اس موقع پر معمولاً صرف آلات الہضم مین اکھٹی ہوجاتی ہی - پس اندر کی جانب تو ایک بہت ہی بڑی گرمی ہوتی ہے اور باہر کیجانب ٹھنڈ معلوم ہوتی رہتی ہی +

ان امراض کا علاج کرنے مین اول کام یہ ہی کہ اندرونی بیحد گرمی کم کیجاوے - اور اس سے زیادہ یہ کہ قدرتی وسائل سے مریض کو پسینہ دلوین + جبکہ جسم مین کافی قوت زندگی اوس بیحد اور مہلک اندرونی گرمی کے دبانیکے لیے موجود ہے تو شفا ذرا جلد ہوگی + بہت سے مریض بوجہ بیحد اندرونی بخار کے بیرونی سردی ہشکل سے معلوم کرسکتے ہین + ایسے مریض بہت ہی زیادہ خطرہ مین ہوتے ہین + سالہاے ۱۸۴۹ء و ۱۸۶۶ء مین شہر لیپزگ مین ہیضہ کی وبا کے وقت مینے مختلف مریضونکو بغور دیکھا ہے + مجکو ٹھیک ٹھیک یاد ہی جو کہ طریقہ مرض نے اختیار کیا - اور اب مین اوسکو سمجھانیکے قابل ہون + وے مریض جنکے جسم نے بخار کو جسم کے اوپر ظاہر کردیا اکثر ہیضہ سے جانبر ہو گئے - مگر تمام وہ لوگ جنمین کہ بخار بیرونی بہت ہی ذرا سا ظاہر ہوا راہی ملک بقا ہوے + مثلاً مینے ایک عورت

---

[۱] یعنے مادہ فاسد مین تیز جوش آنے کا +

کو گیارہ بجے قبل دوپہر کے معہ اوسکے بچے کے اوسکے صحن مین چپ چاپ ٹہلتے ہوئے دیکھا۔ دو بجے بعد دوپہر کے اوسکا جنازہ مکان سے نکلا۔ اوسکی حالت مین اوسکے جسم نے ذرا بھی کوشش ہیضہ کے جوش[1] کے مقابلہ کرنہین نہین کری + وہ عورت ضرور مادہ فاسد سے بہت بھری ہوئی تہی + ناک کی نوک کا اور ہونٹہونکا اور آنکہونکا سیاہ رنگ ہو جانا اس امر کو ظاہر کرتا تھا کہ پیٹ وہ بہت ہی خطرناک سٹرن کی حالت مین ضرور رہا ہوگا +

سب سے عمدہ وسائل جو جلدی سے (اور یہی یہان خاص بات ہی) ایسے سخت مریضون کے آرام کرنے کے لیئے معلوم ہین وہ میرے فریکشن سٹز باتہز ہین + ساتھ ہی ساتھ وہ قوت زندگی کو بھی بہت ترقی دیتے ہین + پیٹرو کے اسٹیم باتہز بھی اکثر بہت مجرّب ثابت ہوئے ہین۔ اونکے بعد فوراً ہی ایک فریکشن سٹز یا ہپ باتھ ضرور لینا چاہیئے + اگر ممکن ہو تو ایک سن باتھ (یعنی دہوپ مین طریقہ خاص مین لیٹنا) جسم کو گرم کرنیکے لیئے اوسوقت تک کیا جاوے جبتک پھر پسینہ نہ آجاوے + جب کہ سن[2] باتہز نہ لیئے جاسکین تو مریض کو بستر پر خوب اوڑہا کر لٹا دینا چاہیئے تاکہ پسینہ آجاوے + بہت سے موقعون پر چند غسل ٹھنڈک پہونچانے والے ہی اس بات کے لیئے کافی ہوتے ہین کہ مریض خطرہ سے باہر ہوجاوے غذا ضرور قدرتاً غیر محرک استعمال مین لانی چاہیئے +

پیچش کی حالتون مین بھی میرے غسل بشمول میرے دیگر وسایل علاج کے بہت موثر طریقے مین عمل کرتے ہین + چند فریکشن سٹز اور ہپ باتہز اور ایک اسٹیم باتھ۔ اکثر اوقات اسہال کے آرام کرنے کے لیئے کافی ہوتے ہین +

لیکن اگر یہ کافی نہون۔ تو طریقہ ذیل اختیار کرنا چاہیئے۔ درحقیقت سخت حالتون مین یہ بہتر ہوگا کہ اسکو فوراً اختیار کیا جاوے + ایک اینٹ کو گرم کرو۔ اونی کپڑے مین اوسکو لپیٹو اور مقعد کے نیچے رکھدو + یہ دیکھکر تعجب معلوم ہوگا کہ کسقدر جلد ایسا کرنے سے دست بند ہو جاتے ہین۔ چند گھنٹہ بعد ایک فریکشن سٹز باتھ لینا چاہیئے۔ اور اوسکے بعد گرم اینٹ پھر رکھنی چاہیئے +

اس ذریعہ سے اُن مریضونکی جان بچانا اکثر ممکن ہوتا ہی جو کہ دیگر صورت مین ضائع ہوگئے ہوتے + وہ لوگ جو کہ ایسے سخت نازک وقتونسے کامیابی سے نکلگئے ہین ہمیشہ بہت اچھے رہتے ہین + درحقیقت یہ تجربہ دنیا مین اون

[1] یعنی وہ جوش جو کہ ہیضہ کی حالت مین مادہ فاسد مین آتا ہے + [2] اسکا طریقہ دیکھو صفحہ ۱۰۶ و ۱۰۷ مین +

ٹائی فس - پیچپس - ہیضہ - اسہال -

سب لوگونکا ہی جو مرض ہیضہ مین مبتلا ہو کر شفا پاگئے ہین کہ اونکو ایسا معلوم ہوتا ہی گو یا کہ ایک تکلیف دہ بوجھ سے آزاد ہو گئے ہین کیونکہ بیشتر کے کل مادہ فاسد کے بارے سبکدوشی حاصل ہو گئی ہی - سائنس آف فیشل اکسپریشن سے ہمکو مادہ فاسد کے بارہ مین تعجب انگیزی معلوم ہوتی ہو - یہ درحقیقت اکثر بہت قابل لحاظ ہے کہ کیونکر اتنے تھوڑے دنون مین جسم کی حالت بالکل تبدیل ہو جا سکتی ہے +

مگر چونکہ ہیضہ ہمیشہ ایک خطرناک وقت شفا حاصل کرنیکا ہی - ہر شخص کے لیئے بہتر ہے کہ خاص توجہ اپنی اس مرض کے لگنے سے بچنے کے لیئے مبذول کرے + بدقسمتی سے ابتک یہ بات معلوم نہین ہوئی ہے کہ اس معاملے مین کیا کرنا چاہیئے + صرف میرے ہی دریافت کے ذریعہ سے اب یہ ممکن ہے کہ ہر قسم کا اجتماع مادہ فاسد جان لیا جاوے - یہانتک کہ اوسکی بہت ہی خطرناک اور ناموافق کیفیت بھی جو کہ بعض حالات مین اوقات شفا مثل ہیضہ کے پیدا کرے +

برٹش انڈیا یعنے انگریزی ہندوستان اور ہندوستان کے اوس سے پرے کے حصے سے میرے پاس چند سال گزشتہ مین مرض ہیضہ کے میرے طریق پر علاج کرنیمین کامیابی کے متعلق - موافق خبرین پہونچی ہین + میرے (نوایجاد) غسلون کے ساتھ مین بہت گرم ملکونمین ان امراض سے محفوظ رہنے کے لیئے غیر محرک اور نہ گرمی کرنیوالی غذا خاصکر کارآمد ہے + حاد بخار و نمین مثلاً ہیضہ - پیچش وغیرہ مین یہ عجیب اثر رکھتی ہے + پس اون لوگون کو جو ایسے ملکون مین رہتے ہین ایسی غذا کے استعمال کرنے مین اگر اسوقت اسکا استعمال وہان نہین ہو رہا ہی - کوئی اندیشہ نہین کرنا چاہیئے + صرف اسکی آزمایش کیجیئے + (پیچش کے بارہ مین دیکھو رپورٹ ہاے شفایابی حصہ چہارم)

اسہال معہ قے بھی جو کہ بچپن مین بہت ہوتا ہے - کچھ ہیضہ سے کم و بیش نہین ہے + یہ صرف وے بچے ہین جنکی کہ پرورش بوتل[۱] کے ذریعہ ہوئی ہے اور بس جنمین مادہ فاسد کا بار ہے - جو کہ اسمین مبتلا ہوتے ہین + علاج وہی ہے جیسا کہ ہیضہ کی حالت مین - صرف پسینہ بچہ کو ماں یا باپ کے پاس بستر مین زیادہ آسانی سے آویگا +

معمولی ڈائریا یعنے اسہال بھی درحقیقت ذراکم درجہ کا محض پیچش و ہیضہ ہی + مینے برسون

---

(۱) یعنی بوتل کے ذریعہ دودھ پلاکر - منشا یہ ہے کہ جنکی پرورش ماں کے دودھ سے یا دایہ کے دودھ سے نہین ہوئی +

تک دیکھا ہے کہ مضبوط آدمیون کو بھی موسمی وقت پر اسہال کے دورے ہوا کرتے ہین +
اسہال (ڈائریا) خواہ کتنا ہی خفیف کیون نہو۔ جسم کے شفا حاصل کرنے کی زیادہ تر
تیز کوشش سے کچھ کم و بیش نہین ہے۔ اور پس ہمیشہ ایک اچھی علامت ہے + اسلیئے
اسکو ایک اچھا موقع سمجھنا چاہیئے بشرطیکہ وہ بہت زیادہ عرصہ تک جاری نرہے + ایسے
موقعون کو ہوا کی اوس برقی کشش کے طاقت سے جو حال مین دریافت ہوئی ہے غالباً زیادہ
مدد ملتی ہے + ہر شخص کو جسے کہ ایسے موقعون کا تجربہ ہوتا ہے بعد کو از سر نو جوانی معلوم ہوتی ہے +
پس ہم دیکھتے ہین کہ جسم کسطور سے اپنے بوجھہ (مادۂ فاسد) کو موسمون مین خارج کردینے
کی کوشش کرتا ہے +

اگرچہ **اسہال** اور قبض ایسے معلوم ہوتے ہین جیسے کہ ایک شے کے دونون
آخری سرے۔ مگر ناظرین کو تعجب نہین کرنا چاہیئے اگر مین اون دونون کو ہاضمہ کی ہی محض
خرابی بتلاؤن۔ جو خرابی کہ غیر معمولی اندرونی گرمی کے باعث سے جو کہ زیادتی غذا سے
ہوتی ہے وقوع مین آتی ہے + ٹھیک ٹھیک جیسے کہ ایک ہی سبب سے ایک شخص
تو فربہ موٹا ہوتا ہے مگر دوسرا لاغر اور دُبلا ہوتا ہے پس یہی ایک شخص کی حالت مین
تو اسہال پیدا کرے۔ اور دوسرے شخص مین قبض +

اگر سخت قبض **فریکشن باتھ** سے نہ کھُلے تو چاہیئے کہ میدان مین خاصکر
جنگل مین یا بن مین پائخانہ جاوین + اسمین تعجب ہوگا کہ تازہ ہوا کس طور سے جسم پر
اثر کرتی ہے۔ چنانچہ جو کام کہ اندھیرے پائخانہ مین غیر ممکن تھا۔ تازہ ہوا مین آسان ہوجاتا ہے

موسمی اور گرم ملکون کے بخار - ملیریا۔ پت کا بخار - زرد بخار - تپ لرزہ -

کوئی بھی نام اون بخارون کا کیون نہو - اور کسی ہی شکل مین یہ ہمکو کیون نہین وجہہ اونکے اظہار اور ترقی کی ایک ہی ہے یعنی مادہ فاسدہ کا سڑنا یا جوش کھانا + گرم ملکون مین حالاتِ موسم اور دن اور رات کی گرمی کے بیحد تفاوت کو جب ہم دھیان مین لاتے ہین - تو ہم گرم ملکونکے بخارونکی سختی کی وجہہ کو فوراً سمجھہ سکتے ہین - جن بخارونکی تیزی اوسی حساب سے بڑہتی ہے جتنا کہ زیادہ تیز اور زیادہ زوردار کارروائی سڑن کی ہوگی + گرم ملکونمین ہی یہ بات ہے کہ ہمکو تمام وسب سے زیادہ موافق حالات سخت بخار کے پھوٹنے کے لئے ملتے ہین - نیز اون شخصون مین بھی کہ جنکے جسم مین مادہّ فاسد نسبتاً تھوڑا ہوتا ہے + خطہ ہاے معتدل مین یہ اسدرجہ کبھی نہین دیکھا جاتا ہے + قدرتاً گرم ملکون کا بخار مختلف شکلون مین نمودار ہوتا ہے + سب سے زیادہ جسکا خوف کرتے ہین وہ زرد بخار ہے + اسکا نام بباعث اوس زرد رنگ کے پڑا ہے جو دورانِ مرض مین جلد کا ہوجاتا ہے - اور اکثر شاید محض اون ادویات کا نتیجہ ہے جو کہ استعمال کی گئی ہین + ابتدأ علامات یہ ہوتی ہین - یعنی تکان - دردسر - اینٹھن - پیاس اور جلد کی خشکی + بعد کو پایخانہ سیاہ ہوجاتا ہے اور مریض سیاہ رنگ کے مادہّ کی قے کرتا ہے - آنکھونکی سفیدی زرد ہوجاتی ہے - اور تب جلد کا رنگ بھی زرد ہوجاتا ہے گو کہ اکثر صرف بعد مرگ +

لہ ایک قسم کا بخار ہے - یہ بخار ترائین مین زیادہ ہوتا ہے + یون کہا جاتا ہے کہ اسکا سُم (زہر) گرمی اور تراوٹ کے سبب نباتاتی اجزا کے سڑنے سے بطور ابخرات کے نکلکر جسم انسان مین سرائت کرکے یہ بخار پیدا کرتا ہے +

خاص بات یہ ہے کہ مرض کو پیدا ہونیسے روکین + وسائل اسکے ہمیشہ ہمارے ہی پاس موجود ہین + اول۔ اعتدال کے ساتھ بالکل غیر محرک غذا جو گوشت نہو اور جو اوس ملک کے پیداوار سے منتخب کی گئی ہو جہان کہ مریض رہتا ہے ۔ دوم ۔ پورا قدرتی طرز معاشرت و فریکشن سٹز باتھ کا استعمال + گو کہ گرم ملکون مین پانی ان غسلونکے لیئے اسقدر سرد نہین ملسکتا جسقدر کہ معتدل ملکون مین ملسکتا ہے۔ لیکن پانی اور ہوا کی حرارت مین مناسبت (ہر دو جگہہ قریب قریب یکسان ہی ہوتی ہے + علاوہ اسکے وہی گرمی جیسنے کہ جوش (مرض) پیدا کیا تھا۔ کارروائی شفا مین بھی اوسیطور پر امداد پہونچاتی ہے۔ کیونکہ اون خطون[1] مین غسل کے بعد پھر گرمی لانا اور پسینہ آنا بمقابلہ معتدل ملکون کے جلد تر وقوع مین آتا ہی + علم طبابت کیلیئے کونین۔ انٹی پائرین یا اعصاب کو بے حس کرنے والے دیگر وسائل کے ذریعہ سے کسی بخار کو بھی واقعی شفا دینا کبھی ممکن نہوگا + جبکہ دوا کی ایک ہلکی خوراک اپنا کام کر لیتی ہے تو اوسکے بہ نسبت ایک ذرا بڑی خوراک کے دینے کی ضرورت ہونے لگتی ہے۔ اور آخرش اعصاب کا بار بار بے حس کرنا بہت ہی سخت امراض پیدا کر دیتا ہے۔ یعنی بہت ہی سخت اعصابی بیماریان جنکا کہ شفا کرنا اور بھی زیادہ مشکل ہی +

تمام گرم ملکون مین میرا علاج بموجب قواعد مندرجہ کتاب ہذا۔ بہت ہی کامیابی کے ساتھ ایسے بخار کے مریضون کی حالت مین آزمایا گیا ہے + بٹیویا کے ایک مسٹر آر نے شہر جنیوا سے منجملہ دیگر باتونکے مجھے تحریر کیا ہے کہ:۔

"مجھے ابھی معلوم ہوا ہی کہ میری بیوی اور میرے منیب موجودہ شہر بٹیویا (ڈچ ایسٹ انڈیز) نے بھی جنکو کہ مینے آپکی کتاب بھیجی تھی۔ آپ کے علاج کا استعمال موسمی بخار کی حالت مین جو وہان پھیلا ہوا تھا غیر معمولی کامیابی کے ساتھ کیا ہے" +

پادری مسٹر ایم ساکن پی ایل (برازیل) نے ۱۶ دسمبر ۱۸۹۰ء کو مجھے حسب ذیل تحریر کیا ہے۔

"خود اپنے بارہ مین ۔ مین آپ کو مشکوری کے ساتھ مطلع کرتا ہون کہ آپکے تجویز کیئے ہوئے غسلون کے کرنے سے موسمی بخار اور میرے ہاضمہ کو بہت قلیل عرصہ مین بلاشبہہ فائدہ ہوا + اس قہوہ کی سرزمین مین ہمکو کچھ دقت غذا مین ہوتی ہے۔

[1] یعنے گرم ملکون مین ۔

موسمی اور گرم ملکونکے بخار۔ میلیریا۔ پٹ کا بخار وغیرہ

بجای گیہونکی روٹی کے ہمکو یہان مکا کی روٹی پر قناعت کرنی پڑتی ہی۔ ہمارے ملک مین کی ترکاریونکے بجای سیم۔ لوبھیا۔ چانول۔ وغیرہ وغیرہ۔ بجای سیب ناشپاتی و آلوچہ کے ہماری کیلیہ شکرقند۔ خربوزہ۔ تربوز۔ نارنگیان۔ انجیر کھجور شاہ بلوت اور اسی قسم کے اشیا ہیں

مضمون مندرجہ ذیل ایک خط سے اخذ کیا جاتا ہی جو کہ ۱۸۹۱ء مین میرے بہت سے شاگردان باشندہ گولڈکوسٹ اور کیمیرون مین سے ایک نے یعنی پادری مسٹر جے الیس متوطن اکرا واقع گولڈکوسٹ نے تحریر کیا تھا۔

"جہانتک ممکن ہوا ہی اون کتابون پر چلکر جو ہمکو بھیجی گئی ہین۔ ہمنے آپکے علاج کو بخارون مین خاصکر صفراوی بخارون (پت کے بخار) مین استعمال کرنیکی کوشش کی ہے۔ ہمکو یہ کہنے مین خوشی ہی کہ آپکا طریقہ علاج بخار کے حملون کو جو یہان بار بار ہوتے ہین بہت کم کر دیتا ہے" +

مین مضمون ذیل کو ایک خط سے۔ جو میرے پاس مسٹر ایم ایچ کا بھیجا ہوا آیا تھا منتخب کرتا ہون۔

"سٹین کریک قریب بیلز۔ برٹش ہانڈورس۔ سنٹرل امریکا۔ ۳ جولائی ۱۸۹۰ء[ل] - آپکی کتاب "دی نیو سائنس آف ہیلنگ" میرے پاس پہونچی۔ آپکے خط مشورہ کا شکریہ ادا کرتا ہون اور جس کی کہ ہدایات پر مین جہانتک حالات موجودہ نے اجازت دی ہی چلا ہون + ہر سال مجھے اپنے گرم ملکونکے بخار۔ تپ ولرزہ اور دیگر خرابیون سے لڑنا پڑتا تھا۔ امسال آپ کے طریقہ علاج کے عمل کرنے کی وجہ سے مین ان تمام شکایات سے آزاد رہا ہون +"

ایک بڑے خط مین جو اُٹ جمبنگ (ہیریرو لینڈ) مغربی جنوبی افریقہ سے آیا ہی مسٹر الف ایم نے بعد بیان کرنے اپنی بیوی کے سخت مرض کے جو کہ لاعلاج سمجھا گیا تھا۔ یون تحریر کیا ہی۔ "کوئی علاج جنکو مینے تینتیس ۳۳ سال کے درمیان آزمایا مرض کی ترقی کو نہ روک سکا + ہاضمہ بالکل ہی گر گیا تھا + اسوقت مین آپکی چٹھی آئی اور میری آنکھیں کھولدین + میری بیوی اب فرکشن باتھ لیتی ہی ملریا بخار (ترائین کا بخار) جو کہ اوسکی دیگر شکایات مین شامل ہو گیا تھا۔ اب رفع ہو گیا ہی۔ پیرون کا ورم کم ہوتا جاتا ہے اور اونگلیان ہاتھ کی ملائم اور ہلکی ہوتی جاتی ہین" +

دارالسلام (شرقی افریقہ) کے ایک پادری مسٹر جی جنہون نے کہ خود اپنی حالت مین میرے طریقہ کو بروے میری کتاب استعمال کیا تھا ایک مشنری

ل انگریزی قاعدہ سے جب خط لکھتے ہین تو پورا پتہ اوس مقام کا جہان سے خط بھیجا جاتا ہے اور تاریخ دستہ صفحہ اول کے اوپر داہنی جانب تحریر کرتے ہین۔ اس سطر مین نام و پتہ و مقام معہ سنہ و تاریخ خط تحریر ہے +

اخبار موسومہ - مطبوعہ شہر برلن بماہ ستمبر سنہ ۱۹۰۰ء مین اس علاج کے عمدہ اثر کے بارہ مین جو اونکے بھتیجہ کے علاج کرنے مین ظہور مین آئے یون تحریر کرتے ہین +

"روز یکشنبہ ۲۲ جون سنہ ۱۹۰۰ء ہفتہ گذشتہ مین بھتیجہ ڈینیل ای بھی پانچ روز سے سخت بخار ملیریا مین مبتلا تھا - نہ کونین نہ انٹی پائرین - نہ انٹی فیبرین - نہ پیپرمنٹ کی چاء اور نہ قدرتی طریقہ کے پورے علاج کی گدیون نے بھی کوئی نفع بخشا + بخار اوسی اونچے درجہ پر رہا - بلکہ چند درجہ اور بڑھ گیا + کلہ دوپہر کو ہماری تمام کوششون کے بعد ہماری ترکیبین ختم ہوگئی تھین + صرف ایک چیز مریض کو بچا سکتی تھی یعنی تبدیل آب ہوا - لیکن یہ کیسے ممکن تھا + اس آخری حالت مین ہمکو لوئی کوہنی سکنہ لیپزگ کے نئے طریقہ قدرتی علاج کا خیال آیا جسکی کہ کتاب "دی نیو سائنس آف ہیلنگ" مینے ابھی منگوائی تھی + ہمنے بخار سے بھنتے ہوے مریض کو - جسکو کہ پسینہ نہین آتا تھا - پانی مین بٹھایا یعنے ایک فرکشن ہپ باتھ تین منٹ کے لیے اوسکو دیا + جیون ہی کہ تھرمامیٹر ۱۰۲ درجہ فہرن ہائٹ سے زیادہ ہوا تو غسل پھر دیا گیا - اور یہ بات ہمنے جلد دیکھی کہ بخار کم ہونا شروع ہوگیا شب مین نفع معلوم ہونے لگا اور صبح کو پسینہ بالکل قدرتی طریقہ مین آیا + اس طور سے مریض چند گھنٹہ مین اس سادہ طریق کے ذریعہ سے بچا لیا گیا +

اگر فرکشن باتھ بجاے صرف تین ۳ منٹ کے بیس ۲۰ منٹ جاری رکھے گئے ہوتے تو صحت زیادہ تیزی کے ساتھ یقیناً ہوئی ہوتی + ایسی حالتون مین جتنا کہ زیادہ عرصہ تک اور زیادہ مرتبہ غسل دیئے جاتے ہین - اوسیقدر بہتر اور زیادہ نافع مریض کے لیئے ہوتے ہین +

خود اپنی ہی حالتین دار السلام کے مسٹر جی نے ۲۲ دسمبر گذشتہ کو مجھے یون تحریر کیا ہے - "جو کچھ کہ مین آپ کو مختلف قسم کے موسمی بخارون سے اپنی شفایابی کے متعلق لکھ چکا ہون اوس کا ذکر دوبارہ اس موقع پر نہ کرکے - مین صرف اختصار کے ساتھ کہتا ہون کہ آپکے پانی سے علاج کے طریقونکا اثر میری حالت مین بہت ہی تعجب انگیز ہوا ہے + اب مین اون کو اس ملک کے باشندونکی حالت مین استعمال کرتا ہون (ضرور بہت تکلیف اوٹھا کر اور وقت صرف کرکے) اور اونمین نتائج ہمیشہ عمدہ ہوئے ہین +

موسمی اور گرم ملکونکے بخار - میلیریا - پت کا بخار وغیرہ

ماہ جون گذشتہ سے مینے اپنے لیئے یا اپنے گھر مین کوئی دوا استعمال نہین کری ہی - سوائے پانی کے اور کچھ نہین - اور وہ بھی آپکی ہدایت کے موافق + ان بے حد گرم ملکونمین جو کہ بیماری کے لیئے مشہور ہین ہم بہت اچھی حالت تندرستی مین ہین جسقدر کہ یہان ممکن ہی - کیا یہ آپکا پانی کے ذریعہ شفا دینا ایک عمدہ علاج غربی افریقہ کے زرد بخار کے لیئے نہ ہو گا ؟"

مسٹر جی نے بادی النظر مین مرض کی وحدانیت یعنی جملہ امراض کا ایک دوسرے سے یکسان اندرونی سلسلہ رکھنے کے مطلب کو بخوبی نہین سمجھا ہی - ورنہ ایسا سوال اونہون نے مشکل سے پیش کیا ہوتا + ایک پادری مسٹر اے نے مقام کوالاروئگن - واقع بورنیو سے ۲۰ جنوری ۱۸۹۲ء کو یون تحریر کیا ہی :-

پیارے مسٹر کوہنی

میرے پاس دو جلد آپ کی چھوٹی کتاب "دی نیو سائنیس آف ہیلنگ" کی موجود ہین اور مین آپکے شکریہ کا اظہار نسبت نئے علم شفا بخشی کے عمدہ نتائج کے کرنے سے باز نہین رہ سکتا - جن (عمدہ نتائج) کو مینے خود اپنے اور دیگر اشخاص کی حالت مین اس جزیرہ بورنیو مین دیکھا ہے + اب ایک سال ختم ہونے والا ہے جب سے کہ مینے اس نیو سائنیس آف ہیلنگ کا ذکر یہان بورنیو مین اول دفعہ سُنا تھا + اوسکے تھوڑے عرصہ بعد ایک روز جبکہ مین ایک دوست کے مکان پر تھا مجھے شدت سے انڈین فیور (ہندوستانی بخار) نے آدبایا اور اسنے مجھے بالکل ناقابل کر دیا + اسپر مینے آپکے نئے طریقہ علاج کی آزمایش کری + اول مینے ایک اسٹیم باتھ بید کی بُنی ہوئی کرسی پر لیا اور اوسکے بعد ایک فریکشن ہپ باتھ بموجب اُن ہدایات کے جو آپ کی چھوٹی کتاب مین مندرج ہین + اثر انکا تعجب انگیز تھا - بعد غسل کے مین اپنے بستر کو ترک کر دینے کے قابل ہو گیا جو بات کہ اسکے قبل غیر ممکن تھی + میرے دوست اور اونکی بی بی اس جلدی کی کامیابی پر اسیقدر متعجب ہوئے + اوس دن سے مین آپکے طریق علاج کا زبردست پیرو ہو گیا ہون + اس نئے علم شفا بخشی سے بہت عمدہ نتیجے مینے یہان ڈایک لوگون مین دیکھے ہین + ڈایک لوگون نے جنمین کہ کوئی حکیم نہین ہوتا ہے - زمانہ قدیم سے اسٹیم باتھز (بھاپ کے غسل) سے کام لیا ہے - مگر وے لوگ فریکشن باتھز سے واقف نہین ہین +

اگر مین آپ سے تمام اون مریضون کے بابت بیان کرون جنکو کہ مینے اس نئے علم شفا بخشی کے ذریعہ سے آرام کیا ہی تو مجکو بہت ہی زیادہ لکھنا پڑیگا + پیارے مسٹر کوہنی آپکی کتاب پادری کیلئے بیابان مین ضروری کتاب ہے - اور یہ کسی شخص کو حالت لاچاری مین نہین ڈالتی + دیگر ڈاکٹری کتابین جوکہ میرے پاس ہین حکیم کے بُلانے کی ہمیشہ ہدایت کرتی ہین + لیکن بیابان مین یہ کیسے کیا جا سکتا ہے + مین آپ کی کتاب دی نیو سائنس آف ہیلنگ کو اپنے قبضہ مین رکھکر بہت ہی زیادہ مشکور ہون + قریب تین ہفتہ کے گذرے کہ ایک عورت کے پاس مجھے لوا لیگئے تھے - اوسکا جھونپڑا دھان کے کھیت مین رات کو جل گیا تھا - اور وہ اوسوقت تک نہ جاگی تھی جب تک کہ آگ اوسکے بدن پر نہ پہونچ گئی تھی + اوس عورت کی شکل بھیانک ہوگئی تھی - خاصکر چہرہ اور بازو + مینے فوراً صبح سے شام تک تر گدّیونکا استعمال بتلایا - اور شام کو مینے گدّیان اوس ترکیب سے لگائین جیسا کہ آپکی کتاب مین بتلایا گیا ہے + دوسرے روز مینے پھر گدّیان لگائین - ایک ہفتہ مین وہ بالکل اچھی ہوگئی - مروجہ علاج مرہم کے ذریعہ سے مجھے یقین ہے کہ ہفتون شاید مہینون تک یہ حالت قایم رہی ہوتی +

"چند ہفتے گذرے کہ میرے دہنے ہاتھ پر ایک قسم کی کھجلی نکل آئی + یہان کے لوگ اسکو کی ہرس کہتے ہین - یہ بہت ہی دیر مین جانے والے ددوڑے ہوتے ہین - اور جسم کے گرد چھلّون (حلقہ) کی شکل مین ہوجاتے ہین + اب سے بیشتر مینے ہمیشہ اسکو مرہم سے رفع کیا ہے مگر ہمیشہ پھر عود کر آئی ہی + ایکدفعہ تو یہ پیرون پر ہوئی - اوسکے بعد چہرہ پر - پھر پشت پر - اور اوسکے بعد ہاتھون پر + اسمرتبہ جبکہ چند ہفتے گذری کہ بائین ہاتھ پر مینے ددوڑے ظاہر ہوتے دیکھے - تو اپنے دلمین کہا "اچھا اسمرتبہ تمکو دی نیو میتھڈ آف ہیلنگ (نئے طریقہ شفا بخشی) کے ذریعہ سے دور کرونگا" + پس مینے اول ایک اسٹیم باتھ (بھاپ کا غسل) اور اوسکے بعد ہی ایک فرکشن ہپ باتھ لیا - دوسرے روز صرف دو فرکشن سٹز باتھ لئے + علاج سے تیسرے روز مینے دیکھا کہ وہ ددوڑے سکڑے (مرجھائے) ہوئے معلوم ہوئے جس سے کہ ظاہر ہوتا تھا کہ اب یہ غائب ہونیوالے ہین + مینے تنہا ہاتھ کو بھی بھاپ دی ہی - اور ایسا کرنیکے بعد ہر مرتبہ ایک فرکشن سٹز باتھ لیا ہی + اب بائین ہاتھ پر یعنی مقام ماؤف پر دو چھوٹی چھوٹی پھوڑیان نکل آئی ہین - پس مین یقین کرتا ہون کہ فارن میٹر (مادۂ فاسد) اس مقام پر کھنچکر اکٹھا ہو رہا ہے + جب یہ اچھی ہوجاوینگی تو خوفناک کھجلی دور ہوجاوے گی +

تتمہ صفحہ ۲۷۳

طاعون کا علاج

نوٹ مترجم - پلیگ یعنی طاعون - جہاں تک اسوقت تک اخبارات وغیرہ کے دیکھنے سے اور سُننے سے معلوم ہوا ہی ہندوستان میں یہ مرض طاعون چار قسم کا ہوا ہی اوّل تو بیوبونک یعنی جسمیں کہ گلٹیاں بڑھ جاتی ہیں۔ دوم نیومونک یعنی جسمیں کہ خصوصاً پھیپھڑوں میں ایک قسم کی سوزش ہوجاتی ہی اور وہ اپنا کام پورے طور سے نہیں کر سکتے۔ سوم سپٹی سیمک جسمیں کہ تمام خون جسم کا خراب ہوجاتا ہی۔ چہارم انٹس ٹاینل جسمیں کہ انتڑیاں خراب ہوجاتی ہیں۔ ایک ہی مریض کو ایک سے زیادہ قسموں کا طاعون ایک مرتبہ ہوجاتا ہی خیال رہے کہ

اول قسم کے طاعون میں گلٹی کیا تو بخار کے قبل نکلتی ہی یا بخار شروع ہونے کے بعد۔ اگر حصہ زیرین جسم میں گلٹی نکلتی ہی تو اکثر اوقات ران میں۔ اور اگر حصہ بالائی جسم میں نکلتی ہی تو کانوں کے پاس یا اُن سے نیچے گلے میں۔

یہ مرض بمقابلہ انسان کے چوہوں میں لوگ کہتے ہیں کہ جلد اثر کرتا ہے۔ اور اول چوہے ہی مرتے ہوئے دیکھنے میں آتے ہیں اور پھر اسکا اثر انسان پر ہوتا ہی۔ ایسا تو کوئی گھر نہیں جہاں چوہے نہ ہوں اور پس چوہوں کے ذریعہ ایک گھر سے دوسرے گھر میں بخوبی جا سکتا ہی بعض شہروں میں جہاں کہ میونسپلٹی یعنی چونگی نے ان موذی جانوروں کی تعداد بہ قبل شروع ہونے موسم سرما کے معقول درجہ کی کمی حاصل کرلی ہی تو اُن شہروں میں پھر موسم سرما میں یہ مرض بہت کم ہوا ہی۔ جب مرض کو ایک مقام سے لیجانے والے چوہے کی تعداد کم ہوگی تو مرض بھی کم پھیلے گا + مرض کے روکنے کے لیے مکانات کی صفائی بھی ضروری ہی خاصکر نالیوں و چہ بچوں کی و پاخانوں کی یعنی اُن مقامات کی جہاں کہ غلاظت ہونے کا موقعہ ہے صفائی ضرور رکھنی چاہیے اور فنیایل واٹر سے اُن کو دھو ڈالنا یا اُن میں چھڑک دینا اور مکانات کی ہوا صاف رکھنے کے لیے اُن میں خوشبویات ایک بار روزانہ جلا دینا مناسب ہی + جن لوگوں کے ذمہ ہون کرنا روزانہ فرض ہے وہ مکان میں ہون کریں اور دیگر لوگ کسی عمدہ شے مثل گوگل یا دیگر خوشبویات کو ایک دو بار مکان میں روزانہ جلا کر اُسکا دھواں لگا دیا کریں۔

صفائی مکانات سے کم ضروری صفائی قالب انسانی بھی نہیں ہی جسم انسانی کا اوپر سے صاف رکھنا تو اُس کو بخوبی دھونے یعنی عمدہ طور سے معمولی غسل لینے سے ہو سکتا ہے اور کپڑے صاف ستھرے پہننے سے۔ مگر اس جسم کی محض بیرونی صفائی سے کام نہیں چلتا بلکہ اندرونی صفائی بھی لازم ہی + اس کتاب "نیا علم شفا بخشی" کے اول ۹۹ صفحے پڑھکر آپ کو بخوبی معلوم ہوگیا ہوگا کہ بغیر اندرونی غلاظت کے کوئی مرض ممکن نہیں۔ اور اندرونی غلاظت سے بچنے اور اُس کے رفع کرنیکا طریقہ بھی بقیہ صفحات حصہ اول کے بغور سمجھکر پڑھنے سے معلوم ہوچکا ہوگا۔

بیرونی و اندرونی صفائی جسمانی سے بھی زیادہ ضروری روحانی پاکیزگی ہی۔ بوجہ روحانی ناپاکی کے انسان ایسے ایسے افعال کا مرتکب ہوتا ہے جن سے کہ جسم کی بھی اندرونی و بیرونی ناپاکی وقوع میں آتی ہی + روحانی پاکیزگی حاصل کرنے کے لیے انسان کو مناسب ہی کہ اپنے مذہب کے موافق عامل ہو۔ انسان کے بد اعمال کا نتیجہ بھی مرض ہی اور جسقدر کہ کسی لوگوں کے اعمال زیادہ خراب ہونگے اُسیقدر اُس ملک کے زیادہ لوگوں کو زیادہ سخت امراض بھی لاحق ہونگے۔ کیا یہ کہا جا سکتا ہی کہ ہندوستان میں لوگوں کے اخلاق بمقابلہ پیشتر کے اب اچھے ہیں ؟ ہر شخص جب اپنے آپ کو اور اپنے چاروں طرف بغور دیکھیگا تو یہی کہیگا کہ نہیں !! اور اسکی وجہ یہی خیال میں آویگی کہ عام طور سے ہر مذہب کے لوگ اپنے اپنے مذہب کے موافق عامل نہیں ہیں + ظاہری اعمال ہی نہیں۔ بلکہ خیالات بد کا اثر بھی تندرستی پر خراب پڑتا ہی اور زندگی کو کم کرنیوالا ہوتا ہی +

جب کسی گھر میں یہ مرض طاعون چوہوں میں نمودار ہو تو اُس مکان کو فوراً چھوڑ دینا چاہیئے اور اُس کی صفائی بخوبی کرنی چاہیئے۔

مُردہ چوہوں کو بجائے پھینکنے کے جلادینا چاہیئے۔ علاوہ اُن طریقوں کے جوکہ فینایل یا مس کپور وغیرہ کو پانی میں ملاکر ہر در و دیوار فرش و نالی وغیرہ کو دھو ڈالنے کے ہیں سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ مکان میں پرال یا سوکھی گھاس یا درخت کے خشک پتے بچھا کر اور اُپلے یعنی کنڈے اور لکڑی اُس کے اوپر پھیلا کر جلادیں تاکہ مکان میں خوب دھواں ہوجاوے اور مکان بخوبی گرم ہو جاوے مگر تمام سطح فرش کو آگ جلا کر مثل آتش کے ایک مرتبہ گرم کر دینا چاہیئے جہاں تک کہ موجودہ تجربہ انسانی ہے کوئی جاندار ایسا نہیں کہ جسکو **آتش** نہ ضائع کر سکتی ہو +

اگر کسی شخص کی نسبت شبہ بھی ہو کہ اُسکو مرض کا اثر ہے تو مناسب ہے کہ اُسکو بیرگھر کے لوگوں سے علیحدہ رکھیں اور اُسکی ضرورت بروقت ہی اُسکے پاس جاویں۔ اُس سے زیادہ گفتگو کرنا بھی اُسکے خیالات کو منتشر کرتا ہے۔ خیالات کو یکجا کرنیکے لیے مناسب ہے کہ مریض اپنے معبود حقیقی کی یاد میں مشغول ہو۔ مریض کو ایسے مکان میں رکھیں جسمیں تازہ ہوا کا گذر بخوبی ہوتا ہو +

علاج۔ جس وقت کہ کسی شخص کی نسبت طاعون کا ذرا بھی شبہ ہو۔ خواہ گلٹی نکل آئی ہو یا محض بخار ہی ہو تو سب سے اول مریض کو ایک اسٹیم باتھ پورے جسم کا قریب نصف گھنٹہ کا دیویں (ملاحظہ کیجیے صفحات ۱۰۰ لغایت ۱۰۵) (اگر کوئی بنچ یا کرسی میسر نہ آوے تو چھوٹی چار پائی پر بھی جسکی بناوٹ گھنی نہ ہو یہ بھاپ کا غسل لیا جا سکتا ہے) اور بعد اسٹیم باتھ کے فوراً ایک **فریکشن ہپ باتھ** (ملاحظہ کیجیے صفحات ۱۰۹ و ۱۱۰) دیر تک دیویں نصف گھنٹہ تک یا اُس سے بھی زیادہ اگر مریض کو پانی میں بیٹھنا ناگوار معلوم نہ ہوتا ہو + اسٹیم باتھ لینے کے وقت اگر تھوڑی تھوڑی دیر تک مُنہ کمبل کے اندر رکھا کر مُنہ کھول کر سانس لیا جاوے تو عمدہ ہے۔ ایسا کرنے میں بھاپ کا اثر اندر تک پہونچتا ہے۔ اس غسل کے بعد ہر تین تین چار چار گھنٹے کے بعد **فریکشن سٹز باتھ** نصف نصف گھنٹہ تک اور ہپ باتھ کوئی بیس بیس منٹ تک جاری رکھیں جبتک کہ بخار دور نہ ہو جاوے۔ اگر تین غسل دینے سے افاقہ ہو گیا ہے تو پھر اگلے دن غسل دیویں۔ اور بعد رفع ہوجانے بخار کے بھی ہفتہ عشرہ تک روزانہ دو تین ہپ باتھ و فریکشن باتھ لیتے رہیں۔ اگر ضرورت معلوم ہوتی ہو یا اگر اول **اسٹیم باتھ** میں پسینہ نہ آیا ہو تو دوسرے دن پھر اسٹیم باتھ لیا جا سکتا ہے مگر احتیاط کیساتھ +

اگر گلٹی نکل آئی ہے تو پورے جسم کے لیے **اسٹیم باتھ** دینے کے وقت گلٹی کو خاصکر خوب بھاپ دیویں۔ اور اگر گلٹی کان کے پاس یا گلے میں ہے تو علاوہ مذکورہ بالا علاج کے ایک دو بار چہرہ و گردن کو بھاپ کا غسل دیکر (صفحہ ۱۰۵ و ۱۰۶) تب **فریکشن ہپ باتھ** یا **سٹز باتھ** کریں + اگر گلٹی ران میں ہے تو پیڑو کے **اسٹیم باتھ** (صفحہ ۱۰۵) علاوہ پورے جسم کے اسٹیم باتھ کے دینے مناسب ہونگے پورے **اسٹیم باتھ** کے دن **پیڑو کا اسٹیم باتھ** علیحدہ نہ لیا جاوے + اگر گلٹی میں جلن معلوم ہوتی ہو تو اُس کو وقتاً فوقتاً گرم پانی میں اونی کپڑا بھگو کر اور نچوڑ نچوڑ کر سینکتے رہیں۔ اور باقی اوقات میں اُسپر ٹھنڈے پانی کی گدی چند تہ کیے ہوئے کپڑے کی رکھکر اوپر سے کسی اونی کپڑے کی چوڑی پٹی لپیٹ دیویں (فلالین کی پٹی بہتر ہو گی یا کسی دوسرے اونی کپڑے کی) پٹی سخت نہ بندھی ہو جس سے کہ اُس مقام کے دوران خون میں فرق آوے + گدی کے لیے اگر **بارش کا پانی** ہو تو بہت عمدہ ہے۔ بارش کے بعد **آب کشیدہ** یا **گنگا جل** اور پھر کنوئیں کا عمدہ شیریں پانی + سرد پانی کی گدی کو وقتاً فوقتاً تر کرتے رہیں۔ اگر گلٹی پھوٹ جاوے تو اُس گدی کو دن میں کئی بار بالکل تبدیل کرنے کی ضرورت ہوگی (اُن پھاؤں کو یا گدیوں وغیرہ کو جنمیں کہ گلٹی سے نکلا ہوا مواد لگ گیا ہے جلا دینا سب سے بہتر ہے) چند روز میں اس پانی کی گدی اور فلالین کی پٹی سے اور دیگر غسلوں سے ہی گلٹی کا زخم اور گلٹی اچھی ہو جاویگی +

غذا۔ بغیر بھوک لگنے کے مریض کو غذا نہ دیویں۔ اور جب دیویں تو سریع الہضم اور کم غذا دیویں (اس کے لیے ۵۲ صفحہ کے نوٹ ملاحظہ طلب ہیں)

موسمی اور گرم ملکون کے بخار - میلیریا - پت کا بخار وغیرہ

اس خوفناک کی ہیں سے نجات پانے کا یہی طریقہ ہے +

- مین ہمیشہ نیو میتھڈ آف ہیلنگ (نئے طریقہ شفا بخشی) کا استعمال کرونگا - کیونکہ آجتک دن تک اسکے مانند مینے کوئی دوسرا علاج نہین پایا ہے + مین اپنے دوستون مین - ادبکی توجہہ اس نیو سائنیس (نئے علم) کی طرف دلانے کی کوشش کرتا ہون +"

غربی افریقہ - اسٹریلیا - ہدر انڈیا - دی کیپ - ویسٹ انڈیز - وغیرہ سے میرے پاس بیشمار اسی قسم کے خطوط آئے ہین - جنہین کہ میرے طریقہ علاج سے صحت پانے کی کامیابیون کا ذکر ہے - اور بہت سے خطون مین سرگرمی کے ساتھ اظہار شکریہ بھی موجود ہے +

لوٹ - حضرات ناظرین - اگر آپ نے اس کتاب کو اس موقع تک بغور پڑھا ہے اور خصوصاً باب متعلق "بہ امراض اطفال" اور اُس باب کو جسمین کہ یہ باتین کہ "مرض کیسے پیدا ہوتا ہے ؟ بخار کیا چیز ہے ؟" بتلائی گیئین ہین - تو آپ کو یہ ضروری بات بھی معلوم ہوگئی ہوگی کہ بخار (یعنے ہر قسم کے بخار) کا علاج فوراً اوسیوقت سے ہونا چاہیئے جبکہ بخار شروع ہو + بلکہ اُسوقت سے جبکہ اسکے آنے کے قبل جسم مین کچھ ایسی محسوسات ہون جن سے کہ معلوم ہوتا ہو کہ بخار کی آمد ہے - علاج شروع کردیا جاوے تو اور بھی عمدہ ہے + اس علاج کے شروع کرنے مین اس بات کے دیکھنے کی ضرورت نہین ہے کہ بخار کیا ڈھنگ اختیار کرتا ہے + واضح ہو کہ اس کتاب مین طاعون کے بخار کا کہین ذکر نہین آیا ہی - مگر اوس اصول کے موافق جو کہ اس کتاب مین امراض کی وحدانیت کے بارہ مین سمجھایا گیا ہے طاعون کے بخار کا بھی وہی علاج ہونا چاہیئے جو کہ اور دیگر سخت بخارون یا دیگر امراض کا خواہ اوسکا ذکر کتاب ہذا مین کیا گیا ہے یا نہ کیا گیا ہو + جبکہ سب امراض اور سب بخار ایک ہی طریق مین اور ایک ہی شے لیعنی جسم مین مادہ فاسدہ کی موجودگی سے پیدا ہوتے ہین تو علاج بھی سب کا ایک ہی ہے یعنے مادہ فاسدہ کے نکالدینے سے اچھے ہوسکتے ہین + اور ہر قسم کا مادہ فاسدہ - اسمین کلام نہین کہ اُن غسلونکے ذریعہ سے جنکا ذکر کتاب ہذا کے صفات ۱۰۰ لغایت ۱۱۶ مین مفصل کیا گیا ہے جسم سے دور کیا جاسکتا ہے +

جُذام یعنی کوڑہ

جذام - یعنی منطقہ حارّہ (بیحد گرم ملکون) کی بَلا کو تو ہم اس اپنے معتدل آب و ہوا[51] مین بہت ہی کم خیال مین لا سکتے ہین + اس مرض کے مبتلا ہمیشہ شکار اجل بنتے رہے ہین کیونکہ اس مرض کا کوئی علاج معلوم نہین ہوا تھا + جملہ دیگر انسانون سے علیحدہ کیئے جا کر - اکثر کسی جزیرہ یا خاص اسپتال مین مقید رکھے جا کر - ایسے لوگ[52] اپنے خوفناک انجام کو پہونچنے کے انتظار مین چھوڑ دیے جاتے ہین + تمام جذامی بوجہ خوف چھوت اپنے کنبے سے جُدا کر دیئے جاتے ہین - اپنے وطن سے جلاوطن کیے جاتے ہین - اور کسی دور کی جگہ مین اپنی تقدیر پر چھوڑ دئے جاتے ہین + یہ ہی بڑی بات ہے کہ اونکو کھانا وقتاً فوقتاً پہونچا دیا جاتا ہے - مگر علاوہ اسکے ہر قسم کا تعلق اونسے ترک کیا جاتا ہے +

معتدل آب و ہوا کے ملکون مین جذام شاذ و نادر ہی پایا جاتا ہے + جو اسباب کہ گرم ملکون مین جذام پیدا کرتے ہین وہی اسباب معتدل ملکون مین خصوصاً گٹھیا اور استسقا پیدا کرتے ہین + جیسے کہ کھجور کا درخت گرم ملکون مین ہی اور بلوت کا درخت معتدل آب و ہوا مین فروغ پاتا ہے حالانکہ وہی سورج - وہی پانی - اور زمین بھی وہی ہے - اسیطور سے جذام گرم آب و ہوا کی پیدائش ہے +

ہم لوگ تر یعنے بہتا ہوا جذام - اور خشک جذام مین فرق کرتے ہین + حالت اول الذکر مین جسم اکثر برسون تک بتدریج سڑا کرتا ہے جسکے ساتھ ہی بے حد تکلیف ہوتی ہے + مرض بلا رُکنے کے بڑھتا رہتا ہے یہانتک کہ جب بہت ہی ترقی کر جاتا ہے تو موت ہی اوس سے نجات بخشتی ہے +

خشک جذام مین مثل جذام قسم اوّل کے ہاضمہ مین دمبدم خرابی بڑھتی ہے اور اوسکے ساتھ سیاہ

[51] مراد ہے ملک جرمن سے جہان کا کہ مصنف رہنے والا ہے + [52] یعنے جذامی +

جذام یعنی کوڑھ

سڑے ہوئے دھبے جسم کے آخری سرون پر خصوصاً ہاتھ اور پاؤن پر رفتہ رفتہ ہو جاتے ہین۔ یہ ایک یقینی پہچان ایک بہت اونچے درجہ کے اندرونی بخار کی ہی + تب گوشت نذار دہونے لگتا ہی۔ اول انگلیون کے پورؤن کا اور بعد اوسکے جسم کے دیگر حصون کا۔ یہانتک کہ ننگی ہڈیان اور ننگے پورویئے باقی رہجاتے ہین + جسم مثل ایک درخت کے خشک ہو جاتا ہے اور مومیائی[1] کی شکل ہو جاتا ہی + گوشت برابر دور ہوتا جاتا ہے یہانتک کہ بد قسمت مصیبت زدہ جذامی لوگ مثل ہڈیون کی ٹہٹہری کے معلوم ہونے لگتے ہین اور بے حد کمزوری کی وجہ سے مرجاتے ہین +

در حقیقت جذام کا سبب بھی وہی ہی جو کہ تمام دیگر امراض کا۔ یعنی جسم مین مادۂ فاسد کا بار + یہ کیا تو موروثی ہوتا ہی یا خلاف قدرت زندگی بسر کرنیسے حاصل ہوتا ہے + اس مرض کی اصلی جگہ پیٹ مین ہی۔ یا آلات الہضم مین ہے۔ جو کہ غیر معمولی حالت مین ہو جاتے ہین + بیحد گرم ملکونکی سڑی گرمی جو کہ تمام کاروائی سڑان کو ترقی دیتی ہی۔ جسم کے اندر کے مادہ فاسد مین بھی قدرتاً بہت تیز سڑن پیدا کرتی ہی + یہ مادہ فاسد بہت زور کے ساتھ جسم کے آخری سرونکی طرف بھیجا جاتا ہی۔ جہانکہ یہ اندرونی دباؤ کی وجہ سے سخت حالت مین جمع ہو جاتا ہی + اس قسم کے مادّہ کے بہت زیادہ جمع ہو جانے سے وہ اعصاب زندگی کے پہونچانے والے جو کہ ان آخری سرون تک گئے ہین بالکل رُک جاتے ہین۔ اور پس اپنا اصلی کام آئندہ نہین کرسکتے + اس طریق یہ جذامیونکے ہاتھ پیرونکا بیحس ہو جانا سمجھ مین آتا ہے + ایسے مریض ایک بہت اونچے درجہ کے اندرونی بخار مین مبتلا رہتے ہین حالانکہ باہر کیجانب ایک قسم کی ٹھنڈک معلوم ہوا کرتی ہی + خشک جذام مین یہ سرے اصلیت مین اس اندرونی بیحد گرمی کی وجہ سے خشک ہو جاتے ہین۔ کیونکہ بوجہ کمزور ہاضمہ کے باوجود اون کھانون کے جو معمولاً غذائیت پہونچانیوالے کہلاتے ہین مریض کیلئے یہ غیر ممکن ہو جاتا ہی کہ واقعی اوسکو قوت پہونچے + یہ سچ ہے کہ غذا جسم سے ہو کر گذرتی ہے۔ لیکن مریض باوجود اون تمام چیزونکے جو کہ وہ کھالیتا ہی بھوکا[2] رہتا ہی + اس موقع پر ہم صاف طور سے دیکھتے ہین کہ وہ شے جو کہ جسم کو پرورش کرتی ہی اور اُسکو قایم رکھتی ہی نہ تو وہ ہے جو کہ کوئی شخص نوش ہی کرلیتا ہی اور نہ وہ شے ہی جسمین کہ نئے خیالات کے موافق

---

[1] مراد اوس مردہ سے ہی جو کہ مصالحہ جات کے ذریعہ سے صدیون اپنی اصلی حالت مین بغیر سڑے ہوئے قائم رکھا جاتا ہی۔ ملک مصر مین مردونکو اسیطرح دفن کیا کرتے تھے پورانی قبرون مین سے اب بھی وہان ایسے مردے نکلتے ہین + [2] یعنی جسم کو غذا نہین لگتی ہے +

وہ تمام اجزا شامل رہتے ہین جنسے ملکر کیمیکل[51] انالیسس کی روسے جسم انسانی بنا ہی - بلکہ[52] وہ صرف ایسی غذا ہی جو کہ واقعی جسم ہضم کرسکتا ہے + ترجذام مین سڑن اوسی قسم کی ہوتی ہی جیسا کہ استسقا مین - کیونکہ اس مرض مین بھی جیسا کہ تجربہ بتلاتا ہی پانی پیدا ہونیکے قبل ایک اندرونی حالت سڑن کی اکثر برسون تک رہتی ہے + پس سڑن ایک معنی کرکے اون کارروائیونکی جو کہ جاندار جسم مین ہوتی رہتی ہین آخری حالت جاننی چاہیئے علاوہ اسکے ترجذام مین ایک قسم کی رطوبت کی سڑن بھی ہوتی ہے اگرچہ شکل مین وہ استسقا کی رطوبت سے مختلف ہوتی ہی + پس مریض ساکن بیٹویا[53] کی حالت مین مرض کا طریقہ بہت ہی دلچسپ ہی (جیسا پہلے ذکر ہوچکا ہی کہ اوسکو دل کا مرض - استسقا اور جذام یکے بادیگرے ہوئے تھے) - اوس سے بہت صاف طور پر یہ تمام خرابی کی کارروائیان ظاہر ہوتی ہین + اگرچہ جذام ہمارے ملک مین اوس حالت مین نہین ملتا جیسا کہ بیحد گرم ملکون مین - تاہم بعض وقت حالتین قریب قریب اوسی کے متشابہ ہمکو مل سکتی ہین + مرض سل خصوصًا خاصیت مین اسکے بہت ہی مشابہ ہی - اس آخرالذکر[54] مین جسم خاصکر سرد ملکون مین - مادۂ فاسد کو ہمیشہ ایسی تیزی کے ساتھ جسم کے سرون کیطرف نہین بھیجتا جیسا کہ مرض جذام کیحالت مین گرم ملکونمین + مادۂ فاسد جو جسم کے اندر موجود ہوتا ہی وہ سڑنا شروع ہوجاتا ہی اور پھیپھڑونکو یا دیگر اندرونی اعضا کو زائل کرنیلگتا ہی + جذام کے علاج کے بارہ مین علم[55] ڈاکٹری صاف دل سے اس امر کو قبول کرتا ہی کہ اوسکو کوئی علاج اسکا معلوم نہین ہے + یہ بخار کی خاصیت سے ناواقف ہی اور جذام کو ایسا مرض نہین جانتا جسکا کہ تعلق بخار سے ہے + جذام کو صرف تب ہی شفا ہوسکتی ہی جبکہ بخار کا علاج کیا جاوے اور مادہ فاسد جسم سے خارج کردیا جاوے + جبکہ ایسا کرنا ممکن نہین ہوتا تو شفاے کُلّی کی بھی امید نہ کرنی چاہیئے - حالت مین ایک قسم کا افاقہ ہی زائد از زائد ہم حاصل کرسکتے ہین +

ادویات کے ذریعہ علاج سے جسم کو زیادہ تر نقصان پہونچتا ہے بمقابلہ اسکے کہ خود مرض سے (نقصان پہونچے) + اس بات کی سچائی کا عمدہ ثبوت مریض ملک بیٹویا کے (جسکا حوالہ صفحہ ٢١٩ لغایت ٢٢١ پر دیا گیا ہے) رپورٹ شفایابی سے اور کیا زیادہ ہوسکتا ہی +

---

[51] وہ طریقہ جس سے کہ ہر اشیاء کے اجزا جنسے کہ وہ ملکر بنتے ہین جدا جدا کر لئے جا سکتے ہین + [52] یعنی وہ شئی جو کہ جسم کو پرورش کرتی ہی اور اسکو قائم رکھتی ہی وہی غذا ہے جو کہ جسم ہضم کرسکتا ہی + [53] دیکھو حال اس مریض کا صفحہ ٢١٩ سے ٢٢١ تک + [54] یعنی مرض سل مین + [55] مراد ہی اوس علم سے جسمین بذریعہ ادویات کے معالجہ ہوتا ہی +

جُذام یعنے کوڑھ

یہانپر ہم یہ بات دیکھتے ہین کہ اس مرض مین جذام کے بے معلوم وبکار کیڑے (بے سیلائی) جنکی موجودگی بلاشبہہ ایک ماہر مرض جذام نے تحقیق کی تھی کسی طریقہ سے اون علاجونکے ذریعہ سے جنکا استعمال کہ اونے کیا تھا دور ہو سکے تھے یعنے نہ تو زہریلی ادویات کے ذریعہ سے نہ کسی دوسرے ذریعہ سے +

اسکے ساتھ مقابلہ کیجئے اوس عمدہ کامیابی کو جو میرے طریق علاج سے حاصل ہوئی تھی ۔ جسنے کہ جذام کے تمام بے معلوم کیڑے کلیتاً دور کردیئے اور جسکی کہ اوسی طبیب نے صداقت دی ہے + اس مرض مین شفا صرف غیر محرک غذا اور میرے ایجاد کیئے ہوئے فریکشن باتھ کے ذریعہ سے ہی ہو سکتی ہے + لیکن قدرتاً مریضون کو صرف جب ہی شفا ہو سکتی ہے جبکہ ہاضمہ اور جلد کا فعل اس قابل ہین کہ اونکو ترقی دیجا سکے اور جبکہ قوت زیست کافی موجود ہے +

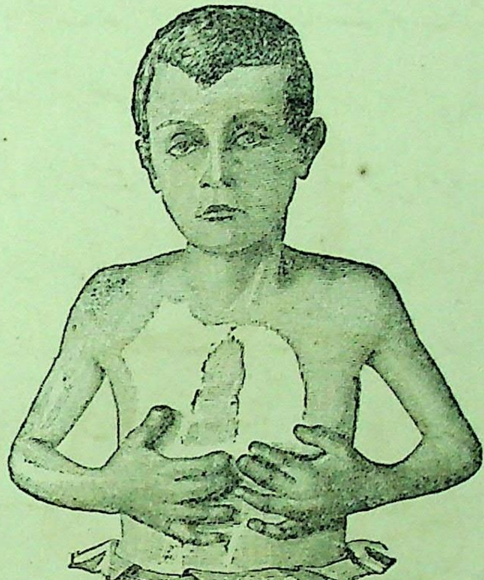
یہ بھی بہت صاف طور سے دکھلایا گیا ہے کہ میرے طریق علاج مین بوجہ چھوت ۔ جذامیون سے مرض کے لگجانیکا خطرہ نہین رہتا + یہ بات خاصکر اونکے لیئے جو کہ چھوت سے ڈرتے ہین بہت ہی ضروری ہے + صرف یہی ضروری ہے کہ قدرتی طریقہ معاشرت کی پیروی کرین اور جسم کو قوت اور تازگی میرے غسلونکے ذریعہ سے پہونچاوین جو کہ جسم کو اندر سے تمام مادہ فاسد سے صاف کردیتے ہین + تب وے لوگ یہ ہی نہین کہ چھوت کے خطرہ سے محفوظ رہینگے بلکہ اپنی عام تندرستی وجسمانی اور دماغی قابلیت کو ہر طرحسے بڑہاوینگے +

یہ بات کہ پیشۂ طبابت شفا دینے کے قدرتی وسائل کی قدر سے کسقدر کم واقف ہے اس امر سے ظاہر ہوگی کہ ڈاکٹر لوگ اپنے مریضونکو اونکے کمرونمین کس احتیاط کے ساتھ کھڑکیان بند کرکے رکھتے ہین ۔ اور بہت ہی کوشش اس امر کی کرتے ہین کہ کچھ بھی تازہ ہوا خصوصاً شب کے وقت کمرے مین نہ جانے پاوے + پس قدرتاً یہ لابدی ہوتا ہے کہ مریض کے کمرونکی ہوا جذامیونکے بخارات سے اور مادہ فاسد کی سڑن سے بھری ہوئی رہتی ہے ۔ چنانچہ یہ کوئی تعجب کی بات نہین ہے اگر ایسی حالتون مین جذام متعدی ثابت ہو +

قبل اسکے کہ مین مریضان جذام کے آرام ہوجانیکا ذکر کرون اس موقع پر مختصراً وہ طریقہ بتلاؤنگا جس مین کہ ہر شخص یقیناً اپنے کو جذام سے محفوظ رکھ سکتا ہے ۔ نیز دیگر امراض سے مثلاً بہر صورت ترایئن کے اور موسمی بخارون سے ۔ پس

نوٹ مراد ہے اون طریق علاج سے جنمین کہ ادویات کے استعمال سے مرض کو آرام کرتے ہین +

خراب سے خراب مریض مین بھی مرض کی راہ مین کوئی بھی خطرہ واقع نہو گا اور صرف بہت ہی تھوڑی ابتری واقع ہوگی + جیسا ذکر ہو چکا ہی کہ وہ اشخاص جنکا رُجحان طبیعت ان امراض کیطرف ہوتا ہے۔ یعنی جنمین کہ مادہ فاسد کا بار بہت ہی زیادہ ہے۔ وہی اشخاص اس مرض مین مبتلا ہو سکتے ہین +



تصویر ۱ (عمر ۱۵ سال)

ہر ایک جوش دلانے والی وجہ اجتماع مادۂ فاسد پر اپنا اثر ڈال کر ادسمین از سر نو سٹران (کیورے ٹیو کرای سس) پیدا کرتی ہے اور جان خطرہ مین ڈالتی ہے + ایسے مرض کی طرف رُجحان طبیعت برسون قبل میرے سائینس آف فیشیل اکسپریشن کی مدد سے جانا جا سکتا ہے + لیکن وہ بھی جنہون نے اس علم کو مطالعہ نہین کیا ہی اس رُجحان طبیعت کو کچھ حد تک جان سکتے ہین + ہماری بہت بڑی عاقلہ مادر پنچر نے ہمکو

جذام یعنے کوڑھ۔

اس غرض کے لیئے ایک سچا آلہ بخشتا ہی۔ (لیکن جسکا استعمال بدقسمتی کی بات ہی کہ بہت سے لوگ نہین جانتے) یعنی ہماری عقل حیوانی + قدرتی عقل حیوانی اون سب لوگون مین جنہین کہ مادہ فاسد کا بار موجود ہے ایک قسم کا بے اختیاری ڈر۔ ایک پوشیدہ ہیبت۔ اس قسم کے امراض کی چھوت کا بتھلا دیتی ہے۔ بشرطیکہ وہ لوگ اب بھی کچھ موافقت نیچر سے رکھتے ہون +



تصویر ۲ (عمر ۱۳ سال)

بعدان عام بیانات کے اب مین جذام کی اوس کیفیت کا ذکر کرونگا جو تین لڑکون کی ہوئی جو کہ بعد اسکے کہ اونکو ڈاکٹران برلن نے جواب دیدیا تھا۔ میرے زیر علاج آئے +

ان تین لڑکون (عمر ۹ - ۱۳ - ۱۵ سالہ) کے علاج نے مجھے ایک موقع میرے طریقہ علاج کی فضیلت کے ثابت کرنے کا دیا۔ زیادہ تر اسوجہ سے بھی کہ پرانے اطبانے اونکے شفا یعنے اچھا کرنے مین اپنی پوری ناقابلیت کا اقبال کرلیا تھا +

ممکن ہی کہ ان مریضون کی طرف عوام کی توجہ مائل ہووے اس غرض سے مینے سات فوٹو (عکسی تصویر) ان لڑکون کی کھچوائین تھین +

ان بیچارے بچون کی حالت جبکہ مین نے اونکا علاج شروع کیا ازحد قابل افسوس تھی + ہاتھون مین اونگلیون کے سرے اور بعض اونگلیونکے دوسرے پورے بھی گل کر دور ہوگئے تھے + بقیہ پوروے اونگلیون تک

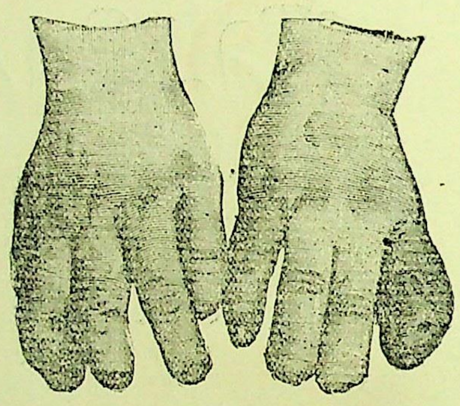


تصویر ۳ (عمر ۹ سال)

بہت پھولے ہوئے تھے اور قریب قریب گرنے کو طیار تھے جیساکہ تصاویر ۴ و ۵ سے واضح ہوگا + سب سے چھوٹے بچہ کے دہنے ہاتھ کی انگشت شہادت گلنے لگی تھی + اوس سے دو بڑے لڑکون کے پائون اس سے بھی زیادہ ہیبت ناک شکل مین تھے (دیکھو تصاویر ۶ و ۷) + وے محض بے شکل کے جسم تھے جوکہ مادۂ فاسد سے بہت زیادہ بھرے ہوئے تھے + کئی جگہہ مین کٹاؤ کا ہونا شروع ہوگیا تھا اور زخمون سے جوکہ سیدھے ہڈی تک پہونچگئے تھے پیپ نکلتا تھا +

جذام یعنی کوڑھ

ہاتھ اور پیر۔ بازو اور ٹانگ سے کہنی اور گھٹنے تک علیحدہ علیحدہ تمام حس جاتا رہا تھا + شہر برلن کے ایک طبیب نے اعضا کی بیحسی کی مقدار کو دریافت کرنیکی غرض سے ہاتھ اور بانہہ کو اوسجگہہ تک جہانکہ درد معلوم ہوا ایک بڑی سوئی سے چھید ڈالا تھا + درد کہنی پر معلوم ہوا تھا + یہ واقعی ایک عجیب و غریب کامیابی تھی۔! لڑکونکی حالت ایسی زیادہ خراب تھی کہ فوٹوگراف (تصویر عکسی) بھی اوسوقت تک نہ کھینچ سکی جبتک کہ علاج کو تین ہفتہ نہو گئے جسمین کہ اونکی حالت واقعی بہتر ہو گئی +



تصویر ۴ (تصویر ۳ کے ہاتھ)

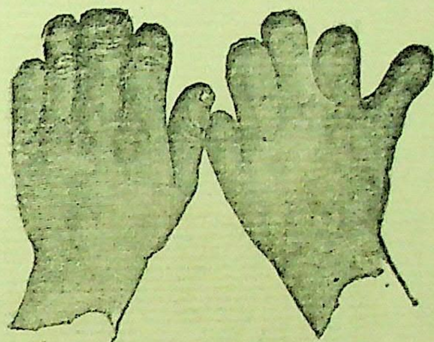
مرض کے سب سے خراب درجہ کی تصویر کھینچنا بالکل غیر ممکن تھا +

دو یا تین فرکشن سٹز باتھز روزانہ ۔ فرکشن ہپ باتھز بھی اکثر اوقات ۔ اور قدرتی غذا۔ کشادہ میدان مین کافی محنت اور پسینہ کا نکالنا۔ یہی باتین علاج مین شامل تھین + اس علاج مین اثر قابل تعریف تھا + اگرچہ علاج کے شروع مین بچونکے جسم سے نکلے ہوئے بخارات بہت ہیبت ناک تھے مگر دوران علاج مین وہ بالکل ہی ناقابل برداشت ہو گئی تھی۔ سٹرن کی بو بہت ہی تھی + جسم کے اندر کا مادّہ فاسد حرکت مین آکر

---

۵۱ طنزاً کہا گیا ہے۔

باہر جانیکے لیئے راستہ پانے کی کوشش کرتا تھا + غسل لینے کے وقت مین یہ حالت قابل لحاظ تھی + صبح کے کھانے مین یہ چیزین تھین یعنی بغیر چھنے ہوئے[۵۱] آٹے کی خشک روٹی ہمراہ چند سیب کے - اور شام کا کھانا یہ تھا یعنی آٹے سے بنی ہوئی غذائین - ترکاریان اور دال محض پانی مین بہت ہی تھوڑے گھی اور نمک کے ساتھ پکی ہوئین + جملہ قسم کے گوشت - شوربہ اور اسی قسم کے اور اشیا کی قطعاً ممانعت کیگئی تھی + کھانا جسقدر گاڑہا[۵۲] پک سکتا تھا پکایا جاتا تھا اور ہمیشہ بلا چھنے ہوئے آٹے کی روٹی کے ہمراہ کھایا جاتا تھا + صرف تازہ پانی ہی پینے کو ملتا تھا +



تصویر ۵ (تصویر ۲ کے ہاتھ)

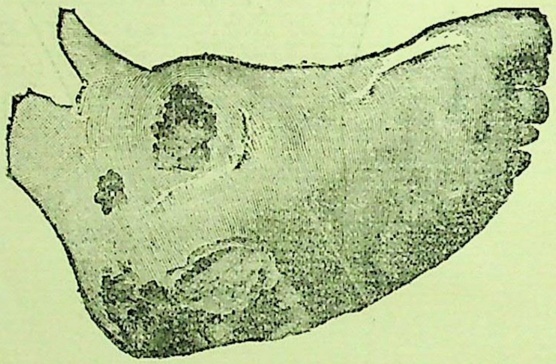
دو ہفتہ کے اندر ہی پیرونکے کشادہ زخمونکا بہنا بند ہوگیا - اور اندر سی باہر کیجانب زخمونکا اندمال ہونیلگا + دونون بڑی انگلیونمین ہر ایک کے اسوقت بھی ایک بڑا زخم تھا جوکہ اگلے مہینہ کے دوران مین بھر گیا + دوران علاج مین ہاتھون مین بھی ایک قابل لحاظ تبدیلی واقع ہوئی - خاصکر انگلیونمین جوکہ علاج کے دوسرے مہینہ مین ہی نیلی پڑنے لگی تھین - جیسا کھال مین شکنون (جھرّیون) کے پڑجانے سے صاف دیکھا جاسکتا تھا + مادّہ فاسد نے ٹھیک ٹھیک اوسی طریقہ مین جسمین کہ یہ بیشتر جسم کے

۵۱ مراد ہی اوس آٹے سے جو مع چھلکے کے غلہ کو پیسکر حاصل ہوتا ہی - کیونکہ غلہ کا چھلکا علیحدہ کرکے بھی بقیہ حصہ کا آٹا بنا سکتے ہین جسکو کہ سوجی کہتے ہین - ثابت غلہ بھی جو پیسا جاوے تو اوسکے آٹے کی بور علیحدہ نہ کیجاوے + ۵۲ مطلب ہی کہ دال ترکاریان اور دیگر اشیا مثل دلیا یا آٹے کی لپسی وغیرہ جس قدر گاڑہی ہوسکتی تھین پکا کر روٹی کے ساتھ کہائی جاتی تھی - گاڑہی حالت مین کھانے سے منہ مین زیادہ چلائی جاتی ہین اور لپس زیادہ لعاب منہ سے مل کر پیٹ مین جاتی ہین اور ہضم بھی پس زود تر ہوتی ہین +

جذام یعنے کوڑھ

آخری سرو نمین گیا تھا۔ اب پیڑ وکیطرف واپس ہونا شروع کیا + اس بات کو مریضون نے ہاتھون۔ بازؤن۔ پاؤن اور ٹانگون (خصوصاً جوڑون) مین کھینچنے والے دردون کے ہونیسے صاف طور سے معلوم کرلیا +

بیری علاج شروع کرنیکے وقت سب سے بڑا لڑکا وہ جوتی جوکہ اوسکے لیئے خاصکر بنوائی گئی تھی نہین پہن سکتا تھا + بعد چار ہفتے علاج کرنے کے وہ چمڑے کی معمولی جوتی پہننے کے قابل ہوا + آخرش بے حس اعضا مین صحیح قوت لامسہ واپس آگئی + قدرتاً یہ نتیجہ ہاضمہ کے اصلاح پر آجانے سے ہی ممکن ہوا تھا +

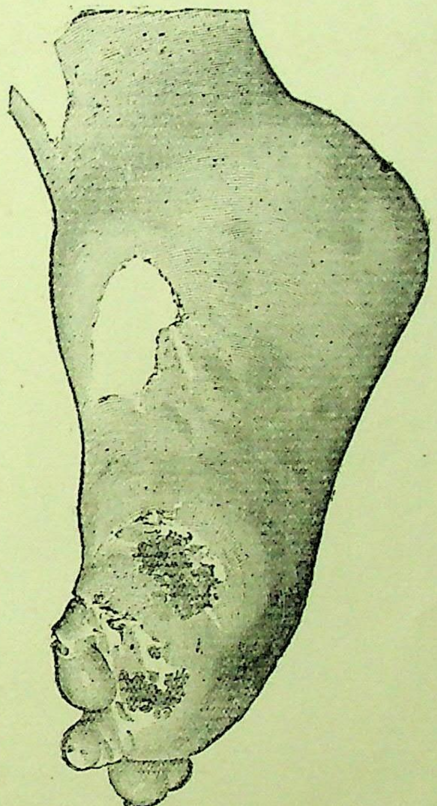


تصویر ۶ (تصویر ۱ کا پیر)

میری پاس آنیکے وقت لڑکونکو مشکل سے کچھ بھوک لگتی تھی۔ لیکن میرا علاج شروع کرنیکے بعد ایک ہفتہ کے اندر ہی اونکو کھانے کے لیئے غذا کافی نہ ملتی تھی + گویا کہ اونکا ہاضمہ ازسرنو زندہ ہوگیا +

ان تینون لڑکونکی حالت اسوقت ایسی تھی کہ اونکی پیشتر کی حالت سے اوسکا مقابلہ ہی نہین کیا جاسکتا + بیچارے بچے جوکہ یقینی موت کے پنجہ مین جاچکے تھے اب خوش اور بشاش ہین +

بہر حال ان واقعات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جذام کو جسکو عام طور سے کہ لا علاج سمجھتے
ہین - میرے طریق علاج سے شفا



تصویر ۷ (پیر تصویر ۲ کا)

ہو سکتی ہے جیسا کہ ملک جاوا کے مریض کے آرام ہو جانے سے ثابت ہو گیا ہے۔
جسکا کہ حوالہ صفحہ ۲۱۹ - ۲۲۱ پر دیا گیا ہے +

جذام یعنی کوڑھ

علاج مین جو کامیابیان حاصل ہوئی ہین اونکی تقویت پر مین بلاکسی پس وپیش کے یقیناً دعوی کرسکتا ہون کہ جذام کا بھی وہی مشترکہ سبب ہے جوکہ تمام دیگر امراض کا + صرف اون جذامیون کوآرام نہین ہوسکتا جنکا کہ مرض بہت ہی بڑھ گیا ہے یعنی جس حالت مین کہ اعضاے رئیسہ زائل ہوگئے ہین + ایسے بدقسمت لوگون کو بھی میرا علاج بہر کیف آرام[۱] پہونچائیگا اور بلا تکلیف اور شانتی کے ساتھ اونکی موت ہوسکے گی +

۱؎ یعنے اون کی تکلیف کم کرے گا - نہ کہ شفا بخشیگا +

کھجلی - مختلف قسم کے کیڑے - گینڈوے - پیرے سائٹیس[1] - (جوں[2] وغیرہ) - آنت کا اوترنا -

اس موقع پر پھر ہمنے چند بیماریون کو ایک ہی سنگ رکھا ہے جنکا مشترکہ سبب ایک ہی ہے خواہ ظاہری علامات مین اونمین آپس مین کتنا ہی اختلاف کیون نہو + ایسی شہادتون سے جنکی تردید نہین ہوسکتی (مثلاً وہ شفا یا بیان جو ایسی بیماریون مین میرے بہت دنون کے مطب مین حاصل ہوئی ہین) مضبوط ہوکر مین اس[3] بات کو کہتا ہون + جب ہم خارش اور اُسی کے تعلق کی دوسری بیماریون کا علاج کرین تو اول ہمکو صاف طور سے جاننا چاہیئے کہ خارش کیسے بڑہتی ہے اور اوسکی اصلیت کیا ہے +

یہ بات بہت اچھے طور سے جانی ہوئی ہے کہ ایک گرم دن - موسم بہار مین (وہ موسم سال کا جبکہ نیچر زیادہ سے زیادہ قوت زیست پیدا کرتی ہے) درختون کے سبز اور تازہ پتیون پر دسون ہزار کیڑے پیدا کردینے کیلئے کافی ہے + اور اون خوبصورت تازہ پتیون کو اپنی آنکھون کے سامنے کھائی جاتے دیکھکر ہمکو افسوس تو بہت ہوتا ہی - لیکن ہم اسکو روکنے مین لاچار ہین + اسکے بعد ایک ٹھنڈی شب آتی ہی اور تمام کیڑے بالکل دور ہوجاتے ہین - ایسے یکبارگی غائب ہوجاتے ہین جیسے کہ دفعتاً وہ نمودار ہوئے تھے + ایک ہی رات مین حرارت کم ہونے سے نیچر نے وہ کام کردیا جو ہمسے ہونا غیر ممکن تھا + اور تمام پیرے سائٹیس (وہ کیڑے جو ایک چیز خواہ جسم کے اندر پیدا ہوکر اوسی سے پرورش پاتے ہین) ایکسے ہی قدرتی قوانین کے تابع ہین +

ان خیالات سے ہمکو یہ نتیجہ نکالنا چاہیئے کہ خارش کے کیڑے - پیٹ کے اندر کے کیڑے - جوُن اور دیگر پیرے سائٹیس (یعنی ایسے ہی کیڑے جو جسم سے پیدا ہوکر اوسی پر زندگی بسر کرتے ہین) تب ہی زندہ رہ سکتے ہین جب کہ اونکو غذائیت حاصل کرنیکا مناسب ذریعہ ملتا ہے + ایسا ذریعہ صرف اوس جسم مین ملسکتا ہے جوکہ بیمار ہے یعنی جسمین کہ مادہ فاسد کا بار ہے +

---

[1] ان جانداروں سے مراد ہی جوکہ دوسرے جاندار کے جسم پر یا اوسکے اندر رہکر اوس سے اپنی غذا لیتے ہین مثلاً پیٹ کے اندر کے گینڈوے وغیرہ مختلف قسم کیڑے اور جوُن وغیرہ +

[2] جوُن بنون غنہ جو انسان کے سر مین بالون مین اور پہرنے کے کپڑون مین بھی میل سے ہوجاتے ہین +

[3] یعنی کہ ان سب بیماریونکا ہی ایک ہی مشترکہ سبب ہے +

خارش ـ مختلف قسم کے کیڑے ـ گینڈوی ـ پیری سائٹس ـ آنت کا اوترنا

مزید برآں ایسے جانداروں کی زندہ رہنے کی قابلیت کا انحصار ایک مقررہ اونچے درجہ کی حرارت پر ہے ـ جو (حرارت) کہ جیسا تجربہ ہر جگہہ بتلاتا ہے صرف اونہین جسمون مین پائی جاتی ہی جسمین کہ مادہ فاسد کا بار ہے + اگر ہم غیر معمولی حرارت کو پھر اوسط درجہ پر لاتے ہین اور اوسیکے ساتھ خراب عروق کو جسم سے خارج کرنے مین کامیاب ہوجاوین تو پیری سائٹیس کے آیندہ زندہ رہنے کا احتمال بالکل دور ہو جاتا ہے اور پس وے تیزی کے ساتھ غائب ہو جاتے ہین +

ہر شخص کو جسنے میرے تشریحات کو غور کے ساتھ سنا ہے اوسکو یہ بات صاف معلوم ہوجاویگی کہ اندرونی حرارت کے گھٹانے کا مجرد طریقہ میرے ٹھنڈے غسلونکے ذریعہ سے ـ غیر محرک غذا ـ اور میرے دیگر ـ فی الحال مشہور ـ نسخون کے ذریعہ سے ہی ہی ـ درحقیقت بار مادۂ فاسد کے لحاظ سے ہر شخص کی حالت کے موافق استعمال کرنا چاہیئے + چنانچہ میرے نیو سائنس آف ہیلنگ کے نظر سے (کیونکہ ان خاص امراض کی بھی وہی مشترکہ اصلیت ہے جیسی کہ عموماً تمام دیگر امراض کی) ـ اوسی یکسان طریقہ علاج کا جسکو کہ اسوقت تک کسی دیگر امراض مین بھی کبھی ناکامیابی نہین ہوئی ہے ـ استعمال ہونا چاہیئے + دواؤن کے ذریعہ سے علاج جسم کو اور زیادہ نقصان پہونچاتا ہے +

پھر اسموقع پر مجکو ان روکھے واقعات کی تشریح چند دلچسپ مثیلونکے ذریعہ سے کرنیکی اجازت دیجاوے + اول معاملہ ایک ایسے جنٹلمین کا ہی جوکہ انتڑیونکے مختلف قسم کے کیڑون کی تکلیف مین مبتلا تھا + قدرتاً اس خرابی کے ساتھ ہاضمہ کی اور اعصابی شکایات بھی لگی ہوئی تھین جنہون نے کہ اوسکو قبر کے کنارے تک پہونچا دیا تھا + یون کہنا چاہیئے کہ اندر کی جانب سے جلکر وہ خاک ہوا جاتا تھا اور اوسکے پائخانہ مین چھوٹے چھوٹے کیڑے کثرت سے موجود تھے ـ تاہم میرے طریق علاج سے اوسکو آرام پہونچا + دوسرے ہی مہینہ مین سبب دور ہو گیا تھا اور اسوجہ سے کیڑے بھی جاتے رہے تھے + اور چونکہ مریض نے علاج جاری رکھا ـ اوسکی حالت جلد مرض مزمن سے پلٹ کر عمدہ تندرستی کی ہو گئی +

اندرونی حرارت کو کم کرنے سے اور پس مادہ فاسد کو نکالنے سے ہی اسموقعہ پر یہ ممکن ہوا کہ

اندرونی سٹرن کی کارروائی جس کی وجہ سے کہ کیڑے ہوئے تھے۔ روکی گئی+ فرکشن ہپ اور سٹزباتھز کے ذریعہ سے اور پسینہ کو ترقی دیکر۔ اور غیر محرک بلا پکی ہوئی غذا کے ذریعہ سے یہ بات بہت جلد حاصل ہوئی تھی +

ایک دوسرے معالجہ یعنے کھجلی کا ذکر اس موقع پر ادویات کے ذریعہ صادق علاج کی قابلیت کے اظہار کے لیئے کیا جاتا ہے + مرض مذکورہ کے سبب سے مریض عمر ۷ اسال کا علاج مختلف شفاخانون اور خاصکر کمزور آدمیون کے لیئے علاج گاہون مین ناکامیابی کے ساتھ ہوا تھا۔ آخر ایک پروفیسر نے طنزاً اوس سے میرے پاس آنیکو کہا کیونکہ اوسکے پاس اب کوئی چارہ نتھا + مریض نے بیشک یہ دیکھکر کہ ادویات کے علاج سے اب کچھ فائدہ کی امید نہین ہے اشد ضرورت کے وقت مین صلاح مان لی + اوسکے ہاتھ اور پیرو نکے دیکھنے سے ڈر لگتا تھا + اپنے سائینس آف فیشیل اکسپریشن کے ذریعہ سے مینے دریافت کرلیا کہ مریض برسون سے شکم کے ایک مزمن مرض مین مبتلا رہا تھا جو کہ کمزوریٔ ہاضمہ سے پیدا ہوا تھا + ناقص عروق اور ناقص خون جو اسطور سے پیدا ہوئے تھے۔ خارش کے لیئے قدرتاً ایک بہت ہی عمدہ پرورش کرنے والے وسائل بنے + خارش کے کیڑے کا مقابلہ بہت ہی عمدہ طور سے بیسی لس (امراض متعدی کے ایک باریک کیڑے) سے کیا جاسکتا ہے۔ جو کہ وہین زیادہ فروغ پاتا ہے جہان کہ سٹرن ہوتی ہے + بلاکسی مناسب درمیانی وسیلہ کے اسکا وجود ہی قایم نہین رہ سکتا +

اسموقع پر پھر فرکشن اور سٹزباتھز۔ قدرتی غذا اور اکثر اوقات اسٹیم باتھز۔ بہت عمدہ علاج ثابت ہوے + ہاضمہ نے جلد ترقی کری۔ خارش بھی اوسکے ساتھ بوجہ اپنی پرورش کرنے والی غذا سے محروم ہوجانے کے۔ کم ہونے لگی + خوردبین سے امتحان کرنے پر واضح ہوا کہ خارش کے کیڑے ضائع ہوتے جاتے تھے + تین ہفتہ کے اندر صرف چند کیڑے ادہر اُدہر علیحدہ مقامات مین معلوم ہوتے تھے۔ اور چوتھے ہفتہ مین اونکا ایک نشان بھی نہ باقی رہا + مریض کی شکل بالکل تبدیل ہوگئی تھی۔ وہ اسقدر تبدیل ہوگیا تھا کہ کوئی شخص اوسکو مشکل سے شناخت کرسکتا تھا + مریض کی نیچر نے وہ کام ازخود کردیا جو کہ سرکاری سندیافتہ ڈاکٹرون کا ہنر نکرسکا + اور یہہ بھی اوسی بہیشتر کے طریقہ مین بلا دواؤن کے لگائے ہوئے اور بلا عمل جراحی کئے ہوئے حاصل ہوا تھا +

خارش۔ مختلف قسم کے کیڑے۔ گینڈوے۔ پیرے ساہیس۔ آنت کا اوترنا۔

آنت کا اوترنا۔ آنت کے اوترنے کا سبب پیٹرو کے اندر فاسد مادہ کا بار اور سکے ساتھ بے حد تناؤ کا ہونا ہوتا ہے + معدے کی جھلی اون جگہون مین جہاکہ ذراسی بھی رکاوٹ ملجاتی ہے۔ انتڑیان بوجہ زیادہ اندرونی دباؤ کے شگاف کردیتی ہین اور باہر نکل آتی ہین + مختلف شخصون مین یہ جھلی کے پھٹنے کی جگہ بہت مختلف ہوتی ہے۔ لیکن سبب ہمیشہ اسکا ایک ہی ہے + پس یہ غلطی ہے اگر اس مرض کا سبب چوٹ مین یا گرپڑنے مین یا اسی قسم کے صدمات مین تلاش کیا جاوے + یہ باتین یقیناً جھلی کے پھٹنے کا قریبی ذریعہ ہوسکتی ہین۔ لیکن اوسکا اصلی سبب نہین ہوسکتین + میرے طریقہ علاج کے استعمال کرنے سے اور اس طریق سے مادہ فاسد کو جسم سے خارج کرنے سے اس قسم کے شگافون کو آرام ہوجاتا ہے + ٹرس کا لگانا۔ جوکہ اس مرض کے لئے ذاتی ناکافی علاج ہے۔ بالکل ہی غیر ضروری ہوجاتا ہے +

اس مرض مین بھی میرے طریقہ علاج کو بہت ہی بڑی کامیابی ہوئی ہے۔ یہ پھر دیکھا جاتا ہے کہ ہمارا امراض کی وحدانیت کا مسئلہ ہمکو بلا امداد پہونچائے ہوئے نہین چھوڑتا + اسکا انحصار کہ شفا کسقدر عرصہ کے اندر ہوگی درحقیقت مادہ فاسد کے بار پر ہے۔ اور نیز اسپر کہ شگاف پورانا ہوگیا ہے یا نہین + علاوہ اسکے ضعیف (سن رسیدہ) لوگون کی حالت مین جنہین کہ قوت زلیست کم ہوگئی ہے۔ شفا ایسی کلی نہوگی جیساکہ جوان مریض مین +

نوٹ[1] ایک قسم کی پیٹی ہوتی ہے جوکہ ڈاکٹر لوگ آنت اوترنے کے مرض مین استعمال کرایا کرتے ہین +

سرطان - بد گوشت

سرطان - وہ ہیبت ناک مرض اور ایسا مرض جس سے کہ عام لوگ بہت خائف ہین صحیح طور سے بیرونی اثرون اور اون کی خرابیو نکے باعث سے پیدا ہونا نہین کہا جا سکتا + اوسکی اصلیت بالکل دوسری ہی کارروائیون مین تلاش کرنی چاہیئے - یعنی اون کارروائیون مین جوکہ خود جسم انسانی کے اندر ہوتی رہتی ہین اور اس مرض مہلک کا باعث قریبی بنتی ہین + مثل استسقا اور سل کے سرطان بھی چند دیگر امراض کا جوکہ دب گیئے ہین مگر شفا نہین ہوئے ہین اور اوسکے پیشتر ہو چکے ہین - انجام ہی + سرطان ہمیشہ بعض پہلے امراض کے بعد ہوا کرتا ہی - خصوصاً امراض آلات تناسل مثلاً سفلس (آتشک) کے بعد + اس سے کچھ مطلب نہین کہ آیا ایسے امراض براہ راست پیدا ہوئے ہین یا براہ راست پیدا نہین ہوئے ہین + خاص امر موجودگی مادہ فاسد کا ہے جوکہ کوئی نہ کوئی راستہ جسم مین ایسا کر لیتا ہی جس راستہ پر کہ بطور مرض کی آخری حالت کے وہ سرطان کے نجّے اور رسولیان اور سڑے ہوئے مقامات پیدا ہو جاتے ہین جوکہ بنی نوع انسان کیلئے بڑی دہشت کا باعث ہین + سرطان کیطرف رجحان طبیعت میری سائینس آف فیشل اکسپریشن کے ذریعہ سے برسون پیشتر اوسکے ہونیکے معلوم کر لیا جا سکتا ہی + سرطان کے واقعی ظاہر ہونیکے بہت عرصہ پیشتر تک گلٹیان اور سوجن ہمیشہ گردن پر ہوا کرتی ہین - جس سے کہ تمام جسم مین کچھ چیزون کی پیدائش کیطرف اشارہ ہوتا ہے - اور خاصکر بہت زیادہ بواسیر کے مستون کا پیڑو مین ہو جانا ظاہر ہوتا ہے + یہ بواسیر کے مسّے اسقدر زیادہ بڑھ جا سکتے ہین کہ ہاضمہ کی نالی مین ایسی رکاوٹ پیدا کر دین کہ بول و براز آیندہ قدرتی طریقہ سے خارج نہو سکین + سرطان کے مختلف مریضون مین جنکا کہ علاج مین نے کیا ہے مینے یہ دیکھا ہے کہ ہاضمہ ہمیشہ بالکل بگڑا ہوا ہوتا رہا ہے +

ف یہ ایک جسمی مرض ہی جسمین ایک خراب اور نئی ساخت جسم مین پیدا ہو جاتی ہی + سرطان کی ساخت مین کہتے ہین کہ ریشہ دار جالی پائی جاتی ہی اور اوسکے اندر کیسے (تھیلیان) ہوتی ہین - یہ کیسے بڑے بڑے اور مختلف قسم کے ہوتے ہین اور اونکے اندر نیوکلیائے اور بہت قسم کے ذرے پائے جاتے ہین - نیوکلیائی ایک بڑا گول بیضاوی قسم کا دانہ ہوتا ہی جسکے اندر اور بہت سے چھوٹے چھوٹے ذرے یا نیوکلیولائی پائے جاتے ہین - ریشہ دار جالی اور سیلز کی پرورش خونی آوردون سے ہوتی ہے جوکہ اونمین پیدا ہو جاتے ہین +

سرطان - بدگوشت

بغیر مسہل اور پچکاری کے مریض لوگونکو دست نہین آتا تھا + مینے اسیطور سے یہ بھی دیکھا ہے کہ دستاور ادویات خصوصاً گولیون کے ایک عرصہ تک استعمال کرنے پر ایک اندرونی سڑن کی حالت ہمیشہ ہوجاتی ہے جو کہ سل اور خصوصاً سرطان پیدا کردیتی ہے + برسون تک جسم ایسی مسہل ادویات کا اور اونکی وجہ سے جو ہضم اور پیڑو کے اعصاب مین تیزی پیدا ہوتی ہے اوسکا متحمل ہوسکتا ہے + مگر رفتہ رفتہ اعصاب ایسے بھڑک جاتے ہین کہ وہ پیشتر سے زیادہ تحریک کے بغیر اپنا فعل کرنے کے ناقابل ہوجاتے ہین - اس سے ایسی خوفناک بیماریان جیسے سرطان پیدا ہوجاتی ہین + مثل سل اور استسقا کے اور دیگر پیشتر کی ہوچکی ہوئی بیماریون کی کل مختلف آخری حالتون کے -

سرطان کا سبب بھی معمولاً غیر قدرتی طریق معاشرت - جھک کر کھانا کھانا - ضرورت سے زیادہ غذا کھانا - اور خصوصاً اعصاب کا بذریعہ محرکات یا ادویات بہت زیادہ تحریک کرنا - ہوا کرتا ہے + الوپیتھک ڈاکٹری اس مقام پر بھی ایسی ہی لاچار ہے جیسا کہ بیماری کی دیگر آخری حالتون مین + یہ دیکھکر افسوس ہوتا ہے کہ ڈاکٹر لوگ کیونکر سرطان کو اوسکے بچون اور نئی پیدایش گوشت پر تیزاب یا نشتر سے عمل جراحی کرکے (جیسا کہ شہنشاہ فریڈرک مرحوم کی حالت مین ہوا تھا) آرام کرنے کی کوشش کرتے ہین + وے لوگ یہ تحقیق کرنا بھول جاتے ہین کہ[۱] یہ نئی پیدایش کہان سے آتی ہین + مرض کی خاصیت ظاہرا اونکو بالکل نہین معلوم ہوتی ورنہ اس مرض مین وہ اپنے علاج کے لیئے محض آخری علامت مرض کو - (گویا مادہ فاسد سڑی ہوئی شکل مین) یعنی نئی پیدایش گوشت کو پسند نکرتے + تب اونکو یہ ضرور معلوم ہوگیا ہوتا کہ گوشت کے بڑھ جانیکے لیئے کوئی سبب بھی ضرور ہوگا اور یہ کہ اوس سبب کے دور کرنے پر توجہ اکھٹی ہونی چاہیئے +

سڑی ہوئی حالت کی ہمراہی مین اور بس سرطان کی حالت مین بھی - اکثر ناقابل برداشت درد اور حسس ناگوار ظہور مین آیا کرتے ہین + مبتلای مرض کو آرام پہونچانیکے لیئے قدیم ڈاکٹر افیون کا جوہر بذریعہ پچکاری خون مین پہونچاتے ہین + اس طور سے نتیجہ حسب دلخواہ چندی حاصل ہوتا ہے مگر کل جسم اور نظام عصبی کو نقصان پہونچاکر -[۲] جسکو کہ بعد کے اثرون سے بہت ہی زیادہ نقصان پہونچتا ہے +

---

۱ یعنے اونکے اس تحقیق کرنے کے بعد کہ یہ نئی پیدایش گوشت کی کہانسے آتی ہے + ۲ یعنے نظام عصبی کو +

میڈیکل سائنس اس موقع پر مثل اوس ریچھہ کے عمل کے کرتا ہی جسنے کہ اپنے آقا کی ناک پر مکھی ہلاک کرنیکی غرض سے پتھر مارے - جسکا کہ نتیجہ یہ ہوا کہ صرف مکھی ہی نہین بلکہ آقا بھی ہلاک ہوگیا +

ہم زہریلے ادویات کا استعمال کیون کرین جبکہ میری غسلونکے علاج مین ہمارے پاس ایک قدرتی وسیلہ ایسا موجود ہی جوکہ تکلیف کو بمقابلہ جوہر افیون کے بہت زیادہ سریع طور سے کم کرتا ہی اور اوسیکے ساتھ جسم کو مثل فولاد کے مضبوط بناتا ہی + جوہر افیون کا اثر خود تب دور ہوجاتا ہی + اسموقع پر بھی نشیلی اشیاء کی متواتر خواہش رہتی ہی جیساکہ ڈیپسومینیا کے مرض مین - جوکہ جسم کی سوزشی یا سٹری ہوئی حالت کیوجہ سے ہی ہوتا ہی + صرف قدرتی علاج کے ذریعہ سے ہی ممکن ہی کہ اس ہمیشہ بڑھتی ہوئی خواہش پر قابو حاصل کرسکتے ہین +

حصہ سیوم مین - زخمون کے علاج کے باب مین زیر بیان "کشادہ زخم" - پوری تشریح متعلق سبب و خاصیت سرطان کے پای جاوے گی + اس موقع پر مین صرف چند الفاظ اس سرطان کے مریضون مین شفا کے صورت امید کے بارہ مین کہونگا + اولا اس بات کی بالکل پرواہ نہین کہ کس شکل مین اور کس مقام پر یہ مرض ظاہر ہوتا ہی + یہ بات ضرورت درجہ دویم کی ہے کہ آیا یہہ سرطان زبان کا ہے - یا سینہ کا ہے یا رحم کا ہے یا معدہ کا ہے + اس بات پر کہ مرض کو آرام ہونیکی کتنی امید کیجاوے - مرض کی اوس خاص صورت سے جسمین یہ ظاہر ہوتا ہے کچھہ اثر نہین پڑتا کیونکہ مرض کی جملہ مختلف صورتون کا سبب ایک ہی ہی + شخص معلول کے مادہ فاسد کے بار کے موافق جسم مین مادہ فاسد کی تبدیل جاے ہوتی رہتی ہے - اسپر کچھہ درجہ تک اثر اوس طریقہ کا جوکہ بخارات مادہ فاسد اختیار کرتے ہین اور اونکے دباؤ کا ہوتا ہی +

سرطان کو میرے طریق علاج سے شفا ہوسکتی ہے + لیکن یقینی شفا کی امید ایسے ہی اشخاص کرسکتے ہین جنکا کہ ہاضمہ کسیقدر اچھا ہوتا ہے اور جنمین کہ کافی قوت زیست اون نازک اوقات پر جوکہ لازمی ہین غالب آنیکی موجود ہوتی ہے + صرف وہی اشخاص جوکہ میرے طریق علاج سے بخوبی واقف ہین سرطان کو آرام کرسکینگے - کیونکہ یہ مرض مثل سل اور استسقا کے بہت ہی خطرناک ہی + ایک شریف آدمی عمر قریب پچاس سال سرطان بینی (ناک) مین مبتلا تھا اور علم ڈاکٹری کے بڑے بڑے

۵۱ سٹرن کے مرض مین + ۵۲ اوس مرض کو کہتے ہین کہ جسمین شراب پینے کی بیحد خواہش ہوتی ہی + ۵۳ یعنی زیادہ زیادہ نشہ پینے کی خواہش ہی جوکہ دم بدم ترقی کرتی رہتی ہے + ۵۴ دیکھو صفحہ ۳۲۰ +

سرطان - بدگوشت

مشہور حکیموں نے اوسنے علاج کرالیا تھا + وے لوگ اوس شخص سے یہ بتلا سکے کہ اوسکو سرطان ہینی تھا - مگر وے لوگ اوسکو اچھا نکر سکے کیونکہ سبب اور خاصیت سے ناواقف تھے + اون سب ڈاکٹرون نے تیز اور زہریلی ادویات اوسکی ناک کو لگائی تھین تاکہ مقامی علامات سرطان کی دور ہوجاوین + لیکن ٹھیک ٹھیک جسطور سے کہ ایک درخت صرف اوسی جگہہ نہین سڑا ہوا ہوتا ہی جہانکہ اوسمین کوئی گلی ہوئی شاخ ہو اوسیطور سے سرطان مین وہ بیرونی گلی ہوئی و نکلتی ہوئی پھوڑیونکی ہی جگہ ہی خود مرض نہین ہے بلکہ یہ وہ جگہہ ہے جہانکہ مرض بہت زیادہ بڑھ گیا ہے + جبکہ درخت کاٹ ڈالا جاوے تو ہم دیکھتے ہین کہ شاخ کا سڑنا اوس درخت کی کوئی مقامی بیماری نہین ہی + جسم کو چیرنے پر ڈاکٹر تمیز کر سکتا ہے (اگر اسبات کی شناخت کی قابلیت رکھتا ہو) کہ مریض سرطان کا تمام جسم بیمار تھا + لیکن اگر اس امر کو پیشتر سے ہی جان سکین تو یقیناً اس بات مین مریض کا نفع ہے +

میرا مریض بہت سخت بدہضمی مین برسون سے مبتلا رہا تھا + بہت تعجب ہے کہ موجودہ زمانہ کے عالمونکی توجہہ مین یہ بات نہ آئی - جنہون نے کہ اپنا سروکار محض مریض کی ناک سے ہی رکھا + اگر میرے سائینس آف فیشیل اکسپریشن کا اونکو ذرا بھی خیال ہوتا تو ناک کی حالت سڑن اونکو یقینی پتہ مریض کے پیٹرو کے اندر کی ایسی ہی حالتون کا دیتی + خوش قسمتی سے اب مریض نے اس کل مقامی علاج کی بیہودگی کو جان لیا - اور چونکہ وہ اس خیال کا آدمی تھا کہ نیچر مین ہر ایک چیز بہتری کیلیے بنائی گئی ہی امید سے بھرکر میری پاس آیا + ناک اور اوپر کا ہونٹھ بالکل کھالیئے گیئے تھے - ناک کی نوک غائب ہونیوالی تھی اور ناک کی کھال کے رنگ سے سڑن ظاہر ہوتی تھی + سخت قبض اور بیقاعدہ پیشاب کا اکثر سخت تکلیف کیساتھ آنا بھی موجود تھا - مگر خوشی کی بات ہی کہ اُنہون نے مریض کی زندہ دلی پر دوامی اثر نہین ڈالا تھا + اوس کے جسم پر میرے طریق علاج کا جلد اثر ہوا - اوسمین قوت زیست اب بھی بہت زیادہ تھی + اوسکا ہاضمہ اور پس اوسکی حالت بہت جلد ترقی کرنے لگی + ہفتہ درہفتہ ناک کے سرطان کی سوزش بلاکسی مقامی علاج کے

کم ہوتی گئی + اولاً یہ بہت ہی سرخ ہوئی اور جلد کا رنگ بعد قریب چار ماہ کے معمولی ہوگیا + ناک معہ اوپر کے ہونٹھ کے اس عرصہ مین اندر سے اچھی ہوگئی اور کوئی بھی نشان زخم کا باقی نہ رہا +

وسائل جنکا استعمال کیا گیا تھا وہ یہ تھے یعنی (۱) بالکل غیر محرک وخشک غذا جو کہ مریض کی حالت وہاضمہ کے لیئے خاصکر موزون تھی ۔ (۲) میرے فریکشن ہپ اور سِٹز باتھہ اور (۳) ہفتہ مین ایک یا دو مرتبہ اسٹیم باتھہ کل جسم کے لیئے یا صرف سر کے لیئے + جب درد اور سوزش قابل برداشت نہ رہتے تھے تو غسل ہر دو گھنٹہ بعد لیجانیکی ضرورت ہوتی تھی + غسل کے لینے کی حالت مین درد ہمیشہ کم ہوجاتے تھے پس مریض کو غسل کرنیکی حالتمین بہت آرام معلوم ہوتا تھا + دوسرے ہی دن اندرونی سڑی ہوئی سوزش نے نیچے کو چلنا شروع کیا ۔ اور اوس جگہہ پر جو فریکشن سِٹز باتھہ مین رگڑی جاتی ہی بشکل زخم ظاہر ہوئی + اس سے مریض کو بہت تشویش ہوئی کیونکہ اس حالت کے ساتھ قدرتاً سخت تکلیف ہوتی ہے + مگر مین نے اسکا سبب مریض کو سمجھا دیا اور ظاہر کر دیا کہ اوسکے تئین جڑ سے مرض کو نکالنے والی اس کارروائی کو خاموشی سے برداشت کرنے مین اور یقینی موت کے درمیان مین ایک بات پسند کرلینی چاہیئے + مینے اوسکی توجہ اس امر کی طرف بھی مائل کرائی کہ جس مقدار مین کہ سوزش رگڑ کے مقام پر ظاہر ہوئی ہے اُسیقدر ناک سے بھی کم ہوگئی ہے ۔ اس بات کو مریض نے جان لیا اور میری آیندہ ہدایات پر عمل کرنا تجویز کرلیا + اس تکلیف دہ حالت سے نجات پانیکی راہ صرف بار بار غسل لینے سے ہی حاصل ہوتی تھی ۔ اور اپنے مقصد حاصل کرنے کی مسرت اوسے حاصل ہوئی +

دوران معالجہ مین مریض اولاً ایک پُرانی گروے کی بیماری مین چندروزہ مبتلا ہوا اور اسکے بعد آلہ تناسل کے مرض مین ۔ لیکن دونون مین بمقابلہ بیشتر کے ایک بہت کمتر درجہ مین + یہ امراض اول بار ہونیکے وقت جیساکہ خیال کرلیا گیا تھا اچھے نہین ہوئے تھے ۔ بلکہ ادویات کے ذریعہ جنکا کہ استعمال ہوا تھا جسم مین محض اولٹے داخل کردیے گئے تھے + ناک کے سرطان کے لیئے وہ اوسکی مقدم حالت ہے اور جب اونکا علاج ادویات سے ہوا تو اُنہون نے اسکو

سرطان - بدگوشت

(سرطان کو) پیدا کردیا +

ناک کے سرطان کے علاج مین جو مواد خارج ہوئے اونسے اسبات مین کچھ شک باقی نرہا + پیپ جو خارج ہوئی اوسمین بسا اوقات بعینہ اون دواؤن کی بو نکلتی تھی جنکو کہ اُس مریض نے امراض گردہ اور آلۂ تناسل مین کھایا تھا + جیساکہ ذکر کر چکے ہین اسکی وجہ یہ ہے کہ جسم زہریلی ادویات کو لعاب دار شئے مین لپیٹ لیتا ہے - یہ لعاب دار شئے مین لپیٹے ہوئے ٹکڑے جسم مین رہکر اندرونی حرارت کے اثر سے رفتہ رفتہ منجمد ہوجاتے ہین اور خشک ہوجاتے ہین + معقول طریقہ علاج پانی سے یہ مضبوط اور سخت لعاب دار ٹکڑے پھر گھل جاتے ہین اور اگر اصلی قوت ترقی کرجاتی ہے تو جسم سے خارج ہوجاتے ہین + اپنے مطب مین مینے اوسکی صداقت ہزارون مریضون مین پائی ہے اور اسیطور سے یہ بھی دیکھا ہے کہ (بیشتر کا) ادویات کا استعمال میری طریق سے علاج کرکے مرض کے استفراغ ہونے کو کسقدر زیادہ دیر لگتا ہے + علاوہ ازین یہ ادویات کا جسم سے خارج ہونا ہے جس سے کہ مریض کو بہت تکلیف ہوتی ہے + میری مریض نے بھی اسکا تجربہ کیا + لیکن اوسکی حالت مین دمبدم افاقہ ہونے نے اوسکو میرے طریق علاج کو اوسوقت تک جاری رکھنے کی ہمت دلائی جبتک کہ وہ اس سخت مرض سے بالکل آزاد نہ ہوگیا +

یہ نہین خیال کرنا چاہیئے کہ وہ جگہہ جو کہ فریکشن سٹز باتھہ مین رگڑتے ہین - ہر مریض کی حالت مین سردیانی کے ساتھ آہستہ آہستہ رگڑنے سے زخمی ہوجاویگی + سٹز باتھہ مین رگڑنے سے جو زخم پیدا ہوتے ہین (جو کہ خصوصاً امراض مزمن ہین جیسے کہ سرطان مین نظر آتے ہین) وہ خاص حالتون مین اور مقررہ صورتون مین ہی ہوجاتے ہین + اگر کوئی اندرونی پوشیدہ سوزش موجود نہین ہے یا اگر مادہ فاسدہ کسی دوسرے طریقہ مین آسانی سے خارج ہوتا ہے تو رگڑ کے مقام پر ہرگز کوئی زخم نہ ہوجائیگا + میرے زیر علاج ایسے مریض رہے ہین جنہون نے کہ ڈیڑھ گھنٹہ سے دو گھنٹہ تک روزانہ دو سال تک غسل کیئے ہین تاہم زخم کی اونکو کبھی بھی تکلیف نہوئی + بعض صرف چند روزہ ہی اس تکلیف مین مبتلا ہوئے تھے یعنی مرض مزمن و پوشیدہ کے حالت حاد مین تبدیل ہونیکے وقت یعنی کہ زمانہ نازک[1] مین اور تب بھی صرف اتنے عرصہ کے لیے جبتک کہ اندرونی سوزش تیز نیچے کو کھنچکر آرہی تھی + غسل کرتے کرتے اوسی طور سے ہی زخم جاتا رہا جیسے کہ یہ پیدا ہوا تھا + بہت سی حالتون مین رگڑکے

[1] مراد ہے اُس نازک وقت سے جبکہ مرض پلٹا لیکر شفا کیجانب رجوع ہوتا ہے - اُسوقت مرض حالت مزمن سے نکلکر حالت حاد مین ظاہر ہوتا ہے +

مقام سے کچھ فاصلے پر چھوٹے یا بڑے کشادہ بہتے ہوئے زخم پیدا ہو جاتے ہین جنسے کہ پیپ یعنی مادۂ فاسد اپنی شکل حاد مین (ایک حالت طرن و جوش مین) متواتر نکلتا رہتا ہی + یہ پیپ رگڑ سے نہین آتا ہے جیساکہ بہت سے لوگ بیوقوفی سے خیال کر لیتے ہین[۱]۔ بلکہ محض مریض کے جسم کی حالت کے باعث سے آتا ہے + اندرونی پوشیدہ یا حاد سوزش سے ہی یہ کلیتاً پیدا ہوتا ہی اور جو سوزش کہ مادہ فاسد کے سڑنے و جوش مین ہونے سے پیدا ہوتی ہی + لہذا یہ پیپ اس نازک وقت کا باعث ہی نہ اوس سے کچھہ کم ہے نہ زیادہ ہی + پس یہ ایک بڑی غلطی ہے اگر وہ مریض جو کہ میرے طریقہ سے خود گہر پر علاج کرتے ہین۔ اس قسم کے زخمون کے ظاہر ہونے پر تشویش کرین + علاج کرنے مین جسم کا اس طریقہ سے حصہ لینا اور مادۂ فاسد کا خارج کرنا ہی پورے طور سے اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ غسلونکے اثر سے شفا ہونے لگی ہے + رگڑ کی جگہہ پر زخم اور پیپ کا بہنا قدرتاً اوسوقت مین بہت ہی خراب ہوتے ہین جبکہ اندرونی سوزش نے ایک سڑی حالت۔ جیسے کہ سرطان مین ہوتی ہے۔ پیدا کر دی ہے + غسل نہ کرنے کے وقت مریض کو چاہیئے کہ ایک بھیگے ہوئے کپڑے کی کئی تہہ کر کے چند بار[۲] زخم کے گرد لپیٹے اور اوسکو جتنا زیادہ ممکن ہو تر رکھے +

سرطان کے ایک دیگر مرض کا ذکر اس موقع پر کیا جاتا ہے جو کہ عوام کی دلچسپی کا باعث ہوگا + ایک عورت پچاس سال کی عمر مین سرطان پستان مین مبتلا تھی + اوسکی بائین پستان پر شہر برلن مین اونہین مشہور ڈاکٹرون نے عمل جراحی کیا تھا جنہون نے کہ شہنشاہ فریڈرک متوفی کا معالجہ کیا تھا + دہنی پستان مین بھی بعد اس عمل جراحی کے جلد سرطان ہو گیا تھا + پس "بہت کامیاب" عمل جراحی بالکل ناکارہ ثابت ہوا۔ درحقیقت مریضہ کی عام حالت بمقابلہ پیشتر کے یقیناً زیادہ خراب تھی + مریضہ نے ڈاکٹران مذکورہ بالا کے روبرو اپنے تئین دوبارہ پیش کیا تا کہ سرطان کے نکل آنے کے نسبت اونسے رائے لیوے + بڑی دیر تک امتحان کرنیکے بعد اوس سے کہا گیا کہ آرام کرنیکی غرض سے اوسکی دہنی پستان پر بھی عمل جراحی کرنے کی ضرورت ہوگی۔ لیکن[۳] اوسکا جسم اس عمل کے برداشت کرنیکے لیئے بہت کمزور ہی

---

[۱] یعنی خیال کر لیتے ہین کہ رگڑ ہی سے آتا ہے + [۲] مطلب ہی کہ وہ کئی تہ کیا ہوا کپڑا لپیٹنے مین کئی بار زخم کے گرد جانا چاہیئے یعنی زخم کے گرد اوسکے کئی پیسٹ دینے چاہیئے + [۳] یہ بات بھی انہین ڈاکٹرون کی اوس عورت سے کہی ہوئی ہے +

سرطان - بدگوشت

پس وہ اس عمل جرّاحی سے جانبر نہو سکے گی + بہرکیف کوئی دوسرا طریقہ آرام کرنے کا نہ تھا + آعلےٰ حکماء جرمنی سے یون جواب پاکر وہ اپنی حالت اضطرابی مین میرے پاس آئی + دہنی پستان سڑی ہوئی حالت مین تھی - اور کئی سخت رسولیان بعض اون مین سے بیضہ کے برابر بڑی سیاہ رنگ کی اور سڑی ہوئی - پیدا ہوگئی تھین - جو کہ پستان سے بغل تک چلی گئی تھین + پیڑو بھی رسولیون سے پُر تھا - اور اوسط سے زیادہ بڑھا ہوا اور سخت تھا + ہاضمہ خراب تھا - ہر تیسرے یا چوتھے روز اجابت ایکبار ہوتی تھی اور وہ بھی پچکاری کے ذریعہ سے + کل پاخانہ مین فضلہ کی سخت سخت گولیان جو کہ اندرونی گرمی کی وجہہ سے سیاہ ہوگئی تھین نکلتی تھین + پیشاب بھی کم ہوتا تھا + کمزوری نے بڑی تشویش پیدا کردی - خاصکر چونکہ بہت شدت کے دردہاے سر نے قوت کو دن بدن گھٹایا + اس عورت نے میرے علاج کو بڑے صبر کے ساتھ شروع کیا + دردہاے سر جلد بند ہوگئے + ہاضمہ بھی ہر ہفتہ آہستہ آہستہ ترقی کرنے لگا + تعداد روزانہ غسلون کی بہت بڑی ہوشیاری کے ساتھ مریضہ کی حالت اور قوت کے لحاظ سے درست کرنی پڑتی تھی + شروع کے چھ ہفتہ کے اندر علاج خود ہی کسیقدر تکلیف دہ رہا + دوران علاج مین شہر برلن کے ایسے "کامیاب" عمل جرّاحی کا اثر بہت صاف طور سے معلوم ہوا + بائین پستان پر بجاے پرانے گہرے نشان کے اول ہفتہ علاج کے اندر ایک کشادہ سڑا ہوا زخم ہوگیا جو کہ شروع کے چار ہفتون مین قد و گہرائی مین متواتر بڑھتا رہا جب تک کہ وسعت مین یہ پندرہ انچھ مربع نہ ہوگیا + دہنی چھاتی کی سڑن اوسیقدر کم ہوئی جسقدر کہ بائین مین بڑھی + بائین پستان پر عمل جرّاحی ہونیسے سرطان کا سبب کسیطور سے دور نہین ہوا تھا - بلکہ (مادہ فاسد کے) سڑن کے مقام کا فقط سب سے اخیر سرا (دور ہوا تھا) + اس طور سے جسم (مادّہ فاسد کے) سرطانی سڑن کے بڑہنے کو دوسری طرف پھیر دینے پر مجبور ہوا - یہانتک کہ آخرکار بعد اس کے کہ سخت رسولیان دہنی چھاتی سے بغل تک ہوگئین یہ سرطانی سڑن دہنی پستان مین منتقل ہوگئی + میرے طریقہ علاج سے مرض کو اُلٹے بیرون لوٹنے پر مجبور کیا گیا - پس اس مین کوئی حیرت کی بات نہ تھی

کہ مادہ فاسدہ بائین پستان مین پھر اوسی حالت خاد مین نمودار ہوا جس مین کہ وہ وقت عمل جراحی رہا تھا + پھر اس موقع پر ایک حیرت انگیز ثبوت اس امر کا ملتا ہے کہ نیچر اوس سختی کی متحمل نہین ہوتی جوکہ پیشہ طبابت والے اوسپر کرنیکے لیئے طیار رہتے ہین + ہر عمل جراحی زمانہ حال کی تعلیم طبابت کی ناقابلیت کا تازہ ثبوت ہے - نیز اس امر کا کہ سچی شفا بخشنے مین یہ بالکل لاچار ہے + **اعمال جراحی بمقابلہ استعمال ادویات کے اور بھی زیادہ غیر قدرتی ہین** + اور اب میرے ناظرین اس امر کو سمجھین گے کہ عنوان مین مینے اپنے **سائنس آف ہیلنگ** کو بلا ادویات ہی ہونا نہین بتلاتا ہے بلکہ بلا اعمال جراحی کے بھی +

لیکن اب اوس مریضہ کے حال کا پھر سلسلہ شروع کرتے ہین + باقاعدہ غسل کرنے سے وہ درد جوکہ مریضہ کو - بوجہ اون تبدیلیون کے جو جسم مین واقع ہوتی تھین - برداشت کرنا پڑا کرتا تھا اب بعد غسلون کے زیادہ قابل برداشت ہوگیا + بہت زمانہ نہین گذرا تھا کہ کھلے ہوئے و مواد نکلتے ہوئے زخم - فرکیشن کے مقام پر نمودار ہوگئے - یہ پکا ثبوت اس امر کا تھا کہ بڑھی ہوئی اور سڑی ہوئی اندرونی سوزش باہر کو کھینچی جارہی تھی + بغل کی دیگر رسولیان بھی اسیطور سے جلد ملایم پڑ گئین اور ہمیشہ پیٹرو کی جانب زیادہ زیادہ اوتر کر رفتہ رفتہ منتشر ہوگئین + شروع کے دو مہینون مین مریضہ کو محض بغیر چوکر نکلے ہوئے آٹے کی روٹی اور پھلون پر گذر کرنا پڑی + اس غذا پر چلکر اور **فرکیشن باتھ** تین مہینہ تک محنت کے ساتھ لینے سے اوسکے لیئے اس درجہ تک آرام ہونا ممکن ہوا تھا کہ بائین پستان کے کھلے ہوئے زخم اچھے ہونے کے ہی برابر ہوگئے تھے اور مریضہ اپنے گھر کو سفر کرسکتی تھی +

مینے سرطان کے اور بہت سے مریضون کا بھی علاج کیا ہے + اونمین سے ایک کو سرطان زبان تھا اور دوسرے کو سرطان حلق تھا یعنی دونون قسم کے سرطان جوکہ فی زمانہ بہت عام بیماریان ہین + ان موقعون پر بھی میرے علاج کو کامیابی حاصل ہوئی +

چند ہفتہ کے درمیان حلق کے اندر کی سرطان کی گلٹیان **ملایم** ہوگئین اور اونمین سے پیپ خارج ہوا + اسکے بعد مریض بلا تکلیف کے نگل سکتا تھا +

سرطان زبان کے علاج مین - ہر فرکیشن باتھ لینے کے بعد - ایک میلے رنگ کی تہہ زبان سے دور ہوجاتی تھی +

سرطان - بدگوشت

اس مقام کی گلٹیان زیرین حصہ جسم کے مقابلہ مین جلد تر رفع ہوئین - پس زبان جلد صاف ہوگئی اور صحیح حالت پر آگئی +

سب سے خطرناک چیز اس مرض مین لواسیر کی بہت سی گلٹیون کی پیٹرو مین موجودگی ہوا کرتی ہی + اون موقعون پر جہانکہ مریض لوگ منجمد غذا (غیر رقیق غذا) کھانے کے ناقابل ہین - بہرکیف یہ ممکن ہو کہ اونکی ناقابل برداشت تکلیفات کم کردیجاوین اور اونکو افیون کے جوہر یعنے مارفیا کے زہر کے اثر سے اور بھوکون مرجانے سے بچایا جاوے + اس طریقہ مین بھی ہم گلٹیون کو رفع کرسکتے ہین اور نیند نہ آنے کی شکایت کو رفع کرسکتے ہین + لیکن مریض کو شفاء صادق نہین ہوسکتی کیونکہ رقیق غذا کے متواتر استعمال سے پائخانہ صحیح طور سے نہین ہوتا ہے +

فرنکیشن سٹز باتھ کے اثر دم گھٹنے کے حملون کے وقت (جیسے کہ حلے سخت امراض مین اکثر ہوا کرتے ہین) بہت ہی نمایان تھے + میرے زیر علاج مریضون مین جنکو کہ اکثر کئی کئی حملے روزانہ ایسے ہوا کرتے تھے - دم گھٹنے کا خطرہ چند منٹ غسل شروع کرنے کے بعد ہی رفع ہوگیا ہے + حلق کے اندر کی جب کبھی کہ کوئی رسولی ٹوٹی اور اوس کے اندر کی پیپ نرخرہ کے اندر داخل ہوئی یا کہ رسولی نے پھوٹنے کے قبل پھول جانے کی وجہہ سے اندیشہ دم گھوٹنے کا ظاہر کیا تو یہ دم گھوٹنے والے حملے وقوع مین آئے + بذریعہ فرنکیشن باتھ کے وے حملے فوراً ہمیشہ دفع کردیئے گئے + یہ کارروائیان - جنکے روکنے کے لیئے کہ اسوقت تک ٹریکیوٹومی[1] ہی صرف ایک ایسا ذریعہ ہوا ہے جسکی کہ آزمایش کی گئی ہی - بہت ہی زیادہ لحاظ کے قابل ہین + ایسے نازک اوقات مین میرے فرنکیشن باتھ ویسی ہی بیش بہا خدمت انجام دیتے ہین جیساکہ وہ مرض ڈفتھیریا کے دم گھونٹنے والے حملونمین کام دیا کرتے ہین - اور جنکے کہ رفع کرنے مین - افسوس ہی کہ اطبا کو بجز اعمال جراحی کے کوئی دیگر علاج کرنا نہین آتا ہی + بذریعہ پچکاری کے سیرم[2] کو خون کے اندر پہونچانیسے (جیساکہ شفاخانونکی رپورٹون سے واضح ہوتا ہے) اعمال جراحی کی تعداد مین کسی طور پر کمی نہین آئی ہی - اس سے بس ہم معلوم کرتے ہین کہ پچکاری کے ذریعہ خون کے اندر سیرم پہونچانا کسقدر کم فائدہ کا ہے +

بدگوشت - جسم کے مضروب حصون پر وہ نئی پیدائشین اور مختلف قسم کے ابھار جنکو کہ

[1] ٹریکیا یعنی نرخرہ پر عمل جراحی کو کہتے ہین جوکہ سرطان حلق کی حالت مین کیا جاتا ہی + [2] سیرم آب خون کو کہتے ہین -

بدگوشت کے نام سے جانتے ہین - بمقابلہ سرطان کے بہت کم خطرناک ہوتے ہین + وہ بھی بہت جلد اچھے ہوسکتے ہین بوجہ اس کے کہ قاعدہ کے مطابق بدگوشت بہت تیزی کے ساتھ پیپ کی حالت مین تبدیل کردیا جاسکتا ہے + اس طریقہ سے مادہ فاسدہ کے جسم سے خارج ہونے مین کم وقت لگتا ہے + اسکی تصدیق کافی طور پر میرے مطب مین مریضونکے علاج مین ہوئی ہے - جنمین سے کہ ایک کا ذکر مین اس موقع پر کرونگا +

مریضہ ایک عورت ۴۰ سال کی عمر کی تھی - اوسکے دہنے ہاتھ کی انگشت شہادت کچھ عرصہ سے خراب حالت مین چلی آتی تھی + اونگلی کا سرا بوجہہ چوٹ لگجانے کے ورم کرآیا تھا اور جلد ہی زیادہ خراب ہوگیا تھا - یہانتک کہ ضرب کی جگہ ایک بہت بڑی مقدار بدگوشت کی پیدا ہوگئی تھی + اوس ڈاکٹر نے جوکہ مریضہ کا علاج کررہا تھا فوراً اس گوشت کو کاٹ ڈالا - اور اوس جگہہ کو چاندی کے تیزاب اور اوسی قسم کے دیگر تیزابون سے جلادیا + ایسا کرنے سے کامیابی نہ ہوئی - کیونکہ باوجود بار بار کاٹ ڈالنے اور جلادینے کے بھی بدگوشت ہمیشہ دوبارہ پیدا ہوگیا + آخرکار اونگلی سڑنے لگی اوس وقت طبیب نے فرمایا کہ مرض ہڈی تک پہونچ گیا ہے اور مرض کے زیادہ پھیلنے کو روکنے کے لیئے یہ ضروری ہے کہ عضو معلول کو قطع کردیا جاوے + لیکن مریضہ عمل جراحی کرانے پر راضی نہوئی اور میرے پاس آئی + مینے اوسکو سمجھادیا کہ عضو کا کاٹ ڈالنا جسکی کہ ڈاکٹر صاحب نے صلاح دی ہے - محض غیر ضروری ہی نہین ہے بلکہ بالکل مضر صحت ہی + مینے یہ بھی بتلایا کہ انگشت معلول اس حالت کو کسی مقررہ سبب کیوجہ سے پہونچی - اور جیون ہی کہ یہ سبب دور کردیا جاویگا - اونگلی کو بھی صحت ہوجاویگی + مینے تین چار فریکشن باتھ آدہ آدہ گھنٹہ کے لیئے روزانہ لینے بتلائے + قدرتی اور غیر محرک غذا پر اوسکو بسر کرنا بتلایا - اور اول کے تین چار دن تک قبل فریکشن سٹز باتھ لینے کے اونگلی کو ایک مقامی اسٹیم باتھ دینا + مریضہ اسوقت مین حاملہ تھی اور اسوجہ سے اوسکو فریکشن سٹز باتھ لینے مین چندے پس و پیش تھا + لیکن جبکہ مین نے اوس سے کہدیا کہ میرے پاس اس سے بہتر کوئی دوسری ترکیب نہ تھی تب اوسنے فوراً میری ہدایت پر عمل کرنے کا تصفیہ کرلیا - ورنہ بجز اونگلی کاٹ ڈالنے کے اور کیا چارہ باقی تھا + شفا بہت ہی تیزی سے ہوئی + اول ہی غسل کے بعد بدگوشت کا آیندہ بڑہنا بند ہوگیا +

سرطان - بدگوشت

تیسرے دن گوشت کا پیپ ہونے لگا - یہ ایک بڑی صورت افاقہ تھی + سڑن کی حالت بند ہوگئی تہی اور
بس ہڈیون اور اُنگلیون کے لیئے تمام خطرہ دور ہوگیا تھا + چودہ روز کے اندر انگشت معلول بالکل
اچھی ہوگئی - اور اُسپر کوئی نشان بہی باقی نہین ہا +

صحیح و غلطنامہ حصہ دوم کتاب ”نیا علم شفا بخشی“

نمبر صفحہ	نمبر سطر	لفظ غلط	لفظ صحیح	نمبر صفحہ	نمبر سطر	لفظ غلط	لفظ صحیح	نمبر صفحہ	نمبر سطر	لفظ غلط	لفظ صحیح
۱۵۵	۱۹	نزوس	نزوس	۱۸۹	۷	مرحم	مرہم	۲۲۰	۱۲	سوا جار	سوا چار
۱۶۲	۱۵	ذراز	دراز	۱۹۰	۱	حالیت	حالت	۲۲۱	۸	سے	تھے
۱۶۳	۲۳	ادسیوقت تک	ادسیوقت	۱۹۲	۲۱	نہین ہے	نہین پہچانا ہے	۲۲۹	۱	کمیسچن	کمبیچن
۱۶۹	۲۱	ممکن ہے	واقع ہونا ممکن ہے	۱۹۴	۳	بتنانا	بتانا	۲۴۱	۲۳	نے	یعنے
۱۷۳	۶	بہی	(بہی)	۱۹۹	۱۴	بڑھاتے	بڑھاتی	۲۴۵	۱۵	یہ	یہ لے
۱۷۵	۱۰	کریوسوٹ	کریوزوٹ	۲۰۷	۲	یک	ایک	"	۱۹	الات	الاٹ
"	۱۴	بہتنری	بہتنری	"	۲۱	ہیلنگ +	ہیلنگ	۲۴۷	۶	تنشخیض	تشخیص
"	۱۶	کریوسوٹ	کریوزوٹ	۲۰۸	۱۳	ٹھوڑی	ٹھوڑی	۲۵۲	۱۱	اجزار	اجرار
۱۷۷	۲۲	ٹھپرکیولن	ٹیوبر کیولن	۲۱۱	۱۶	نشاتات	نشانات	۲۵۶	۱	زرائیل	زائیل ہونا
۱۷۹	۸	کریوسوٹ	کریوزوٹ	۲۱۲	۱۵	مریض کا	مرض کا	۲۶۸	۴	ستنز باتہر	ستنز باتہر
۱۸۵	۱۰	سکھ	سکہ	۲۱۵	۱۱	مصلح	مسلح	۲۸۸	۱۶	فرکشن	فرکشن سپپ
۱۸۷	۱۴	شخص	اشخاص	۲۱۹	۸	پیوستہ جسم	پیوستہ جسم	۲۸۹	۳	جہاکہ	جہانکہ
								۲۹۶	۶	اور	اگر

اعلان

واضح ہو کہ اس کتاب کا حصہ اوّل ماہ اکتوبر ۱۹۰۴ء میں شائع ہوکر نذر ناظرین ہو چکا ہی اور اب حصہ دوم طیار کرکے پیش کیا جاتا ہی +

حصہ سوم و چہارم ایک جلد میں شائع کیئے جاویں گے۔ اور اسوقت زیر طبع ہیں امید ہے کہ بہت جلد طیار ہو جاویں گے انکی جلد میں زائد از ۱۶۰ صفحے ہوں گے۔

حصہ سوم میں باب متعلق بہ امراض مستورات و علاج زخم ہائے جملہ قسم عجیب دلچسپی کیساتھ تحریر کیئے گئے ہیں جسکی کہ کیفیت ناظرین خود پڑھکر ہی ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ اور اس جلد میں حصہ چہارم میں خود لوئی کوہنی صاحب کی دی ہوئی قریب ۱۵۰ کے رپورٹ ہائے شفایابی و مختلف امراض کی شفایابی کے متعلق چٹھیات شکریہ دی گئی ہیں جنکا کہ مطالعہ واقعی خالی از نفع کثیر نہیں ہے بلکہ اُنکا پڑھنا ہی بہت ہی ضروری ہی۔ بسا اوقات ان سے بہت سی باتیں نئی معلوم ہوتی ہیں۔ جیسا کہ خود مجھے تجربہ ہوا ہی اور اسی وجہ سے میں نے اس حصہ چہارم کو بھی شائع کرنا ضروری سمجھا۔ اسکو بھی ایک معنے کرکے پوری کتاب کا ایک جزو سمجھنا چاہیئے۔ جلد سوم کے آخر میں اُس پوری کتاب کی جو کہ تینوں جلدوں کو ملاکر بنے گی ایک انڈکس بہ سلسلہ حروف تہجی دی گئی ہی تاکہ کسی امر کے تلاش کرنے میں دقت نہ پڑے +

جو صاحب کہ پوری کتاب کو یا اُس کے کسی حصہ کو خریدنا چاہیں وہ خود مترجم کو بمقام بجنور یا منشی ہربنس رائے صاحب ناظر پنشنر محلہ چوبے شہر بدایوں کو تحریر کریں۔

المشتہر
سری کرشن سروپ وکیل
مقام بجنور۔ نومبر ۱۹۰۴ء
ممالک متحدہ۔ ہندوستان

نیا علمِ شفا بخشی

یا

امراض کی وحدانیت کا مسئلہ

جسکی کہ بنیاد پر بغیر ادویات اور بغیر اعمال جرّاحی یکساں طریق میں شفایابیاں ہوئی ہیں

تندرست اور بیمار لوگوں کا معلّم اور مشیر

مصنفّہ لوئی کوھنی

حصّہ سوم وچہارم

بزبان اردو معہ تصاویر

مترجمہ مسٹر ہری کرشن سروپ بی۔ اے ایل ایل بی۔ گورنمنٹ پلیڈر اضلاع بجنور و بدایوں ساکن بجنور

زیر نگرانی لالہ ہربنس رائے ناظر پنشنر شمس آبادی ترجمہ نویس

باجازت داروغہ بسنت رائے ملک گلزار رقم پروپرائٹر وباہتمام مسٹر سرکاربہادر جوہری سپرنٹنڈنٹ پریس ہذا

ممالک متحدہ آگرہ واودھ کے مشہور کارخانہ قیصر ہند پریس بدایوں میں زیور طبع سے آراستہ ہوا

بار اول — سنہ ۱۹۰۴ء — ۵۰۰ اجلد

قیمت حصہ اول معہ تصاویر عمدہ ولیس کیپ کاغذ پر	[illegible]	قیمت حصہ اول معہ تصاویر عمدہ سفید کاغذ پر	[illegible]	جو صاحب کہ حصہ اول خرید کرکے بقیہ تین حصوں کو خریدینگے انسے وہی قیمت
قیمت حصہ دوم معہ تصاویر ایضاً	[illegible]	قیمت حصہ دوم ایضاً ایضاً	[illegible]	لیجاویگی جو کہ چاروں حصوں کو ایک جلد میں خریدنے کی حالت میں لیجاتی۔
قیمت حصہ سوم وچہارم ایک جلد میں ایضاً	[illegible]	قیمت حصہ سوم وچہارم ایک جلد میں ایضاً	[illegible]	محصولڈاک وصرفہ پیکنگ وغیرہ ہر حالت میں ذمہ خریدار ہو۔ کتب
چاروں حصے ایک جلد میں ایضاً	[illegible]	چاروں حصے ایک جلد میں ایضاً	[illegible]	فروشان کمیشن بذریعہ خط طے کرسکتے ہیں۔

سرطان - بدگوشت

تیسرے دن گوشت کا پیپ ہونے لگا - یہ ایک بڑی صورت افاقہ تھی + سرطان کی حالت بند ہوگئی تھی اور پس ہڈیون اور اُنگلیون کے لیئے تمام خطرہ دور ہوگیا تھا + چودہ روز کے اندر انگشتِ معلول بالکل اچھی ہوگئی - اور اوسپر کوئی نشان بھی باقی نرہا +

حصہ سوم

بغیر ادویات اور بغیر اعمال جرّاحی۔ زخمون کا علاج اور انکو آرام کرنا

یہ بات کچھ آسان نہین ہے کہ اُس مستحکم یکطرفہ راے کو جوکہ علم جراحی کے اصولون کے موافق زخمون کا علاج کرنیکی بابت لوگون کی قایم ہو گئی ہے مغلوب کیا جاوے + مروجہ یقین یہ ہے کہ جملہ قسم کی ضربات۔ خواہ اندرونی ہون۔ خواہ بیرونی۔ نیز تمام زخم۔ صرف علاج جراحی و سٹرن کو روکنے والی ادویات کے ذریعہ سے ہی آرام ہو سکتے ہین + یہ امر کہ یہ خیال کیسا غلط ہی اوس بڑی کامیابی سے ثابت ہوتا ہی جو کہ میرے طریق علاج کو (اس بارہ مین) حاصل ہوئی ہی + واقعی یہ ایسے[1] ہی علاجون مین ہے جو کہ ہائیڈرو پیتھی[2] کے شفا کرنے کی عجیب طاقت ایسے نادر طریقے مین دکھلائی جا سکتی ہے + اور ہمارے طریق علاج کی بہ نسبت کوئی دوسرا زیادہ زبردست ذریعہ ایسا نہین ہے جس مین کہ پانی و دیگر قدرتی وسائل سے زخمون کے علاج کرنے کے طریقہ کا اعلان کیا جاوے +

علاوہ اس امر کے کہ میرے طریق علاج مین کوئی تکلیف نہین ہوتی ایک یہ بھی بات ہے کہ اس علاج سے ہم ہر ایک چوٹ کو بمقابلہ اون ادویات کے علاج کے جسکو کہ انٹی سیپٹک[3] علاج کہتے ہین۔ ایک تہائی ⅓ وقت سے کم مین ہی آرام کر سکتے ہین + اس بات کا ثبوت بہت سے اون مریضون سے ملتا ہی جنکی کہ ضربات کو (اس طریقہ علاج سے) شفا پہونچائی گئی ہے + ایک بھی موقع ایسا نہین ہوا جسمین کہ ناکامیابی حاصل ہوئی ہو + میرے طریق علاج مین ایک بڑا فائدہ یہ ہی کہ محض وہی نشانات زخم جو کہ اعمال جرّاحی مین ہونا ضروری ہین نہین بنلانے پڑتے بلکہ زخمون کے بھی دراصل کوئی نشانات اونکے (صحت پانے کے) بعد باقی نہین رہتے +

[1] یعنے زخمونکے علاجون مین + [2] ہائیڈرو پیتھی لفظ یونانی زبان کا ہے۔ مراد اوس طریقہ علاج سے ہے جس مین کہ محض پانی کے استعمال سے ہی امراض کو شفا پہونچائی جاتی ہی + پانی کا استعمال صدہا طریقون مین مختلف طور سے کیا جاتا ہی + [3] زخمونکا علاج اُن ادویات کے ذریعہ سے جو کہ سٹرن کو روکنے والی بتلائی جاتی ہین مثلاً آیوڈو فارم وغیرہ کے ذریعہ سے علاج کو انٹی سیپٹک ٹریٹمنٹ کہتے ہین +

بغیر ادویات اور بغیر اعمال جرّاحی - زخمونکا علاج اور انکو آرام کرنا

جب کبھی کہ کوئی بیرونی صدمہ پہنچتا ہی - (مثلاً کوئی کٹا ہوا زخم) بھونکنے کا زخم - کچوٹ یا خراش - آگ سے جلنے کا زخم - برف یا پانی سے جلنے کا زخم - تو یہ بات فوراً دیکھی جاویگی کہ جسم اوسکو آرام کرنے لگتا ہے + چوٹ سے جو اعصاب مین کہ حرکت پیدا ہوئی ہے اوسکے باعث خون کا اور ضروری مادّہ کا بہاؤ زخمی مقام کی طرف زیادتی کے ساتھ ہوتا ہے + اوس مادّہ کے اکٹھا ہونے کی وجہ سے جو رگڑ کہ لگی ہے اوسکے باعث زیادہ گرمی اور ورم اوس مقام پر ہو جاتا ہے - خاصکر کچوٹ و خراش اور جلنے کے زخمون کی حالت مین اس کارروائی مین درد بھی زیادہ ہوا کرتا ہے +

اب اگر جسم کے تئین اوسکے اس خرابی کے رفع کرنے کی کوشش مین ہم صحیح طریق مین امداد کرین تو شفا بہت ہی جلد اور بلا تکلیف کے واقع ہو جاویگی +

دردہای مذکورہ بالا اکثر محض اُسیوقت ہونے شروع ہوتے ہین جبکہ جسم شفا کرنیکا کام شروع کر دیتا ہی + وہی دردہائے بجز ایک مقامی بخار کے جوکہ زخم کی وجہ سے ہو جایا کرتا ہی - اور کوئی دوسری چیز نہین ہین + اگر ہم یہ بات یاد رکھین کہ مثل دیگر امراض کے زخمونکی حالت مین بھی ہمکو بخار سے ہی کام پڑتا ہے - گوکہ یہ بخار مختلف صورت کا ہو - تو اوسکے آرام کرنیکے طریقہ کو دریافت کر لینا کوئی مشکل امر نہوگا +

جیساکہ ہمکو معلوم ہے - ہماری توجہ سب سے اول اس بخار کے فرو کرنے پر لگنی چاہیئے - خاصکر اُس حالت مین جہانکہ چوٹ دور تک پہونچی ہے - تاکہ یہ مقامی حالت بخار - کل جسمانی بخار نہونے پاوے +

اگر ہم بخار کے روکنے مین کامیاب ہو جاوین تو درد دفعتاً جاتا رہیگا + یہ بات کسی اور موقع پر ہم اس سے زیادہ صاف نہین دیکھ سکتے کہ بخار جسم کی بجز اوس کوشش کے اور کچھ نہین ہی جوکہ اوسمین شفا کرنے اور کمی کو پورا کرنے کی ہوا کرتی ہی + بدقسمتی سے یہ بات آجکل عام طور پر دیکھنے مین آتی ہے کہ زخم کے باعث پیدا ہوا مقامی بخار کل جسم پر پھیل جاتا ہے جسکی وجہ سے کہ زخم بہت زیادہ آہستہ آہستہ شفا پاتے ہین + اسکے لیئے ایک گہری وجہ موجود ہے + تندرست شخصون کے زخم بہت جلد اور بہت آسانی کے ساتھ اچھے ہو جاتے ہین اس طور سے اُس شخص کے زخم اچھے نہین ہوتے جسکے جسم مین کہ بار مادہ فاسد کا موجود ہے اور جوکہ علےٰ ہذا ایک اندرونی بخار مین مبتلا ہی + ایسی حالت مین چوٹ کا لگنا اور اوسکے ساتھ اعصابی حرکت کا واقع ہونا - ایک اور بھی زیادہ وسیع کارروائی جوش و سڑن کے لیئے ایک قسم کا تحریک کرنے والا سبب بآسانی بن سکتا ہی +

لیکن جہان کہ ایسا بھی نہین ہوتا وہان شفا مین دیر لگ جاتی ہے + جسم ایک زیادہ مقدار خون کی مقام مضروب کی جانب بھیجتا ہے ۔ اسکی وجہ سے مادہ فاسد بھی اوس مقام پر زیادہ پہونچتا ہے + پس ایسے مقام پر مادہ فاسد جلد جمع ہونے لگتا ہے ۔ یا یہی مقام ایک کھلے ہوئے زخم کی شکل مین ہوکر مواد خارج کرنے والی ایک نالی بن جاتا ہے +

مین نے اس بات کو اکثر دیکھا ہے کہ اون جانورون کی حالت مین جو کہ بغیر کسی امداد کے خود اپنے ہی پر چھوڑ دیئے جاتے ہین زخمون کو ایک تعجب انگیز قلیل عرصہ مین آرام ہو جاتا ہے + ان قدرتی وقوعون کے مطالعہ کرنے مین مجھے اوس بہت بڑے فرق کو دیکھکر ہمیشہ حیرت ہوئی ہے جو کہ درمیان حیوانون کے زخمون اور انسان کے زخمونکے آرام ہونے مین پایا جاتا ہے + اس سے زیادہ کسی اور بات نے مجھے اسرار قدرت پر غور کرنے اور اونکی نسبت تحقیقات کرنے کی تحریک نہین کی + مثل عوام کی راے کے ایک وقت میری بھی یہی راے تھی کہ چوٹ کے معاملہ مین غریب جانوران بمقابلہ اون انسانون کے ۔ جنکے کہ احاطہ اختیار مین تمام تدابیر حکمت موجود ہین اور جنکو کہ احباب کی جانب سے محبتانہ حفاظت کا موقع حاصل ہے ۔ بدتر حالت مین ہین + لیکن تجربہ نے مجھے دکھلا دیا ہے کہ جانورون کی حالت مین شفا ۔ بمقابلہ اون مریضون کے جو کہ شفاخانون مین رہتے ہین بہت زیادہ جلد حاصل ہوتی ہے + میرے بغور دیکھنے نے مجھے اس نتیجہ پر پہونچا دیا ہے کہ اس معاملہ مین ایسا محض اتفاقیہ ہی نہین ہوسکتا بلکہ اسکے نیچے ضرور کوئی وجوہات عمیق موجود ہونگی + اسکی وضاحت کے لیئے چند مثالین پیش کرتا ہون +

پھانسنے کی لوہے کی ایک کل مین ایک بلّی پھنس گئی جس سے کہ اُسکی داہنی ٹانگ گھٹنے کے ایک انچھ یا زیادہ اوپر ٹھیک اوس جگہ جہان کہ گوشت شروع ہوتا ہے ۔ ٹوٹ گئی + اپنا پیر چھوڑانے کی کوشش مین بلّی نے پھانسنے کی اوس کل کو اِدہر اُدہر گھسیٹا تھا جس سے کہ پیر کئی بار اینٹھ گیا تھا اور زخمی مقامات مین گرد و تنکے بھر گئے تھے + اوس پھانس سے بلّی کو نکالدینے پر وہ بلّی اپنا ٹوٹا ہوا پیر ہوا مین اپنے پیچھے لٹکاتی ہوئی بھاگی + چند دن تک اوسکا نشان بھی نہ ملا پس یہ خیال کیا گیا کہ وہ مرگئی +

اسکے بعد ایک ہفتہ ہی گذرا ہوگا کہ قریب کے کھلیان مین ایک بیمار بلّی دستیاب ہوئی اور یہ بلّی وہ ہی

بغیر ادویات اور بغیر اعمال جراحی - زخمونکا علاج اور اونکو آرام کرنا-

بلّی جوکہ پھانسنے کی کل مین پھنس گئی تھی + اس عرصہ مین پچھلی ٹانگ ایک تعجب انگیز طریقہ مین آرام ہوگئی تھی - لیکن بہت سا ورم مقام شکستگی پر اب بھی موجود تھا + اس جانور کی حالت لاغری سے یہ عیان تھا کہ اوسنے پورے ہفتہ بھر کچھ بھی نہین کھایا تھا + باوجود اس بات کے اوسنے مزہ دار سے مزہ دار کھانا کھانے سے قطعی انکار کیا - اور نہ وہ پانی چھوتی تھی + مضروب ٹانگ کو اُسنے بہت ہی ہوشیاری کے ساتھ ہمیشہ ایک ہی حالت مین پھیلاے رکھا - اور جلد جلد اوسکو وہ اوپر سے چاٹتی رہی + ظاہر اس سے درد کو آرام معلوم پڑا - کیونکہ وہ اس خاص حصہ کو بہت ہی اطمینان کے ساتھ چاٹتی تھی + اس بلّی کے بھوکے رہنے کی وجہ بھی قابل لحاظ ہے + جیسا کہ ہمکو معلوم ہے ہاضمہ کی کاروائی ایک جوش و سٹرن کی کاروائی ہے اور بغیر گرمی کی پیدایش کے یہ خیال مین بھی نہین آسکتی + اب چونکہ جانور کے پاس زخم کے ٹھنڈا کرنیکے لیے پانی موجود نہ تھا تو اُسنے کھانا بالکل چھوڑ دیا تھا تاکہ جسم مین اور زیادہ گرمی نہ پیدا ہو + اوسکی عقل حیوانی نے اوسکو بتلادیا کہ ٹھیک کیا کرنا چاہیئے + چند دنون کے بعد یہ بلّی جوکہ محض استخوان و پوست ہی رہ گئی تھی پھر نظر آئی - اور کچھ دودہ ملنے کے بعد جلد خوب مضبوط ہوگئی + ایک مہینے کے بعد بلّی پوری حالت تندرستی مین ہوگئی - مقام شکستگی پر ایک گرہ ہی اوسکے چوٹ کا نشان باقی رہ گئی - مگر یہ کسیطرح سے اُسکے نقل و حرکت مین ہارج نہوئی +

اب خیال فرمایئے کہ ایک ایسا ہی واقعہ کسی انسان کو اگر پیش آیا ہوتا - تو اوسکے شفا کرنے مین سٹرن کو روکنے والے علاج نے کیا طریقہ اختیار کیا ہوتا ؟ **عضو مجروح کا کاٹ ڈالنا** غالباً ضروری ہوا ہوتا - اور اسمین مہینون صرف ہوگئے ہوتے حتے کہ مریض اس قدر اچھا ہو جاتا کہ اپنی بقیہ زندگی بھر اسی حالت لنگڑاپن مین رہنے کے قابل ہوسکتا + فرض کیجے کہ ٹانگ نہ قطع کری گئی ہوتی تو بھی عمدہ سے عمدہ حالت مین ادویات کے ذریعہ علاج سے ٹانگ ہمیشہ کے لیئے سیدھی رہ گئی ہوتی +

حیوانی دنیا سے ایک اور تمثیل لیکر اس موقع پر پیش کرتے ہین جوکہ زخمونکے نسبت میرے علاج کو سمجھانیکے لیے بہت موزون ہے + چھرون کے فیر سے ایک کُتا سخت مجروح ہوا - لیکن مہلک درجہ تک نہین +

کئی چھرّے اُسکی اگلی اور پچھلی ٹانگونکے پار ہو گئے تھے - اور دو چھرّے گردن مین داہنی جانب سے داخل ہوے تھے اور بائین جانب جلد مین گھسے ہوے موجود تھے + ہوا کی نالی - کھانے کی نالی (حلق) اور شہ رگون کو خوش قسمتی سے نقصان نہین پہونچا تھا + جب ہی کہ زخمون مین تکلیف معلوم ہونے لگتی تھی - تب ہی کتا کسی سایہ دار اور تری کی جگہ کو تلاش کر لیتا تھا اور اپنا جسم خاصکر زخمی حصہ کو اُس تازہ مٹی سے ٹھنڈا کر لیتا تھا جسکو کہ گرم ہو جانے پر وہ از سر نو کھرونچ لیا کرتا تھا - زخمون کو وہ متواتر چاٹتا تھا اور ہر قسم کے کھانے کو اوس نے کھانا چھوڑ دیا تھا + دو بار روزانہ وہ قریب کے تالاب پر پانی پینے کے لیے جایا کرتا تھا - صرف یہ ہی اوسکی غذا تھی + اس موقعہ پر بھی شفا جلد ہوئی + پانچ دن مین اوسکی ٹانگونکے وہ زخم جنکو کہ وہ برابر چاٹتا تھا اچھے ہو گئے ہوئے خیال کیئے جاتے تھے گو کہ کسیقدر ابھی ورم کیئے ہوئے تھے + اوسکی گردن جسکو کہ وہ چاٹ نہین سکتا تھا برخلاف اسکے زیادہ دیر مین اچھی ہوئی - حالانکہ یہ اسقدر خراب طور سے مجروح نہین ہوئی تھی جیسا کہ ٹانگین مجروح ہوئین تھین + اس جانور نے چوٹ لگنے کے قریب ایک ہفتہ بعد تک کچھ نہین کھایا تھا + اس عرصہ مین گردن کے زخم بھی بالکل اچھے ہو گئے تھے + اب وہ چھرّے کھال اور گوشت کے درمیان مین پڑے تھے +

ایک تیسرا واقعہ بھی ناظرین کے لیے باعث دلچسپی ہوگا + ملک نیوفاونڈلینڈ کے ایک بڑے کتّے کا داہنے ہاتھ کا پنجہ کوئلون کی چلتی ہوئی گاڑی کے نیچے آگیا اور بہت ہی کچل گیا + کھال اوپر سے الگ ہو گئی اور ہڈی ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی + کتا چلنے کے قابل نرہا اوسکو دوسرے لوگون نے گھر پہونچا دیا + یہان پر (گھر پر) وہ ایک سایہ دار جگہ مین کدہر کر چلا گیا اور اپنے پنجے کو متواتر چاٹتا رہا + چوتھے دن تک کتے نے کچھ بھی غذا نہ چھوئی - اسوقت اوسکے زخم کو اسقدر کافی آرام ہو گیا کہ وہ تین ٹانگ سے اِدہر اُدہر جا سکا - بیس یوم مین یہ کتا پھر بالکل اچھا ہو گیا +

اِن مثالون سے ہم انسان کی حالت مین زخمونکے علاج کے متعلق بہت سی مفید باتین اکھٹی کر سکتے ہین + پانی سے ٹھنڈک پہونچانا - اور غذا سے - یا بہر کیف گرمی کرنے والی ہر قسم کی غذا سے پرہیز کرنا - اس حالت مین بھی قدرتی معالجے ہین +

فی زمانہ ہسپتالون مین جو طریقہ جراحی استعمال کیا جاتا ہی - جسکے مطابق کہ بہت ہی قوت

بغیر ادویات اور بغیر اعمال جراحی ـ زخمونکا علاج اور اونکو آرام کرنا

بخش غذائین مثلاً ـ گوشت ـ گوشت کی چاء ـ بیضہ ـ دودہ ـ شراب ـ مریض کی اصلی قوت زندگی بڑہانیکے لیئے بتلائی جاتی ہین ـ بالکل غلط ہی + ایسا کرنا سب سے خراب بات ہی جوکہ کیجا سکتی ہی اور قوانین قدرت کے بالکل خلاف ہی + میری رای مین یہ سب سے اچھا ہی کہ زخمونکے علاج کی شروع حالت مین ہی جسم پر اور کچھ بھی کام کا بوجھ نڈالا جاوے ـ کیونکہ ایسا کرنیسے جسم کی شفا حاصل کرنیکی کوششونمین محض رکاوٹ واقع ہوتی ہی + کاربولک ایسڈ ـ آئوڈین ـ کروسیو سب لیمیٹ ـ کوکین وغیرہ سے زخمونکا علاج سڑن روکنے والے طریق ہین کر کے پیشہ طبابت اس امر کو دکھلاتا ہی کہ آجکے دن بھی اسکو کسقدر کم واقفیت اون کارروائیون کی اصلیت اور مقصد سے ہی جو کہ جسم انسان مین ہوتی ہین + سرجن لوگ ـ ہائیڈروپیتھی کے مشہور معالجون سے قطعی واقفیت نہ رکھکر ہمیشہ صحیح راستہ سے زیادہ زیادہ دور علیحدہ ہوتے جاتے ہین + شفا کرنے کا قدرتی طریقہ اونکے لیئے معلوم ہی نہین ہے +

ان تمہیدی باتونکے بعد اب مین مختلف قسم کے زخمون کی نسبت غور کرونگا اور تمثیل کیلیئے چند سچے حالات بیان کرونگا +

کٹے ہوئے چھدے ہوئے ـ کچلے ہوئے ـ اور پھٹے یا چرے ہوئے زخم +

جبکہ جسم مین کوئی زخم بذریعہ کٹنے کے ـ بھونکنے کے ـ خراش کے ـ یا پھٹنے یا چرنے کے پہونچتا ہی ـ تو بڑی اور چھوٹی قسم کی خون کی شریانین جوکہ اسطرح (زخم سے) کھل گئی ہین ـ وہ اپنا خون بوجہ اندرونی دباؤ کے اسوقت تک باہر کو نکالتی رہتی ہین جبتک کہ اندر کے دباؤ کے مقابل باہر کا دباؤ برابر نہو جاوے + چونکہ یہ کارروائی زخمونکے علاج مین ایک ضروری حصہ حاصل کرتی ہی اسوجہ سے اسکو تفصیل کے ساتھ خیال مین لانا اچھا ہوگا + جیسا کہ بخوبی معلوم ہی ـ ہم لوگ معمولاً ہوا کے ایک ایسے دباؤ مین رہتے ہین جسکا بوجھ کہ ہر ایک انچ مربع پر قریب پندرہ پونڈ کے پڑتا ہی + ہماری جسم اس دباؤ کو برداشت نکر سکتے نہ اسکو سہار سکتے اگر اونکے اندر کی جانب سے ایک قسم کے اونچے درجہ کا دباؤ نہوا ہوتا + اے ناظرین آپ لوگونمین سے بہت لوگون نے پہاڑون پر چڑہتے وقت بیشک دباؤ کے اس فرق کو بغور ملاحظہ کیا ہوگا + بہت اونچے پہاڑون پر یا غبارے کے سفر مین ـ ہوا کا دباؤ اسقدر کم رہتا ہی کہ بعض اوقات منہ سے ـ ناک سے ـ آنکھون اور کانون سے بوجہ زیادتی اندرونی دباؤ کے خون نکلنے لگتا ہے + جیون ہی کہ اندرونی دباؤ پر اوسکے برابر بیرونی دباؤ پڑتا ہی تو خون

ا؎ جیون جیون ہوا مین اوپر جاتے ہین ـ دباؤ ہوا کا کم ملتا جاتا ہی کیونکہ ہوا پتلی اور ہلکی ہوتی گئی ہی ـ جسقدر کہ آپ زیادہ زیادہ اونچا جائیے ـ خواہ پہاڑ پر یا غبارہ کے ذریعہ آسمان پر اوسیقدر دم بدم ہوا کا دباؤ کم ہوتا جاتا ہے ـ یہانتک کہ سانس لینے مین بھی تکلیف معلوم ہونے لگتی ہے اور زیادہ اونچائی پر ناک ـ آنکھ و کان سے خون نکلنے لگتا ہے +

کا بہنا اوسی دم بند ہوجاتا ہے + جب کہ جسم کو زخم پہونچتا ہی تو وہ رو کاوٹین جو کہ خون کے اندرونی دباؤ کو قدرتی حدود کے اندر روکے رکھتی ہین دور ہوجاتی ہین اور پس زخم کے باعث سے خون فوراً جاری ہوجاتا ہے + پس سب سے اول بات یہ ہے کہ خون کے بہنے کو بند کرین + بلحاظ قدو قامت و گہرائی زخم کے خون کا زور کم و بیش ہوتا ہے نیز بلحاظ اس بات کے کہ آیا چھوٹی یا بڑی خون کی رگین مجروح ہوئی ہین + جب کبھی کہ ممکن ہو تو خون کی رگون کو باندہنے سے پرہیز کرنا چاہیئے کیونکہ شریان کے باندہنے سے ہم دوران خون مین روکاوٹ پیدا کرتے ہین - اور جسم کا ایک ایسے طریقے مین علاج کرتے ہین جو کہ قدرتی خیال نہین کیا جا سکتا + اور بھی دوسرے زیادہ سریع الاثر طریقے ایسے ہین جنکی وجہ سے کہ شریانون کے باندہنے کی ضرورت رفع ہوسکتی ہے + صرف اوسی حالت مین جبکہ خون کی بڑی رگون مین ضرب پہونچنے کے باعث خون کے نکلجانے سے زندگی خطرہ مین آجانے کا احتمال ہو - اور ضروری گدّیان پاس نہ موجود ہون تب ہی شریان یا اعضا کو بند باندھنا روا سمجھا جا سکتا ہے +

خون نکلنے کے ساتھ ہی درد عموماً پیدا ہوجاتا ہے جو کہ خون بند ہونے کے ساتھ ہی رفع ہوجاوے گا + اس مقصد کے حاصل کرنے کے لیئے بجز اسکے کوئی اور زیادہ مناسب طریقہ نہین ہی کہ زخم کو خوب عمدہ طور سے ایک گیلے کپڑے سے جسکو کہ کئی مرتبہ تہ کرلیا گیا ہو باندہین تاکہ خون کے اندرونی دباؤ کا زور رک جاوے اور اوسی کے ساتھ ہی ساتھ خون کا نکلنا بند ہوجاوے + اگر ممکن ہو تو اسکے بعد زخمی حصّے کو سرد پانی مین اوسوقت تک رکھین جب تک کہ درد رفع نہو جاوے - اس مین کئی گھنٹے شاید لگ جاوین + اگر ایسا ممکن نہو تو اوس کپڑے کی گدّی پر سرد پانی متواتر ٹپکا کر یا تھوڑے تھوڑے عرصہ کے بعد ٹپکا کر مقام مجروح کو ٹھنڈا کرین تاکہ کپڑے کی گدّی خوب ٹھنڈی بنی رہے +

یہ امر کہ موٹے کپڑے کی گدّی کسقدر دبیز ہونی چاہیئے یعنے کتنی تہہ کی ہونی چاہیئے اسکا انحصار چوٹ کی قسم پر ہوتا ہے یعنے خون کے اندرونی دباؤ پر چھوٹے چھوٹے زخمونکے لیئے کپڑے کی دو چار یا چھہ تہہ کرلی جاوین - بڑے زخمونکے لیئے ۱۰ - ۱۵ - ۲۰ - یا ۳۰ تہہ تک کرلیجاوین + اگر کوئی گدّی جو کہ کسی بڑے زخم پر رکھی جاوے بہت ہی پتلی ہو تو اُس سے نہ تو خون کا اجرا بند ہوگا

بغیر ادویات اور بغیر اعمال جراحی - زخمونکا علاج اور اونکو آرام کرنا -

نہ زخم جلد آرام ہوگا + برخلاف اسکے گدی بہت موٹی بھی نہین ہونی چاہیئے - مثلاً انگلیون پر کٹنے کے زخم بیس تہہ کی موٹی گدی کے نیچے بہت زیادہ دیر مین اچھے ہوتے ہین بمقابلہ ایک ہلکی گدی کے جو دو یا چار تہہ کی ہو + کپڑے کی گدی ایسی تہہ کرنی چاہیئے کہ زخم کے کنارون سے قریب ایک انچھ سے زائد باہر نکلی رہے + اس طریق مین قریب کے حصون مین دوران خون بحالت زخم بھرنے کے نہین رکے گا - یہ بات بہت ہی ضرورت کی ہے + پانی کی گدی کے اوپر صرف ایک اون کی پٹی - ایک یا ایک سے زائد بار لپیٹ دینی چاہیئے + اس طریق مین گدی اپنی جگہ پر قائم رکھی جاسکتی ہے اور اُسکا دباؤ کم وبیش کیا جاسکتا ہے - اور اوسکے ساتھ جسم مین مناسب درجہ کی گرمی لائی جاسکتی ہے + گدیون کو استعمال کرنیکے قبل اونکو سرد اور صاف پانی مین اور اگر ممکن ہو تو ہلکے پانی مین غوطہ دے لینا چاہیئے اور آہستگی سے نچوڑ دینا چاہیئے + جسوقت تک کہ اون سے جسم کو ٹھنڈک پہونچتی رہے گی اوسوقت تک کوئی درد شدت کے نہ اوٹھین گے + جب کبھی کہ گدی گرم ہو جاوے تو اوسکو پھر تازہ سرد پانی مین غوطہ دیدینا چاہیئے + اگر درد معلوم ہونے لگے تو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ زیادہ سرد گدی کے استعمال کا وقت اب ہے - اور ابتدا مین تو ایسا ابا اوقات کرنا چاہیئے +

لیکن بعض حالتون مین گدیون کا با اوقات استعمال کرنا مناسب نہین ہے + ایسی حالت مین یہ بہتر ہے کہ زخم کے اوپر ایک گدی چکنی مٹی یا پنڈول کی رکھین + اسکے طیار کرنے کے لیئے کچھ خوب صاف کی ہوئی چکنی مٹی یا پنڈول کو ایک برتن مین رکھو اور سرد پانی اس مین ملاکر بطور گاڑھی لپئی کے بنالو + ایک موٹے کپڑے کے ٹکڑے کے اوپر اس لپئی کو موٹا موٹا پھیلادو - اور تب اسکو زخم کے اوپر لگادو اسطور سے کہ مٹی کی سمت جلد کے اوپر رہے - مٹی اُس سے ملی رہے + یہ گدی بعد چند گھنٹے کے تبدیل کرلی جاسکتی ہے + یہی طریقہ بحالت بدگوشت یا سڑے ہوئے زخمون کے عمل مین لایا جاسکتا ہے +

اس موقعہ پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ میڈیکل اسکول کے پکے قائم مقامان نے - بغیر اسکے کہ پانی کے ذریعہ معالجہ کے صحیح علم کی کچھ واقفیت رکھین - کچھ عرصہ ہوا کہ پانی کی گدیون مین ایک بہت ہی عجیب ترقی حاصل کی ہے جسکو کہ میڈیکو سرجیکل (یعنی ادویات کے ساتھ جراحی) کہہ سکتے ہین + وے لوگ انڈیا ربڑ کا ایک ایک

بربت درمیان گدّی اور اُونی کپڑے کے دیدیتے ہین + اس قسم کی پانی کی گدّیان بہت کم کارآمد ہوتی ہین - کیونکہ ربڑ کی وجہ سے گدّی سے پانی کا اوڑنا اور جسم کے اجزات کا آزادی کے ساتھ نکلنا رک جاتا ہے + اس قسم کی ہائڈروپیتھی محض بے اصل ہے + ایسی گدّی سے نتیجۂ دلخواہ حاصل نہین ہوتا - مین سب لوگونکو ایسی گدّی کے استعمال سے متنبہ کرتا ہون +

جیساکہ ہم دیکھ چکے ہین غذاے غیر محرک کا اثر زخمون کے آرام کرنے پر بہت ہی عمدہ پڑتا ہے + جسقدر کہ غذا کم کھائی جاوے اور جسقدر کہ غذا کمتر غیر محرک ہوگی اوسیقدر بہتر زخم کے صحت ہونے کی کارروائی بھی ہوگی + بغیر چھنے ہوئے آٹے کی روٹی اور پھل - اور پانی بغیر کوئی شے اوسمین شامل کیئے ہوئے سب سے عمدہ غذا ہے + وہ کھانے جوکہ بہت ہی جلد اور بہت ہی آسانی سے ہضم ہوجاتے ہین وے سب سے عمدہ ہین - کیونکہ اون سے جسم مین حرارت بہت ہی کم بڑہتی ہے + زخمون کے علاج مین یہ بات بہت ہی ضروری ہے +

ایک اور بھی علاج ہے جوکہ (جس موقعہ پر کہ اسکا استعمال ہوسکتا ہے) زخمونکے آرام ہونے کی کارروائی کو بہت ترقی دیتا ہے - وہ علاج میرے ہپ اور فریکشن باتھ ہین + اونکے استعمال سے زخم کے اوپر کا بخار بالکل رُک جاتا ہے - یا کہ اگر مقامی بخار آگیا ہے تو وے غسل اوسکو نکالدینے کا کام کرینگے + اوسکے ساتھ کل جسم کی اصل طاقتون کو ایسی تحریک کردی جاتی ہے کہ زخم کے آرام ہونے کی کارروائی مین بہت تیزی آجاتی ہے + یہ غسل خصوصاً اون تمام لوگونکے لیئے ضروری ہین جنکے جسم مین مادّہ فاسد کا بار زیادہ ہے + مذکورہ بالا کو مین چند تمثیلات کے ذریعہ سے سمجھاؤنگا +

ایک کارخانہ مین ایک شخص عمر چہل سالہ کا بایان ہاتھ ایک گول آری کے ذریعہ سے مجروح ہوگیا تھا - انگشت شہادت اور انگوٹھے کے درمیان کی موٹی کھال کو آری نے پھاڑ ڈالا تھا اور یہ کھال آری پر لٹک رہی تھی - خوش قسمتی سے ہڈی کو ضرب نہین پہونچی تھی + اس واقعہ کے چند منٹ بعد اوس شخص مجروح کو بیہوشی ہوگئی - اوس بیہوشی سے وہ شخص قریب نصف گھنٹہ تک بیدار نہ ہوا + اس عرصہ مین کپڑے کی ایک قمیض کو کئی تہہ کرکے زخمی ہاتھ کے گرد اس سختی سے باندہ دیا گیا تھا کہ خون کا بہنا قریب قریب بند ہوگیا تھا + اس طور سے ہاتھ کو باندہ کر سرد

بغیر ادویات اور بغیر اعمال جراحی۔ زخمونکا علاج اور اونکو آرام کرنا۔

پانی کے ایک برتن مین رکھا گیا + اس کارروائی سے ایک گھنٹہ کے اندر ہی درد بہت کچھ کم ہوگیا اور دن بھر مین بالکل رفع ہوگیا + ٹھنڈک پہونچانے کی یہ کارروائی اوّلاً دن و رات برابر جاری رکھی گئی۔ لیکن جو تھے روز یہ ممکن ہوا کہ گدّی کا قد چھوٹا کر لیا گیا تاکہ اوس ہاتھ کی جگہہ (اس رکاوٹ سے) آزاد ہو جاوے قریب بیس تہہ کی ایک گدّی اب زخم پر رکھی گئی اور تمام ہاتھ کے گرد اونی کپڑا لپیٹ کر اوس گدّی کو زخم کے اوپر مضبوطی سے دبا دیا گیا + اونی کپڑے نے بقیہ ہاتھ کو جلد گرم کر دیا جسکی وجہ سے کہ صحیح دوران خون مین ترقی ہوئی + اوّلاً گدی کو سرد پانی مین نصف نصف گھنٹہ مین ترکرنا ہوتا تھا۔ اور اوسکے بعد زیادہ زیادہ عرصہ مین اور قریب دو ہفتہ مین زخم کو اسقدر آرام ہوگیا تھا کہ اوسکے خارجی علاج کی اب کوئی ضرورت نہ رہی تھی + چار ہفتہ مین وہ شخص پھر اپنے ہاتھون سے کام کرنے لگا + یہ بھی کہدینا چاہیئے کہ علاج کے دوسرے ہی دن سے مریض نے روزانہ دو مرتبہ میرے **فریکشن باتھز** لیئے جنہون نے کہ کارروائی شفا کو تیز کر دیا + یہ بھی کہدینا چاہیئے کہ مریض کی تندرستی کی حالت عمدہ نہ تھی +

انٹی سپٹک ٹریٹمنٹ کے ساتھ بہت اغلب ہے کہ آرام بدیر اور تکلیف کے ساتھ ہوا ہوتا + ڈاکٹر نے ضرور زخم مین ٹانکے بھر دئے ہوتے جس کا انجام کہ انگوٹھے کی سختی اور اوسکا بے حس ہونا ضرور ہوا ہوتا +

علاوہ جلدی سے آرام ہونے کے میرے علاج مین زخم کو اس طرح سے آرام ہوا کہ اوسکا کوئی نشان ذرا سا بھی باقی نہ رہا + اگرچہ ابتدا مین زخم بہت ہی کشادہ تھا جسم نے اوسکو اندر کی جانب سے بھرا۔ زخم کے سرے خود بخود وقت مناسب کے اندر مسدود ہو گئے + کئی ضروری اعصاب کے سلسلے اس ضرب سے چونکہ ضائع ہو گئے تھے۔ اس لیئے اوس وقت نصف انگوٹھے مین سے حس (یعنے چھوکر معلوم کرنے کی قوت) جاتی رہی پس وہ مریض مہینون تک اپنے انگوٹھے کی مدد سے چھوٹی چھوٹی چیزون کو اپنے ہاتھ سے نہ پکڑ سکا + میرے **فریکشن سٹز باتھز** کو روزانہ کچھ عرصہ دراز تک لیتے رہنے کے بعد سلسلے اعصاب کے پھر ایسے درست ہو گئے تھے کہ اس انگلی مین صحیح حس لوٹ آئی +

کچٹ - نیلگون چوٹین - اور ضربات اندرونی - مذکورہ بالا علاج کچٹون اور نیلگون چوٹون کے لیئے بھی مناسب ہی + کچٹون اور نیلگون چوٹون اور ضربات اندرونی کی حالت مین ایسا اکثر واقع ہوتا ہی کہ خون سے بھری ہوئی رسولیان اور خون کی تھیلیان اندر کی جانب بن جاتی ہین اور تمام جسم پر ایک قسم کا خلل پیدا کرنیوالا اثر ڈالتی ہین + جن حالتون مین کہ باہر کی جانب سے رسائی نہین ہو سکتی تو اونمین میرے فریکشن سٹز باتھ سے عجیب شفا یابیان حاصل ہونگی + یہ غسل تمام جسم کو اندر سے ٹھنڈک پہونچاتے ہین اور اوسکے ساتھ ہی ساتھ اعصاب کو بے حد مضبوطی بخشتے ہین + خاص خاص حالتون مین جہان کہ جمے ہوئے خون کے اندرونی اجتماع یا دیگر اشیا جو کہ سڑن کی وجہ سے پیدا ہو جاتے ہین - میرے غسلونکے ذریعہ سے کافی تیزی کے ساتھ منتشر نہون تو مقامی اسٹیم باتھ کا استعمال کیا جاوے جنکا اثر بہت عمدہ ہوگا - لیکن اِسکے بعد فریکشن باتھ ضرور لینے چاہیئین + اسٹیم باتھ کے ذریعہ سے تمام ناقص مادہ زیادہ آسانی کے ساتھ خارج ہو جانے کے قابل کر دیا جاتا ہے +

ایک مرتبہ ایک لڑکی نے جسنے کہ اپنے دہنے ہاتھ کی انگشت شہادت ایک موزہ بُننے کی کل مین کچل لی تھی اور چھید لی تھی مجھسے مشورہ لیا + شروع کے ہفتون مین اُسکا علاج ایک حاذق طبیب نے کیا تھا جسنے کہ اینٹی سیپٹک ٹریٹمنٹ کے خزانہ کو بغیر اوس زخم کے آرام کر دینے مین کامیابی حاصل کیئے ہوئے ختم کر دیا تھا + اوسنے آیوڈو فارم - کاربولک ایسڈ - اور سیلی سیلک ایسڈ کا استعمال کیا تھا اور اوس لڑکی سے یہ کہدیئے ہین کہ اوسکی اونگلی یا ہاتھ کا کٹنا شاید ضروری ہو جاوے - کچھہ پس و پیش نہین کیا تھا + لڑکی کو بڑی ہی خوفناک تکلیف سہنا پڑی اور انگلی زیادہ زیادہ سوجتی گئی یہانتک کہ بالکل نیلی ہو گئی + تیسرے ہفتہ مین کل ہاتھ سوج گیا تھا اور ویسے ہی رنگ کا ہو گیا تھا + آخرکار ڈاکٹر نے اوس سے دریافت کیا کہ آیا اوسمین ہاتھ قطع کرانیکی ہمت ہی + اسکے خیال نے لڑکی کو ایسا خائف کر دیا کہ وہ میرے پاس آئی + مینے فوراً ٹھنڈے پانی کی گدیون کا استعمال کیا اور دو مقامی اسٹیم باتھ جنکے بعد کہ فریکشن سٹز باتھ لیے جاوین روزانہ لینے بتلائے + صرف دو گھنٹہ کے علاج کرنے کے بعد درد قریب قریب بالکل غائب ہو گیا + اور نہ یہ درد کل زمانہ علاج مین پھر لوٹا + ہاتھ اور انگلی کی بیجا سوجن گھنٹہ گھنٹہ کم ہوتی گئی یہانتک کہ دو روز مین اپنی اصلی شکل اور اصلی رنگ انہون نے پھر

بغیر ادویات اور بغیر اعمال جراحی - زخمونکا علاج اور اونکو آرام کرنا

حاصل کرلیا + تین چار ہفتہ کے اندر وہ لڑکی پھر کام کرنے لگی گو کہ ہاتھ کو پوری آزادی کے ساتھ استعمال کرنے کے قابل نہین ہوئی +

اس طریق سے بیشک ایک بہت ہی دلچسپ سائینٹیفک عمل جراحی کا ہونا بند ہوا - لیکن برخلاف اسکے وہ لڑکی تمام عمر کے لیئے لنجے ہونے سے بچ گئی +

اسی قسم کی ایک دیگر حالت مین ایک بڑھئی کو ضرورت کے زور نے مجھ سے مشورہ لینے پر مجبور کیا + اوسکا بایان ہاتھ ہتھیلی اور پشت ہتھیلی کی جانب کچل گیا تھا اور زخمی ہوگیا تھا + اوس شخص کو بوجہ پہلے تجربون کے اینٹی سیپٹک علاج مین کچھ اعتقاد نہ تھا + کل ہاتھ کندھے تک ایسے برے طور سے سوج رہا تھا کہ وہ شخص اسکو جنبش نہ دیسکتا تھا + تین گھنٹہ سے کم مین ہی میرے علاج مین درد کو شانتی ہوئی اور ۴۸ گھنٹہ بعد ورم بالکل جاتا رہا + دو ہفتہ کے اندر وہ شخص اپنا کام پھر کرنے لگا +

مندرجہ ذیل کی پھر دو رپورٹ ہاے شفا یابیان اس بات کو بخوبی ثابت کرتی ہین کہ اینٹی سیپٹک علاج سے شفا کامل نہین ہوتی بلکہ محض ایک درمیانی[1] حالت پیدا ہوجاتی ہے +

دو لڑکیون کی جوکہ ایک ہی کل پر کام کررہی تھین انگشت شہادت (انگوٹھے کے پاس کی ہاتھ کی انگلی) ایک ہی طریقہ مین مضروب ہوئی + اونگلی کی نوک سے اول پوروے کے جوڑ تک ہڈی شکست ہوگئی تھی اور (اوس ہڈی کے) بہت سے ٹکڑے ہوگئے تھے - لیکن بقیہ اونگلی مین چوٹ نہ پہونچی تھی + عمر اور حالت جسمانی بھی اون لڑکیون کی یکسان تھی + ایک لڑکی ایک طبیب کے پاس گئی جسنے کہ اینٹی سیپٹک علاج کا استعمال کیا - دوسری کا علاج مینے کیا + ڈاکٹر نے فوراً ہڈی کے ٹکڑونکو نکالدیا اور آیوڈوفارم افراط کے ساتھ استعمال کیا + اوس لڑکی کو بہت درد سہنا پڑا لیکن ایک ہفتہ کے اندر اونگلی اسقدر اچھی ہوگئی تھی کہ اشد ضرورت ہوتو وہ پھر کام کرسکتی تھی + مگر عمل جراحی کی وجہ سے اول پورا اونگلی کا بالکل بیکار ہوگیا تھا اور تمام انگلی بدنما ہوگئی تھی + ہر تبدیل موسم کے ساتھ اوس لڑکی کو پورانے زخم مین برسون تک بہت درد معلوم ہوا جوکہ سواے اس غلط علاج کرنے کے اور کسی وجہہ سے نہین پیدا ہوا تھا اور جس غلط علاج کے ذریعہ سے

---

[1] یعنے وہ حالت جو کہ شفاے کامل اور حالت مرض کے درمیان کی ہوتی ہے یعنے نہ تو بالکل مرض ہی گیا اور نہ پورے طور سے مرض موجود ہے بلکہ کچھ آرام ہوجاتا ہے اور کچھ مرض باقی رہجاتا ہے +

مادہ غیر (آیوڈو فارم) براہ راست داخل کیا گیا تھا + اونگلی بھی بے حس رہ گئی +

دوسری مریضہ نے جسنے کہ میرے علاج کا استعمال کیا تھا بہت بہتر نتایج حاصل کیے + میری اول کوشش یہ تھی کہ درد کو بند کیا جاوے اور اول ہی دن کے اندر مین اس بات مین کامیاب ہوا + اس غرض کے لیئے مینے وہی مشہور وسائل تجویز کیئے یعنی پانی مین بھیگی ہوئی کپڑے کی گدیان اور فرمکیشن باتھ۔ آخر الذکر اسوجہ سے بتلائے کہ لڑکی بلحاظ دیگر باتونکے مادۂ فاسد سے زیادہ بھری ہوئی تھی + بغیر کسی اور شے کے استعمال کیئے جانے کے ہڈی کے ٹکڑے خود بخود تیسرے دن مواد کے ساتھ بہکر نکلے مریضہ کو کوئی خاص تکلیف نہ ہوئی + چھٹے دن سب سے بڑا دوسرا ہڈی کا ٹکڑا اسکے بعد نکلا۔ ایک ماہ کے اندر وہ لڑکی پھر اپنا کام کرنے لگی + بغیر اسکے کہ کوئی حس اوسکی جاتی رہے یا اونگلی بیکار ہوجاوے یا کوئی نشان چوٹ کا باقی رہے چھ ہفتہ کے اندر انگلی بالکل اچھی ہوگئی + اور نہ اسوقت تک موسم مین تبدیلیان ہونے پر درد پھر لوٹ آے ہین + اس موقع پر کون زیادہ عمدہ جراح ثابت ہوا۔ نیچر یا کہ اینٹی سیپٹکس یعنے سڑن کو روکنے والی ادویات ؟

ایک دوسرا واقعہ جوکہ اس سے کم دلچسپ نہین ہے اوس آدمی کا ہے جوکہ ۱۸۷۹ء مین اپنی بائین ٹخنے کی نسیلی بندش اور اس جگہہ کے بہت سے پٹھون کے زیادہ پھٹ جانے مین مبتلا ہوا تھا + مریض کو اپنے بستر پر دو ماہ تک پڑا رہنا پڑا تھا اور مرہم سے اوسکا علاج کیا گیا تھا + بعد اسکے کہ پیر کو آرام ہوگیا پاؤن پھر بھی کمزور رہا اور سوجا ہوا رہا + یہ بات خاصکر ٹہلنے مین معلوم ہوتی تھی۔ پیر بسا اوقات لوٹ جاتا تھا اور درد بہت کرتا تھا + چونکہ یہ شخص خراب حالت تندرستی مین تھا اوسنے مارچ ۱۸۸۹ء مین میرا طریق معالجہ شروع کیا۔ اور چونکہ اوسکو اس علاج سے نفع معلوم پڑا اسلیئے اوسنے اسکو معقول عرصہ تک جاری رکھا + ۱۸۹۰ء کے ابتدا مین پاؤن اونہین مقامات پر سوج آئے جہان کہ اوسکو برسون بیشتر تکلیف معلوم ہوئی تھی + اس ورم اور سوزش کے ساتھ درد بھی ہوتے تھے جوکہ تین دن تک قایم رہے + میرے علاج کی مدد سے چوتھے روز یہ رفع ہوگئے اور اوسی کے ساتھ پہلی عام کمزوری اور ٹخنہ کی کمزوری بھی رفع ہوگئین + اس واقعہ سے ہم دیکھتے ہین کہ وہ چوٹ جوکہ گیارہ برس پہلے پہونچی تھی اور ٹھیک طور سے اچھی نہین ہوئی تھی۔ میرے طریقہ علاج کے ذریعہ سے کلیۃً شفا پا گئی +

بغیر ادویات اور بغیر اعمال جراحی - زخمونکا علاج اور اونکو آرام کرنا -

جلنے کے زخم - جل جانے سے جو زخم کہ ہو جاتے ہین اون زخمون مین جو درد ہمیشہ ہوتا ہے اوسکے فرو کرنیکے لیئے بھی سرد پانی ایک بہت عمدہ ذریعہ ہی + درد سے نجات حاصل کرنے کے لیئے اکثر زخم کو سرد پانی کے نیچے رکھنے کی کئی کئی گھنٹون تک ضرورت ہوتی ہے + اگر (زخم کو) سرد پانی مین صرف تھوڑے عرصہ تک رکھا جاوے تو درد بڑھ بھی جاتا ہے - اوسوقت تک جب تک کہ درد رفع نہ ہو جاوے اسکو برداشت کرنا چاہیئے + جب کہ جلن کی تکلیف کم ہو جاوے تو گدیونکا استعمال اوسی طریق مین کرنا چاہیئے جیسے کہ زخمون کی حالت مین + آب دریا - یا آب باران کو چشمے کے پانی پر ترجیح ہے - کیونکہ آخر الذکر مین (یعنے چشمہ کے پانی مین) اکثر وہ اشیاء شامل ہوتی ہین جو کہ کارروائی شفا کو روکتی ہین اور درد کو بڑھاتی ہین + اسمین بڑا تعجب معلوم ہوتا ہے کہ سخت سخت درد بھی اس طریق سے کس قدر جلد اچھے ہو جاتے ہین - یہ یقینی امر ہی کہ بہت سے اشخاص جو کہ آگ سے جلنے یا کسی رقیق شے سے جلجانے کی وجہ سے مر گئے ہین اسطریق مین بچائے جاسکتے ہوتے + اس علاج مین جبکہ جلے ہوئے زخم بدیر آرام ہو وین تو یہ بات بغیر شبہ کے مان لینی چاہیئے کہ مریض کے جسم مین مادہ فاسد کا بار بہت زیادہ ہی - دوسرے الفاظ مین یون کہین گے کہ وہ شخص مزمن طریقہ مین بیمار ہے + ایسے موقعون پر مین کل جسم کا بذریعہ میرے فریکشن باتھ بشمول استعمال غذاے غیر محرک علاج کرنیکی سفارش کرتا ہون + لیکن گو کہ شفا اپنا معمولی طریقہ اختیار کرے تاہم جس حالت مین کہ مریض ان غسلونکو کر سکتا ہے تو اون غسلون سے کارروائی شفا کو بہت کچھ امداد پہونچے گی +

ایک شخص کو تین بڑے بڑے زخم جلنے سے پہونچے تھے - دو اون مین سے گردن پر تھے جو کہ قد مین اسقدر بڑے تھے جسقدر کہ پانچ شلنگ والا ایک سکہ - تیسرا زخم جو کہ سب مین زیادہ بڑا تھا اور سب سے زیادہ گہرا تھا وہ پیر پر تھا + مریض اولاً اینٹی سپٹک معالجہ کے زیر علاج رہا - مگر بوجہ شدت درد ایک دن سے زیادہ اس علاج کا متحمل نہو سکا + اوسکے بعد اوسنے اپنا علاج خود ہی مطابق پورانے نیچر کیور سسٹم کے کرنا شروع کر دیا + لیکن اس سے بھی کافی آرام نہ پہونچنے پر اوس نے بعد ایک ہفتہ کے مجھ سے مشورہ لیا + قدرتاً میرا اول نشانہ یہ ہوا کہ درد کو فرو کیا جاوے - جس بات مین کہ (بعد اسکے کہ زخمون سے پیپ اور تیل خوب صاف کر دیا گیا) مین سرد پانی کی گدیونکے استعمال سے دو ہی گھنٹہ کے اندر کامیاب ہو گیا + اس علاج کے دو دن کرنیکے بعد زخمونکی

صورت بالکل مختلف نظر آئی، سب سے چھوٹا نشان گردن پر جلنے کا اسوقت قریب قریب کل بھر گیا تھا اور دیگر زخم بھی تیزی کے ساتھ بھرتے چلے آتے تھے + پیر پر جو گہرا زخم تھا وہ بھی گہرائی مین نصف کم ہو گیا تھا دیگر پانچ دن مین مریض پھر اپنے کارخانے کو واپس جا سکا + گردن پر جلنے کے نشانات بالکل اچھے ہو گئے تھے اور پیر کا زخم اسقدر اچھا ہو گیا تھا کہ وہ شخص بہر کیف پیدل چل سکا +

بندوق کی گولی کے زخم۔ اسکا علاج بالکل ویسا ہی ہے جیسا کہ کٹے ہوئے اور چھدے ہوئے زخمونکا + لیکن بوجہ اسکے کہ جنگ سے انکا ضروری تعلق ہے یہ بہتر ہو کہ ادنپر خاص لحاظ کیا جاوے + ہر سپاہی کے لیئے یہ بات ٹھیک ٹھیک جاننا بڑی ضروری ہو کہ زخمی کو امداد پہونچانے کے لیئے اول کیا بات کرنی چاہیئے + جب کہ قبل اس امر کے کہ کچھ بھی مدد پہونچے۔ زخمی کے تئین ضرور گھنٹون تلک پڑا رہنا پڑتا ہے تو بہت سی ضربات کی حالت مین (خاصکر انٹی سپٹک علاج کے ساتھ) یہ کوئی تعجب کی بات نہین ہے کہ سڑن دوڑنے لگے جس سے کہ معمولاً (اگر واقعی موت واقع نہ ہو) تو کسی عضو کا کاٹ ڈالنا لازم آجاتا ہے + عام لاچاری کی حالت مین۔ اور زندگی کی خاصیت اور اوسکی حالتون سے اور اُس طریق سے جسمین کہ زخمونکو شفا خود جسم کے ہی ذریعہ سے ہوتی ہے۔ ناواقفیت ہوتی ہے۔ بجز عضو کے قطع کر ڈالنے کے اور کچھ چارہ باقی نہین رہتا ہے + لیکن کسی عضو کے کاٹ ڈالنے سے زخم اچھا نہین ہو جاتا۔ اس سے صرف اور بھی زیادہ گہرے زخم لگجاتے ہین اور پس مریض کو اکثر اوسکی تمام عمر کے لیئے بغیر عضو کا بنا دیتے ہین +

عام لوگون کا اور اطبا کا یقین یہ ہے کہ گولی یا کہ گولہ کے اندر کے اشیاء کا ٹکڑا اگر جسم کے اندر رہ جاوے تو ضرور نکلوا ڈالنا چاہیئے تاکہ جسم کو نقصان سے محفوظ رکھا جاوے + یہ ایک بڑی سخت غلطی ہے جسکی وجہہ سے کہ ہزارہا جانین ضائع ہوئی ہین۔ کیونکہ ایسی گولی وغیرہ کے وزن کے باعث یہ اکثر بہت مشکل ہو جاتا ہے کہ بغیر جسم کے اور بھی زیادہ نقصان پہونچائے ہوئے اونکو جسم سے علحدہ کر لیوین + یہ بات مشہور ہے کہ جسم کے اندرونی حصے میوکس سے ایسے سنڈھے ہوتے ہین کہ گولی وغیرہ آسانی سے اونمین کو گذر جاتی ہین اور جب کبھی کہ وہ اونمین (یعنی اندرونی حصص جسم مین) اندر داخل ہوتے ہین تو وہ چھوٹے سے چھوٹا ایسا سوراخ بناتے ہین جسمین سے کہ اونکا گذر ہو جاتا ہی + یہ بات اس باعث سے طور سے ہوا کرتی ہے

بغیر ادویات اور بغیر اعمال جرّاحی - زخمونکا علاج اور اونکو آرام کرنا

کہ اوس دباؤ سے جو کہ گولی ہٹھون پر ڈالتی ہی آخر الذکر (پٹھے) بوجہ اپنے لچیلے پن کے کسیقدر پھیلجاتے ہین +
ٹھیک ٹھیک وہی حالت ہی جیسی کہ انڈیا ربڑ کی جسمین کہ گولی گھُس گئی ہو + ہمکو معلوم ہوتا ہی کہ ایک ایسا
سوراخ بنگیا ہے جسمین کو کہ گولی بغیر ربڑ کے پھیلائے ہوئے پھر نہین نکل سکتی +

پس یہ کیا چیز ہے جو کہ ہمکو اُسوقت دکھائی دیتی ہے جب کہ مقامات مضروب ورم کرنے شروع ہوجاتے
ہین؟ عموماً ورم کرنا بہت جلد بند ہو جاتا ہی اور بیشتر کی ملامیت بھی جاتی رہتی ہی + مضروب مقامات اب خون
سے اور شفا کرنے والے دیگر مادّہ سے بھر جاتے ہین اور پس سخت ہو جاتے ہین + اب اگر ہم گولی کو اوس راستہ سے جس سے
کہ وہ داخل ہوئی تھی نکالنے کی کوشش کرین (جیسا کہ معمولاً عملدرآمد ہی اگر گولی نکالنے کے لیئے کوئی موقع موجود ہے)
تو ہمکو ایسا کرنا غیر ممکن معلوم ہوگا کیونکہ زخم کا مُنہ اور کل راستہ سوج گیا ہے اور علاوہ اسکے ہٹھونکی ملائمت
جاتی رہی ہے + اسوجہ سے گولی کے نکالنے مین زیادہ چیر پھاڑ کا ہونا اور نقصان پہونچنا متصور ہے +
یہ بات کہ جسم پر اسکا کسقدر مضر اثر پڑیگا بآسانی خیال کرلی جاسکتی ہے + گولی بذات خود
جسم کے لیئے بہت کم خطرناک ہی بمقابلہ اوسکے زبردستی کے ساتھ نکال دیجانیکے +
اس مادّہ غیر (فارن میٹر) کے بڑے ٹکڑے کو جسم جلد ہی بالکل غیر مضرت رسان بنا دیتا ہے -
اول اسکو ایک پانی کی شئے سے محیط کرلیتا ہے اور کچھ عرصہ مین اس رقیق شئے کو ایک سخت
خول کی حالت مین جو کہ گولی کو ملفوف کرلیوے تبدیل کر دیتا ہے + اگر زہر یلے انٹی سیپٹک
علاج سے جسم کی پوری اصلی قوت صلب نہین ہوگئی ہے تو جلد یا بدیر وہ اس غیر شئے کو اپنے
اندر سے ایسے طریقہ مین خارج کریگا جو کہ اوسکے لیئے سب سے مناسب ہوگا + مثلاً یہ اکثر وقوع مین آیا ہے کہ
ایک گولی جو کہ شانہ مین رہ گئی تھی مہینون یا برسون بعد جو ٹر یا جانگھ سے مواد کے ساتھ خارج ہوگئی +
پس گولی کے نکالنے کی جانب توجہ مبذول نہین ہونی چاہیئے بلکہ زخم کی جلن روکنے کی جانب اور اجراے
خون کے بند کرنے کی جانب توجہ لگانی چاہیئے + مین اوپر بیان کرچکا ہون کہ یہ کیسے کیا جانا چاہیئے + پس یہ
بات اچھی ہوگی اگر ہر ایک سپاہی کے لیئے کچھ لنٹ یا سن کا کپڑا اور اون کی پٹیان دیدی جاوین تاکہ
ضرورت مین اوسکو فوراً امداد ملجاوے + اور بہت سی حالتون مین پانی جلدی سے بہم پہونچایا جاسکتا ہی
بہر صورت زیادہ جلدی سے بمقابلہ اسکے کہ کوئی دیگر علاج کی شئے + جہان پانی نہ مل سکے

تو سپاہی کوئی دوسری شئے ٹھنڈک پہونچانے والی لے سکتا ہے مثلاً گھاس - پنڈول - گیلی مٹی - یا شل اونکے + اور جیون ہی کہ زخم پر پٹی اچھی طرح باندھ دی گئی اِنہین چیزونکا استعمال ضرورت مین گرمی کے شانت کرنے کے لیئے کیا جاسکتا ہے + اس طریق مین بہت سے زخمی سپاہی جو کہ حرکت کرنیکے لایق ہین سب سے اول کی امداد اپنے آپ کو خود پہونچا سکتے ہین + بغیر کچھ وقت (وقت جو کہ ایسے موقع پر بہت بیش بہا ہوتا ہے) اوسوقت تک انتظار کرکے ضایع کرنیکے جب تک کہ دیگر امداد پہونچے + اسوجہ سے یہ بات اعلے ضرورت کی ہے کہ ہر ایک سپاہی کو زخموں کے اس قدرتی علاج مین جو کہ بغیر ادویات اور بغیر اعمال جرّاحی عمل کیا جاتا ہی پوری پوری تعلیم دیدیجاوے + تب وہ ایک ایسی حالت مین ہوگا کہ جلدی سے اور کارآمد طریقہ مین عمل کر سکیگا اور نہ ہائے ہائے کرتا ہوا لاچاری کے ساتھ پڑا رہیگا تاوقتیکہ کوئی سرجن اُسکے پاس پہنچے + وے سپاہی جو کہ خفیف طور سے زخمی ہین اپنے زیادہ زخمی ساتھیونکو بھی فوراً مدد پہونچانے کے قابل ہونگے +

فرانس و جرمن کے درمیان جو جنگ کہ ۱۸۷۰ء مین ہوئی تھی اوس وقت سے مجھے کافی موقعے اس بات کے ملے ہین کہ انٹی سیپٹک علاج کے مضر اثرونکا تجربہ اکھٹا کرون + اس موقع پر مین ایک عجیب واقعہ بیان کرونگا + ۱۸۸۳ء مین میرے پاس ایک جنٹلمین آیا جسکے کہ شکم مین ایک گولی ۱۸۷۰ء کی جنگ مین لگی تھی + گولی پشت کی جانب ریڑہ کے پاس سے باہر نکل گئی تھی + باوجود تمام انٹی سیپٹک علاجون کے یہ زخم گذشتہ تیرہ سال مین بخوبی اچھا نہین ہوا تھا بلکہ متواتر اوسمین پیپ پڑتی رہی تھی + گاہے گاہے یہ زخم بند ہو جاتا تھا مگر اسلیئے (بند ہوجاتا تھا) کہ اول ہی موقع پر پھر از سر نو پھوٹ نکلے + مریض کی حالت دمبدم زیادہ زیادہ خراب ہوتی گئی اور اسوقت وہ شخص پیدل چلنے کے بالکل ناقابل تھا + مینے اپنے سائنس آف فیشیل اکسپریشن کے ذریعہ سے یہ بات فوراً معلوم کرلی کہ اس وقت طلب شفا کے اسباب اوس مریض کے جسم مین زیادہ بار مادہ غیر (فارن میٹر) کا موجود ہونا اور اُسکے ساتھ کی لازمی مزمن حالت بخار ہی ہین + مین نے زخم کا کوئی مقامی علاج نہ کیا بلکہ بعد اپنے فریکشن اور اسٹیم باتھ اور غذائے مناسب کے اوس مزمن بخار کے فرد کرنیکی تجویز کی + ایک ہفتہ کے اندر زخم اچھا ہوگیا اور اُسوقت سے پھر کبھی نہین پھوٹ نکلا ہی +

بغیر ادویات اور بغیر اعمال جرّاحی ۔ زخمونکا علاج اور اونکو آرام کرنا

پندرہ روز مین وہ شخص شفا کی اس تیزی پر خوشی حاصل کرکے پھر پیدل چلنے کے قابل ہوگیا + میری ہدایت کے بموجب اُسنے علاج کچھ عرصہ اور جاری رکھا جبتک کہ آخرش بار مادہ (فارن میٹر) کا اوس سے بالکل دور نہ ہوگیا +

ایک ایسا ہی عمدہ نتیجہ ایک اُس سپاہی کی حالت مین حاصل ہوا جسکے کہ گھٹنے کی پالی (یعنی پریا) کے ۔ جنگ مین ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے تھے + باوجود استعمال تمام اُن ادویات کے جو کہ خیال مین آسکتی ہین اوسکا زخم اچھا نہ ہوا تھا + ٹانگ حالانکہ بالکل سیدھی نہ رہگئی تھی لیکن آزادی کے ساتھ حرکت کر نہین سکتی تھی بہت کچھ رُکتی تھی + اس شخص کا علاج اِس وجہ سے اور بھی زیادہ واجب اُلنگاہ ہے کیونکہ یہ مریض بیس سال تک قدیم نیچر کیور کے اصولونکے موافق بغیر شفا پاے ہوئے علاج کراتا رہا تھا + ضرب لگنے کے ۲۰ سال بعد اس شخص نے میرے طریق علاج پر علاج کرنا شروع کیا ۔ نہ اپنے گھٹنے کے باعث بلکہ عام طور سے اس علاج کی قیمت جانچنے کے لئے + اوسکو کچھ تھوڑا ہی تعجب نہ ہوا جبکہ کچھ عرصہ بعد گھٹنے کی پالی (یعنی پریا) مین سوزش مع ورم آگئی ۔ یہ ایک ثبوت اس امر کا ہی کہ ضرب کو در حقیقت ٹھیک طور سے پیشتر آرام نہین ہوا تھا + لیکن میرے علاج کو کچھ اور زمانہ جاری رکھنے کے بعد یہ سوزش مع ورم جلد رفع ہوگئی + اوسکو اب اور بھی زیادہ تعجب یہ دیکھکر ہوا کہ (گھٹنے کے) جوڑ کی تمام سختی رفع ہوگئی تھی پس وہ اپنی ٹانگ کو ایسے اچھے طور سے کام مین لا سکتا تھا جیسے کہ اور کبھی +

فریکچرس ۔ یعنی شکستگی ہاے اون امراض مین ہین جو کہ بیرونی صدمات سے وقوع مین آتے ہین جنکا کہ شفا پانا کم و بیش آہستگی سے ہی ہوتا ہی + یکے ڈاکٹر لوگ عموماً پیرس[۵۱] ڈریسنگ کے **پلاسٹر** کا استعمال کرتے ہین حالانکہ مین بالکل دوسرے اور بہت زیادہ یقینی اور مُوثر وسائل شفایابی کا استعمال کرتا ہون + سب سے بہتر یہ بات ہی کہ میرا طریق فوراً ٹھنڈک پہونچانیوالا اثر رکھتا ہی اور یہ اُسوقت تک جاری رکھا جائیگا جب تک کہ شکستگی کے بعد کا ورم اور اوسکے ساتھ کا درد بالکل رفع نہ ہوگیا ہو + **فریکشن باتھز** کا استعمال بھی نظر انداز نہونا چاہیئے کیونکہ یہ بھی آرام ہونے مین ضرور امداد کرتے ہین + کوئی شخص جو کہ پانی کے اس قدرتی علاج کو ترک کرکے **پلاسٹر** ڈریسنگ کا استعمال کرتا ہے وہ شخص نیچر کے مقررہ قوانین کی سچائی سے

---

[۵۱] ڈاکٹر لوگ بعض اوقات شکستہ ہڈی کو بٹھاکر عضو مضروب کو پٹی سے لپیٹ دیتے ہین اور اُسپر ایک قسم کے پلاسٹر کا مصالحہ لگا دیتے ہین جو کہ لگاتے لگاتے خشک ہوتا جاتا ہی اور پٹی کی بندش کو مثل فولاد کی بندش کے سخت کر دیتا ہے ۔ اس سے پٹی جب تک چاہین ایک حالت مین قایم رکھ سکتے ہین + اس قسم کی بندش سے مراد پلاسٹر ڈریسنگ سے ہے +

محض منکر ہے + اگر صرف مقامی وجوہات کے باعث مثلاً اون حالتون مین جہانکہ عضو مضروب کو پانی کی گدّیون سے مناسب جگہ مین نہین رکھ سکتے ہین تو ایک سخت شے سہارے کے لئے درکار ہوتی ہی ایسی چیزین لکڑی - کاغذ کے پٹے یا کسی درخت کی چھال یا مثل اسی کے اور کسی شے سے بن سکتی ہین - پلاسٹر ڈریسنگ کا استعمال ہرگز نہین کرنا چاہیئے +

وہ اشخاص جو کہ میری اس صلاح پر عمل کرینگے اونکو معلوم ہو جاویگا کہ کسقدر تعجب انگیز تیزی کے ساتھ شکستگیان اچھی ہو جاتی ہین - اور کسطورسے درد کم سے کم درجہ تک گھٹا دیئے جاتے ہین +

ایک جنٹلمین عمر ۳۳ سالہ کا داہنا اوپر کا بازو قریب کہنی کے شکست ہو گیا تھا + نیچر کیور طریق کے پیرو ہونیکے باعث اوس نے فوراً سرد پانی کی گدیون اور بازو کے لئے غسلونکا استعمال کیا + اوس طبیب نے جس سے کہ مشورہ لیا گیا تھا ایک پلاسٹر کی بندش کردینی چاہی - اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی کہا کہ بازو غالباً ہمیشہ کے لیے سیدھا رہ جائیگا یعنی آسانی سے موڑا نہ جاسکیگا + یہ بات مریض کو کچھ بہت خوش نہ آنیکے باعث وہ مجھسے مشورہ لینے آیا + مینے اوسکو بتلایا کہ بازو کو ایک باریک تار دنکے کپڑے مین اور کاغذ کے پٹھونکی تختیونکے اندر رکھے اور میرے طریق پر گدیون کے ذریعہ سے شکستگی کو ٹھنڈک پہونچاوے + میرے فریکشن باتھز - اور بہت اعتدال کے ساتھ سادہ غیر محرک غذا بھی ایسی ہی ضروری باتین تھین + نتیجہ اسکا تعجب دلانے والا ہوا + چوبیس گھنٹہ مین درد اور ورم بالکل فرو کرلیئے گئے + ایک ہفتہ مین مریض کچھ کچھ لکھنے کے قابل ہو گیا + ایک اور ہفتہ بعد وہ ایک کرسی کو بغیر کسی دقت کے اُٹھا سکا اور تین ہفتہ مین شکستگی بالکل صحت پا گئی +

کشادہ زخم - گہرے کٹے ہوئے زخم و نوکدار ہتیار سے پہونچے ہوئے زخم جو کہ جنگ مین آجاتے ہین اور وہ زخم جو کہ اس لڑائی مین پہونچ جاتے ہین جو عزت و آبرو کے خیال سے ہو جاتی ہے - یعنی یہ سب زخم جو کہ اتفاقیہ بیرونی ضرب کے نتائج ہین بآسانی اور جلدی سے شفا پا جاتے ہین + اون مکروہ مختلف قسم کے کشادہ زخمونکی جو کہ جسم کے کل مقامات پر نکلتے ہین بالکل اور ہی کیفیت ہی + پیشۂ طبابت ان پکے ہوئے اور بدبودار زخمونکو جس نام سے چاہے کہکر پکارے یعنی آتشکی - سرطانی خواہ سِل کے متعلق - لیکن یہ بات باقی رہ جاتی ہی کہ وے تمام ایک ہین اور ایک ہی چیز ہین اور زندہ جسم کے اندر ایک حالت سڑن کا اون سے اظہار ہوتا ہے + ایسے کشادہ زخمون کے آرام کرنے مین الوپیتھی کو درحقیقت ابتک کامیابی نہین ہوئی ہے - حالانکہ ادویات کی امداد سے اسکو اس امر مین کامیابی ہو گئی ہے کہ کارروائی سڑن اپنے تئین ظاہر کرنے سے

بغیر ادویات اور بغیر اعمال جراحی۔ زخمونکا علاج اور اونکو آرام کرنا

رُک جاوے۔ یا مادہ فاسد (فارن میٹر) کو پھر جسم کے اندر دبا کر اوس کارروائی کو ایک دوسری حالت مین تبدیل کر دینے مین بھی اسکو کامیابی ہوئی ہے لیکن الوپیتھی اس خرابی کو شفا کرنیکے قابل نہین ہے + نہ تو اوسمین ایسی قوت ہے اور نہ اوسکے پاس ایسے وسائل ہین جس سے کہ مرض کا مقابلہ وہ کماحقہ کر سکے + اسیوجہ سے یہ بات ہی کہ ظاہرا جو زخم کہ ہمکو آرام ہو گئے ہوئے معلوم ہوتے ہین پھر دوسرے حصہ جسم مین پھوٹکر نکلتے ہین۔ دوسرے الفاظ مین یون کہینگے کہ جسم کے اندر کا مواد ناقص کسطورسے ہمیشہ نکلتا رہتا ہے یہ بات سچ ہے کہ ایسے کشادہ زخم جو کہ بغیر کسی بیرونی ضرب کے ہو جاتے ہین معمولاً ایسے تکلیف دہ نہین ہوتے جیسے کہ دفعتہً پہونچی ہوئی سخت چوٹین۔ لیکن اونکے[1] برخلاف اونکا[2] شفا ہونا (اگر درحقیقت شفا ممکن بھی ہو) بہت زیادہ وقت طلب ہی + اونکا تعلق قریبی ہمیشہ کسی ایسے مرض مزمن سے ہوتا ہی جو کہ بہت ہی دور تک چلا گیا ہو + روزانہ جو خودکشیان عمل مین آتی ہین اونمین سے کتنی ایسی ہین جنکا سلسلہ کہ اس قسم کی حالتِ مرض سے نہین ملایا جا سکتا + اس موقع پر ہم دیکھتے ہین کہ ہماری سب باتونمین عقلمند مادر نیچر کے برخلاف انسان روزانہ اعمال و طرز زندگی مین کسطورسے ناقاعدہ مخالفت کرتا ہی + ایسے زخمونکا سبب کیا ہی؟ مین جواب دیتا ہون کہ بعض جسم مین مادہ فاسد (فارن میٹر) کا بار ہونیسے ہی یہ پیدا ہوتے ہین۔ اور ہمیشہ کسی مرض کی پہلی حالتونکی (جنکو کہ آرام نہین ہوا ہے بلکہ جو محض دبا دیئے گئے ہین) ایک بڑھی ہوئی حالت ہوتی ہی + بہت سی حالتونمین یہ آخری حالتین بوجہ جسم کے ادویات سے بہت بھر جانے سے پیدا ہوتی ہین۔ یعنی ایسی ادویات سے جیسے کہ پارہ۔ آیوڈین۔ آیوڈائیڈ آف پوٹاسیم۔ برومائن۔ سیلی سیلک ایسڈ۔ ڈجی ٹیلس۔ کونین وغیرہ وغیرہ جو کہ ہمیشہ جسم کے لیئے قوی زہر ہین + ٹیکہ ایک اور طریقہ جسم مین زہر داخل کرنیکا ہی۔ اسکا زیادہ افسوس ہی کیونکہ اسکے ذریعہ سے انسان کی نسل دمبدم خراب ہوتی جاتی ہے + اسکا اثر اصل قوت کے بہت کم کر دینے کا ہی۔ اسی سے ایسا ہوتا ہی کہ وہ ناقص مادہ جو کہ رفتہ رفتہ جسم مین اکٹھا ہو گیا ہی اب آیندہ چیچک سیتلا کے عالمگیر امراض کے ذریعہ سے اپنے تئین نہین ظاہر کرتا بلکہ اور بھی زیادہ خوفناک۔ دیرپا اور اکثر لاعلاج امراض مثلاً سل۔ سرطان۔ آتشک۔ مرگی اور پاگل پن کے ذریعہ سے ظاہر کرتا ہی + بدقسمتی سے مروجہ نخیتہ طبابت کی تعلیم نے کافی طور سے قوت زندگی کو نہین پہچانا ہی

[1] یعنی دفعتاً پہونچی ہوئین سخت ضربات +

[2] وہ کشادہ زخم جو کہ بغیر کسی بیرونی ضرب کے جسم کے اندر مواد فاسد کی موجودگی کی وجہ سے جسم مین ظاہر ہو جاتے ہین +

اگر ایسا نہ ہوتا تو اون زہرون کے خراب اثر (جو زہر کہ اُن ادویات مین موجود ہوتے ہین جو کہ مریضون کی انڈر بدن بعد ٹیکہ یا مالش داخل کیجاتی ہین) اس پیشہ کے شاگردان سے مخفی نرہے ہوتے۔ باوجودیکہ ایسے اثر اکثر برسون ہی بعد ظاہر کیون ہوتے ہین + اسی قسم کی ادویات جنکے کہ جسم انسانی کے اندر مقامات قیام اور عمل کے متعلق میڈیکل سائنس کو اکثر ایک شک کی حالت ہوتی ہے۔ اکثر برسون بیشتر وہ تخم بو دیتی ہین جس سے کہ جسم فارن میٹر سے بھر جاتا ہے اور جو کہ انجام مین ان کھلے ہوئے زخمون کا سبب ہوتا ہے۔

یہ ایک مشہور بات ہے کہ علم طبابت ہمیشہ نئی نئی ادویات کی۔ نئی نئی قسم کی ہوا صاف کرنے والی اشیاء کی۔ اور نئی نئی قسم کی اُن اشیاء کی جو کہ زخمون کی سڑن کو روک سکتی ہین تلاش مین رہتا ہے + دوائین زیادہ زیادہ زوردار بنائی جاتی ہین۔ ایک دوا دوسری سے زیادہ زہریلی ہے۔ اور ایسا ہی ضرور ہوگا بھی + کسی مرض (کیورے ٹیو کرائی سس) کے اول اظہار پر اصلی قوت کے (مثلاً بذریعہ انٹی فیبرین) کم کرنے کی کوشش کیجاتی ہے کہ وہ کرائی سس یعنی مرض کے جاری رکھنے کے قابل نہین رہتا ہے + ایسا کرنے پر آخر الذکر بلحاظ علامات بیرونی غائب ہوجاتا ہے لیکن مرض کا سبب دور نہین ہوجاتا + تاہم الوپیتھی کا طریق علاج اسکو بھی "شفا" ہوجانا کہیگا + اب اگر کچھ عرصہ بعد اصلی قوت جسم کی کسی درجہ بڑھ جاوے اور وہی مرض یا شاید کوئی دوسرا مرض پھر اپنا اظہار کرے تو انٹی فیبرین اب اپنا وہ اثر ظاہر کرنیکے قابل نہوگی۔ زیادہ زوردار اور زہردار وسائل کی ضرورت پہلا سا اثر پیدا کرنیکے لئے ہوگی + جسم مین جسقدر کہ اصلی قوت زیادہ ہوگی اوسیقدر کم طاقت والی دوا کیورے ٹیو کرائی سس روکنے کے لئے کافی ہوگی + اور برعکس اوسکے جتنا ہی کہ کمزور جسم کی اصلی قوت ہوگی اوسیقدر زیادہ زوردار دوا کرائی سس (مرض) کے دبا دینے کی قابلیت رکھتی ہوگی + ہر دوا ایک قسم کا زہر ہے یعنی ایک زہریلا مادہ ہے جو کہ جسم سے غیر (فارن) ہے + جسقدر زیادہ کہ جسم انسان مین اصلی قوت زندگی موجود ہوگی اوسیقدر زور کے ساتھ اور تیزی کے ساتھ یہ قوت ایسے مادہ غیر (فارن میٹر) کو غیر مضرت رسان کردینے کے لیئے عمل کرے گی + یہ زہر ایک لعاب دار شے کے خول کے اندر ملفوف ہوجاتا ہے + برخلاف اسکے اگر اصلی قوت کمزور ہوگئی ہے تو ایک کم طاقت رکھنے والا زہر اس اصلی قوت کو بیدار کرنے کے لیئے ناکافی ہوتا ہے + یہ قوت کم و بیش بحس ہوجاتی ہے اور صرف جب ہی پھر کام

۵۱ ہر مرض کے ٹیکہ مین اوسی مرض کا زہر جسم مین ٹیکہ لگا کر داخل کیا جاتا ہے + ۵۲ مرض درحقیقت جسم کی وہ کوشش ہے جو کہ جسم اپنے سے مادہ فاسد کو خارج کرنیکی کرتا ہے اس کوشش کو انگریزی مین کرائی سس بھی کہتے ہین +

بغیر ادویات اور بغیر اعمال جراحی- زخمونکا علاج اور اونکو آرام کرنا

کرے گی جبکہ کام کرنے کے لیئے بالکل مجبور کردی جاوے + مزید بران زہر کو غیر مضرت رسان بنانے کی یہ کارروائی بہت زیادہ مستی کے ساتھ عمل مین آوے گی +

میرے مطب سے ایک تمثیل امورات مذکورہ کو صاف بیان کریگی + ایک طبیب کو اس امر کا یقین ہوا کہ ٹانگون پر کشادہ زخمونکے لیئے اوسنے ایک نادر دوا دریافت کرلی ہے - اوس طبیب کا بہت شہرہ ہوا + دوا کا عمل ایسا پر اثر ہوتا تھا کہ زخم معمولاً بہت ہی تھوڑے عرصہ مین اچھے ہوجاتے تھے - مواد ناقص جسم کے اندر محض زبردستی گھسا دیا جاتا تھا + اس طور سے ایک شخص کو جسکے کہ ٹانگ کی نلی کی ہڈی پر کاٹ کرنے والے گہرے زخم سراسر موجود تھے - بہت ہی جلد اس دوا سے آرام ہوگیا + لیکن جبکہ دو برس بعد پُرانے زخم پھر پھوٹے تو وہ مریض ایک مرتبہ پھر اوس طبیب کے پاس گیا + افسوس کہ اس مرتبہ وہ مشہور دوا بالکل ناکامیاب ہوئی - ڈاکٹر نے گھبر اکر یون سمجھایا کہ اب یہ زخم دوسری قسم کے ہین - اصلی مرض ایسا نہین تھا اور نئے مرض کو اوسکی دوا شفا کرنیکے قابل نہین ہی - بجز عضو کاٹ ڈالنے کے اور کچھ چارہ نہین رہا ہے + ایسے سائنس پر افسوس ہے + نیچر کیور طریق علاج کے غیر سند یافتہ معالج کے مقابلہ مین - ادویات کے ذریعہ علاج کرنے کا خاص حق رکھنے والا شخص کوئی بہتر طریقہ امداد پہونچانے کا نہین جانتا ہے بجز اسکے کہ ٹیکہ لگا کر مرض سے محفوظ رکھنے کی کوشش کرے (جیسے کہ چیچک سیتلا کی حالت مین) اور اعضا کو جنکی کہ غیر صحیح حالت کو وہ نہین سمجھتا ہے کاٹ کر علیحدہ کردیوے +

کشادہ زخمون کی حالت مین جو کہ اندر ہی اندر کاٹ کرتے چلے جاتے ہین ہمکو وہی یکسان سبب ملتا ہی جو کہ جملہ عوارض کے نیچے موجود ہے - یعنی جسم مین مادہ فاسد کا بار + اس بات سے زیادہ کوئی اور بات صاف نہین ہی کہ پیپ مین جو کہ متواتر خارج ہوتا رہتا ہی فارن میٹر (مادہ غیر - مادہ فاسد) شامل ہوتا ہی اسی موقع پر ہمکو ایک بہت ہی بڑھی ہوئی حالت سی ہمیشہ کام پڑتا ہی جسکا انحصار کہ ایک غیر معمولی اندرونی حرارت پر ہوتا ہے + یہ غیر معمولی اونچے درجہ کی حرارت جسکو کہ مین بخار سمجھتا ہون - اول ایک قسم کے جوش یا سڑن کی حالت مادہ فاسد (فارن میٹر) مین پیدا کردیتی ہی جس سے بے سیلامی کے فروغ پانے مین بڑی مدد پہونچتی ہی + اسکے بعد فارن میٹر کی شکل مین بلحاظ مقدار حرارت تبدیلی عمل مین آتی ہی

اگر ہم اس بات کو دلمین رکھین تو وہ طریقہ جس سے کہ ہم اس حالت کو تبدیل کرسکتے ہین اور خوف دلانے والی بے سیلائی کو مارسکتے ہین بالکل صاف معلوم ہو جاتا ہی+ غیر معمولی درجہ کی اونچی حرارت کو ٹھیک کردینا چاہیئے + میرے فریکشن باتھ اور اسٹیم باتھ اور غیر محرک غذا اس حرارت کے ٹھیک کرنیکے لیئے سب سے عمدہ وسائل ہین جو کہ ممکن ہو سکتے ہین - ویسی طبیعت جس طرح ہے کہ میرا سائنس آف فیشیل اکسپریشن ایک بہت ہی بااطمینان تھرمامیٹر یعنے مقیاس الحرارت کا کام دیتا ہے -

میرے زیر علاج بیشمار مریض رہے ہین جو کہ مختلف قسم کے زخمون مین یعنی سرطانی زخم - سل کے باعث زخم - اور آتشکی زخمون مین مبتلا تھے + زیادہ حالتون مین جہان اصلی قوت بہت ہی گھٹ نہ گئی تھی اور جسم ادویات سے حد سے زائد بھر گیا تھا - ایسے زخم تعجب انگیز قلیل عرصہ مین شفا پا گئے + ان بہت سی کامیاب حالتون مین سے مین ایک ہی کا ذکر کرونگا جسکی کہ خاصکر سخت حالت تھی اور جسمین کہ شفا ہونے مین اوسط میعاد کے مقابلہ مین سہ گونہ سے شش گونہ وقت صرف ہوا +

پچاس برس کی عمر کا ایک شریف آدمی اپنے پانون اور ٹانگون مین گھٹنے تک کشادہ زخمون مین جنسے کہ مواد نکل رہا تھا مبتلا تھا - زخمون کا ایک گچھا کا گچھا تھا - ایکدوسرے سے ملے ہوئے کوئی تیس چالیس تھے - سب مین بڑا زخم پورا چار انچھ لانبا اور چار انچھ چوڑا تھا + بڑی بدبودار پانی سی پتلی پیپ متواتر اون سے خارج ہوتی تھی + عارضی طور سے تو اونکو آرام ہو گیا تھا - لیکن اون زخمون کی جگہین بعد کو ایسے زور سے کھجلانے لگی تھین کہ مریض اس کھجلاہٹ کو برداشت نکرسکا اور کھجلانیکے باعث یہ زخم پھر کھل گئے + یہ کھجلی اوس مادہ فاسد (فارن میٹر) کے جو کہ جلد کے نیچے موجود تھا تیزی کے ساتھ جوش مین آنے سے اور اوس بیحد گرمی سے جو اوسکی[۱] وجہ سے ٹانگ مین ہو گئی تھی پیدا ہوئی تھی + جیون ہی کہ زخم از سر نو پھوٹ نکلے - کھجلاہٹ بند ہو گئی + ٹانگ کے نیچے کے تمام حصہ کا رنگ گندمی مایل بہ سیاہ ہو گیا تھا - یہ ایک ثبوت اس امر کا ہے کہ اس مین سڑن شروع ہو گئی تھی + کئی زخم ہڈی تک پہونچ گئے تھے - تمام طریقہاے علاج جنکا مریض نے استعمال کیا بیکار ثابت ہوئے اب صرف عضو کاٹ ڈالنا یا کہ سڑن کے پھیلنے کی وجہ سے مرجانا ہی باقی رہگیا تھا - اور اپنی ناامیدی کی حالت مین وہ شخص میرے پاس آیا گو کہ میرے طریق علاج کا معتقد وہ ہرگز نہ تھا +

[۱] یعنے ، وہ فاسد کے جوش کی وجہ سے +

بغیر ادویات اور بغیر اعمال جراحی - زخمونکا علاج اور اونکو آرام کرنا۔

سائینس آف فیشیل ایکسپریشن کے ذریعہ سے مینے فوراً یہ بات دریافت کرلی کہ ہاضمہ بالکل نادرست تہا + معدہ ہلکی سے ہلکی غذاکو بھی مناسب طورسے ہضم کرنے کے قابل نہ تہا - پس جسم بھی تندرست خون پیدا نہ کرسکتا تہا - پھیپھڑے بھی اپنے افعال مین بے قاعدہ تھے + اسوجہ سے یہ بات آسانی سے سمجھ مین آجاویگی کہ جسم کے اندر مادہ فاسد کا اجتماع بہت زیادہ اور روزافزون ہوتاجاتا تہا + معدہ اور پھیپھڑون کی حالت ایسی تھی جسسے اس مادۂ فاسد کی مقدار مین روزانہ بیشی ہوتی تھی + مریض کو کچھ اسکا خیال نہ تھا کہ وہ اس مرض بار مادہ فاسد مین مبتلا ہے جوکہ اوسکی بیمار ٹانگون کا باعث ہے + اسیکے باعث وہ اس امر کو خیال مین نہ لاسکا کہ بجاے محض ٹانگ نکے مین کل جسم کے علاج کرنے پر اسقدر زور کیون دیتا ہون + ٹانگونکے اوپر زخمونکے لیئے مینے محض پانی سے بھیگے ہوئے ہلکے کپڑے کی گدیان تجویز کری تھین اور اونکو (گدیونکو) اونی کپڑے سے ڈہکنا تجویز کیا تہا + مین نے ان باتون پر سب سے زیادہ زور دیا تہا کہ مریض غیر محرک غذا کا استعمال کرے - خوب تازہ ہوا کھاوے - چار فرکیشن سٹز باتہہ روزانہ لیوے اور قدرتی وسائل سے روزانہ پسینہ لاوے + لیکن مریض نے ابتدا ہی سے ٹانگ پر گدیونکے استعمال مین بہت زیادہ توجہ کری بمقابلہ اسکے کہ میری ہدایات متعلق غسل اور غذا پر چلے جن ہدایات کا مقصد کہ وہ نہین سمجھتا تہا + نتیجہ یہ ہوا کہ نصف سال تک کنہین باتون مین بھی زیادہ بہتری نہ ہوئی + آخر اوسکو میری ہدایات پر اور نہ کہ خود اوسکے ہی خیالات پر من وعن چلنے کے لیے ترغیب دی گئی + دیگر چھ ماہ مین بہت ہی عمدہ نتائج حاصل ہوئے + زخم وسعت مین کم ہوگئے تھے اور چہوٹون مین سے بہت سے بالکل اچھے ہوگئے تھے - تکلیف دہ کھجلاہٹ بھی بند ہوگئی تھی - اور مواد کا بہنا قریب قریب بالکل موقوف ہوگیا تہا + عام حالت اور ہاضمہ اب پہلے سے بہت زیادہ اچھے تھے اور پھیپھڑون کی خرابی کا ترقی کرنا بند ہوگیا تہا + ان موافق علامات کی وجہ سے تقویت پاکر مریض نے اب میرے طریق علاج پر بڑی کوشش کے ساتھ عمل کیا + دوسرے سال مین زخمون نے اپنی جگہ گھٹنے کے نیچے سے تبدیل کرکے گھٹنے کے اوپر کرلی - نیچے کے زخم اچھے ہوکر گھٹنے کے اوپر از سر نو

پھوٹ نکلے + مرض اب پیٹرو کے زیادہ قریب آگیا تھا + یہ ایک بہت ہی عمدہ علامت تھی + گھٹنے کے نیچے ٹانگ کی حالت دمبدم زیادہ تندرست ہوتی گئی + جبکہ اول کشادہ زخم گھٹنے کے اوپر اوس جگہ پھوٹا جہان کہ پہلے کبھی نہین ظاہر ہوا تھا تو مریض کو یقین ہوا کہ میرا طریق علاج بھی کسی کام کا نہین ہے کیونکہ زخم اب دھڑ کے زیادہ قریب آگئے + مین نے اوسکو سمجھایا کہ یہ ایک بڑی بہتری کی بات ہے کیونکہ اب فارن میٹر (مادہ ناقص) پیٹرو کی جانب جہان سے کہ وہ آیا تھا اولٹا واپس ہونے کی حالت مین ہے + اوس نے اس کلام کی راستی دیکھی اور علاج کو باقاعدہ متواتر جاری رکھا + مگر قبل اسکے کہ اوسکا ہاضمہ اور پھیپھڑے اسقدر مضبوط ہوگئے اور سدھر گئے کہ زخم مستقل طور پر اچھے ہوگئے ہون - علاج تین سال تک جاری رکھا گیا + اسی کے ساتھ جلد کا رنگ بھی ٹھیک ہوگیا + اس طریق مین میرے علاج نے ایک سخت مرض جسکو آدھا سلی اور آدھا سرطانی کہین گے اور جسکو اطبا نے لاعلاج قرار دیدیا تھا - اچھا کردیا + اور نہ آجکے دن تک ذرا بھی علامت زخمونکے پھر اوبھر آنے کی معلوم ہوئی ہے +

زہردار کیڑے مکوڑونکا کاٹنا (ڈنک مارنا) - باولے کتون اور سانپ کا کاٹنا خون مین سمیت ہوجانا - انسان کے خون کے ذرّون مین بہت ہی زیادہ اثر ہر چیز کا ہوپہنچتا ہے + خون سے جبکہ فارن میٹر (مادّہ ناقص) چھوجاتا ہے تو اوسمین ایک قسم کی تیز حرکت پیدا ہوتی ہے اور اوسکا اثر ایسا ہی ہوتا ہے جیسا کہ کارروائی سڑن کا + پورے پورے تندرست شخص کے خون مین بھی - باوجود اوسکی حالت جسمانی صحیح ہونیکے - زہریلے سانپ کے کاٹنے سے علامات بخار کی قریب قریب سڑن کے ہمشکل پیدا ہوجائینگی +

جبکہ جسم مین بار مادّہ فاسد کا موجود ہے تو زہر بیشک بہت زیادہ تیزی سے اثر کریگا + یہ بات عیان ہے + مادہ فاسد جو کہ بذات خود جوش کو جلد پیدا کرنے والا ہی بہت زیادہ بڑھ جاتا ہو اگر زہر خون مین داخل ہوجاوے - خواہ کسی کیڑے یا سانپ کے کاٹنے سے ایسا ہووے یا کتے کے لعاب - پیپ - یا سڑن سے پیدا ہوئی کسی دیگر شے سے ایسا ہووے + مادّہ فاسد کے بڑے بڑے اجتماع اسطریق مین ہوجاتے ہین اور جسم کے اندر تیزی سے سڑتے ہین اور پس خطرہ بہت زیادہ بڑھادیتے ہین + ایسی حالت مین

بغیر ادویات اور بغیر اعمال جرّاحی۔ زخمونکا علاج اور اونکو آرام کرنا

جسقدر زیادہ کہ مادہ فاسدہ جسم مین موجود ہوتا ہی اوسیقدر زیادہ جوش خون مین اسطریق پر زہر پہونچ جانیسے پیدا ہوجاتا ہی + پس یہی وجہ ہی کہ شہد کی مکھیونکا کاٹنا ایک حالت مین تو بہت ہی زیادہ ورم پیدا کردیتا ہے حالانکہ کسی دوسرے شخص مین اسکا اثر بمشکل مچھڑ کے کاٹنے سے زیادہ ہو + مینے یہ بھی دیکھا ہی کہ ایک شخص تو باؤلے کتّے کے کاٹنے سے پاگل ہوگیا حالانکہ دوسرے شخص پر جسکو کہ اوسی کتّے نے کاٹا تھا ایسا خراب اثر نہوا جسکا کہ ذکر بھی کیا جاوے + سانپ کا زہر ایک شخص کی حالت مین تو باعث موت ہوجاویگا اور دوسرے کی حالت مین محض باعث بخار + انحصار ہمیشہ کاٹے کھانے پر نہین ہوتا ہے بلکہ اوس شخص کی حالت پر جوکہ کاٹ کھایا گیا ہے + یہی حالت خون مین زہر پھیل جانے کی بھی ہی جو کہ بہت ہی کامیاب" اعمال جراحی کرنیکے بعد اسقدر زیادہ وقوع مین آتا ہے +

جوش[۹۱] وسٹرن کے میرے (دریافت کیئے ہوئے) اصول سے ایک وجہ باؤلے کتون کے کاٹنے کے خاص اثر و نکی سمجھ مین آتی ہی۔ لعاب کا زہر اول ایک پوشیدہ وابتدائی حالت مرض کی پیدا کرتا ہی۔ تیز علامات صرف بعد مین نظر آتی ہین + اسکا زہر سب سے اول شکم کی رگون اور شکم کے اندر کے اعضا پر اثر ڈالتا ہی یہ اثر سر اور دماغ مین نہین پہونچتے جبتک کہ (کاٹنے کے بعد) چند ہفتے نہو جاوین + تب ہی ایسا ہوتا ہی کہ مرض ہائی ڈروفوبیا[۹۲] کے علامات تشنجی اپنا اظہار کرتے ہین + باؤلے کتونکا ہاضمہ اور بھوک جیسا کہ مجھے اکثر اوقات موقعے دیکھنے کے ملے ہین۔ ہمیشہ بالکل[۹۳] غیر صحیح پائی جاویگی +

واقعہ مندرجہ ذیل سے سانپ کے کاٹنے کے اثر کا حال معلوم ہوجائیگا +

ایک لڑکے کے سر مین سانپ نے کاٹ کھایا جبکہ وہ لڑکا جنگل مین لیٹا ہوا تھا + اسکا اثر یہ ہوا کہ پیڑو مین ایک حالت تشنج کی پیدا ہوگئی جسکی وجہ سے کہ اوس لڑکے کو پندرہ گھنٹہ تک پیشاب نہ اوترا + اوسکی جان بڑے خطرہ مین تھی + میری طریق علاج کا استعمال اوسوقت کیا گیا اور پورے جسم کے اسٹیم باتھ اور مقامی اسٹیم باتھز کے ذریعہ سے لڑکے کو وافر پسینہ جلد لایا گیا۔ اوسکے ساتھ ٹھنڈک پہونچانے والے فریکشن باتھز اور پوری پوری غیر محرک غذا بھی ضروری تھین + تھوڑے ہی عرصہ مین تمام خطرہ رفع ہوگیا اور لڑکے نے بہت سا پیشاب کیا +

[۹۱] مادہ فاسد مین جوش وسٹرن کے آنے سے مراد ہے + [۹۲] لفظ یونانی زبان کا ہی اسکے لفظی معنی پانی سے ڈرکے ہین۔ اصطلاح مین اوس مرض کو کہتے ہین جوکہ باؤلے کتّے کے کاٹنے سے ہوجاتا ہے + [۹۳] یعنے اعتدال سے بہت زیادہ یا بہت کم +

اگر اب پھر ہم مختلف قسم کے زہرون کے (خواہ کسی سبب سے ہون) خون مین پھیل جانے پر نظر ڈالین تو ہمکو یہ بات ہمیشہ ملتی ہے کہ انکے ابتدا مین مضروب حصہ جسم مین ورم آجایا کرتا ہے + اونچے درجہ کا بخار اور بڑی گرمی معلوم ہوا کرتی ہین گو کہ ابتدا مین صرف مقامی ہی ہون + آخر الذکر (یعنی بخار) کو قابو مین لانا ہمارا اول کام ہونا چاہیئے - اوس حصہ کو ٹھنڈ پہونچانا سب سے زیادہ کارآمد ہوتا ہے + خون مین زہر پھیل جانے کی سخت حالتون مین یہ اکثر اوقات ضروری ہے کہ زخم کو براہ راست جسقدر کہ جسم کا زخمی حصہ اجازت دیوے - پانی مین اور اگر ممکن ہو تو بہتے ہوئے پانی مین رکھکر ٹھنڈ پہونچائی جاوے + اور اگر اوس حصہ کو سرد پانی مین رکھا نہ جا سکے تو سرد پانی کی کپڑے کی گدیان برابر اوسپر رکھنی چاہیئین + اسی وقت مین میرے فریکشن سٹز اور ہپ باتھہر کا استعمال بھی باری باری سے کرنا چاہیئے +

ذرا کم درجہ کے ضربات سے مثلاً شہد کی مکھی کے کاٹنے سے - ایک قسم کا ورم پیدا ہو جاتا ہی جو کہ کچھ وقت تک رہتا ہی اور پھر بغیر اپنے کچھ اثر پیچھے چھوڑنے کے غائب ہو جاتا ہی + اس موقع پر یہ کہنا چاہتے ہین کہ کیڑے مکوڑے عموماً انہین حصون جسم پر حملہ کرتے ہین جن مین کہ فارن میٹر (مادہ غیر مادہ فاسد) کے اجتماع سب سے زیادہ موجود ہوتے ہین + کپڑے کی اوس قسم کی گدیان جنکا کہ ذکر ہو چکا ہے ایسی حالتون مین زخمی حصہ کے آرام کرنیکے لیئے بہت کافی ہونگی + ایسی گدیان جسم کو اوسکے اندر سے زہر خارج کر کے شفا حاصل کرنیکی کوششون مین یا مادہ (زہر) کو لعاب دار شے کے اندر ملفوف کر کے اوسکو غیر مضرت رسان بنانے مین - امداد پہونچاتی ہین +

جب کہ ورم پھیلنے لگتا ہے اور اپنے قریب کے حصہ ہاے جسم کو اندیشہ مین ڈالتا ہے تو خطرہ سر پر موجود ہے اور اب وقت کو ضائع کرنے کا موقع نہین ہوتا ہے + جس حصہ پر کہ اثر موجود ہے اوسکو سرد پانی مین رکھنا چاہیئے - یا اگر ایسا کرنا ممکن نہ ہووے تو اوسکو بھیگی ہوئی گدیون مین لپیٹ دینا چاہیئے + جب کہ حالات اس امر کی اجازت دیوین تو میرے - **بھاپ کے غسل** (ملاحظہ کرو صفحات ستو [1] لغایت ایکسو چھ [106]) - جنکے بعد (فوراً) **فریکشن سٹز یا ہپ باتھہر** لیئے جاوین - اوسی دم آرام پہونچا دینگے + **فریکشن باتھہر** کا استعمال علیحدہ بھی کرنا چاہیئے - اور اگر خطرہ موجود ہے تو اونکو ہر دو دو یا تین تین گھنٹہ بعد پھر لینا چاہیئے + اس طریق مین بخار کی گرمی کو خارج کرنے سے شفا کی جانب ایک بڑا قدم بڑھایا جاتا ہے + فاقہ کرنا بہتر ہے یا اگر کھایا بھی جاوے تو صرف بغیر چھنے ہوئے آٹے کی تھوڑی سی روٹی اور پھل کھا لینا چاہیئے + ٹھنڈے غسلون کے بعد گرمی حاصل کرنیکے لیئے

بغیر ادویات اور بغیر اعمال جرّاحی - زخمونکا علاج اور اونکو آرام کرنا

یہ عمدہ طریقہ ہے کہ دہوپ مین بیٹھین اور اگر ممکن ہو تو کچھ محنت کھلے ہوئے میدان مین گہر کے باہر کرین + اگر مضروب یا زخمی حصے بھی سخت ہو گئے ہون تو جزوی اسٹیم باتہہ (یعنی جسم کے کسی حصون کے بھاپ سے غسل) دینے کی جنکے بعد کہ ٹھنڈک پہونچانے والا ایک فریکشن باتھہ ہمیشہ لیا جانا چاہیئے - خاصکر سفارش کری جاتی ہے + اسٹیم باتہہ سے پسینہ آتا ہے جس سے کہ فارن میٹر بہت بہت مقدار مین نکل جاتا ہے +

اس سبب سے ہم یہ بات اخذ کرتے ہین کہ ان ضربات سے بھی ایک حالت بخار پیدا ہوتی ہے اور یہ کہ اس بخار کو مغلوب کرنا ہمارا سب سے اول کام ہونا چاہیئے +

ایک نوجوان شخص کے بائین ہاتھ مین جسکی کہ مشکل سے بیس سال کی عمر ہوگی اسوقت تک جب کہ وہ کھیتون مین تھا ایک زہریلے کیڑے نے کاٹ کھایا - ڈنک مارتے وقت کچھ ایسی تکلیف نہوئی تھی اور مقام مضروب بھی صرف تھوڑا ہی سا سوجا تہا - پس پھر کوئی توجہ اسپر نہ کی گئی + چند گھنٹونکے بعد تکلیف شروع ہوئی اور ہاتھ سوجنے لگا + تھوڑی دیر مین کل ہاتھ سوج گیا اور حکماء جو کہ بلائے گئے اُنہون نے بتلایا کہ خون مین زہر پھیل گیا ہے اور کہا کہ سوائے ہاتھ کے کاٹ ڈالنے کے اور کوئی چارہ معلوم نہین ہوتا ہے + اتفاق وقت سے کوئی شخص میرے طریق علاج کا جاننے والا وہان موجود تھا اور پس میرے طریق علاج کا استعمال کیا گیا - خاصکر اس وجہ سے کہ ہاتھ کے کاٹنے کا عمل ایسا نہ تھا کہ اوس مصیبت زدہ کو اوس عمل کے کرانے کی بڑی رغبت ہوتی + مقامی اسٹیم باتہہ لئے گئے اونکے بعد فوراً ہی فریکشن ہپ باتہہ اور کبھی کبھی ہپ باتہہ تنہا بھی لیئے گئے + ایسا کرنے سے امداد پہونچی اور ورم کا بڑھنا رک گیا + غسلونکے بیچ کے وقت مین سرد پانی کی گدیان رکھی گئین + مریض کو کھلے ہوئے میدان مین خاصکر دہوپ مین محنت جسمانی بھی کرنی پڑی تاکہ پسینہ زیادہ آوے + اس سادہ طریقے مین ڈنک کا ہر ایک نشان جلد جاتا رہا - اوسکے ساتھ مریض کی عام حالت تندرستی کو بھی بہت ہی بڑا نفع پہونچا +

عورتون کی بیماریان

عورت کے جسم کی بناوٹ پیچیدہ ہونے کی وجہ سے عورات کو امراض متعلق بہ آلات تناسل زیادہ تر ہوا کرتے ہین + یہ خرابیان اکثر اوقات بیحد تکلیف دہ ہوا کرتی ہین +

علاوہ اون خرابیون کے جو کہ حیض۔ حمل۔ وقت زائیدگی۔ نیز درمیان دردزہ۔ و زمانہ شیر خوارانی کے متعلق قدرتی کارروائیون مین ہوا کرتی ہین۔ بعض دیگر شکایات بھی اکثر دیکھنے مین آتی ہین + یہ شکایات صریحی طور سے موجودہ زمانہ کی غلطیون سے جسکے ہمراہ شہوت پرستی۔ زیادہ خوری اور بدراہی موجود ہین۔ پیدا ہوتی ہین۔ اور انہین سے عورت کے جسم کے اندر مزمن اور مضرت رسان خرابیون کی بنیاد پڑتی ہے + جملہ اون مسلسل غیر صحیح حالتون کے۔ جنکے آرام کرنے مین کہ پیشہ طبابت قریب قریب بالکل بیفائدہ کوشش کرتا ہے۔ یہی اسباب ہین +

اب سوال یہ ہو کہ امراض کا یہ لشکر یعنی یہ خرابیان جو کہ مخصوص بہ مستورات ہین کہان سے پیدا ہوتی ہین؟ عورات کے غلط طریقہ معاشرت۔ جسمانی تندرستی کی طرف عدم توجہی۔ کھلے ہوئے میدان مین باقاعدہ محنت نکرنے۔ جسمانی ضروریات کو فے الفور اور قدرتی طریقہ مین رفع کرنے مین عدم توجہی۔ عیش و عشرت کی بڑی تلاش اور قدرت یعنی نیچر کے راستہ سے بہت سی کم و بیش ضروری باتون مین انحرافات سے ان سبکا سلسلہ ملایا جاسکتا ہے +

یہ تمام قوتین۔ بہت سے طریقون مین ملکر۔ عورت کے بے انتہا نازک جسم پر بہت ہی جلد اثر کرتی ہین۔ پس اس مین کوئی تعجب نہین کہ عورت کے جسم مین سے برداشت کرنیکی طاقت دور ہوجاتی ہے اور بیشمار خرابیان اوسمین پیدا ہوجاتی ہین +

عورتون کی بیماریان

اور اسکے خلاف ہو کیسے سکتا ہے؟ جفاکش دیہاتی عورت (گو کہ ہمیشہ قدرت کے موافق وہ بھی نہین رہتی ہے) اور شہر کی رہنے والی شریف زادی کے درمیان مقابلہ کرنا ہی میرے کلام کی سچائی ثابت کرنیکے لیے کافی ہے + پس اگر عورت کے جسم مین اکثر اوقات بیشمار امراض (کچھ موروثی امراض اور کچھ ذاتی غلطیونسے پیدا ہوئے امراض) موجود رہتے ہین۔ تو میرا طریق علاج جو کہ ان تمام مختلف شکایات کا کامیابی کے ساتھ مقابلہ کرنیکے قابل ہے اوسیقدر اور بھی زیادہ ضروری ہو جاتا ہے +

اور یہ ایک موقع مبارکبادی کا ہے کہ عورتون اور لڑکیون کے درمیان مین ہی ایسا ہوا ہے کہ میرا طریق علاج اسقدر جلد اختیار کر لیا گیا ہے۔ اسکا آسان و بے خرچ ہونا انکے لئے اسکو قبول کرنیکی کچھ کم وجہ نہ تھی + گئی ہوئی تندرستی کے حاصل ہو جانے نے اونکو میرے طریق علاج کے اعتباری کے متعلق پورا پورا اطمینان دلایا ہے + اس بات پر کہ کیون اور کس لیئے ایسا ہوتا ہے بغیر زیادہ بحث کئے ہوئے اونکو اس طریق علاج کے (جو کہ قدرتی باتون پر مبنی ہے) نادر اثر و نکا یقین ہو گیا ہے۔ اور وے اسکی بڑی زبردست مرید بن گئی ہین +

اسکے ساتھ میرے نئے طریقہ تشخیص یعنی سائینس آف فیشیل اکسپریشن نے دوستون کا احاطہ بہت ہی وسیع کر لیا ہے + چونکہ آلات تناسل کے کسی قسم کے امتحانات کی ضرورت اسمین نہین رہتی اسوجہ سے عورات کی ہمدردی اسکے جانب ضرور ہووےگی۔ یہ امتحانات ہر ایک عورت کو بہت ہی ناگوار معلوم ہوتے ہین۔ اور اس (نئے طریقہ تشخیص) کے ذریعہ سے جسم کی ٹھیک ٹھیک حالت تعجب انگیز صحت کے ساتھ معلوم کر لی جا سکتی ہے +

عورت ذات کے لیے یہ بات خاص ضرورت کی ہے کہ اونکے مرض کا سبب دریافت کر لیا جاوے اور کسی ایسے مرض کو جسکی کہ جڑ زیادہ دور تک چلی گئی ہے معلوم کر لیا جاوے + اسوجہ سے کہ عورتین اور لڑکیان اپنا ڈاکٹری امتحان کرانے مین پس و پیش کرتی ہین۔ بڑے بڑے امراض کی جانب سے لبسا اوقات بے پروائی اختیار کری جاتی ہے +

اور عورتون نے کسقدر مشکور اپنے تئین ظاہر کیا ہے کہ میرے طریقہ (تشخیص) نے جیسا کہ مذکور ہوا۔ اوزارات کے ذریعہ سے آلات تناسل کے ناگوار امتحانات کو دفعتہً ہمیشہ کے لیئے بند کر دیا +

میرے طریقہ علاج کو جسکو کہ بوجہ اسکے عملی اثرون کے عورتون نے بہت ہی جلد قبول کیا ہی بہت ہی بڑی کامیابی حاصل ہوی ہے + جیسا کہ ذکر کر چکے ہین یہ بات اسیوجہ سے ہوئی ہے کہ خصوصاً عورتون اور لڑکیون مین میرا طریقہ علاج پورا پورا اختیار کیا گیا ہے - اسکے مجرّب ہونیکا یہ ایک معقول ثبوت ہے + خواہ مرض جس مین کہ عورت مبتلا ہے کوئی بھی ہو - لیکن میرا طریقہ شفا بخشی مریضہ کو وہ آرام پہونچا دیتا ہے جسکی کہ بہت عرصہ سے آرزو تھی +

حیض مین خرابی حیض سے ظاہر ہوتا ہے کہ پیدا کرنے کے لیئے حالت طیاری کی ہمیشہ موجود ہے + جب تک کہ حمل قرار نہین پاتا اوسوقت تک حیض کے خون کا اجراء بغیر اسکے کہ اسکا مقصد پورا ہو گیا ہو - ہوتا رہتا ہے لیکن تندرست شخص مین اس کارروائی کے ساتھ نہ تو کوئی تکلیف ہوتی ہے نہ کوئی ناخوشی معلوم ہوتی ہے + اگر ایسی بات معلوم ہو تو یقین کے ساتھ یہ نتیجہ نکال سکتے ہین کہ جسم مین مادہ ناقص کا بار موجود ہے +

میرے برسون کے تجربہ نے یہ بات مجھے دکھلائی ہے کہ عورت کے جسم مین اس قدرتی کارروائی کا جسکا کہ بیان ہو رہا ہے (یعنی حیض کا) تعلق صورت ہلال یعنی چندرمان کی شکل سے ہے + مین کہونگا کہ پوری تندرست عورت مین حیض پورے چاند کے دن (پورنماشی کو) ظاہر ہونا چاہیئے - تین سے چار دن تک جاری رہنا چاہیئے اور ٹھیک اٹھائیس[1] دن گذرنیکے بعد ظاہر ہونا چاہیئے + اون عورتون کو جنکو کہ اس وقت پر یا اسوقت کے قریب حیض نہین ہوتے اس امر کا یقین دلا دینا چاہیئے کہ اونکے شکم کے اندر آعضا مین بار مادہ فاسد کا موجود ہے - اور اُسیقدر بار بھی زیادہ ہوگا جسقدر کہ اجراء حیض مادہ کامل کے دن (پورنماشی) سے زیادہ دور ہو گیا ہوگا + بار مادہ فاسد کا اور بھی زیادہ مزمن رہا ہوگا اگر حیض صرف دو ہفتہ یا تین ہفتہ بعد لوٹ لوٹ کر آوین یا اگر حیض چودہ دن تک جاری رہین - آجکل بدقسمتی سے دونون علامتین بہت ہی عام طور سے وقوع مین آ رہی ہین +

نیچر مین ہر ایک شے مین ہمیشہ تبدیلی ہوتی رہتی ہے - اور بس اس کارروائی حیض سے بھی ہمکو ایک متواتر فروغ و زوال اور ہر دم کی بیشی و کمی نظر آتی ہے + عورتون اور لڑکیون کے ایام حیض بمقابلہ اوس کے جیسا کہ عموماً خیال کیا جاتا ہے بہت زیادہ قابل قدر ہین

[1] یعنے پورنماشی کے وقت یا پورنماشی کے قریب +

عورتون کی بیماریان

ایام حیض مین خاموشی اختیار کرنے اور ہر قسم کے جوش سے بچنے کی سفارش ہر ایک اوس عورت سے کیجاتی ہے جوکہ ناگوار بلکہ بہت خراب نتائج سے بچنا چاہتی ہے۔ اس بات کے دیکھنے کا مجھے اکثر اتفاق ہوا ہے + حاملہ عورت کے ساتھ مین یہ بات خاصکر ہوتی ہے + حاملہ عورتون کے تمام خیالات اور اونکے تمام افعال کا اثر رحم کے اندر بچہ کے ذہن پر پڑتا ہے + مجھے تجربہ نے یہ بات دکھلائی ہے کہ وہ امراض جو ان ایام مین ہوجاتے ہین سب سے زیادہ خراب اثر رکھتے ہین +

یہ قدرتی کارروائیان جوکہ عورت کے جسم کے اندر ہوتی رہتی ہین - غور سے دیکھنے والے شخص کے لیئے دیگر قابل لحاظ امورات بھی ظاہر کرتی ہین + قدرت کے قوانین اصلی کی آپس مین ایک تعجب انگیز وحدانیت کا عجیب ثبوت ان امورات سے ملتا ہے + اس بارہ مین مین نے اپنی چھوٹی کتاب سائنس آف فیشیل اکسپریشن کے اندر مشرح بحث کرلی ہے اسکی جانب مین اون لوگون کو جنکو کہ اس مضمون سے دلچسپی ہے مایل کرونگا +

جیسا کہ مذکور کرچکا ہون اگر اجراے حیض بہت زیادہ ہون یا بہت قلت کے ساتھ ہون اگر حیض رک جاوین یا بیقاعدہ طور پر ہون تو ان سب سے ایک یقینی ثبوت مادہ ناقص کے بار کے موجود ہونیکا ملتا ہے + سوال یہ ہے کہ یہ بیماری کی حالت کس طور سے اچھی کرنی چاہیئے ؟ نیا علم شفا بخشی اس موقع پر بھی ہمین دہوکا نہین دیتا ہے + ناقص ہاضمہ جوکہ پیٹرو مین فارن میٹر (مادہ غیر - مادہ فاسد) کے جمع ہونے سے پیدا ہوا تھا - خرابی حیض کے قبل ضرور واقع ہوا ہوگا - ایسی[۵۱] خرابیونکے ساتھ یہ[۵۲] ہر دم اور قدرتاً رہا کرتا ہے + اگر ہم ہاضمہ کو درست کرین - اور انتڑیونکے باقاعدہ خالی ہونے پر نگاہ رکھین - اور پیٹرو کے اندر کی غیر صحیح اونچے درجہ کی حرارت کو کم کردیوین - تو ایسے امراض کے ناگوار نتائج خود بخود دور ہوجاوینگے +

ٹھنڈک پہونچانیوالے میرے غسل جوکہ ہر شخص کی حالتمین مادہ فاسد کے بار کے لحاظ سے تجویز کیئے جاتے ہین و غیر محرک غذا - اور شفا بخشنے والے میرے دیگر مشہور وسایل حیض کی خرابیونمین بہت ہی مجرب ثابت ہوئے ہین

---

۵۱ حیض کی خرابیون سے مراد ہے + ۵۲ یعنے ناقص ہاضمہ +

جیساکہ حاصل شدہ شفایابیون سے کافی طور پر ثابت ہوگیا ہے +

مجھے یقین ہے کہ حیض کا خون جسم کے اندر خلطون کی زیادتی پر دلالت کرتا ہے - نطفہ قرار پانے پر یہ خون ادہ بنے بچّے کی پرورش کرنے مین صرف ہوتا ہے + اور یہ صحیح بات ہو کہ رحم کے اندر بچّے کے بڑہنے کے لیئے وہ ایام جو پورے چاند کے قریب ہوتے ہین بہت ہی نازک ہوتے ہین - یعنی کہ وہ دن جنمین کہ تندرست نہ کہ حاملہ عورت مین حیض کا اظہار ہوا کرتا ہے +

اسقدر مجکو اس بات کا بھی یقین ہے کہ وہ امراض جنکا تعلق کہ رحم سے ہے جیون جیون چاند بڑہتا جاتا ہے تیون تیون زیادہ خراب ہوتے جاتے ہین - جیون جیون چاند گھٹتا جاتا ہی تیون تیون اچھے ہوتے جاتے ہین + ان کارروائیون سے بھی صاف طور سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ نیچر کے ساتھ انسان کسقدر زیادہ بندہا ہوا ہے +

اون واقعونکے - جو کہ میرے تجربہ مین آئے ہین اور جنسے کہ ایّام مذکورہ کا قابل قدر ہونا ظاہر ہوتا ہے، مفصل حالات کا سُننا ناظرین کے لیئے باعث غیر دلچسپی نہوگا +

اول واقعہ ایک حاملہ عورت کا ہی جسکو کہ چوہون کا ایسا زیادہ خوف تھا جو کہ بیان سے باہر ہے + ایک دن اوسکے ننگے ہاتھ پر ایک چوہا دوڑ گیا - یعنی ٹھیک ٹھیک اوسیوقت مین جب کہ دوسری صورت مین اوسکو حیض روان ہوتے ہوتے +

یہ بات کہ وہ عورت کسقدر ڈر گئی تھی اس امر سے جانی جاسکتی ہو کہ وہ عورت اس واقعہ کو اپنے دل سے دور نہ کرسکی - رات کو خواب مین بھی اوسکو اسیکا خیال رہتا تھا + چند مہینہ کے بعد جبکہ اوسکے بچہ پیدا ہوا تو اوس بچہ کی بانہہ پر ایک چوہا - یعنی ایک مقام ٹھیک ٹھیک چوہے کی شکل کا اور اُسکے برابر بڑا معہ چوہے کی ایک خوبصورت دُم کے جسپر کہ بہت باریک بال تھے - موجود ملا + لیکن یہ کل مقام بقیہ بانہہ کی سطح کے ہموار تھا اور اوسپر ایک خاص قسم کے بھورے بال بعینہ چوہے کے سے موجود تھے +

ایک دوسرا واقعہ ہے - ایک عورت چھٹی بار حاملہ تھی + خود اوس عورت کے نیز اوسکے شوہر اور پانچون بچّون کے بال سیاہ تھے + موجودہ ایام حمل مین ایک لڑکی جس سے کہ اوسکو بہت ہی محبت تھی اوسکے ساتھ روزانہ رہتی تھی اس بچہ کے بال چمکیلے سرخ لہرانے والے گھونگر والے تھے اور

ملہ مراد ہے اون ایام سے جنمین کہ حاملہ عورت کے اگر وہ حاملہ نہوئی ہوتی اجراے حیض ہوا ہوتا + ملہ یعنی اگر وہ حاملہ نہ ہوئی ہوتی +

عورتون کی بیماریان

بہت زیادہ تھے۔ اس قسم کے بال بہت ہی کم دیکھنے مین آتے ہین + وہ عورت اس لڑکی کو بڑی شفقت سے عزیز رکھتی تھی اور یہی دلی آرزو رکھتی تھی کہ خود اوسکے بچہ کے بھی ایسے ہی بال ہووین + یہ خواہش اوسکے اون ایام مین جبکہ اوسکو معمولی حالت مین حیض ہونے چاہئین تھے۔ بہت ہی نمایان ہوجاتی تھی۔ اور ایسا اوقات وہ اس بات کو خواب مین بھی دیکھتی تھی + پانچ مہینہ مین اوسکے ایک لڑکی پیدا ہوئی + شکل وصورت مین تو یہ اپنے والدین سے ملتی تھی۔ لیکن بال اوسکے ٹھیک ٹھیک ویسے ہی عجیب سرخ نکلے جیسے کہ لڑکی مذکورہ کے تھے +

ایک تیسرا واقعہ جوکہ (دونون کے مقابلہ مین) کچھ کم عجیب نہین ہی مندرجہ ذیل ہی + ایک لیڈی مع اپنے چھوٹے کتے کے گاڑی مین جارہی تھی + کتا کسی گذرنے والی شئے کا گرویدہ ہوکر گاڑی سے دفعتاً ایسا کودا اور کمبختی کی وجہ سے ایسا گرا کہ گاڑی کا پہیہ اوسکے سر پر کو گذر گیا + اس وقوعہ سے اس لیڈی کو ایسا صدمہ پہونچا کہ وہ کتے کے کچلے ہوئے سر کے نظارہ کو فراموش نکرسکی + اوسکو صرف چند ہی ماہ کا حمل تھا۔ اور جبکہ چھہ ماہ بعد اوسکے بچہ پیدا ہوا تو مردہ پیدا ہوا۔ سر اوس بچہ کا بالکل کچلی ہوئی شکل کا تھا +

مین ایک چوتھے واقعہ کا بھی ذکر کرونگا + ایک عورت کے ایک ایسا بچہ پیدا ہوا جسکا کہ دہن ایک کان سے دوسرے کان تک کھلا ہوا تھا + پیدا ہونیکے بعد فوراً وہ مرگیا + اس خراب ساخت (بناوٹ) کا سبب ایک خوف کا ہوجانا ہوا تھا جو کہ اوس مان کو ایک نقال کے بڑے منہ والے بنے ہوئے چہرہ[۲] کے دفعتاً دیکھنے سے ہوا تھا + وہ ایسی خوف زدہ ہوگئی تھی کہ کئی رات تک وہ سو نہ سکی تھی + یہ بات اوسکے ایام حیض[۳] مین ہی ہوئی تھی ورنہ (اسکا) اثر ایسا نمایان نہ ہوا ہوتا +

پس ناظرین سمجھ گئے ہونگے کہ بچون کی مختلف خصلتون اور مزاجون کا انحصار اکثر اون حالتون اور کیفیتون پر ہوا کرتا ہے جو کہ اونکی ماؤن کی اونکے زمانہ حمل کے اون ایام مین رہی ہون جنمین کہ اون[۱] اوقات پر حیض ہونے چاہئین + اگر وے غمگین اور ہر شے کو باعث خرابی سمجھنے والی رہی ہون گی تو یہ حالت بچون مین بھی تاخیر یا تعجیل کے ساتھ نمودار ہوگی + غصہ۔ بزدلاپن۔ جرات۔ کلیپٹومینیا (یعنے سرقہ کی طرف مائل ہونیکی دیوانگی) دہوکہ دہی

---

[۱] یعنی اون دنونمین جبکہ اوسکو حاملہ نہونیکی حالت مین حیض ہوا کرتے تھے + [۲] مراد ہی اوس مصنوعی چہرہ سے جوکہ سانگ مین اور تماشونمین مثلاً رام لیلا وغیرہ مین اکثر تماشائی اپنے منہ پر لگا لیتے ہین + [۳] یعنے اون دنون سے مراد ہی جوکہ اوسکو حاملہ نہونیکی حالت مین ایام حیض کے ہوئے تھے +

لالچ اور تمام دیگر عمدہ اچھی اور بُری علامات کا سلسلہ ایک ہی سبب سے ملایا جا سکتا ہے +

ان سے ہمکو یہ نتیجہ نکالنا چاہیئے کہ وہ تمام بیرونی قوتین جوکہ ہمارے حواس پر اثر ڈالتی ہین یعنے جوکہ ہمارے دماغی اعضا پر اثر ڈالتی ہین - وے اپنی خاص قوت کو اوسی جگہ صرف نہین کردیتین - بلکہ اعصاب کے ذریعہ سے ہہونچکر پیٹرو اور ہیٹ کے اندر آلات پر اثر ڈالتی ہین + اگر پڑہنے والے نے بخار کے میرے اصول کو بغور سمجھا ہے - تو اوسکو معلوم ہوجائیگا کہ مین پیٹرو کو تمام امراض کے سبب کے پیدا ہونے کی جگہہ سمجھتا ہون + میرا اصول جوکہ پیٹرو کو جسم انسانی کے اندر ہمیشہ ایک خاص آلہ خیال کرتا ہے - اوسکی عمدہ اور پورے طور سے مدد مذکورہ بالا واقعات سے ہوتی ہے - اور میرا طریقہ شفا بخشی اوسکے ساتھ ہی ساتھ ایسے ثبوت بہم پہونچاتا ہے جنکی کہ تردید ہی نہین ہوسکتی +

رحم کا ٹلجانا - پسارٹی کا استعمال - یہ خرابی بھی اوسی یکسان سبب یعنی رحم مین مادہ فاسد کا بار ہوجانیسے پیدا ہوجاتی ہے + اس موقع پر بھی مادہ ناقص اندرونی گرمی اور دباؤ پیدا کرتا ہے جسکی وجہہ سے کہ رحم بباعث طاقت مقابلہ کی کمی کے آگے بڑھ آتا ہے + یہ حالت ایسی ہی ہے جیسے کہ آنت اُترنے کی - جسکا ذکر صفحہ ۲۸۹ پر ہوا ہے +

اس خرابی کا اصلی سبب پرانے اطباء ذی علم کو معلوم ہی نہین + اس معاملہ کی تہہ تک وہ بہت ہی کم پہونچتے ہین - بلکہ محض ایک ربڑ کا چھلا یا دیگر پسارٹی اندام نہانی مین رکھ دیتے ہین اور اس طرح پر رحم کو پیچھے روک دیتے ہین + کتنے زیادہ مریضان میرے تجربے مین آئے ہین جوکہ ایسے چھلے پہنے ہوئے تھے - ان سے چندے آرام ملسکتا ہے مگر سبب کو وہ ہرگز دور نہین کرسکتے +

ہمارے طریق علاج کے استعمال سے وہ اندرونی دباؤ جسکی وجہہ سے کہ مرض عود کرآتا ہے جلد کم ہوجاتا ہے - مادہ ناقص خارج ہوگیا تو پس چھلے کا استعمال غیر ضروری ہوگیا - اور ساتھ ہی ساتھ مرض کے ازسرنو ہوجانیکا احتمال جاتا رہا

۵۱ انگریزی کا لفظ ہے - ایک آلہ ہے جوکہ لکڑی - موم جامہ یا اسی قسم کی اور کسی شئے کا بناتے ہین اور عورت کے اندام نہانی مین اس غرض کے لیئے رکھدیتے ہین کہ رحم کے منہ اور گردن کو سہارا لگا تا رہے اور اُسکو نیچے کو نہ گرنے دیوے +

عورتون کی بیماریان

اوریہی بات رحم کے ترچھا ہوجانیسے بھی متعلق ہی + یہ بھی بالکل اوسی طریقے پیڑو مین اندرونی تناؤ کی زیادتی سے ہوجایا کرتا ہی + آخر الذکر (یعنی پیڑو) مین اسقدر مواد ناقص کا بار ہوجاتا ہے کہ رحم اپنی اصلی جگہ سے ہٹ جاتا ہی - یعنی اسمین ٹیڑھا پن آجاتا ہی - اس خرابی کو اوسی طریق علاج کی ضرورت ہوتی ہی + یہ بات کہ یہی علاج اسکا صحیح علاج ہی اون شفایابیون سے ثابت ہوتا ہی جو کہ میرے طریقہ شفابخشی کے ذریعہ حاصل ہوئی ہین + تجربہ اس بات کو دکھلاتا ہی کہ اعمال جراحی سے یا ہاتھ کے ذریعہ سے اوسکو ٹھیک کرنا اعضاء متعلق کو دائمی نقصان پہونچاتا ہے +

بانجھپن - یہ امر قابل افسوس ہے کہ بہت سی عورتین جو کہ مجھ سے مشورہ لینے آتی ہین وہ اپنا دلی دکھ مجھسے کہتی ہین اور اس بات کا رنج ظاہر کرتی ہین کہ اونکی شادی کرنے سے کوئی اولاد اونکے نہین ہوئی + اور باوجود اس بات کے وہ یہ بھی سمجھتی ہین کہ وے بہت ہی تندرست ہین + بیشک یہ سخت غلطی ہے - کیونکہ بانجھپن ہمیشہ زیادتی بار مادہ فاسد کے ہونے پر دلالت کرتا ہی خصوصاً آلات تناسل مین خصیۃ الرحم مین فیلوپین ٹیوبس [1] مین - اور رحم وغیرہ مین + بعض حالتون مین - بلحاظ مقدار بار مادہ فاسد - نطفہ قرار پاسکتا ہے لیکن پیڑو مین مادہ فاسد کے اکٹھا ہوجانیکی وجہ سے سوزش اسقدر زیادہ ہوجاتی ہی کہ اوسکے باعث جو کھنچاؤ یا دباؤ ہوتا ہے اوس سے اسقاط حمل ہوجاتا ہی یا زائیدگی قبل از وقت وقوع مین آجاتی ہے + اسقاط عموماً ایام حمل کے شروع کے چار ماہ مین ہوا کرتا ہے اور اوسمین کسی ایسے ہی اتفاقیہ سبب سے امداد [2] پہونچتی ہے مثلاً کسی قسم کا جوش - خوف - یا دہکا - یہ تمام باتین مادہ فاسد مین زیادہ جوش پیدا کرنیکی قابلیت رکھتی ہین + کمر سے کسکر پٹیان باندھنا ایک دوسرا سبب ہی جس سے کہ اسقاط کو مدد پہونچتی ہے +

دیہات مین جہانکہ عورات بمقابلہ شہرونکے بہت زیادہ حفظان صحت کے قواعد کے موافق رہتی ہین اسقاط حمل سے بہت کم لوگ واقف ہین + میرے دیکھنے مین ایسی عورتین آئی ہین جو حاملہ پن کے ساتوین ماہ تک ناچنے مین شریک ہوتی رہی ہین اور بعد کو کچھ بھی خرابی نہین ہوئی +

اسقاط حمل کا ہونا صرف اوسکے سبب یعنی آلات تناسل کے بار (مادۂ فاسد) کے دور کردینے سے ہی روکا جاسکتا ہی +

---

[1] یہ دو نالیان ہین جو کہ رحم کے بالائی سرے سے نکلکر کو کھ تک گئی ہین + انکو ایک حکیم فیلوپیس متوطن مدینہ نے سولھوین صدی مین دریافت کیا تھا - ہوجہ سنے اوسکے نام سے انکو پکارتے ہین یعنی فیلوپین ٹیوبس - فیلوپین یعنی جسکو نسبت ہو فیلوپیس سے - اور ٹیوبس یعنی نل یا نالیان یعنی وہ نل یا نالیان جنکو کہ فیلوپیس حکیم نے دریافت کیا تھا +

[2] یعنے اسقاط کے ہوجانے کا باعث ہوتا ہے +

اعمال جراحی سے پچکاری کے ذریعہ دوا اندر پہونچانے سے - اور دیگر طریقون مین ہاتھ سے عمل کرنے سے جنسے کہ عورت کی اسقدر بے پردگی ہوتی ہے - کبھی مقصد براری نہین ہوسکتی + درحقیقت ممکن ہے کہ اونکی وجہ سے جسم کے اندر آرام کرنے کی طبعی قوت ایسی بے حس کردی جاوے کہ میرے طریقہ سے بھی شفا کا ہونا ممکن نہ رہے +

اور اس موقع پر مین ایک واقع کا ذکر کرونگا جسکا کہ ذکر کرنا بہت ہی ضروری ہے + تجربہ سے یہ بات ظاہر ہوئی ہے کہ یہ امر کہ جماع کس وقت کیا جانا چاہیئے فراموش کرنیکی بات نہین ہے + جیسے کہ نیچر (سرشٹی) مین سب جگہ - ایسے ہی انسانون مین بھی صبح کے وقت قوت زندگی سب سے زیادہ ہوتی ہے - پس صبح کا وقت ترقی نسل کرنے کے لیے بہت ہی عمدہ ہے + کسی دوسرے وقت جماع کرنے سے مثلاً شب کے وقت مین - زن و شوہر کے صرف اعصاب کو ہی تحریک اور اس تحریک کے باعث کمزوری نہین ہوتی - بلکہ اگر نطفہ قرار پا جائے - تو بچہ اوس قوت اصلی کے ساتھ نہ بڑھیگا جسکے ساتھ کہ وہ دیگر حالت مین بڑھتا +

اگر بار (مادۂ فاسد) بہت زیادہ نہین ہے اور جسم مین کچھ قوت اصلی بھی باقی رہی ہے تو بانجھ پن کو آرام ہوسکتا ہے + اپنے طریق علاج سے مین اکثر ایسا کرسکا ہون کہ عورتین اپنی دلی خواہش پورا کرنے کے قابل ہوگئی ہین +

ایک لیڈی کو جسکی شادی کو کہ آٹھ سال گذر چکے تھے بہت ہی بڑی خواہش بچہ کی ماں بننے کی تھی اور اسوقت تک اوسکو کوئی امداد ماہرین درجہ اعلےٰ سے بھی نہ ملی تھی + آخرش وہ مجھ سے مشورہ لینے آئی + مین نے اوسکو سمجھایا کہ اوسکی حالت بانجھپن کا اصل سبب پیڑو کے اندر بہت زیادہ بار (مادۂ فاسد) کا ہونا ہے - اور سب سے اول کام یہ کرنا ہوگا کہ مواد ناقص کو دور کیا جاوے + صرف اسی طریقہ مین وہ اپنی دلی خواہش پوری کرسکے گی +

میرا نسخہ یہ تھا یعنی دو سے تین تک فریکشن باتھ روزانہ - غیر محرک غذا اور قدرتی طریقہ مین زندگی بسر کرنا + اس طریقہ مین اوس سے بار (مادۂ فاسد) کا کم ہوگیا اور چند ماہ بعد وہ مجھے یہ خوشخبری دے سکی کہ وہ حاملہ ہوگئی ہے + میرے طریق علاج کے موثر ہونیکے مزید ثبوت اس امر مین دستیاب ہوئے کہ بچہ آسانی سے اور تندرست پیدا ہوا +

عورتون کی بیماریان

چھاتیون کا زخمی ہو جانا - یعنی تھنیلہ اور دودہ کا نہ ہونا - بچہ کی غذا کا سب سے عمدہ اور پس بالکل قدرتی ذریعہ مان کی چھاتی ہے + یہ آلہ ایک سب سے ضروری آلہ ہے جسکے کامون کی کم بدقسمتی سے آجکل لبسا اوقات بباعث ناواقفیت بہت کم قدر کیجاتی ہے + اسکا اثر یہ ہوتا ہے کہ تندرست قوم کی پرورش کرنیکے لیئے ایک بیش بہا وسیلہ کی پرواہ نہین کیجاتی - کسقدر مائین ایسی ہین جو اپنے بچون کو جزاً یا کلیتاً دودہ پلانے کے ناقابل ہین + ٹھیک ٹھیک مطلب یہ ہے کہ ایسی مائین درحقیقت ترقی نسل کرنے کے قابل نہین ہین + کیا ایسی بات کبھی جانورون کی حالت مین بھی دیکھنے مین آتی ہے ؟ کیا ہم کبھی ایسا دیکھتے ہین کہ کوئی جانور اپنے بچہ کو دودہ نہ پلا سکتا ہو - یا دودہ پلانے سے کبھی اوسکے تھنون مین زخم ہو جاتے ہون ؟ ایسی حالت کبھی نہین واقع ہوتی + پس کوئی بہت ہی مقررہ اسباب ضرور ہونگے جنکی وجہ سے کہ یہ باتین انسان کی حالتین پیدا ہوتی ہین + حاملہ ہونے اور دودہ پلانیکے قبل چھاتیونکا معمول سے بہت زیادہ بڑا ہونا ایک اس قسم کا سبب ہے + یہ بات لوگ خوب جانتے ہین کہ بہت سی عورتین جنکی چھاتیان اسطور سے بہت بڑھی ہوئی ہوتی ہین وہ بچہ کو دودہ پلانیکے بالکل ناقابل ہوتی ہین یا دودہ پلانیکی حالتین اونکے سر پستان مین زخم ہو جاتے ہین + حالت باکرہ پن مین چھاتیونکا اس قسم سے بہت بڑھا ہوا ہونا ہرگز حالت صحت کا اظہار نہین کرتا + برخلاف اسکے یہ یقینی علامت اس بات کی ہے کہ جسم مین مادّہ ناقص کا بار بہت زیادہ ہے +

دیہات مین خاصکر ہمکو اکثر اوقات اس بات کے دیکھنے کا موقع ملتا ہے کہ عورتین کیونکر اپنے بچون کو بغیر تکلیف کے اس دنیا مین لاتی ہین - اور اسیطور سے بغیر کسی تکلیف کے اونکو دودہ پلاتی ہین گوکہ نہ توقبل حاملہ ہونے کے نہ ایام شیر خوائی مین اونکی چھاتیان بڑی اور بھری ہوئی ہوتی ہین + دودہ کا نہ ہونا بھی اُسیوقت ہو سکتا ہے جب کہ کوئی عورت بہت زیادہ دُبلی ہو - یہ دُبلا پن دلالت اس امر پر کرتا ہے کہ فرمن بار (مادّہ فاسد) کی جڑ بہت گہری پہونچ گئی ہے + ایسی حالتون مین - خصوصاً جب کہ بچہ کی مان اون چیزون پر گذر کر رہی ہے جو کہ فی زمانہ عمدہ - قوت بخش اغذیہ تصور کیجاتی ہین - یعنی گوشت - شراب انگوری - شراب جو - بیضہ - دودہ وغیرہ - مین نے دیکھا ہے کہ عورتین بوجہہ نہ اوترنے دودہ کے" دودہ پلانے کے لیئے آئیندہ قابل نہین رہتین +

دوسری یہ بات ہی کہ مینے بسا اوقات اس بات کا تجربہ کیا ہی کہ مناسب و غیر محرک غذا - اور سیدہ فریکشن باتہہ و اسٹیم باتہہ دودہ پلانے کی ناقابلیت کو رفع کردینگے اور اسی طریقہ مین تھنیلہ کو بھی آرام کردینگے +

ایک عورت کے اوسکا تیسرا بچہ پیدا ہوا - پیشتر دو بچون مین سے ایک کو بھی وہ اپنا دودہ نہین پلاسکی تھی حالانکہ ایسا کرنے کی اوسکو بہت ہی بڑی خواہش تھی + اس مرتبہ اوس نے اس بچہ کے پیدا ہونے کے کچہہ عرصہ پیشتر میرے طریق علاج کا استعمال کیا تھا اور اوسکی خواہش پوری ہوئی کیونکہ بچہ کے لیے دودہ بہت کافی اوترا +

میرے مطب مین اس قسم کے بہت سے واقعے گذرے ہین +

تھنیلہ کے متعلق علاج کے ایک واقعہ کو بہت سے واقعون مین سے انتخاب کرکے اسموقع پر درج کرتے ہین +

ایک نوجوان عورت کی چھاتیون پر بچہ جننے کے چند ہفتہ بعد سخت سوجن کی تکلیف ہوگئی - خاندانی حکیم نے اخیر چارہ کار اسمین اگلے دن شگاف دینا تجویز کیا + لیکن مریضہ اس عمل جراحی کے کرانے کے لیئے اپنے تئین امادہ نکرسکی اور اسی شام کو ناوقت مجھے بلایا + مینے اسکو سمجھا دیا کہ میری راے مین عمل جراحی محض فضول ہی نہین ہے بلکہ بہت خطرناک بھی ہے اور یہ کہ مجھے یقین ہے کہ مین اوسکی امداد ایک دوسرے طریقہ مین بہت قلیل عرصہ مین کرسکونگا + اوس نے میری ہدایات پر بخوشی عمل کیا - اور چار فریکشن سٹز باتہہ اوسی شب مین نصف نصف گھنٹہ تک ہر دفعہ پچپن ۵۵ درجہ فہرن ہایٹ کی حرارت کے پانی مین لیئے + اگلے دن اوسکی حالت بہت کچھہ سدہر گئی + چند دن بعد تمام درد رفع ہوگئے - اور چند ہفتہ علاج کرنیکے بعد اوسکی حالت بالکل صحیح ہوگئی کیونکہ مرض کا سبب یعنی فارن میٹر پیڑو سے خارج کردیا گیا +

اس مرض کی حالتون مین یہ شفایابیان میرے طریق علاج کی قیمت کو - بمقابلہ میڈیکل لوگون کی تمام علمی تحقیقاتونکے زیادہ صاف صاف بتلارہی ہین اور اوسکی عمدگی کا ایسا ثبوت دے رہی ہین جسپر کہ اعتراض ہی نہین ہوسکتا +

زچہ کا بخار - ہزارون آسودہ مائین ہر سال اس خوفناک مرض کا شکار ہوتی ہین - جو مرض کہ بیرحم ہے اور کسیکو چھوڑنے والا نہین ہے - خوف اوسکا اسوجہ سے زیادہ ہی کیونکہ انسانی امداد اسوقت تک اسکا مقابلہ کرنے مین لاچار ثابت ہوئی ہے +

اس مرض کا اظہار اس امر کی پختہ علامت ہے کہ جسم فارن میٹر سے بہت ہی بھرا ہوا ہی +

عورتون کی بیماریان

یہ خطرناک بخار صرف اوسیوقت ہوسکتا ہی جبکہ مادہ ناقص جسم کے اندر موجود ہے اور جوش مین آنا شروع ہوجاتا ہی + صرف وہی عورت زچہ پن کے بخار مین مبتلا ہوجائیگی جسکے جسم مین کہ بعد بچہ جننے کے فارن میٹر (مادہ فاسد۔ مادہ غیر) کی کافی مقدار مرض کو تحریک دینے والی باقی رہ گئی ہو + مثلاً یہ کسی طور سے ضروری نہین ہی کہ وہ خون جو کہ رحم مین رک جاتا ہی۔ یا کہ جھلی کا کوئی ٹکڑہ اول سڑنے (جوش مین آنے) لگے اور سڑنے کے بعد خود۔ فارن میٹر موجودہ پر اوس کو جوش مین لانیکا اثر ڈالے + پس اگر ہم چاہتے ہین کہ زچہ کے بخار کو آرام کرین تو ہمکو اسکے سبب یعنی فارن میٹر کو جسم سے خارج کردینا چاہیئے۔ اور یہ کام فرکیشن سٹز باتھ کے ذریعہ سے بہت آسانی سے کیا جاسکتا ہے +

امن و امان کے ساتھ بچہ جننے کے اگلے دن ایک لیڈی زچہ پن کے سخت بخار مین مبتلا ہوئی + دایہ نے گرم گدیونکا استعمال کیا تھا۔ مگر بیشک بلا کسی نفع کے + وہ اوس بڑھی ہوئی اندرونی گرمی سے جو کہ جسم کے اندر فارن میٹر کے سڑنے سے پیدا ہوئی تھی ناواقف تھی یعنی اوس گرمی سے جو کہ قدرتاً ٹھنڈک پہونچانے سے رفع کیجاسکتی ہی + مین نے مریضہ کو اس بات سے آگاہ کردیا کہ مین اوسکی مدد تو ضرور کرسکتا ہون لیکن مجھے خوف ہی کہ وہ میری ہدایات پر عمل نکریگی + اوسکا جواب تھا کہ "جو کچھ آپ چاہین وہ تجویز فرمایئے۔ مین ہر ایک بات کرونگی" + پس مینے اوسکے لیئے تین چار فرکیشن سٹز باتھ پندرہ ۱۵ سے تیس ۳۰ منٹ تک چونسٹھ ۶۴[51] درجہ فیرن ہایٹ حرارت کے پانی مین لینا تجویز کیئے +

مگر چونکہ مریضہ کے لیئے پانی کو حرارت ۶۴ مذکورہ تک گرم[52] کرنا دقت طلب تھا اوسنے پانی اوسی درجہ کا لیا جیسا کہ نل سے آتا تھا (صرف پچاس درجہ فیرن ہایٹ کی حرارت کا) + دیگر باتونمین میرے ہدایات پر بعینہٖ عمل کیا گیا + زیادہ سرد پانی مین کچھ برائی نہ تھی۔ بلکہ اس سے شفا جلد ہوئی۔ حالانکہ اسکے مقابلہ مین زیادہ گرم[53] پانی شروع مین زیادہ خوش معلوم ہوتا + لیکن جہان کہ جسم مین مرض کو دور کرنیکی قوت بہت کم نہین ہوگئی ہے تو سرد پانی ہمیشہ زیادہ نفع بخشتا ہے + اٹھارہ گھنٹہ مین بخار کم ہوگیا اور مریضہ خطرہ سے باہر ہوگئی +

۵۱ یعنی ۶۴ درجہ فیرن ہایٹ تک۔ اس درجہ پر پانی چھونے مین گرم نہین ہوتا بلکہ سرد ہوتا ہی۔ بہقدر سرد جیسا کہ یہان جاڑونین برتن کے اندر معمولی موسم کی سردی سے پانی سرد ہوجاتا ہی + ملک جرمن بمقابلہ یہان کے سرد ملک ہی اور معمولی پانی بہت سرد ملتا ہی اور اسکو کم سرد کرنیکے لیئے اوسمین کچھ گرم پانی ملانا پڑتا ہے۔ پانی پھر بھی سرد کہا جاتا ہی صرف کم سرد کرلیا جاتا ہی۔ کیونکہ گرم پانی سے فرکیشن سٹز باتھ لینے کی ممانعت ہی۔ بلکہ صرف سرد ہی پانی مین لینا چاہیئے۔ صفحات ۱۱۲ و ۱۱۳ ملاحظہ فرمایئے + ۵۲ کم سرد کردینے سے مراد ہے + ۵۳ یعنے کم سرد پانی سے مراد ہے +

ایک ہفتہ کے اندر وہ اپنے معمولی کاروبار کرنیکے لایق ہوگئی + اس موقع پر اس امر کا کہ فریکٹن سٹزباتھ اپنا اثر تعجب انگیز تیزی کے ساتھ کرتے ہین ایک اور ثبوت موجود ہی + قدرتی آلات اخراج مواد کی جانب فارن میٹر کھینچ لیا گیا تھا۔ اسکی وجہ سے اسکی آیندہ کی سٹرن (جیسے کہ دوسرے بخار کی حالت مین) روک لی گئی تھی + غسلون کو کچھ عرصہ تک اور جاری رکھنے کے بعد۔ آخرش مریضہ بمقابلہ پیشتر کے بہت زیادہ تندرست ہوگئی + یہ بات معلوم ہوتی ہوگی کہ اس حالت مین بھی میرا علاج اوس علاج کے بالکل برعکس تھا جوکہ پرانے پیشہ ورون نے تجویز کیا ہوتا + جیسا کہ مینے اکثر دیکھا ہے۔ ڈاکٹر لوگ یہ حکم دیتے ہین کہ مریض کے سر کو برف کی تھیلیونسے سرد کیا جاوے اور برخلاف اسکے پیڑو کو گرم رکھا جاوے۔ اسکے ذریعہ سے جس چیز کو کہ وہ لوگ رفع کرنا چاہتے ہین اوسیکو وہ بڑھا دیتے ہین + میرے لئے یہ بات ہمیشہ ایک رازکی بات رہی ہو کہ برف کی تھیلی کا استعمال سر پر ہمیشہ کیون کیا جانا چاہیئے۔ کیونکہ یہی طریقہ ہو جس سے کہ تمام خون اس جگہ (سر مین) لایا جاسکتا ہی + اور ہر شخص اس امر کو جانتا ہی کہ سر کا کام مادہ فاسدہ کو خارج کرنیکا نہین ہی۔ یہ کام صرف قدرتی آلات اخراج مواد کے ذریعہ سے کیا جاسکتا ہی + پس برف محض سردی ہی نہین پہونچاتا ہی۔ بلکہ دماغ کو بیحس کر دیتا ہی یعنی ٹھٹھرا دیتا ہی اس سردی پہونچانیکے عمل سے جوکہ واقع ہوتی ہے اوسکو۔ جسم خون کی آمد کو زیادہ کرنیکے ذریعہ سے صحیح حرارت جسمانی پیدا کرکے پورا کرنیکی کوشش کرتا ہے + لیکن اس طریقہ مین خون کا دماغ کیطرف بہنا قدرتاً حرارت مین ایک قسم کی بیشی پیدا کریگا۔ پس باہر کی جانب تو ایک قسم کی حالت بیحسی یعنے ٹھٹھراہٹ رہتی ہے۔ حالانکہ اندر کی جانب جلا دینے والی گرمی موجود ہے + اب اگر یہ دونون حالتین ایک دوسرے کی کمی و بیشی کو جلد ہی پورا کرنے کے قابل نہو جاوین تو موت تیزی کے ساتھ واقع ہو جاویگی +

ایک اور واقعہ ہے + ایک دن مجھے ایک لیڈی نے بلایا جسپر کہ بچہ جننے کے اگلے ہی دن زچہ کا بخار حملہ آور ہوا تھا + حکما جوکہ پروفیسران تھے اور اپنے پیشہ مین مستند گنے جاتے تھے۔ جنہون نے کہ اوسکا علاج کیا تھا۔ اس بخار کو جوکہ حالت حاد سے حالت مزمن مین تبدیل ہوگیا تھا۔ آرام نہ کرسکے تھے + آخرش قریب ایک ہفتہ کے علاج کرنیکے بعد دماغ پر اثر پڑا۔ اور مریضہ کو سرسام ہوگیا۔ پس حکما معالج کو جوکہ مریضہ کے گرد حاضر رہتے تھے موت کی آمد کا خوف ہوا

عورتون کی بیماریان

جبکہ مین بجواب ایک تار کے اس مریضہ کے علاج کرنے کے لیئے پہونچا تو ایسی افسوسناک حالت تھی جس مین کہ مریضہ مجھے ملی + ظاہر اول کام یہ تھا کہ پوشیدہ مزمن بخار کو آرام کیا جاوے یہ کام مین جلد ہی کر سکا + ایک ایک گھنٹہ تک کے چند فریکشن سٹز باتھ پیٹرو کے اندر کی حرارت فرو کرنے کے لیئے اور مریضہ کو صحیح دماغی حالت مین لانے کے لیئے کافی ہوئے + ضرور ہے کہ اس تھوڑے عرصہ مین جسم مادہ ناقص سے جس نے کہ بخار پیدا کیا تھا پاک نہ ہوا تھا تاہم وہ لیڈی اب خطرہ سے نکل گئی تھی + اوسنے میرے بتلائے ہوئے غسل - اور مجوزہ غذا کا استعمال کچھ زیادہ عرصہ تک جاری رکھا - اور جیسا کہ مجھے اوسکے رشتہ داران ساکنان لیپزگ سے اکثر معلوم کرنے کا موقع ملتا رہا ہے - وہ اوسوقت سے بہت عمدہ حالت تندرستی مین رہی ہے +

بلا تکلیف اور بےخطر زائیدگی کیسے ہو سکتی ہے

نیچر کی بادشاہت مین - مدام حرکت کرنے والی عظیم دنیا مین - جو کہ دائمی اور غیر متبدل آئین کی پابند ہین - اون صحیح حالتون کو جن مین ہر ایک جاندار زندہ رہسکتا ہے صاف اور صحیح طور سے ظاہر کر دیا گیا ہے +

پہلے ہمکو اون حالتون پر غور کرنا چاہیئے جن مین وہ جانور جو آدمی کے میل ملاپ سے خراب نہین ہوئے ہین اپنے بچے جنتے ہین +

اگر ہم ہرنی - خرگوش - بالی یا اور جانورونکو اونکی آزادی کی حالت مین خیال مین لائین تو ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ ایسے جانور کبھی زائیدگی کیوقت کسی امداد کے محتاج نہین ہوتے - اور نہ اونکو زائیدگی مین کبھی تکلیف ہوتی ہے اور نہ زیادہ وقت لگتا ہے + ہم ایسا کہین نہین پاتے کہ زائیدگی کا وقت قریب آنے پر یہ جانوران کسی قسم کا خوف یا بیچینی ظاہر کرتے ہون + یہ کام جو کہ انسانونکے لیئے اکثر خطرناک ہوتا ہی جانور اوسکو بلا تکلیف کے کرتے ہین اور اونکی تندرستی مین کسی قسم کا نقص واقع نہین ہوتا + ہمنے اکثر نہایت غور سے ایسے جانورون کی حالت کا مشاہدہ کیا - اور یہ ہمیشہ دیکھا ہے کہ بچہ پیدا ہونے کے بعد ہی فوراً وہ اپنے معمولی کاروبار زندگی مین اسطور سے لگ جاتے ہین کہ گویا کوئی بات ہی واقع نہین ہوئی - بجز اسکے کہ اپنے بچہ کی بہت ہی زیادہ خبرگیری کرنے کا اظہار کیا + ہمنے یہ کبھی نہین دیکھا کہ نیچر نے جیسا کہ تندرست جانورون مین دیکھنے مین آتی ہے کبھی اس طریقہ سے انحراف کیا ہو + ہمکو ایک واقعہ ایک مادہ خرگوش کا یاد ہے - جو کہ دو بچے دیچکی تھی اور جس کے جننے کی حالت مین ایک شکاری مخل ہوا تھا + وہ فوراً ہی

بلا تکلیف اور بیخطر زائیدگی کیسے ہوسکتی ہے

بھاگ گئی - گویا کہ وہ اصلی جسمانی حالت مین تھی - مگر گولی کا شکار ہوئی + اوسکو دیکھنے سے معلوم ہوا کہ وہ گیابھن ہے اور اوسکا جسم چیرنے سے بچہ زندہ جسم سے نکالا گیا + دیگر دو بچے بھی جو پیدا ہو جاچکے تھے تلاش کرنے سے ملگئے +

برخلاف اسکے عورتون کی حالت مین آسانی سے زائیدگی ہونا بہت ہی شاذ و نادر واقعہ ہے + جب کہ ہم روزانہ دیکھتے ہین کہ عورتون کو بچہ جننے مین تکلیف ہوتی ہے اسقاط حمل ہوتے ہین - اور دوران حمل مین روزانہ طرح طرح کی خرابیان وقوع مین آتی ہین تو ضرور ہمکو اس معاملہ پر بہت غور کرنے کی ضرورت ہے + بلا امداد دایہ کے بچہ پیدا ہونا ایک ایسی بات ہی جو مشکل سے آجکل خیال مین آتی ہے - اور حقیقت مین ولادت بجاے قدرتی کارروائی ہونیکے زیادہ تر ایک غیر قدرتی و مصنوعی کارروائی ہوگئی ہے + علاوہ ازین نقصان دہ نتائج سے بچنے کے لیئے عورت کو تھوڑے یا بہت دنون تک بعد بچہ جننے کے مجبوراً بستر مین رہنا پڑتا ہے +

نیچر کے غیر متغیر قانون سے ان جملہ انحرافات کا کوئی دقیق سبب ضرور ہوگا - وے ضرور اون حالتون سے ظہور مین آتے ہین جو قوانین قدرت کے بالکل خلاف روان ہین + نیچر خود ایسی دقتین پیدا نہین کرتی - اوسکی کارروائی لاتبدل ہو - انسان ہی قدرت کی ترکیب مین جو کہ مقررہ قاعدون کے تابع ہے دخل دیتا ہے اور اپنی جہالت سے نیچر کے کام کو بگاڑتا ہے + بس ایسا نہین کہ نیچر اور اوسکے قانون انسان کی بہبودی کیلئے ناکافی ہوگئے ہون بلکہ انسان ہی اپنے آپ ہمیشہ عیوب کے نزدیک تر ہوجاتا ہے +

پس یہ کچھ تعجب کی بات نہین ہے کہ قانون قدرت کو نہ ماننے کی سزا بنی نوع انسان کو دمبدم جسمانی بربادی کے کنارہ کے قریب پہونچا دینے مین دیجاتی ہے + انسان جب سے نیچر کے راستے سے ہٹنے لگا تب ہی سے وہ رفتہ رفتہ بیمار ہونے لگا اور مادہ فاسد جسم مین جمع کرنے لگا + انسان نے جلد دریافت کرلیا کہ اوسکے اون قوانین کو جو قدرت نے تجویز کیئے ہین نہ ماننے نے اوسکی آیندہ نسل پر کسقدر اثر ڈالا ہے + جنت یعنی وہ دنیاوی

خوشی جو انسان کو اس امر کے علم سے کہ وہ پورا تندرست ہی ملتی ہے اور جو (پوری تندرستی) کہ صرف جب ہی حاصل ہو سکتی ہے جبکہ انسان نیچر کے ساتھ بہت ہی موافقت سے رہے اور اوسکے قوانین کی پابندی کرے۔ انسان کے ہاتھ سے جاتی رہی +

تمام بیان جو اوپر کیا گیا ہی اوسکا خلاصہ کرنیسے ہم حسب ذیل معلوم کرتے ہین۔ "واقعی تندرست مادرین ہمیشہ ایام حمل کو آسانی سے گذرانیگی۔ زائیدگی ہمیشہ بخطر ہوگی اور بچہ ہمیشہ تندرست پیدا کرینگی"۔ لفظ "تندرست" یہان اوسی معنی مین سمجھنا چاہیئے جیسا کہ کتاب ہذا مین مذکور ہو چکا ہے۔ یعنی مادۂ فاسد سے جسم کا قطعاً مبرا ہونیکی حالت +

لیکن بچہ صرف اوسی صورتمین واقعی تندرست ہوگا جبکہ اوسکا باپ بالکل مادہ فاسد سے بری ہو + نیچر ہمیشہ اوس حمل کو جو رحم کے اندر بڑہتا جاتا ہی والدین کے نفیس ترین اجزا سے بنانے کی کوشش کرتی ہی + بہت سی بچونکی حالتین تو براہ راست وراثتاً مرض کے انکورون کا اونکے جسم مین آنا اسطور سی ہوتا ہی کہ اونکے والدین کے بعض بعض اعضا جو گربہاداں کے وقت مرض کی حالت مین تھی یا فاسد مادہ سے بھرے ہوئے تھے بچہ مین نقص کے ساتھ ظاہر ہوتے ہین۔ پس بچہ ایک ناقص بناوٹ کی حالتمین دنیا مین داخل ہوتا ہی + اب اگر بچہ مین فاسد مادہ[1] موجود ہی۔ جسکا نہونا فی زمانہ بوجہ ٹیکہ اور غیر قدرتی غذا کے عملی طور سے ناممکن ہے تو یہ فاسد مادہ ہمیشہ جمع ہونیکے لیئے اور اپنا راستہ کرنیکے لیئے اوسیطرفکو رجوع ہوگا جہان کہ اوسکو سب سے کم رکاوٹ ملیگی + پس یہ ٹھیک ٹھیک اونہین اعضا مین ہی جو بمقابلہ اورون کے کمزور پیدا ہوتے ہین کہ جہان مادہ فاسد کی زیادہ سے زیادہ مقدار جمع ہوویگی + اسلیئے بچہ مین بھی ہمکو وہی مرض ملتا ہی جو کہ اُسکے والدین مین تھا لیکن قدرتی علاج کے ذریعہ سے اور قانون قدرت کی ہوشیاری کے ساتھ پابندی کرنے سے ہم تمام ایسے فاسد مادہ کو نکالدینے کے قابل ہوتے ہین اور اسطرح آہستہ آہستہ اون اعضا کو جو تندرست اعضا کے مقابلہ مین کمزور ہین یا جن مین مادہ فاسد کے جمع ہونے کا زیادہ موقع ہے طاقت پہونچا سکتے ہین اور تندرست رکھ سکتے ہین + اسطریقہ سے ایک زیادہ تندرست اور زیادہ جفاکش قوم کسی زمانہ مین پیدا کر دینا ممکن ہے +

بسا اوقات یہ دیکھنے مین آیا ہی کہ جہان والدین مین بہت سا مادہ فاسد موجود ہی تو بچے بھی اُسی حالت مین دنیا مین آتے ہین + "اونکے پہلون سے تم اونکو جانوگے"۔ اس موقع پر سچائی کے ساتھ کہا جا سکتا ہی + بچون

[1] یعنی بچون مین بھی پیدایش کے وقت اونہین جگہون مین اور مناسبت کے ساتھ اوسی مقدار مین مادہ فاسد موجود ہوتا ہی جیسا کہ اونکے والدین مین +

بلاتکلیف اور بیخطر زائیدگی کیسے ہوسکتی ہی

پر خلاف قدرت طرز معاشرت کے نافذ کرنے کا یہ نتیجہ ہوا ہے کہ انسان کی قوم نسلاً بعد نسلاً زیادہ زیادہ تنزّل کرتی جاتی ہے +

لیکن اور بھی اسباب ہین جو کہ تندرستی کو سخت نقصان پہونچاتے ہین +

ہم نیچر مین کہین اور کبھی نہین دیکھتے کہ بچہ جننے کی وجہ سے کوئی جانور - بھدّا یا بدشکل بھی ہوگیا ہو - لیکن انسان مین یہہ بات کیسی مختلف ہے + یہ قریب قریب ایک قاعدہ ہوگیا ہے کہ ہر عورت صرف اول ہی بچہ جننے کے بعد زیادہ عمر کی معلوم ہونے لگتی ہے یا اوسکی شکل بدل جاتی ہے مثلاً پیٹ کے بہت نلے موقع بڑھ جانے سے + اسکا الزام ہمیشہ حاملہ پن پر - زائیدگی پر - اور بچّہ کو دودھ پلانے پر لگایا جاتا ہے + ہر ایک مرتبہ بچہ جننے کے بعد زیادہ تر عورتون کی خوبصورتی مین دمبدم کمی آتی جاتی ہے باوجودیکہ وہ بلحاظ اپنے کاروبار و غذا کے بالکل صحت آور طریقو نمین رہتی ہین +

مین اس موقع پر فوراً اسکا صرف ایک خاص سبب ظاہر کرونگا + ہم قدرت مین کہین نہین دیکھتے کہ سواے انسان کے بعد حاملہ ہوجانیکے کوئی مادہ مجامعت کی طرف رغبت کرتی ہو - برخلاف اسکے وہ قطعی ایسا کرنیکی اجازت نہین دیتی + یہ بالکل قانون قدرت کے موافق ہی + مجامعت اسغرض سے ہی کہ عورت حاملہ ہوجاے نہ صرف نفسانی خوشی کے لئیے + حالت مجامعت مین ہمیشہ خون کا دوران آلات تناسل کیطرف زیادہ ہوا کرتا ہی اور اگر عورت حاملہ ہوگئی ہی تو وہ دوران ہمیشہ رحم کے اندر ادھ بنے بچہ کے نشوونما پر مضر اثر ڈالتا ہی + خود عورت کو بھی خاصکر نقصان ہوتا ہی کیونکہ قدرت ہمیشہ رحم کو ایسی چیزونسے صاف رکھنے کی کوشش کرتی ہی جو رحم کے اندر کے بچے کیواسطے مضر ہون + قدرت کے اس قانون کی حکم عدولی کا اثر عورتون پر یہ ہوتا ہے کہ اونکی جسمانی اصلی طاقت جلد گھٹنے لگتی ہے اور سیکڑون قسم کے تکلیف دہ امراض مخصوص بہ مستورات پیدا ہوجاتے ہین +

ایام حمل کی تکلیف دہ شکایتین اکثر کرکے نیچر کے قوانین کے خلاف اس طریق مین عمل کرنیسے صریحاً ہوا کرتی ہین + پس ہمکو صبح کی

قے متلی - درد دندان - رنگ کا تبدیل ہوجانا - حرارت اور سردی یکے بادیگرے - غم اور رونے کیطرف میلان طبیعت - اعصاب مین بڑی بیچینی معمولی غذات نفرت اور غیر معمولی بھوک معلوم ہوتی ہین + بعض حالتو نمین ممکن ہو کہ یہ سکایتین موروثی فاسد مادہ کی وجہ سے ہون + تجربہ سے معلوم ہوتا ہو کہ ہر عورت کی صحیح ذاتی عقل اوسکے ایکدفعہ حاملہ ہوجانے کے بعد اوسکو مکرر پھر مجامعت کرنے سے روکتی ہے + یہ ہمارے آجکل کے رواج اور مردونمین غیر معمولی خواہش نفسانی ہی ہین جو کہ جسم کے فاسد مادہ سے پر ہونیکے باعث پیدا ہوتی ہین - جنکی وجہ سے کہ یہ خلاف قدرت طریقہ جاری ہے +

یہ بات بہت پرانی ہے اور کسان لوگ اسکو خوب جانتے ہین کہ جب کبھی مویشیونمین خلاف قدرت خواہش نفسانی کے بڑھنے کا ظہور ہوتا ہو تو وہ ضرور اس بات کی علامت ہو کہ اونمین کوی بیماری پیدا ہوگئی ہے + اور یہی حالت انسان کی ہے جیسا کہ ہر شخص اپنے آپ کو دیکھکر جان سکتا ہے + ہمکو اس موقع پر اوس اعتدال سے بڑھی ہوئی شہوت کا جو کہ مریضان سل کو ہوا کرتی ہے صرف ذکر کردینا ہی ضروری ہے +

تندرست آدمیون مین جو خواہش نفسانی ہوتی ہو وہ اوس بے قابو و بے لگام شہوت سے بالکل مختلف ہوتی ہو جو فی زمانہ اکثر ہمارے دیکھنے مین آتی ہو + تمام عشقی خیالات سے پاک - غیر قدرتی خواہش سے مبرا - خواہش نفسانی انسان مین بھی صرف واسطے قائم رکھنے اپنی نسل کے موجود ہو + یہ خواہش کبھی ایسی ضرورت کی حدتک نہین پہونچنی چاہیئے جو کہ اگر کچھ عرصہ تک پوری نہو تو باعث بیچینی ہوجاوے + صرف وہی آدمی اس حالت کا موازنہ کرسکتا ہے جو تندرست ہو اور اپنے جسم کو بذریعہ غیر محرک اور قدرتی خوراک کے پاک[1] رکھتا ہے + پس وہ شخص جو کہ اپنی مرضی کو قدرت کے خلاف نہین چلانا چاہتا ہو - وہ شخص جو اپنے جسم پر قابو رکھنا چاہتا ہے تاکہ اوسکی خواہش نفسانی مناسب حدود کے اندر رہے - تاکہ وہ بات جو دیگر حالتون مین بہت تکلیف دہ ہوتی اوسکے لئے نفع بخشے - تو ایسے شخص کو چاہیئے کہ پھر نیچر کیطرف رجوع ہو + اگر وہ اون قواعد تندرستی پر عمل کرے جو مینے بتلائے ہین اور اسطرح سے اپنے جسم کو فاسد مادہ سے پاک کردے تو وہ اوس شے کو حاصل کریگا جو اوسکو سکھی اور سنتشٹ (قانع) بنائیگی +

اس زمانہ مین ہم خلاف قدرت قسم قسم کی زائدگیان دیکھتے ہین - اول تو اسقاط حمل اور ولادت قبل از وقت نظر آتی ہین +

[1] یعنے مادہ فاسد سے پاک رکھتا ہے -

بلا تکلیف اور بیخطر زائیدگی کیسے ہو سکتی ہے

کہین اولٹی طرف سے بچہ پیدا ہوتا ہی - کہین بچہ پہلو کے بل اندام نہانی تک پہونچتا ہی + کہین ہمکو غیر معمولی بڑے سر والے بچے نظر آتے حالانکہ اونکی ماں کا اندام نہانی اسقدر تنگ ہوتا ہی کہ اونکی زائیدگی بلا مصنوعی[۵۱] امداد کے ناممکن ہوتی ہی + بعض حالتون مین دردزہ کی حرکت ضرورت سے زیادہ کمزور ہوتی ہی - غرضکہ بہت سے ایسے خلاف قدرت وقوعے صادر ہوتے ہین جو کہ سب اسطور سے سمجھائے جا سکتے ہین کہ وے ماں مین کسی نہ کسی قسم کے فاسد مادّہ کے جمع ہونے اور بچے مین موروثی مادہ فاسد کے آجانے کی وجہ سے ہوتے ہین +

رحم مین بچہ کے بیموقع ہو جانیکا یہ سبب ہوتا ہی کہ یا تو ماں مین فاسد مادّہ کا اجتماع ہوتا ہی یا وہ ایام حمل مین خصوصًا اوّل کے نصف زمانہ حمل مین کوئی نامناسب کام یا شغل کرتی یا رکھتی ہی + مادہ فاسد کے اجتماع یا کسی نامناسب شغل سے بچہ اپنی جگہ سے محض آگے کو ہٹا دیا جاتا ہی جسکی وجہ سے پیٹ بڑھ جاتا ہی اور تن جاتا ہی + جب عورت کا بچہ پیدا ہونیکا راستہ فاسد مادہ کے اجتماع سے تنگ ہو جاتا ہی تو یقینی زائیدگی مین مشکلاہٹ ہوگی + بچہ بھی خود مادہ فاسد سے ایسا بھرا ہوا ہو سکتا ہی (فرض کر کے کہ والدین بھی ایسی ہی حالت مین تھے) کہ پیدایش کے وقت وہ قد و قامت مین معمول سے زیادہ ہو خصوصًا بلحاظ قدامت سر کے + یہ بھی قدرتًا زائیدگی مین تکلیف دہ ہوتا ہی + بچہ پیدا ہونیکے راستہ مین فاسد مادّہ کا جب اجتماع ہوتا ہی تو گویا تمام پٹھون نسون - اور رگون مین اسقدر فاسد مادّہ گھس جاتا ہی کہ وہ ورم کی ہوئین معلوم ہوتی ہین اور اونکا لچیلا پن[۵۲] بہت کم ہو جاتا ہے + برعکس اسکے آسان اور بلا تکلیف زائیدگی کے لیئے یہ لازمی ہی کہ تمام جسم لفظ تندرستی کے صحیح معنی مین کامل تندرستی کی حالت مین ہو +

ہر پٹھہ جس مین کہ مادہ فاسد موجود ہی اپنے فعل طبعی کی قابلیت مین بہت نقصان اُٹھاتا ہی - اور جیسے کہ دردزہ کی حالت مین اگر یہ اینٹھ کر سکڑے اور اس سے کام مقابلہ او سقدر کام کے جسقدر کہ اسکی مادّہ سے بھری ہوئی حالت اسکو کرنے کی اجازت دیوے زیادہ لیا جاوے تو درد بہت زیادہ پیدا ہوگا + اسطور سے سخت تکلیف بچہ جننے کے وقت ہمیشہ مادہ فاسد یا ہمارے معنی مین مرض کے موجود ہونیکی وجہ سے ہوتی ہی + لجھڑی[۵۳] کا بعد زائیدگی کے اندر لگا رہنا بھی ایسے سبب سے ہوا کرتا ہی +

---

[۵۱] باہر سے دوسرے کی مدد سے مثلًا راستہ کو کشادہ کر کے یا عمل جرّاحی کر کے + [۵۲] یعنی اونکی وہ قوت جسکی وجہ سے کہ وے زور پڑنے سے بڑھ جاتی ہین اور زور کم ہونے سے پھر سکڑ کر اصلی حالت پر آجاتی ہین - جیسے کہ ربڑ کھینچنے سے بڑھ جاتی ہے اور چھوڑنے سے پھر اصلی حالت پر پہونچ جاتی ہے + [۵۳] وہ شے ہے جس سے بچہ رحم سے لگا رہتا ہے اور بعد پیدا ہونے کے یہ نکل جاتی ہی مگر حالت مرض مین دیر تک باہر نہین نکلتی +

اس بات کا کہ تمام عورتین جن مین مادہ فاسد کا بوجھ موجود ہے زائیدگی سے نہایت ہی خوف کھاتی ہین ہم کیا تعجب کر سکتے ہین + مگر یہ خوف اونکا کسی طور سے فطرتی نہین ہے۔ بلکہ صرف مادہ فاسد کی موجودگی کا نتیجہ ہے + واقعی تندرست عورت اس بیچینی کی حالت سے ناواقف ہے۔ فکر یعنی چنتا ہماری عقل طبعی کا آوازہ ہے۔ جو۔ (آواز) اگرچہ اکثر دبی ہوئی رہے۔ تاہم ایسے نازک موقعون پر جیسا کہ زائیدگی کا وقت۔ ہمکو صاف بتلاتی ہے کہ ہمنے اپنے جسم اور تندرستی کا جو نیچر نے ہمکو عطا کیئے ہین بیجا استعمال کیا ہے + مگر فی زمانہ وہ کون شخص ہے جو کہ اس آوازہ کے معنی کو صحیح طور سے سمجھا سکتا ہو + اگر کوئی شخص اب بھی اعتراض کرے اور کہے کہ باوجود ان سب باتون کے بہت سے موقعے بیشک ایسے ہین کہ جہان عمل جراحی یا ہاتھ لگانا زائیدگی مین لازمی ہے تو اونکو واقعہ مندرجہ ذیل کا مطالعہ کرنا چاہیئے +

ایک عورت ۲۶ سالہ جو کہ دوسرا بچہ جننے کو تھی دو رات اور دو دن دردزہ مین کاٹ چکی تھی مگر تو بھی بچہ نے رحم مین حرکت نکری + دایہ کی رائے تھی کہ ڈاکٹری امداد کی ضرورت ہے ورنہ بچہ پیدا ہونا غیر ممکن ہے + ایک نہایت ہی ہوشیار ڈاکٹر جو کہ عورتونکو بچہ جنانے مین بہت مشہور تھا بلایا گیا + چار گھنٹہ تک اوسنے طرح طرح کے اوزارات کا استعمال کیا اور آخرش یہ فیصلہ کیا کہ بچہ کے ٹھیک جگہ مین نہونے کی وجہ سے۔ اوسکا پیدا ہونا بلا اوسکے ماں کو خطرہ مین ڈالنے کے غیر ممکن تھا + بیچاری عورت کہنے لگی کہ بمقابلہ اون تکلیفات کے جو زائیدگی مین اس امداد کی وجہ سے مجھے سہنا ہونگی مین مرنا پسند کرونگی + بلا کچھہ کہے ہوئے حکیم یہ کہکر کہ چونکہ بچہ باہر نہین نکل سکتا عورت مرجاوے گی۔ رخصت ہوا + لیکن قدرت نے تجویز خلاف اس ڈاکٹر دایہ کرکے کی تھی + بعد ۲۴ گھنٹہ متواتر دردزہ ہونیکے بچہ بغیر کسی عمل جراحی کے محض دایہ کی امداد سے ہی پیدا ہو گیا + یہان کسنے زیادہ کام کیا۔ اوس مشہور ڈاکٹر نے یا کہ سیدھی سادی نیچر نے؟ لیکن غیر قدرتی اعمال جراحی بغیر اپنے خراب نتائج پیدا کیئے ہوئے نرہے۔ اوس عورت کو بعد بچہ پیدا ہونے کے ۹ ہفتہ تک بیمار پڑا رہنا پڑا اور اوسکی زندگی کی بھی امید نرہی تھی + اوزارون کے عمل نے اوسکو قریب قریب لنگڑا کر دیا تھا اور یہ صرف اوسکا مضبوط جسم ہی تھا جسنے کہ

بلا تکلیف اور بےخطر زائیدگی کیسے ہوسکتی ہی

اوسکو آخر ش آرام کردیا +

مین تسلیم کرتا ہون کہ بنی نوع انسان کے عموماً عرصہ دراز سے تنزل کرجانیکی وجہ سے زائیدگی کے وقت ایسی پیچیدگیان واقع ہوجاوین کہ جنکو نہ تو ڈاکٹر نہ دایہ مرد رفع کرسکے + تجربہ سے مینے یہ رای قایم کی ہی کہ ایسے موقعون پر سب سے بہتر یہ ہی کہ سب باتونکو چپ چاپ ہوکر نیچر پر چھوڑ دیا جاوے + کوئی دوسرا اوس سے بہتر امداد نہین کرسکتا + درد زہ کے عمل کی سستی کو امداد پہونچانیکے لیئے مجھے فریکشن سٹز باتھ سے بڑھکر کوئی اور عمدہ ذریعہ معلوم نہین شکم کے گرد مٹی کی پٹیون (دیکھو صفحہ ۱۱۱) کا باندھنا بھی نہایت ہی تسکین بخش اور علاج کرنیوالا طریقہ ہی + تر پنڈول یا چکنی مٹی کا سن کے کپڑے پر پھیلائی جاوے - مگر بہت پتلی تہ مٹی کی نہو - اور مٹی کی جانب سے اوسکو شکم پر لگادیا جاوے اور اسکے اوپر ایک اون کا کپڑا باندہ دیا جاوے + پنڈول ہر گھنٹہ یا دو گھنٹہ مین تبدیل کردین +

پیدایش کے وقت طریقہ عمل جراحی جلد اختیار کرنیکی وجہ سے ہزارہا عورتین قبل از وقت قبر مین داخل ہوئی ہین + کسقدر خوشی بہت سی مصیبت زدہ ماؤن کو ہوگی اور کسقدر مصیبت سے بہت سے گھر بچ جاوینگے اگر بجاے مرد دایہ کے جسکو کہ عمل جراحی کا خبط ہوا کرتا ہے - ہر ایک چیز ہماری مادر مہربان نیچر کے ہاتھ مین چھوڑ دیجاوے + اگر عورت اس حالت مین پہونچے کہ جہان زائیدگی بلا استعمال اوزارات کے غیر ممکن ہو تو اسمین ہمیشہ عورت کا ہی قصور ہی + اوسکے پاس کافی عرصہ سے وسائل ایسے موجود تھے کہ جنسے وہ آسانی کے ساتھ بچہ جننے کے لیئے طیار ہوسکے - کیونکہ اسکو جلد معلوم ہوگیا ہوگا کہ وہ حاملہ تھی + اوسکو واقعی جاننا بھی چاہیئے کہ ان عطا کیئے ہوئے وسائل کا استعمال کیونکر کرین اور اونکا سب سے عمدہ استعمال صحیح وقت پر کیونکر کیا جاوے + ہر شخص جو میرے طریقہ علاج سے واقف ہی وہ اس امر کو سمجھتا ہی کہ آسانی سے بچہ جننے کیلئے کیا کرنا چاہیئے + گذشتہ چند سالون مین اور بہت سے واقعے پیش آئے ہین جو کہ میرے تعلیم کو اور بھی مضبوط کرتے ہین + ان مین سے کبھی ایک بھی دفعہ ایسا نہین ہوا کہ میرے فریکشن سٹز باتھ اور تجویز کی ہوئی غذا نے اپنے عمل مین ناکامیابی پائی ہو + ہر جگہ جہان کہین کہ میرے طریقے سے ٹھیک وقت پر کام لیا گیا ہی زائیدگیان تعجب خیز آسانی کے ساتھ اوسکی وجہ سے ہوئی ہین +

اون خطوط شکریہ مین جو میرے پاس آئے ہین ہر جگہ میرے فریکشن سٹز باتھ کا پر تاثیر ہونا

ف ۱ مطلب یہ معلوم ہوتا ہی کہ جب درد زہ کے باعث بھی اعضا اپنا فعل طبعی ٹھیک نہین کرسکتے اور بچہ خود پیدا نہین ہوتا یعنی اعضا مین کافی قوت بچہ کے پیدا کرنے کی نہین رہتی تو اونکو اس فعل پر پھر رجوع کرنے والا کوئی دوسرا ایسا مجرب طریقہ نہین ہی جیسا کہ فریکشن سٹز باتھ +

کامل طور سے تسلیم کیا گیا ہے + بہرکیف یہ بات معلوم ہونی چاہیئے کہ تکلیف وہ زائیدگی کو روکنے کا مناسب وقت مین بندوبست کرنا زیادہ آسان ہے بمقابلہ اسکے کہ عین وقت زائیدگی مین امداد حاصل کری جاوے + زائیدگی کے وقت کی مصنوعی امداد کی ضرورتون کا دمبدم ترقی کرنا اس امر کو بہت صاف اور سچے طور سے بتلا رہا ہے کہ مرض مزمن واقعی استحکام کے ساتھ پھیل رہا ہے +

وہ لوگ جو بخطر زائیدگیان اور تندرست بچون کی آرزو رکھتے ہین اونکو چاہیئے کہ سب باتون سے اوّل یہ بات دیکھین کہ خود اونکا ہی جسم بوقت مجامعت مادہ فاسد سے بری ہے یعنے تندرست ہے + اور کوئی شخص خود جب ہی تندرست ہوسکتا ہے جبکہ اُسکے جسم سے (بیشتر کا) تمام مادہ فاسد خارج کردیا گیا ہے اور آئندہ کے لیئے اوسکا جمع ہونا اون قواعد پر چلکر جنکا ذکر کتاب ہذا مین کیا گیا ہے روک دیا گیا ہے +

میرے زیر علاج ایک عورت رہی تھی جو کہ عرصہ سے مرض درج مفاصل (گٹھیا) مین مبتلا تھی + اوسکے جسم مین - خاصکر پیٹرو مین بار مادۂ فاسد کا بہت تھا + اوسکے پانچ بچے پیدا ہوچکے تھے اور ہر زائیدگی بہت ہی تکلیف کے ساتھ ہوئی تھی + بچہ پیدا ہونے مین دو دن سے تین دن تک لگ جاتے تھے - دردہاے زہ کا عمل اسکے لیئے یعنی بچہ پیدا کرنے کے لیئے ناکافی ہوتا تھا + پس ہر دفعہ اوس عورت کو بہت ہی سخت درد اوسوقت تک سہنا پڑتا تھا جبتک کہ مرد دایہ اپنے زنبور کی مدد سے بچہ پیدا نہ کراسکتا تھا + چھٹی بار اپنے ایام حمل مین اوس عورت نے میری صلاح پر عمل کیا اور دو تین فرکشن سٹز باتھ روزانہ لیئے + نتیجہ یہ ہوا کہ چھٹی بار کی زائیدگی جوکہ دیگر حالت مین سب سے زیادہ مشکلاہٹ کے ساتھ ہوئی ہوتی - سب زائیدگیون سے زیادہ آسانی کے ساتھ ہوئی + زائیدگی مین مشکل سے ایک گھنٹہ لگا ہوگا - دردہاے زہ ابتدا سے معقول سلسلہ مین ہوئے اور ایسے ہوئے کہ نہین ہونیکے برابر تھے + (آئندہ رپورٹ ہاے شفایابی حصہ چہارم مین ملاحظہ فرمایئے)

وہ عورت بھی اس کامیابی کو خیال مین نہ لاسکتی تھی + قبل زائیدگی کے جب مینے اُس سی کہا تھا کہ ایسا ایسا نتیجہ ہوگا تو اوسنے طنزاً یون کہا تھا کہ آپ بغیر درد کی زائیدگیان ایجاد نکرسکین گے + بعد کو اوسنے

بلا تکلیف اور بےخطر زائیدگی کیسے ہوسکتی ہے

مجھسے افسوس ظاہر کیا کہ اوسکی عمر ایسی نرہی تھی کہ وہ آیندہ اور ایکبار حاملہ ہونیکی امید کرسکے + اور اسوقت جبکہ وہ بلا تکلیف بچہ جننا جان گئی تو اوسکو اور زیادہ بچے پیدا کرنیکی آرزو ہوئی + اوسکو اور بھی زیادہ حیرت ہوئی جبکہ اسمرتبہ وہ بچہ کو اپنا دودھ پلا سکی - اس خوشی کو اوس نے کبھی پیشتر حاصل نہ کیا تھا +

اور ان سب باتون کا درحقیقت سبب بھی قدرتی ہی تھا - اوس عورت نے جسوقت سے کہ میرے طریق علاج کا ذکر سُنا تھا اوسیوقت سے نیچر کے مطابق زندگی بسر کری تھی اور میرے مجوزہ غسل باقاعدہ لیئے تھے + اوسکا جسم جوکہ پیشتر (مادّہ فاسد سے) بہت بھرا ہوا تھا انکی وجہ سے مادّہ فاسد سے کسیقدر اچھے طور سے صاف ہوگیا - دماغی اور جسمانی قابلیت مین ترقی اس سے صریحاً نظر آنے لگی +

ایک دوسری عورت نے بھی جسنے کہ میری صلاح سے دوران حمل مین میرے طریق علاج پر عمل کیا تھا ایسے ہی عمدہ اور خوش نتائج حاصل کیئے تھے + سات ماہ تک علاج کرنیکے بعد بچہ پیدا ہوا اور زائیدگی مین بھی واقعی تکلیف نہوئی - صرف آدھ گھنٹہ اوسمین لگا اور کوئی دایہ بھی موجود نہ تھی +

ایک اسی قسم کا قابل اطمینان واقعہ ایک لیڈی کی حالت مین ہوا جسنے کہ ایسا ہونے پر مجھے مندرجہ ذیل خط شکریہ ماہ ستمبر سنہ ۹۰ء مین تحریر کیا تھا -

"میری عمر ۲۸ سال کی ہے - اور پندرہ سال کی عمر سے مین خرابی مثانہ و گردون مین مبتلا رہی تھی + اس شہر کے ٹی[ل۱] انسٹیٹیوٹ مین ابتداءً آٹھ ہفتہ تک رہی تھی - نتیجہ صرف یہ ہوا تھا کہ میری سوزش مثانہ اس عرصہ مین اور بھی زیادہ ناقابل برداشت ہوگئی تھی + صرف لیٹی ہی رہ سکتی تھی - کیونکہ کھڑا ہونا یا چلنا بوجہ بہت ہی سخت درد کے ناممکن تھا +

"یہ حالت چار ہفتہ تک رہی تھی - پس مین ایل[ل۲] محلہ مین جوکمزور مریضون کو رکھکر علاج کرنیکی جگہ ہے وہان گئی جہان کہ معقول عرصہ تک قیام کرنیکے بعد میری تکلیف وہ عارضہ کو چندے سکون حاصل ہوا + مگر چونکہ کسی نے کبھی میرے مرض کی جڑ کا علاج نہین کیا تھا میرا مرض ایک سال کے اندر ہی زیادہ قوت کے ساتھ عود کر آیا + اسوقت مین شہر چمنٹنر مین قیام کر رہی تھی اور لیس وہان کے ہی شفاخانہ کو مجھے جانا پڑا جس مین کہ مین نے

[ل۱] اوس انسٹیٹیوٹ کے نام کا حرف اول ٹی (ٹ) تحریر کردیا گیا ہے - نام پورا ظاہر نہین کیا ہے +

[ل۲] محلہ کے نام کا اول حرف لکھدیا ہے یعنی ایل (ل) - نام پورا ظاہر نہین کیا گیا ہے +

زائد از تین ماہ قیام کیا + بغیر کامیابی حاصل کیے ہوئے میرا علاج سیلی سیلک ایسڈ[1] - اور لیونر کاسٹک[2] - گدیان اور بجلی[3] کے ذریعہ سے ہوا + پس من اپریل ۱۸۸۸ع مین شہر لیپزگ کو گئی اور پھر وہان مجھے شفاخانہ جانا پڑا + یہان چار ہفتہ تک میرا علاج رحم کے کسی مرض کا کیا گیا - اسمین بھی کوئی کامیابی نہوئی + اکثر مین یہ بھی نہین سمجھ سکتی تھی کہ شفاخانہ سے اپنے گھر تک کیسے جا سکونگی کیونکہ درد بہت ہی زیادہ تھا +

شفاخانہ مین کوئی صورت آرام نہ دیکھکر مینے شفاخانہ چھوڑ دیا - اور چار سال تک ڈاکٹر ایم[4] ساکن شہر لیپزگ کے ہاتھونسے شفا پانیکی جستجو کرتی رہی + انہون نے میرے سوزش مثانہ و سوزش رحم کو اچھا کر دیا - اور تین سال متواتر مجھے فرین زنیس باد[5] کو بھیجا جہان کہ مینے کینچر اور حیبری بیٹ سے غسل کیے اور پانی بھی پیے + لیکن انسے کوئی مستقل افاقہ نہوا + فرین زنیس باد کے آخری مرتبہ قیام کی حالت مین مجھے میرے معالج نے اسجگہ (لیپزگ) بھیجا کیونکہ اوسکی راے مین عمل جراحی کی بڑی ضرورت تھی + ڈاکٹر ایل - ساکن شہر لیپزگ نے میرے اوپر آپریشن (عمل جراحی) کیا اور سردست میری حالت قابل برداشت ہوگئی + تاہم میری پرانی بیماری مجھے ہمیشہ موجود ہی معلوم دیتی تھی - اور مجھے صاف طور سے یہ بات معلوم ہوتی تھی کہ عمل جراحی کے ذریعہ سے میرا مرض کسیقدر دبا دیا گیا ہی - لیکن جسم سے جڑ سے نہین نکالا گیا ہی + وقتاً فوقتاً مجھے گدیان اور مثل اوسیکے وسائل کا استعمال بغرض حصول آرام کرنا پڑا - آخرکار مین پھر ڈاکٹری امداد حاصل کرنے پر مجبور ہوئی + شہر لیپزگ کے ڈاکٹر زڈ - کے پاس مین گئی لیکن ایک سال کے علاج کے بعد بھی آرام معلوم نہوا + آخرش ڈاکٹر زڈ نے کہا کہ میرا مرض فلوٹنگ کڈنی[6] (متحرک گردہ) کا مرض ہے - اور یہ کہ اب اور زیادہ کوئی بات کرنے کو باقی نہین رہی - لیکن اونہون نے کہا کہ بہر صورت مجھے اوس شہر کے رہنے والے پروفیسر - ایس - سے مشورہ لینا چاہیئے + اس جنٹلمین نے بھی پورے ایک ہفتہ بھر تک میرا امتحان کیا اور اوسکے آخر مین یہ کہدیا کہ آیندہ کوئی امداد کرنا ممکن نہین اور مجھے رخصت کیا +

اسطور سے ناامید ہوکر دو سال گذرے کہ ماہ جولای مین - مین آپکے زیر نگرانی آئی + علاج کے شروع کے ہی ایام مجھے اون ناقابل برداشت درد سے نجات بخشنے کے لیے کافی ہوئے - اور مین چار ہفتہ مین پھر کام کرنے لگی +

[1] ایک قسم کا تیزاب ہی - [2] ایک قسم کا باندھنی تیزاب ہی - [3] یعنی بجلی کی کل سے جیسا کہ اکثر دیکھنے کا اتفاق پڑا ہوگا جس سے کہ ڈاکٹر لوگ بعض قسم کے درد کا اور اعصابی خرابیونکا علاج کرتے ہین - [4] ڈاکٹر صاحب کے نام سے شروع کا حرف لکھا گیا ہی پورا نام نہین لکھا گیا ہی [5] ایک مقام کا نام ہی [6] اکثر ایک - اودھی یا گردہ بلا سبب ظاہری متحرک ہوجاتا ہی جسکے باعث کمر پر پہیا درد جو دبانے اور ہلانے سے زیادہ اور پیٹ لیٹنے سے کم ہوجایا کرتا ہی +

بلا تکلیف اور بیخطر زائیدگی کیسے ہو سکتی ہے

آپ کے طریق علاج سے مین اپنی تندرستی اور قوت اسوقت تک قایم رکھ سکی ہون +

علاج کے اول ہی سال کے درمیان میری جسمانی حالت ایسی تازہ اور مضبوط معلوم ہونے لگی کہ باوجود اسکے کہ ہر چہار طرف سے مجھے باز رکھا گیا اور حکماؤن کی راے تھی کہ مین عمل زائیدگی سے بہ امن نہ گذر سکون گی۔ مینے اپنی شادی کرلی + آپ کے مشورہ اور خود میرے تجربہ نے مجھے (اس سے) بہتر تعلیم دی۔ اور ہر ایک بات اوسی طور سے واقع ہوئی جیسا کہ آپ نے پیشتر سے کہہ دیا تھا + مین نے شادی کری۔ اور آپ کے ہدایات پر اپنے ایام حمل مین من وعن عمل کیا۔ اور سب لوگون کو حیرت مین ڈالنے والی بڑی آسان اور بیخطر زائیدگی بغیر امداد دایہ عمل مین آئی + یہ کل باتین مجھے آپ کے ہی سیدھے سادے طریق علاج کی بدولت میسر ہوئین +"

لپزگ (مسز) لوی بی۔

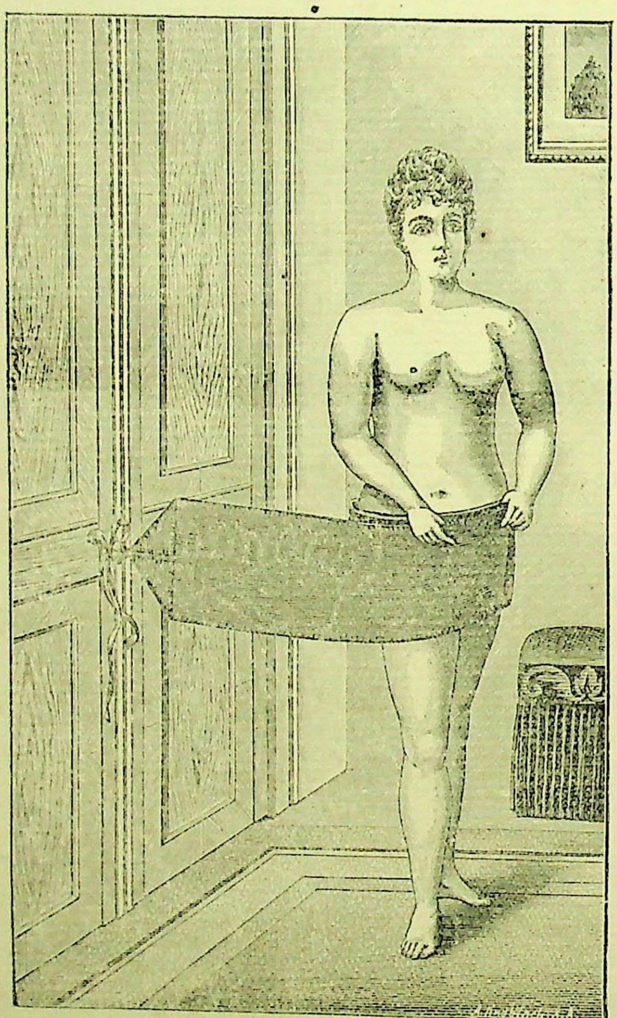
ولادت کے بعد کا انتظام

واقعی تندرست عورت کو نسبت اس بات کے کہ بعد ولادت اوسکو کیا انتظام کرنا چاہیئے کسی مشورہ کی بھی کوئی ضرورت نہین ہے + صرف جانور ہی نہین بلکہ اکثر غیر مہذب قومون بھی عورتین فوراً بعد ولادت کے اوٹھکر اپنے معمولی کاروبار مین مصروف ہوجانیکے لایق ہوجاتی ہین + لیکن یہ بہت کم دیکھنے مین آتا ہے کہ مہذب قومون کی عورتین ایسا کرسکین برخلاف اس کے یہ ایک رواج ہوگیا ہے کہ بعد ولادت کے اونکو بہت عرصہ تک بستر پر رکھا جاتا ہے + پہلے نو دن معمولی ایام[1] تھے اب اکثر اطبا بارہ روز بتلاتے ہین + ایسا کیا جانے کی وجہ اسقدر والدہ کی کمزوری نہین ہے جتنا کہ وہ غیر معمولی آہستگی جس سے کہ اعضاء تناسل اپنی اصلی حالت پر آتے ہین + لیکن یہ زیادہ عرصہ تک بستر مین پڑا رہنا بہت طریقون سے بلاشبہہ بہت مضر صحت ہے + کیونکہ جسم کے کام نکرنیسے ہاضمہ مین خرابی آجاتی ہے اسوجہ سے غذا کے جزو بدن ہونیکی کارروائی مین کمزوری ہوجاتی ہے۔ یہ بات سخت قبض ہوجانے سے جو ایسے وقت مین قریب قریب ہمیشہ واقع ہوتا ہی پایہ ثبوت کو پہنچی ہے + اوسی کے ساتھ قبل اس کے کہ اعضاء تناسل اپنی اصلی حالت پر آجائین بستر کو چھوڑنا بھی مضر ہے جس سے کہ پیٹ بہت بڑھ جاتا ہے جیساکہ اکثر اون عورتون مین دیکھنے مین آتا ہے جنکے کئی کئی بچے ہوچکے ہین +

مین نے اس بات پر بہت غور کیا کہ وہ کون سا سب سے بہتر طریقہ ہے جس سے یہ برائی بغیر عورت کے اتنے زیادہ دنون تک پلنگ پر رکھنے کے رفع ہوجاوے۔ اور مینے ایک نہایت ہی سادہ طریقہ دریافت کیا ہی اور وہ ایسا ہی جسمین کہ غیر معمولی کامیابی حاصل ہوئی ہے +

[1] یعنے بستر پر رہنے کے ایام مقررہ +

ولادت کے بعد کا انتظام



عورت کو چاہیئے کہ بچہ جننے کے بعد اُتنی دیر تک جتنا کہ اوسکو ضروری معلوم ہو۔ فوراً آرام لیوے - اور اگر وہ تھوڑی سی نیند لے سکے تو بہت ہی مفید ہوگا + اوسکے بعد چاہیئے کہ خوب اچھی طرح اپنے تئیں دھووے جو فرکیشن سٹز باتھ لے کر سب سے عمدہ طریقہ مین کیا جا سکتا ہے + پانی کی حرارت قریب ۷۳ سے لے کر ۷۰ درجہ فہرن ہائٹ تک ہونی چاہیئے + اور بیٹھنے کی جگہہ کے اوپر ایک انچھ سے لے کر تین انچھ تک پانی رکھا جاوے (صفحہ ۱۱۳ دیکھو) + بعد غسل کے ایک پٹی پیٹ کے گرد خوب مضبوط باندھنی چاہیئے + وہ سن کے مسامدار[۱] کپڑے کی ہونی چاہیئے جسمین باندھنے کے لئے ڈوریاں لگی ہون + پٹی باندھنے کا طریقہ تصویر سے ظاہر ہوگا + ڈوریان اول کیواڑ کے دستہ یا کنڈہ مین باندھی جائین اور پٹی دوسرے سرے سے پیٹ کے چارونطرف مضبوط پکڑ کر اس طریق سے لپیٹی جائے کہ عورت برابر گھومتی جاوے جب تک کہ تمام پٹی اُسکے چارونطرف لپٹ نہ جاوے - اور تب ڈوریان باندھی جائین + اس ذریعہ سے اندرونی اعضاء کو پورے طور سے ضروری سہارا ملتا ہے اور عورت اسکے بعد بلا خوف پلنگ سے اُٹھ سکتی ہے - مگر شرط یہ ہے کہ وہ اور سب طرح سے کافی طاقت معلوم کرتی ہو + اگر اوسے کچھ تکلیف معلوم ہو تو تیسرے یا چوتھے دن تک پٹی نہ باندھنی چاہیئے + پٹی تین یا چار ہفتے تک متواتر بندھی رہنی چاہیئے + اگر اور کسی قسم کی کوئی شکایت نہین ہے تو بجز پٹی کے اور کسی چیز کی ضرورت نہین + لیکن اگر حرارت معلوم ہو تو مذکورہ بالا غسل کا لینا و مٹی کی پٹی کا باری باری سے باندھنا جاری رکھنا چاہیئے (مقابلہ کرو صفحات ۱۱۶ و ۳۵۱) + اس طریقہ سے جسم کو پسینہ جلد آئیگا - پس بخار کم ہو جائیگا اور کمی کو پورا کرنیوالا ضروری عمل ہونا شروع ہو جاویگا +

[۱] مسامدار سن کے کپڑے کی پٹیان جنکا کہ ذکر آیا ہے - لوئی کوہنی صاحب کے کارخانہ سے ہمیشہ دستیاب ہو سکتی ہین - بغیر سلائی کی اور بغیر گوٹ لگی ہوئی ہوتی ہین - قیمت اُن کی ایک شلنگ اور چھ پنس ہے یعنی قریب ایک روپیہ دو آنہ کے + ذرا چھدری بناوٹ کے سن کے کپڑے سے ایسی پٹیان بنائی جا سکتی ہین - کوئی پانچ گرہ چوڑی پٹی کافی ہوگی - کپڑا اُسی قسم کا ہونا چاہیئے جیسا کہ چھیدون کا ٹاٹ گراس سے ذرا باریک ہو - اگر کسی ٹاٹ کے کارخانہ مین ایسی پٹیان بنوالی جاوین تو اُن مین گوٹ کی ضرورت نہین ہے اور نہ کنارہ موڑنے کی ضرورت ہو +

ولادت کے بعد کا انتظام

اگر ممکن ہو تو مان کو چاہیئے کہ بچہ کو دودھ پلائے + بے اعتدالی کے ساتھ کھانے اور پینے سے یا ایسے ہی دیگر طریقون سے دودھ نہین بڑھایا جا سکتا - بلکہ برخلاف اسکے ایسا کرنے سے غالباً دودھ کم اُترے گا + یہان پر بھی مثل اور موقعون کے قدرتی قاعدہ کی پابندی کرنا چاہیئے یعنے کھانا پینا صرف اُسوقت جبکہ بھونک اور پیاس لگے + بیشک مان کو قدرتی غذا کا استعمال واجب ہے - اون ماؤن مین جو کچھ درجہ بھی تندرست ہین اس غذا سے بہت کافی اور اعلےٰ درجہ کا دودھ پیدا ہوگا (مقابلہ کرو صفحہ ۳۳۹) +

شروع کے چند مہینون مین شیرخوار بچہ کا علاج - بچّون کی پرورش

اگر ہم غور سے قدرت (نیچر) کے طریقے کو دیکھین اور مان اور بچہ کے رشتہ کو خیال کرین تو ہمکو فوراً دریافت ہوتا ہی کہ ایک عرصہ باہم دونون مین ایک قریبی تعلق ہونا لازمی ہے + شروع کے چند سالون مین خصوصاً شیرخوار بچہ کا تعلق اپنی مان سے نہایت ہی زیادہ قریب کا ہے جو شروع مین گرمی حاصل کرنیکی وجہ سے ضروری ہے + شیرخوار بچہ کو اسکی مان سے علیحدہ کرنا اور پس اوسکو اوس گرمی سے جو اوسکی تندرستی کے لئے بڑی مفید ہے محروم کرنا ایک سخت غلطی ہے + بدقسمتی کی بات ہے کہ بہت زیادہ مائین اس اہم امر کو قطعی نظرانداز کرتی ہین +

مجھے یاد آتا ہے کہ ایک دفعہ مجھے ایک خاندان مین بُلایا جہان سب سے چھوٹے بچے کی نسبت جسکی عمر صرف ۲ ہفتہ کی تھی یہ شکایت تھی کہ وہ خاموش اپنے بستر پر نہین لیٹتا + اوسکی مان بہت مضطرب تھی - زیادہ تر وجہ پریشانی کی یہ تھی کہ بچہ کا ہاضمہ ہی بالکل نادرست تھا + مان کی قدرتی گرمی اور ۳ روزانہ فریکشن ہپ باتھ سے بچہ کو آرام ملا اور اوسکی تندرستی صحیح حالت پر آگئی +

بچون کی پرورش - جیساکہ ہم پہلے ذکر کر چکے ہین بہت سی

ماؤن کو فی زمانہ یا تو قطعی دودھ نہین اُترتا یا اگر اوترتا ہے

شروع کے چند مہینون مین شیرخوار بچہ کا علاج

توبہت ہی کم + اور یہ ہی وجہ ہے کہ آجکل اسقدر کمزور اور ناتوان بچے نظر آتے ہین + مان کے دودہ کی بجاے سب سے بہتر شئے دایہ کا دودہ ہے + لیکن دایہ کے دودہ سے یہ خواہ مخواہ لازم نہین آتا کہ بچہ کی صحت جسمانی ضرور محفوظ رہیگی (درست رہیگی) کیونکہ اگر دایہ تندرست نہین ہی تو ضرور بچہ کے جسم مین علاوہ پیدائشی فاسد مادہ کے جو اوسکے اندر ہے اور زیادہ فاسد مادہ جمع ہوجاے گا + یہ درست ہے کہ ہم بذریعہ سائینس آف فیشیل اکسپریشن دایہ کی حالت کی جانچ کرسکتے ہین۔ لیکن سچ تو یہ ہے کہ درحقیقت تندرست دایہ کا ملنا بہت دشوار ہے + اکثر تو بچونکی پرورش خلاف طریقہ قدرت کے کیجاتی ہے اور عموماً غذا نہ تو صحیح طور سے منتخب کیجاتی ہے اور نہ مناسب طریقہ سے تیار کیجاتی ہے + اگر گاے کا دودہ دیا جاے تو اوسکو صرف گرم کرلینا کافی ہے۔ پکانا نچاہیئے کیونکہ پکے ہوئے دودہ کا ہضم کرنا بہت زیادہ دشوار ہے + نقصان دہ کیڑونکا ضائع کرنا اس موقع پر کوئی قابل توجہ بات نہین ہے اور اسکا ثبوت آسان ہے +

سب سے زیادہ مفید اور صحت بخش قدرتاً وہ غذائین ہین جو سب سے زیادہ آسانی سے ہضم ہوسکتی ہین اوسوقت تک جبتک کہ ہاضمہ درست ہے ہضم کرنے والے عرق مین کافی قوت تمام اوس مادہ کو خارج کرنیکی ہوتی ہے جو جسم کے واسطے مضر ہے + کچا دودہ نہایت ہی سریع الہضم ہوتا ہے اور جوش کیا ہوا دودہ بہت دیر تک معدہ مین رہتا ہے اور اسلیئے اوس سے بہت زیادہ تیز جوش بمقابلہ اوسکے کہ جو معمولی غذا سے ہوتا ہے پیدا ہوتا ہے +

اسمین قطعی شبہہ نہین ہوسکتا کہ یہی وجہ بچون کی بہت سی بیماریون اور اونکے روزافزون اموات کی ہے بچونکی غذائین اور اور اشیاء کے جو ہر ہی روزافزون معدہ کی بیماریون کا باعث ہین۔ اونسے بچہ کا معدہ پھیل جاتا ہے۔ ہاضمہ ناقص ہوجاتا ہے اور اوس سے نہایت بیچینی پیدا ہوجاتی ہے + دودہ جو موافق ہدایات پروفیسر ساکس لیٹ کے جوش کیا جائے یا صاف کیا ہوا اور جما ہوا دودہ جسکی کہ آجکل پادری صاحبان بہت سفارش کرتے ہین بچون کے واسطے ایسا ہی مضر ہے جیسا کہ دودہ آگ پر جوش کیا ہوا + کیونکہ درحقیقت جس چیز کو کہ ذی علم اطبا جوش دینے کے ذریعہ سے دفع کرنا چاہتے ہین اوسی سے دودہ سریع الہضم ہوتا ہے + جو ہین دودہ

ہاضمہ کی نالی مین پہونچتا ہے اوسمین گرمی آجانی شروع ہوجانی چاہیئے + نیچر مین ہم واقعی یہ کبھی
نہین پاتے کہ دودھ مین قبل اسکے کہ بچہ اوسے پیئے ہوالگتی ہو + دودھ ایک مقوی عرق ہے
اور وہ براہ راست مان کی چھاتی سے بچہ کے جسم مین بلا ہوا لگے ہوئے پہونچنا چاہیئے +
جب ہی کہ دودھ سے ہوا ملتی ہے تو اوسمین ایک قسم کی تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے جسکا
کہ اثر بچہ کے ہاضمہ پر خراب ہوتا ہے + لیکن جبکہ دودھ تازہ ہو تو یہ تبدیلی قابل لحاظ نہین +
مگر ہر حالت مین احتیاط ضروری ہے کیونکہ گاے بھی غالباً فاسد مادہ سے خالی نہوگی +
یہ خیال کرنا محض غلطی ہے کہ ایک موٹی تازی گاے جو جاڑون وگرمیون مین گوشالا مین
بندھی رہتی ہے وہ سب سے عمدہ دودھ دیتی ہے + برخلاف اسکے ایسی گاے کا جسم فاسد
مادہ سے پھولا ہوا ہوتا ہے اور اوسیکے مطابق اوسکے دودھ مین بھی ضرر رسان اثر ہوتا ہے +
سچ تو یہ ہے کہ تمام دنیا کو وہ چیز پینا پڑتی ہے جو فاسد مادہ سے پُر ہوتی ہے
کیونکہ تندرست گائین شایستہ ملکون مین بہت ہی کمیاب ہین + گاے کے دودھ کے
بجاے سب سے بہتر چیز جَو کے آٹے کی لپسی ہوتی ہے + یہ لپسی عمدہ موٹے
بلا خشک کیئے ہوئے۔ مگر تلخ نہو جَو کے آٹے سے بنانی چاہیئے اور چھلنی مین اوسکو چھان
لینا چاہیئے + اوسمین نمک گھی یا شکر ملانا نہین چاہیئے + جَو کا آٹا ہر جگہ تھوڑا بہت
خشک کر لیا جاتا ہے اسوجہ سے کہ وہ فروخت ہونے کے قبل زیادہ عرصہ تک اچھا
رہے + مگر اس سے آٹے مین اوسکے ہضم ہونے کی قابلیت مین کمی ہو جاتی ہے
اور پس وہ بچون کی غذا کے لایق نہین رہتا + جَو کا آٹا خشک کیا ہوا نہونا چاہیئے +
جہان کہ ایسا آٹا دستیاب نہو سکے۔ تو سب سے بہتر یہ ہے کہ چھڑی ہوئی جَو
خرید لی جاوے اور اوسکو جوش دے کر اوسکا مانڈ نکال لینا چاہیئے + اگر یہ بھی
میسر نہو تو چھلکے سمیت جَو لے کر ہاون دستہ مین کچل لیجاوے یا چکی مین دَل
لی جاوے اور پھر مانڈ نکالنے کے لیئے اوسکو جوش دے لیا جاوے + یہ آش
(مانڈ) تمام آشون سے بچّون کے لیئے اچھا ہے لیکن اسمین جَو کے دَلنے کی دقت ہے +
بہر کیف اس بات سے کسیکو بیدل نہونا چاہیئے کیونکہ چند مرتبہ کی آزمایش کے بعد وہ پہلے سے آسان معلوم ہونے لگے گی +

شروع کے چند مہینون مین شیرخوار بچہ کا علاج

مینے اس مضمون پر اور عموماً بچونکی پرورش کے بارہ مین اپنے رسالہ "بچون کی پرورش" نامی مین جسکا ذکر آچکا ہے بہت وضاحت کے ساتھ بحث کی ہے +

یہ نہایت افسوسناک ہے کہ اتنی زیادہ ماؤن کو اپنے بچونکی تعلیم و تربیت بہت تکلیف دہ معلوم ہوتی ہی + لڑکے پڑھتے ہی نہین اور اونکے خیالات ہمیشہ کسی اور چیز پر لگے رہتے ہین - وہ بے تمیز تند خو اور بدمزاج پائے جاتے ہین - اور باوجودان باتونکے بھی اونکے والدین اور اوستاد اونکے تعلیم دینے مین نہایت جانفشانی کرتی ہین + یہ خیال کیاجاتا ہو کہ اس بات کی وجہ کہ تعلیم دینا ایسا مشکل کیون ہوجاتا ہے نہین بتلائی جاسکتی - اور کیونکہ اسکا کوئی سبب دریافت نہین ہوسکتا تو اسکا باعث آخرش زمانہ کا مزاج ہی بتلادیتے ہین اور ذرا اس بات کیطرف توجہ نہین کرتے کہ اسکا کوئی اور ہی سبب ہو + جب کبھی کہ کم سنی کے جسم مین مادہ فاسد ہوتا ہو تو دماغ اور تمام جسم کے فعل پر غیر قدرتی اثر پڑتا ہو اور اوسمین تبدیلی واقع ہوتی ہی + اگر برخلاف اوسکے فاسد مادہ کا بوجھ علیحدہ ہوجاے تو پوری قدرتی حالت تندرستی کی حاصل ہوجاویگی + مینے اپنے مطب مین اکثر دیکھا ہو کہ جن لڑکون کی تربیت بہت ہی خراب ہوئی ہے وہ میرے علاج کے ذریعہ سے غایت درجہ سنجیدہ اور غایت درجہ باتمیز ہوگئے ہین + وہ لڑکے جو قطعاً کچھ نہین پڑھتے تھے - اور گھنٹون آسان سے آسان سبق لیئے ہوئے بیٹھے رہا کرتے تھے - جسم سے فاسد مادہ کے خارج ہوجانے پر اور سے اور ہوگئے + اور وہ پڑھنے اور جلدی سمجھنے کے پھر قابل ہوگئے - سست او کاہل نرہے اور ہر طرح سے اپنے والدین کی خوشی کا باعث بنے + جو شخص یہ جانتا ہو کہ تندرست بچونکی ترتیب دینے مین کیسی خوشی حاصل ہوتی ہے اور اوسمین کسقدر کم تکلیف اور وقت اوٹھانا پڑتی ہے - وہ اپنے اون ابتدائی امور کے حاصل کرنے مین جو ایسی خوشی کے لیئے ضروری ہین یقیناً غفلت نکریگا + یہ جملہ والدین کا پاک فرض ہو کہ وہ میرے طریقہ علاج اور خصوصاً میرے طرز تشخیص سائینس آف فیشیل اکسپریشن کو سیکھین + امر آخرالذکر مین اونکے پاس فوراً اور بلا ذرا سی بھی غلطی کے اپنے بچون مین مادہ فاسد کے ہر ایک قسم کی موجودگی کے دریافت کرنے کا ذریعہ موجود ہے +

ایک نہایت ضروری واہم امر اور ہے جو کسیطرح سے بھی نظرانداز نکرنا چاہیئے + میرا اشارہ آجکل

ط یعنی سائینس آف فیشیل اکسپریشن ۲

کے نوجوانون مین روز افزون خواہش مجامعت اور اوسکے قدرتی نتیجے یعنی جلق سے ہی + یہ ایک افسوس کی بات ہے کہ آجتک اس نوعمری کے گناہ کی اصلیت ٹھیک ٹھیک نہین دریافت ہوئی بخلاف اوسکے لوگ بیہودہ شرم کی وجہ سے غلطی مین پڑکر ایسے معاملات کے تمام تذکرونکو روکتے ہین + یہ بُرائی اس طریقہ سے کبھی دور نہوگی + وہ شخص جو کہ دنیا کو ترقی دینا چاہتا ہے اوسکو دُنیا کی غلطیون کو صاف طور پر ظاہر کرنا پڑے گا + دیہات مین جہان کہ قدرت (نیچر) اور عمل[۵ا] ابتک ساتھ ساتھ چلتے ہین - یہ عرصہ دراز سے جیسے کہ صفحہ ۳۴۸ پر بیان کر آئے ہین جان لیا گیا ہے کہ جانورونمین زیادہ خواہش مجامعت ہونا ایک حالت بیماری کی علامت ہے + آدمی بھی ٹھیک ٹھیک اون ہی آئین قدرت کا تابع ہے - خواہ بعض لوگ اوسکے (انسان کے) قدرت مین ایک مخصوص جگہ رکھنے اور پس اوسکے مخصوص ہی قوانین قدرت کے پابند ہونیکی نسبت کچھ ہی کہین + ٹھیک ٹھیک جیسے کہ جانورونمین بیماری کی حالت (یعنی جسم مین مادہ فاسد کا ہونا) جیسا کہ اوپر ثابت ہوچکا ہی غیر معمولی خواہش مجامعت کو پیدا کرتی ہی - ویسے ہی حالت انسان کی بھی ہی + جلق صاف علامت اس امر کی ہی کہ اعضاء تناسل مین مادہ فاسد بھرا ہوا ہی + اگر یہ فاسد مادہ آہستہ آہستہ جسم سے خارج کردیا جاوے تو غیر معمولی خواہش بھی خودبخود دور ہوجاویگی + بچونکو اپنے اعضاے تناسل سے کھیلنے پر بیت مارنا (جیسے کہ بہت سے والدین مارتے ہین) بالکل بیکار ہے + متواتر کھجلاہٹ دور کرنیکا صرف یہی علاج ہے کہ اُسکا سبب دور کرین یعنی مادہ فاسد کو خارج کرین + اگر بچونکی قوت ارادہ کو تقویت دیکر ہم اُنسے اس بُرائی کو روکوا بھی دیوین تاہم اوسکے واسطے جو اندرونی جبر ہے وہ موجود رہیگا اور اوسوقت تک قایم رہیگا جب تک کہ اوسکا سبب دور نکردیا جاوے + میرے مدت کے تجربہ نے جو مجکو جلق کرنے والونکے علاجمین حاصل ہوا ہے مجھے یقین کامل دلادیا ہے کہ ہمارے فریکشن باتھ اور غیر محرک غذا اور قدرتی طرز معاشرت کے سواے اور کوئی عمدہ علاج اسکا نہین ہے + پس ہمارا طریقہ علاج بچون مین ایک اعلیٰ درجہ کے اخلاق کی ترقی پیدا کرنیکا ایک نہایت عمدہ ذریعہ ہے + اور یہ امر اسقدر بیحد ضروری ہے کہ ہر شخص اس بات کو اپنا فرض مقررہ سمجھے کہ وہ اوسکی سچائی کی نسبت اپنا اطمینان کلّی کرلیوے +

[۵ا] نیچر یعنے قدرت کے قاعدون پر عمل +

رپورٹ ہائے شفایابی وچٹھیات شکریہ

اُن ناظرین کو جوکہ زیادہ دور مقامات مین رہتے ہین۔ اصلی واقعات سے یہ بات دکھلانے کے لیئے کہ کیسے تعجب انگیز کامیاب نتایج میرے طریق علاج کے ذریعہ سے حاصل ہوئی ہین۔ مین اس موقعہ پر زائد از ایک صد سچی رپورٹ ہائے شفایابی وچٹھیات شکریہ جوکہ جملہ قسم کے امراض کے متعلق ہین شایع کرتا ہون + زیادہ حصّہ اِن اسناد کا بالکل بغیر طلب کیئے ہوئے پہونچا ہی + میری خواہش دلی ہی کہ بیمار انسان کے نفع کے لیئے اس نیو سائینس آف ہیلنگ کی سچائیون کے پھیلانے مین یہ چٹھیات شکریہ و رپورٹ ہائے شفایابی اپنا حصّہ لیوین!

نمبر ا نروس ڈیبلٹی (اعصابی کمزوری) نیند کا نہ آنا۔ انتڑیون کی مزمن سوزش۔ سنگ جگر + مسز[۱] آر۔ کو تکلیف اُن کی آنتون مین سوزشِ مزمن کی تھی اور بغیر استعمال ادویات وپچکاری (عمل) کے انکو دست نہین آتا تھا + ساتھ ہی اسی کے انکو سنگ ہائے جگر کی بھی تکلیف تھی + ماہ بماہ اُنکا پیٹ بڑہتا گیا یہان تک کہ اُنکی حالت قابل برداشت نہ رہی + اُنکو گھبراہٹ بہت ہی زیادہ تھی۔ کچھ نیند نہ آتی تھی اور علاوہ بھوک نہ لگنے کے اُنکے جگر کے مقام پر بوجہ سنگ ہائی جگر کے درد کی شکایت تھی + اُن کے حکماء معالج نے سنگ جگر کے لیئے آخری علاج عمل جرّاحی تجویز کیا + لیکن اعمال جرّاحی کی ناکامیابی کے بارہ مین وہ اسقدر زیادہ سُن چکی تھین کہ اس افسوسناک حالت مین وہ مجھ سے امداد کی متلاشی ہوئین +

دو لغایتہ پانچ فریکشن باتھ کا روزانہ لینا۔ ایک یا دو اسٹیم باتھ کا ہر ہفتہ مین لینا اور بغیر گوشت والی غذا۔ یہی پھر میرے یکسان طریق علاج مین آرام کرنیوالے وسائل تھے + اول ہفتہ مین افاقہ آہستگی سے ہوتا رہا + دوسرے ہفتہ مین بھوک۔ دست۔ اور نیند اعتدال پر آگئین

نوٹ ۱ مسز بمعنی میم صاحبہ۔ اور آر۔ انگریزی کا ایک حرف ہی اور اُن میم صاحبہ کے نام کا اول حرف ہی جنکا ذکر اس موقعہ پر کیا گیا ہی + آیندہ دیکھنے مین آویگا کہ عورات ومردون اور مقامات کے پورے نام ظاہر کرنے کی بجائے اُنکا شروع کا ہی حرف تحریر کیا گیا ہی + آیندہ مسٹر بمعنے صاحب اور مسز بمعنی میم صاحبہ۔ اور مس بمعنی کنواری لڑکی جہان کہین کہ یہ الفاظ واقع ہون سمجھنا چاہیئے +

تیسرے ہفتہ مین اعصابی خرابی جاتی رہی + چوتھے ہفتہ مین خاص بات یہ ہوئی کہ بہت زیادہ مقدار مین بہت ہی خراب بدبودار سیاہ رنگ کا (سڑا ہوا) ایسا پاخانہ جیساکہ پیچش مین ہوا کرتا ہی آیا + اس عرصہ مین جسم کا بوجہ تیس پونڈ (۱۵ آثار پختہ) گھٹ گیا اور بیپڑو جوکہ پیشتر بہت ہی بڑا تھا اب صحیح حالت پر آگیا + پانچ ہفتہ بعد سنگ ہائے جگر گھلنے لگے اور پیشاب مین صاف صاف بشکل ریزہ نظر آتے تھے + سات ہفتہ مین مریض کو شفا ہوگیی +

نمبر ۲ پھیپھڑی کی سوزش - سرد پاؤن - معدے کی خرابی - مرض جگر - فیرنجائٹس یعنی فیرنگس کی سوزش +
مسٹر ایچ متوطن ایل عمر ۲۷ سال نے امراض مذکورہ مین میرے طریق علاج کا استعمال کیا - فرکشن ہپ باتھ پر خاص توجہ کری اور بعد کو فرکشن سٹز باتھ وغیرہ غیر محرک غذا استعمال کرین + آرام بہت ہی جلد ہونے لگا + ہاضمہ کو اور معدہ کی شکایت کو دوسرے ہی دن افاقہ ہوا جسکی وجہ سے کہ دیگر شکایات مین بعد کے دنون مین برابر افاقہ ہوتا رہا - تین ہفتہ کے بعد مریض کی تمام بیماریون کو شفا ہوگیی اور اُس کو سب سے زیادہ تعجب اس بات کا ہوا کہ اُس کے پاؤن نے پھر اپنی صحت کی گرمی کی حالت بغیر کسی مقامی علاج کیے ہوئے حاصل کرلی +

نمبر ۳ سرطان - برازیل کا رہنے والا ایک شخص عمر ۲۵ سال ایسے سرطانی پھوڑون مین مبتلا تھا جوکہ آٹھ سال سے بڑھتے چلے جاتے تھے اور اب گردن سے پیٹ تک پھیل گئے تھے + کھانا کھانیکے بعد اُنمین سے ہمیشہ خون نکلتا تھا - اور مریض کے حلق سے ایسی سخت بدبو نکلتی تھی کہ اُسکے پاس کوئی نہین آسکتا تھا + ایسی حالتمین یہ کوئی بڑے تعجب کی بات نہتی کہ مریض ہر وقت خودکشی کے خیال مین گرفتار رہتا تھا +
اُس مریض نے اپنے چند واقفکارون کی ہمت دلانیکی وجہ سے جنکو کہ میرے طریق علاج سے آرام ہوا تھا اس علاج کی بھی آزمایش کا مصمم ارادہ کیا + شروع کے تین ماہ مین جب جبکہ سرطانی گرہان دردکرکے منتشر ہوتی گئین اُسکی حالت زیادہ خراب ہوتی ہوئی معلوم ہوئی + باوجود اسکے اُسنے استقلال رکھا اور آخرکار اپنی حالت مین ترقی دیکھی + ایک سال کے اختتام پر وہ نوجوان شخص پھر اچھا ہوگیا + اسوقت ایک مضبوط - خوش مزاج اور اس نیو سائینس آف ہیلنگ کے لیئے راستہ تبلانے والا سرگرم شخص ہوگیا ہی +

نمبر ۴ یرقان - کمزوری - مختلف قسم کے درد سر ۱۸۹۱ء کے موسم بہار مین مسز بائل سا کن لیپزگ کی دختر نوجوان نے بڑی سُستی بکام سے بے رغبتی - عام کمزوری - درد سر - تقہ مختصر طبیعت کے تمام تر خراب ہونیکی شکایت کری + چند دنون بعد آنکھ کی سفیدی زرد ہوگیی اور مرض کا یہ رنگ جلدی ہی تمام چہرہ اور گردن پر اور بالآخر تمام جسم پر پھیل گیا + اُسکی ساتھ یہ بات بھی عیان تھی کہ وہ لڑکی ایک اونچے درجہ کے بخار مین

رپورٹ ہاے شفایابی و چٹھیات شکریہ

مبتلا ہی - جو کہ پیڑو سے شروع ہوکر تمام جسم مین پھیل گیا ہی اور بہر صورت اُسنے اپنا اظہار باہر کی جانب سر مین مطابق کاردوائی سٹرن یا جوش کے جو اُسمین ہی کیا ہی + غیر محرک غذا کا استعمال و تین فریکشن باتھ کا سٹرے ہوئے مادہ کے نکالنے کے لیئے روزانہ لینا ہی علاج تجویز کیا گیا + دو ہفتے مین یرقان کو بالکل شفا ہوگئی +

نمبر ۵ ہڈی کے اوپر کی گمڑیان - مسٹر ایچ ساکن ڈبلیو کو عارضہ ہڈی پر اسکو زائل کرنیوالے دانون کے نکل آنے کا تھا - اسکا علاج الوپیتھک طریق پر آیوڈو فارم - کاربولک ایسڈ - کروسیو سبلیمیٹ وغیرہ سے زائد از نو مہینہ تک بغیر کامیابی کے کیا گیا تھا + دونون ٹانگون پر کئی بار عمل جراحی ہو چکا تھا اور ہڈی کے کئی ٹکڑے کاٹ کر علیحدہ کئے جا چکے تھے + اس مقامی علاج کے کرنے سے مریض کی حالت ایسی خراب ہوگئی تھی کہ وہ اب بالکل نہ چل سکتا تھا + ایسی حالت مین اس مریض کا علاج مین نے اپنے ہاتھ مین لیا + تین ماہ مین ٹانگون کے زخم اچھے ہوگئے اور اسفنج کے مانند اور پھولی ہوئی ہڈیان - سخت اور پتلی ہوگئین + مریض جلد پھر چلنے پھرنے کے قابل ہوگیا اور تین ماہ مین وہ یہ کہہ سکا کہ اُسکو شفائے کلّی ہوگئی ہی +

نمبر ۶ عرق النساء - لنجاپن - لنگڑاپن - ایک لڑکا عمر ۱۲ سال مسمی آسوالڈ زیڈ ساکن کے بعد مبتلا ہونے سخت سردی مین جسکے ساتھ کہ کھانسی بھی تھی - مرض عرق النساء مین بیمار ہوا + مختلف حکما کے غیر قدرتی علاج با دویات و گھٹنے بڑہنے والے پلنگ وغیرہ کے علاج سے اُسکی بیماری اسقدر خراب ہوگئی تھی کہ اس غریب بچہ کا کولہا بالکل سخت اور نہ جنبش کرنیوالا ہوگیا اور اسنے اُسکو بالکل لنگڑا کر دیا + داہنی ٹانگ بمقابلہ بائین کے زیادہ پتلی تھی اور کمتر بڑہی تھی +

سخت اور معذور ٹانگ کا مین نے کوئی مقامی علاج نہین کیا بلکہ خاص شفا بخشنے والی فریکشن باتھ اور غیر محرک غذا کا استعمال تجویز کیا + اس علاج کی نتائج جلد معلوم ہوئی + پندرہ روز مین بغیر گھوڑیون یا چھڑیون کی امداد کے وہ چلنے پھرنے کے قابل ہوگیا + ایک ماہ مین اُسکا سخت کولہا پھر اوسط درجہ ملایم ہوگیا اور لنجے پن کا تمام نشان جاتا رہا + یہ ٹانگ ایسی ہی آسانی سے ہلائی جا سکتی تھی جیسے کہ بائین + چھ ماہ مین ٹانگ اور پانوٴن کے وہ حصے جو کہ بڑہنے سے رہ گئے تھے پھر پوری صحیح حالت پر آگئے +

نمبر ۷ عام کمزوری - دردہائے کمر - سرد ہاتھ اور پیر - آسانی کیساتھ زنابیدگی - کمی خون - مسز - ای ساکن ڈبلیو زد - پی ایک پوری سلسلہ امراض مین مبتلا تھی - اور حاملہ بھی تھی + ڈاکٹر لوگ اُسکی کچھ بھی امداد نہ کر سکے تھے اور پس اُسنے اپنی آخری امید میرے طریق علاج پر قایم کری + مین نے ایک ہپ باتھ اور دو فریکشن سٹز باتھ ہر روز لینا اور اُسکے بعد اپنی بستر مین دوپٹے مین گرم کر لینا اُسکے لیئے بتلایا + علاوہ اسکے سادی سی سادی غیر محرک غذا بتلادی + چھ ماہ بعد مسز - ای پھر میری پاس آئی اور مجھسے

حسب ذیل رپورٹ دی (اُس نے کہا) کہ اُس نے میری ہدایات پر شروع عمل کیا تھا اور ایک ہفتہ کے اندر ہی تندرستی مین ترقی معلوم ہوئی۔ اور یہ ترقی بڑھتی گئی جسقدر کہ زیادہ دنون تک یہ علاج اُسے جاری رکھا + ایک ماہ گذرا کہ اُسکے ایک بچہ پیدا ہوا اور دائی کو اسمین تعجب ہوا کہ اس مرتبہ کی زایدگی مین اُسکو سب مرتبہ سے زیادہ آسانی ہوئی + پیشتر کے موقعون پر لچھڑی کے خارج ہونے مین ہمیشہ تکلیف ہوا کرتی تھی۔ اسکے خارج ہونے کے وقت ہمیشہ بہت گاڑہا اور سڑا ہوا خون جایا کرتا تھا۔ اس مرتبہ کوئی دقّت نہ ہوئی + بچّہ بھی پورا تندرست تھا + پیشتر اُس کے بچّہ کے لیئے کافی دودہ نہ ہوتا تھا۔ اس مرتبہ دودہ اُسکے کافی موجود تھا + پہلے سے اُس کی بھوک بھی زیادہ بہتر تھی + اُس نے صاف طور سے یہ دیکھ لیا کہ یہ طریقہ زندگی محض زیادہ سادہ ہی نہ تھا بلکہ معمولی طریقہ سے بہت زیادہ تندرستی دینے والا بھی تھا +

نمبر ۸ گلٹی کا پھوڑا + ایک لڑکی مسماۃ اے۔ کے عمر ۹ سالہ کے بایئن جانب گردن کے ایک گلٹی مین ورم آگیا یہ کچھ عرصہ مین بڑے انڈے کے برابر بڑھ کر ہو گئی + مین نے روزانہ ہپ اور سٹز باتھز ہر ایک قریب آدھ گھنٹہ تک لینا بتلا دیئے۔ نیز جزوی اسٹیم باتھز ہر ہفتہ مین دوبار + اسیطور سے مین نے مناسب غذا بھی تجویز کر دی + اولاً پھوڑے کا رنگ بڑا سرخ تھا کچھ عرصہ بعد نیلگون ہو گیا + بعد اس کے علاج کوئی تین ہفتہ تک جاری رہا ہوا اُس بچّہ کو اسٹیم باتھز (بھاپ کے غسل) ناگوار معلوم ہوئے۔ اُسکا سر چونکہ پھوڑے کی وجہ سے ایک جانب کو جھک گیا تھا پس اُسکو وہ حرکت نہ دیسکتی تھی + بجائے اسٹیم باتھز کے گرم پانی کی گدّیون کا استعمال کیا گیا۔ پانی اُسیقدر گرم استعمال کیا گیا جسقدر کہ کھال برداشت کر سکتی تھی + مادّہ ناقص کی نقل و حرکت اب بہت صاف طریقہ مین معلوم ہو سکتی تھی کیونکہ پیپ کھال مین کو رِسی تھی اور اُس کپڑے مین جو کہ گردن کے گرد لپٹا ہوا تھا لگ گئی تھی حالانکہ اس جگہ کوئی سوراخ کھلا ہوا نہ تھا + آخرش دو چھوٹے چھوٹے سوراخ تقریباً مٹر کے دانہ کے برابر نمودار ہوئے اور اُن مین سے کچھ مقدار پیپ کی خارج ہوئی + پھوڑا اُسمین اب تیزی کیساتھ کم ہو گیا لیکن ایک دوسرا اور ہو گیا + مگر آخرالذکر بعد خارج کرنے اپنے مواد کے۔ اُن سوراخون کے ذریعہ جو کہ پہلے پھوڑے نے بنائے تھے۔ جلد ہی غائب ہو گیا + ایک ہفتہ مین مرض اسقدر اچھا ہو گیا تھا کہ بچّہ مدرسہ کو پھر جا سکا + پانچ ہفتہ مین تمام شکایات رفع ہو گیئن اور سر اور گردن کو پھر آزادی کے ساتھ حرکت دیجا سکتی تھی +

اس تمام ایّام مین اُس لڑکی کو مشکل سے ہی کوئی درد معلوم ہوا ہوگا۔ ایک تو جزوی اسٹیم باتھز اور گرم گدّیون کی وجہ سے اور دوسرے فریکشن سٹز باتھز کی وجہ سے یہ (درد) روک دیا گیا تھا + کوئی داغ باقی نہ رہے تھے +

نمبر ۹ سرطان پستان و سرطان بینی (ناک) مسز ایس قصبہ رڈونسٹر متعلق شہر لیپزگ کے ایک قصائی کی عورت نے ہر ایک دوا کا استعمال اپنے سخت مرض سرطان پستان و سرطان بینی کی حالت مین کیا تھا۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوا +

رپورٹ ہائے شفایابی و چٹھیات شکریہ

ایک روز کسی شخص نے اُسکی توجہ میرے طریق علاج کی طرف دلائی اور اُسنے اپنی خواہش ظاہر کی کہ مین اُسے دیکھون + اُسکی درخواست کی موافق مین گیا اور اُس عورت کو ایک حالت لاچاری مین پایا + پستان کے اوپر ایک گہرا زخم تھا جس سے کہ بدبو نکلتی تھی اور جو کہ اندر ہی اندر کاٹتا چلا جاتا تھا۔ اور اسقدر بڑا تھا کہ ہاتھ سی مشکل سے ہی ڈہکا جا سکتا تھا + نصف ناک ضائع ہو چکی تھی اور اُسکی پیشانی پر دو بڑی و سُرخ رسولیان ہو گئی تھین جو کہ پھوٹنے کے قریب تھین + امتحان کرنیکے بعد علاج کی بارہ مین ضروری ہدایات فوراً بتلا دین جو کہ بہت ہی کامیاب ثابت ہوئین + اول پیشانی کی رسولیان رفع ہو گئین۔ بعد اُسکے پستان کو آرام ہوا۔ اور آخرش ناک کو + چند ماہ علاج کرنیکے بعد جبکہ مریضہ اپنی حالت مین ترقی کرنے کی رپورٹ مجھے دینے آئی تو اُسوقت بھی اُسکی صورت بہت ہی تکلیف سے بھری ہوئی تھی + آجکل وہ پھر ایک شائستہ بلکہ یون کہہ سکتے ہین کہ خوبصورت عورت ہو گئی ہے + اور یہ جادو (کیونکہ اُن تمام لوگون کو جنہون نے کہ اس مریضہ کو مرض کے بہت ہی خراب زمانہ مین دیکھا تھا یہ ایسا ہی معلوم بھی ہوا ہوگا) محض بذریعہ قدرتی غذا۔ ہپ اور سٹز باتھز اور خوب کھلکر پسینہ آنے سے (بغیر کسی قسم کے مقامی علاج خواہ پستان۔ ناک یا پیشانی کے) عمل مین آیا +

میری بتلائی ہوئے علاج کو باقاعدہ کرنے سے مسنز۔ ایس کو کم از نو ماہ مین اُنکے مرض سے نجات ملی +

نمبر ۱۰ ٹانگون پر کشادہ زخم + مسٹر۔ الف۔ برازیل کے ایک مدرس نے مجھے اُس تعجب خیز کامیابی کا ذکر لکھا ہے جو کہ اُنکو میری طریق علاج مین حاصل ہوئی ہے + سات سال سے ٹانگون پر کشادہ زخمون مین وہ مبتلا ہو رہے تھے اور کبھی ایک ڈاکٹر کے پاس۔ اور پھر دوسرے ڈاکٹر کے پاس جا چکے تھے + اُسکی بڑی محنت کی کمائی دوا سازون کے حساب کتاب مین جلدی سے ختم ہوتی جاتی تھی۔ تو بھی اُسکے زخم ہمیشہ بڑہتے تھے اور زیادہ تکلیف دہ ہوتے تھے + وہ خوفناک تکالیف جو کہ اُسکو سہنا پڑتی تھین اکثر اُسکو کام کرنیکا بالکل ناقابل کر دیتی تھین اتفاقیہ اُسکی قبضہ مین میری کتاب "دی نیو سائنس آف ہیلنگ" کی ایک جلد آگئی اور بعد مطالعہ کرنے کے اُس نے ارادہ مصمم کیا کہ میری طریق علاج کی آزمایش کرے + اُسنے صرف ہپ باتھز لیئے اور قریب ایک سال کے بعد وہ بالکل اچھا ہو گیا + بذریعہ فریکشن سٹز باتھز کے وہ غالباً اس سے جلد اچھا ہو گیا ہوتا +

مریض نے اپنے شفا پانے کے حال کو پورٹ الجیر کے ایک جرمن اخبار مین شائع کیا +

نمبر ۱۱ مثانہ اور گردون کا مرض۔ استسقا۔ مرض جگر + مسنز۔ بی ساکن پی رسون سے مثانہ اور گُردون کی مرض مین مبتلا ہو رہی تھی۔ مروجہ علاج صادق نے یہ ہی نہین کہ کوئی صورت افاقہ نہین پیدا کی بلکہ استسقا کے ہونیکو بھی نہ روکا + مسنز۔ بی نے اسوقت میرے طریق علاج کی آزمایش کرنے کا ارادہ کر لیا + مین نے اُسکے لیئے دو ہپ باتھز اور ایک فریکشن سٹز باتھ ہمراہ قدرتی غذا (مگر اُسمین شوربہ شامل نہ تھے) روزانہ لینا تجویز کیا +

کرانی بس جلد شروع ہوگئی۔ اور مریضہ کو ہفتون تک بھوک لگی + اُسکی ہمت جاتی رہی اور اگر اُسکی لڑکی نے اُسکو اس علاج کے جاری رکھنے پر آمادہ نہ کیا ہوتا تو اُس نے اس علاج کو چھوڑ دیا ہوتا + بجائی ہپ باتھ کے فریکشن سٹز باتھز بھی تجویز کیئے گئے تاکہ شفا جلد عمل مین آوے + استسقا۔ امراض گردہ۔ امراض جگر رفتہ رفتہ دور ہوگئی + تھوڑا عرصہ ہوا کہ مسیز۔ بی نے پوری شفایابی کے بعد اپنے تئین اس حالتمین پیش کیا کہ کوئی شخص یہ خیال بھی نہ کریگا کہ وہ پہلے کسقدر زیادہ بیمار ہوگئی تھی +

نمبر ۱۲۔ امراض قلب۔ آنکھون کے آگے سیاہ داغون کا نظر آنا + ایک بہت ہی ناگوار مرض وہ خرابی ہے جسمین کہ آنکھون کے سامنے سیاہ داغ اُڑتے نظر آتے ہین حالانکہ کوئی بھی بیرونی چیز وہان موجود نہین ہوتی ہے + یہ مرض غیر اشیا کی وجہ سے ہوا کرتا ہے۔ اجزائے خانہ دار آنکھ کی رطوبت زجاجیہ مین جمع ہوجاتی ہین اور آنکھ کے طبقہ مشبکیہ پر چھوٹے چھوٹے عکس ڈالتے ہین + یہ ظاہر ہے کہ جسم کی صفائی کرنیسے یہ اشیائے غیر بھی رفع ہوجائینگی + اسکی صداقت مسٹر ایف۔ ایچ مختار (سالی سٹیبر) مقیم پی کی حالت سے ہوتی ہے جس نے کہ مجھ سے رپورٹ کری کہ دوران علاج مین جو کہ اُسنے ابتدا ایک قدیم گہری بیماری دل سے آرام کرنیکے لیے شروع کیا تھا اُسکا سیاہ داغون کے دیکھنے کا مرض بھی دور ہوگیا +

نمبر ۱۳۔ مزمن اسہال۔ پیچش + مسز ڈبلیو ایک امریکن لیڈی نے پیچش و اسہال مزمن کی شکایت کری جو کہ چار سال سے چلی آتی تھی + وے علاج جو کہ اُسکے بہت سے حکما کی صلاح سے کرے گئے تھے بالکل بے اثر ثابت ہوئے تھے +

مین نے اُس کی حالت کیموافق سریع الہضم غذا۔ ٹھنڈک پہونچانے والے غسل تین بار روزانہ۔ اور تین اسٹیم باتھ ہر ہفتہ مین لینے تجویز کیئے + تین ہفتہ علاج کے بعد اُس کی شکایت بالکل رفع ہوگئی +

نمبر ۱۴۔ مرض جگر۔ بڑی آنت کی سوزش۔ تلوون کا پسیجنا۔ سوزش معدہ + عرصہ سے مسٹر ایم ساکن ڈی۔ بڑی آنت کی سوزش مین مبتلا تھے جو کہ مزمن ہوگئی تھی اور ایک سخت مرض پیدا کر دیا تھا + برسون سے مریض ایلوپیتھک علاج۔ بغیر کسی دوا سے کچھ نفع حاصل کیئے ہوئے کر رہا تھا + شروع ماہ ستمبر مین مریض نے میرے طریق علاج کا استعمال شروع کیا + نتیجہ تمام امید سے بڑھ گذر گیا + سوزش معدہ جسکی کہ اُسکو ساتھ ہی مین شکایت تھی چندہی دن مین دور ہوگئی۔ اول ہفتہ کے اندر ہاضمہ درست ہوگیا + مادہ ناقص جو کہ برسون سے اُسکے جسم مین جمع ہو رہا تھا جلد خارج ہونے لگا اور اُس کی حالت ہر ہفتہ ترقی کرتی رہی + دو ماہ مین جبکہ اُس کا وزن پندرہ پونڈ گھٹ گیا تھا مسٹر ایم کو پوری شفا حاصل ہوگئی + اور پسیجنے والے ناگوار بو کے پیر پھر صحیح حالت مین آگئے +

رپورٹ ہائے شفایابی اور چٹھیات شکریہ

نمبر ۵ ریڑھ کے بانس کا زایل ہونا + مسٹر ایم - شہر ان کا کمپوزیٹر (چھاپہ خانہ میں حروف جمانیوالا)

حرام مغز کے زایل ہونیکے مرض مین مبتلا تھا جسکو کہ لپزگ یونیورسٹی کلینک کے حکمانے لاعلاج تجویز کر دیا تھا + مذکورہ بالا شفاخانہ مین مسٹر ایم کا علاج بغیر کچھ بھی نفع بخشنے کے قریب ایک سال تک کیا گیا تھا + بیچارہ کی حالت بہت ہی افسوسناک تھی - اُسکے پاس کچھ بھی ذریعہ گذراوقات نہ تھا - اُسکے رشتہ داران اُسکی پرورش کرتے تھے + اسپر طرفہ یہ کہ ڈاکٹرون کی رائے نے اُسکی حالت مین بہتری ہونیکی امید کو اُس سے بالکل دور کر دیا تھا + خوش قسمتی سے اُس نے میرے طریق علاج سے شفایاب ہونے کا ذکر سنا - اور اس ہیوسا بلنس آف ہیلنگ سے علاج کرنیکی اُسنے اپنے دل مین ٹھان لی + باوجود قوت بخش غذاؤن کے جو کہ اُس کے لیئے تجویز کیگئی تھین اور جہان تک ہوسکا تھا اُسکو ملی بھی تھین - وہ شخص بہت ہی کمزوری کی حالت مین میرے پاس دو لکڑیون کی مدد سے لنگڑاتا ہوا آیا + امتحان کرنے سے معلوم ہوا کہ وہ پشت کی جانب کے بار مادّہ فاسد مین مبتلا ہو رہا ہی - جسکے ساتھ مین کہ اونچے درجہ کا اندرونی بخار لگا ہوا ہی +

مین نے اولاً ۸۶ تا ۷۰ درجہ فہرن ہایٹ کی حرارت کے پانی مین ہپ باتھ ہمراہ سٹز باتھ کے باری باری سے لینا مبتلائے آخر الذکر (یعنی سٹز باتھ) ایک ایک گھنٹہ تک کے لیئے + بغیر گوشت کی غذا تجویز کیگئی - بریک فاسٹ (ناشتہ) اور چار کے وقت پھل اور مع چوکر کے آٹے کی روٹی - اور حاضری کلان کے لیے ترکاریان + ہر تیسرے یا چوتھے ہفتہ مین پیڑو کے لیئے ایک بھاپ کا غسل بھی ضروری ہوا - تاکہ مریض کو غسل لینے کیحالت مین کمر کے بل نہ لیٹنا پڑے +

تین ماہ مین مسٹر ایم اچھی طرح سے چلنے لگا اور چھ مہینہ مین بغیر چھڑی کی مدد کے چل سکا - اُسکی پشت سے مادّہ فاسد کا بار اسقدر رفع ہو گیا تھا کہ وہ سبک کامون کو پھر کر سکا اور مین اُسکو اپنے کارخانہ سے چلے جانے کی اجازت دیسکا +

نمبر ۶ حیض کی بڑی خرابی - رحم سے خون کا سیلان + مسز ڈبلیو سکنہ شہر لپزگ

آٹھ سال سے بیقاعدہ حیض ہونیکی خرابی مین مبتلا رہی تھی - حیض بعض اوقات بالکل ہی غایب ہو جاتے تھے + بعض اوقات بہت زیادہ خون خارج ہو جاتا تھا جس سے کہ اُسکی قوت بالکل صلب ہو جاتی تھی + اول اُسنے لپزگ شہر کے ایک حکیم یعنی ڈاکٹر ایس سے مشورہ لیا تھا جس نے کہ اُسکا علاج ایک عرصہ دراز تک کیا تھا مگر کچھ بھی کامیابی نہ ہوئی تھی + کینپرگ شہر کے زنانہ شفاخانہ مین جو اُسکا مقامی علاج ناگوار کیا گیا وہ بھی ناکامیاب ثابت ہوا + مین نے اُسکو فرکیشن سٹز باتھ روزانہ لینے کی ہدایت کی - نیز معمولی غذائے غیر محرک کا استعمال + نتیجہ تعجب خیز ہوا + تھوڑے ہی عرصہ مین مسز ڈبلیو محض سیلان خون سے ہی پوری طور سے بری نہین ہو گئی

بلکہ اس سادہ اور سستے علاج کو چند ماہ جاری رکھنے کے بعد اُسکا اجرا حیض بھی پورے طور سے پھر باقاعدہ ہوگیا اور اُس کی جسمانی قوت بھی جو کہ بالکل صلب ہوگئی تھی پھر واپس آگئی +

نمبر ١٧- اری سپلس یعنی سُرخ بادہ + ایک عورت نے جو کہ چہرہ کی سخت اری سپلس کے مرض مین مبتلا ہو رہی تھی ایک مرتبہ مجھسے مشورہ لیا + میری دیگر ہدایات پر چلنے کی علاوہ فرکشن باتھ بھی لینا پڑے جو کہ ٹھیک ٹھیک مریضہ کی حالت کے موافق تجویز کیے گئے تھے + جسوقت کہ بخار اور چہرہ کی سوزش بہت زیادہ بڑھ جاتی تھی تو فرکشن باتھ دو دو گھنٹہ تک لینا پڑتا تھا جسمین کہ پانی کا تبادلہ نصف نصف گھنٹہ بعد اس غرض سے کر دیا جاتا تھا کہ بخار کی گرمی کو کم کرے + اسی کے ساتھ سر کے لیے اسٹیم باتھ ایک یا دو مرتبہ روزانہ اور اُسکے بعد فوراً ہی فرکشن سٹز باتھ لیے جاتے تھے اور اُنسے ہمیشہ مریضہ کو بڑا چین پڑتا تھا - ایک ہفتہ سے کم مین ہی مرض بالکل اچھا ہوگیا اور وہ عورت پیشتر سے اب زیادہ تندرست اور زیادہ تروتازہ معلوم ہونے لگی +

نمبر ١٨ ایھتیلی نما سولی. کانون کی جھنجھناہٹ + مسز ال سکنہ جی - زید کے بائین کان کے نیچے ایک ایھتیلی نما رسولی قد مین اخروٹ کے برابر موجود تھی - اور اسی کی وجہ سے اُسکے بائین کان مین جھنجھناہٹ موجود تھی + تین سال تک ہر ایک قسم کے علاج کا استعمال وہ کرتی رہی تھی - مگر بغیر کامیابی حاصل کئے + وہ اپنے دلکو عمل جراحی کرانے کے لیے آمادہ نہ کر سکی جسکی نسبت کہ رائے اُسکے فیملی ڈاکٹر کی ہوئی تھی کہ وہ کرا لے - اور پس وہ میرے پاس آئی + اس موقعہ پر بھی شفا دینے والے وسایل صرف یہی تھے یعنی فرکشن باتھ + قدرتی غذا اور تندرستی بخش طرز بسر اوقات + شروع کے چند ہی غسلون کے بعد کانون کی جھنجھناہٹ بند ہو گئی - اور ایھتیلی نما سولی کو چھ ہفتہ مین آرام ہو گیا +

نمبر ١٩ اسائی کوسس یعنی ٹھوڑی پر کھجلی یا داڑھی ہو جانا - ریڑھ کا عصبی درد + مسٹر ایچ. برسون سے مرض اول الذکر مین مبتلا ہو رہے تھے + ڈاڑھی کے مقام پر کل جگہ سرخ گہری رنگ کی ہو گئی تھی اور پپڑی سے اور دانون سے بالکل بھر گئی تھی + مریض نے تمام ادویات کی جو کہ ایلوپیتھی اور ہومیوپیتھی علاج مین اسکی ہو سکتی ہین - آزمایش کر لی تھی اور قدیم نیچر کیور طریق علاج کا بھی استعمال کیا تھا - مگر کامیابی نہ ہوئی تھی +

اپنے نئے طریقہ تشخیص کے ذریعہ سے مین نے دریافت کر لیا کہ پشت کی جانب بار مادہ فاسد کی وجہ سے سائی کوسس ہوئی تھی + اور یہ تحقیق ہے کہ مریض چند سال تک درد ہائے کمر مین مبتلا رہا تھا + بار مادہ فاسد کی خاصیت کے باعث سے شفا بہت آہستگی سے عمل مین آئی + اس شخص کے علاج مین بھی آرام کرنیکے وسایل حسب ذیل تھے یعنی کئی فرکشن باتھ روزانہ - مناسب غذا - اور ہفتہ وار اسٹیم باتھ + انس ذریعہ سے مریض کا مرض پانچ مہینہ مین صحت پا گیا +

نمبر ٢٠ ضعف باہ - نامردی + مسٹر جی ساکن مقام ایس بالکل نامرد تھے + تمام علاج جنکی کہ آزمایش کیگئی تھی بیکار ہوئے + میرے طریق علاج سے جسکا استعمال کہ اُسنے اپنے گھر پر ہی کیا اور جسمین کہ فرکشن ہپ باتھ اور فرکشن سٹز باتھ باری باری سے لینے بتلائے گئے تھے اور غیر گوشت کی غذا کا استعمال کرنا تھا - اُسکے مرض کو چھ ہفتہ مین کامل آرام ہو گیا +

رپورٹ ہائے شفایابی و چھٹیات شکریہ

نمبر ۲۱- بچون کا قبض + پادری سٹر کیو کا شیر خوار بچہ (عمر ۶ چھ ماہ) سخت قبض مین مبتلا ہو رہا تھا جوکہ بہت سی ادویات کے استعمال سے رفع نہ ہوا تھا + بچہ کی پرورش دودھ پر کرتے تھے جوکہ تین بار جوش دیا جاتا تھا - بچہ کا جسم فارن ہیٹ سے پر ہو گیا تھا اور اسوجہ سے اُسکو حرارت بھی رہتی تھی اور تشنج ہوتا تھا جس نے کہ اُسکو بہت کمزور کر دیا تھا + تشنج کے لیے ڈاکٹر نے سر د پانی کی گدیان بتلائی تھین جوکہ دو دو گھنٹہ مین تبدیل کر دی جاتی تھین + درحقیقت یہ بالکل ناکافی تھا اور بچہ کو ایکدن تو بارہ مرتبہ تشنج کا دورہ ہوا + اسوقت اُسکے باپ کو گدیون کے ہر پندرہ منٹ مین تبدیل کرنیکا خیال گذرا + نتیجہ تعجب انگیز ہوا تشنج رفع ہو گیا +

لیکن قبض کا سبب ابھی دور نہین ہوا تھا + اُس بچہ کے باپ نے میری کتاب دی نیو سائنس آف ہیلنگ کو پڑھا اور فوراً اُس شیر خوار بچہ کو ۲ دو ہپ باتھ روزانہ دینا شروع کر دیئے - حالانکہ پانی بہت گرم لیا گیا ۸۰ تا ۹۲ درجہ فہرن ہائٹ کی حرارت کا) + پس اُسکا اثر آہستہ آہستہ ہوا + اور صرف ۵ پانچ ہفتہ کے بعد اُس بچہ کا ہاضمہ پھر صحیح ہو گیا + لیکن اس درمیان مین غذا بھی تبدیل کر دی گئی تھی - بچہ کو اب بغیر جوش کیا ہوا دودھ اور جی کے آٹے کی لیپسی دیجاتی تھی جن سے کہ اب اُسکی پرورش جلد ہوئی + بچہ خوش و خورم بھی ہو گیا حالانکہ وہ پیشتر کمزور اور بیمار رہتا تھا +

نمبر ۲۲- گلٹی کی رسولی - آسان زائیدگی + مسز ایم کی گردن پر گلٹی کی رسولیان موجود تھین اور اُنکو ڈھکنے کے لیئے ہمیشہ گردن پر رومال باندھا جایا کرتا تھا + اُس نے میری علاج کو شروع کیا اور بہت استقلال کیساتھ جاری رکھا + سخت رسولیان جلد ملایم ہو گیئن اور قد مین کم ہو گیئن اور مریضہ کی تمام تر حالت اب بہت عمدہ تھی +

یہ بات کہ اُسکی تندرستی کسقدر عمدہ ہو گئی تھی مسز ایم اپنے دوسرے بار کے ایام ولادت مین دیکھ سکین + اُسکا ساتوان بچہ پیدا ہوا - اور اُسے اپنی آسان زائیدگی پر کچھ کم تعجب نہین ہوا + اس دنیا مین یہ بچہ صرف تین بار دردزہ ہونیکے بعد داخل ہوا تھا + بچہ ضرور چھوٹا تھا مگر بناوٹ مین عمدہ تھا - اور چونکہ اُسکو کٹھری سے ۲ دو گھنٹہ تک علیحدہ نہین کیا گیا تھا - اُسکا سُرخ رنگ بنا رہا - حالانکہ اسکے پیشتر کے تمام بچے بعد پیدا ہونیکے جلد ہی زرد ہو گئے تھے +

مسز ایم نے اپنے ایام حمل مین کسی قسم کا گوشت نہین کھایا تھا - اور اُسکو بہت ہی خوش کرنیوالا تعجب یہ ہوا کہ وہ ۳ تین ماہ تک اُس بچہ کو اپنی چھاتی سے دودھ پلا سکی جو بات کہ اس کے قبل وہ ذرا بھی کبھی کرنے کے قابل نہ ہوئی تھی +

نمبر ۲۳- عرق النساء + چندسال گذرے کہ مجھے ایک حکیم نے بلایا جو کہ عرق النساء مین مبتلا ہو رہا تھا - جوکہ ادویات کے

ذریعہ تمام علاج کرنے پر بھی زیادہ زیادہ خراب ہوتا گیا + آخرش یہ اسقدر بڑھا کہ مریض نہ تو کھڑا ہو سکتا تھا نہ لیٹ سکتا تھا اور بس دن رات بستر پر ہی سہارا لگائے رہتا تھا + یہ اُس ڈاکٹر کو دو فرکیشن ہپ باتھ روزانہ اور ایک اسٹیم باتھ ایک دن چھوڑ کر لینا بتلایا + چوتھے ہی دن تبدیر غسل دینیوالے ملازم نے ڈاکٹر بی کی حالت مین ایک قسم کی ترقی دیکھنی کا ذکر کیا اور کہا کہ مریض کچھ تھوڑا چل سکتا تھا + ایک ہفتہ مین ہی فائدہ اسقدر ہوگیا تھا کہ بغیر میری امداد کے بھی علاج جاری رکھا جا سکے + چار ہفتہ مین وہ شکایت رفع ہوگئی +

نمبر ۲۴ - ڈفتھیریا - اسکارلٹ فیور یعنی سُرخ بُخار + کچھ عرصہ ہوا کہ مجھے ایک مسٹر ایس کے یہان بُلایا گیا جنکا کہ چھوٹا لڑکا عمر ۹ سال بعارضہ سخت بخار سُرخ اور ڈفتھیریا بیمار ہو رہا تھا + اول بات یہ تھی کہ ایک اسٹیم باتھ دیا جاوے اور چونکہ بھیر بھاپ کے غسل دینے کا آلہ اُسوقت موجود نہ تھا ہمکو اس غسل کے لیئے فوراً ہی تدبیر کرنا پڑی + ہمنے اُس لڑکے کو بید کی بنی ہوئی ایک کُرسی پر بٹھلایا اور ایک برتن قریب ایک گیلن پکتے ہوئے پانی کا اُسکے نیچے رکھا + پانون بھی ایک برتن پر رکھے گئے جو کہ نصف دور تک پانی سے بھرا تھا اور جسکے مُنہ کے اوپر دو لکڑیان رکھدی گئی تھین + اسکے بعد تمام جسم اُسکا اچھی طور سے ایک اُونی کمبل سے لپیٹ دیا گیا تھا + مریض کو خوب پسینہ آجانے کے بعد ایک فرکیشن ہپ باتھ پچاس درجہ فہرن ہائٹ کے پانی مین دیا گیا اسمین اُسکا پیڑو اُسوقت تک ملا گیا جبتک کہ سر سے تمام گرمی دور نہوگئی + اس امر کا دیکھنا کہ رُک کر سانس کا آنا کس طور سے اس علاج سے رفتہ رفتہ صحیح ہوگیا - دلچسپ تھا + اسوقت تمام خطرہ دور ہوگیا تھا + لیکن وہان سے چلے جانیکے قبل مینے اُس لڑکے کی والدہ سے کہدیا کہ اگر چند گھنٹہ بعد بخار پھر واپس آجاوے تو فرکیشن ہپ باتھ پھر اچھے طور سے اُسوقت تک دینے چاہئین جبتک حرارت رفع نہ ہوجاوے + قریب پانچ دن کے اندر بچّہ بالکل صحت پاگیا + خوفناک ڈفتھیریا کے آرام کرنیکا یہی طریقہ ہے جسکے لیئے کہ ابھی تک میڈیکل سائنس ایک دوا کی تلاش مین ہے +

نمبر ۲۵ - بہرا پن - لیرنگس یعنی آلہ آواز مین رکاوٹ - آواز کا بیٹھ جانا + مسٹر ایس ساکن مقام ٹی نے مجھسے اپنے داہنے کان کے بہرا پن و لیرنگس یعنی آلہ آواز مین رکاوٹ کے بارہ مین مشورہ لیا + اُسکے بہرے پن کی وجہ سے اُسکو بولنے مین دقت ہوتی تھی + بہت سے شفاخانون مین وہ جا چکا تھا اور بہت سے حکما سے مشورہ لے چکا تھا مگر کسی جگہ بھی اُسکو کوئی امداد نہ ملی تھی + سائینس آف فیشیل اکسپریشن کے ذریعہ سے اُس کے مرض کی تشخیص کرنے پر مجھے معلوم ہوا کہ بار مادّہ فاسد کا سامنے کیجانب واقع ہے پس نتیجہ موافق کی امید کیجا سکتی تھی + اور جیسے کہ مینے پہلے سے کہدیا تھا ویسے ہی واقعی تھا بھی + دس دن میرے طریق پر علاج کرنیکے بعد اُس شخص نے مجھے اطلاع دی کہ اُسکے بہرے کان مین سماعت پھر واپس آگئی اور اُس کی آواز کا بیٹھنا اور حلق کے اندر کی مزمن گھر گھراہٹ مین تخفیف ہوگئی + پوری شفا کے حاصل ہونے مین چار ہفتے اور لگ گئے + انجام کو مریض نے یہ کہا کہ اِس سے

رپورٹ ہائے شفایابی اور چٹھیات شکریہ

قبل اُسکی طبیعت ایسی اچھّی جیسی کہ اب (یعنی مادّہ فاسد کے بارسے نجات پانے پر) کبھی نہ معلوم ہوئی تھی +

نمبر ۲۶ - نیورس تھنیبیا - فیرنگس یعنی بلعوم کی مزمن سوزش + شہر لیپزگ کے مسٹر کل اعصابی کمزوری کا شکار بن رہی تھی جو کہ بڑھکر انجام کو مزمن نیورس تھنیبیا اور بلعوم کی سوزش ہوگئی تھی + بہت سے علاج جو کہ اُسنے کرائے سبھی بیکار ثابت ہوئے اس یقین مین مادّہ فاسد کے موجودگی کا مقام موافق مراد تھا - اور اس لئے مین اُسکو شفا کے عمدہ موقعہ ہونیکی امید دلاسکا + این یو سائنس آف ہیلنگ نے بھی میرا ساتھ دیا کیونکہ نتیجہ تعجب انگیز ہوا + مریض کو تین کئی کرائی سس مین گذرنا پڑا - مگر انجام کو نیورس تھنیبیا اور بلعوم کی سوزش کا نشان باقی نہ رہا اور مریض کو بقول خود اُسکے یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا وہ پھر سے پیدا ہوا ہے +

نمبر ۲۷ - چہرہ مین عصبی درد - بند کا نہ آنا - معدہ کا پھیل جانا + ایک مسٹر آر - بی ساکن مقام آر عمر ۳۹ سال عرصہ چار سال سے تشنّجی عصبی درد مین مبتلا ہو رہے تھے + اُنھون نے بغیر کچھ بھی امداد حاصل کیئے ہوئے بہت سے اطبّا سے مشورہ لیا تھا اور ایک مشہور پروفیسر نے اُن کو عمل جرّاحی کرانیکا مشورہ دیا + یہ خیال مریض کو پسند نہ آیا اور پس اُس نے میری طریق علاج کی آزمائش کری + سائنس آف فیشیل اکسپرشن نے دہنی جانب پر بار مادّہ فاسد کا ہونا ظاہر کیا جسکی وجہ سے کہ درد اور تشنّج ہمیشہ چہرہ کے دہنی جانب ہی ظاہر ہوئے + بیشک اس خرابی کی جڑ معدے مین تلاش کرنا پڑی تھی - اور یہ ایک امر واقعی تھا کہ وہ مریض معدے کے پھیل جانیکے مرض مین مبتلا ہو رہا تھا + میرے علاج سے اُسکا ہاضمہ درجہ اعتدال پر اور باقاعدہ حالت پر ایک ہفتہ کے اندر ہی آگیا + تین ہفتہ کے بعد مسٹر بی تمام شب بغیر کسی درد کے سو سکتے تھے جو کہ چار ہفتہ تک اُنکے لیئے غیر ممکن ہو گیا تھا + دو ماہ مین مسٹر بی کو اپنے تکلیف دہ امراض سے چھٹکارا مل گیا اور اُن کی شکل نے بھی بہتری کی جانب بہت کچھ تبدیلی حاصل کر لی تھی +

نمبر ۲۸ - اسکروفیولا (خنازیر - کنٹھ مالا) - کلوروسس - دور کی شئے عمدہ دیکھنا - گلٹی پر ورم + مس ایچ - جی ایک مدرسہ مقام جی کی معلمہ چند سال سے عارضہ کلوروسس اور اسکروفیولا (خنازیر - کنٹھ مالا) مین مبتلا ہو رہی تھی - جنکے بعد کہ آخرش کو بہت خراب سوجن گلٹیون کی اور رسولیان نیز دور سے ہی اچھّے طور سے نظر آنے کی شکایتین ہوگئین تھین + دور سے دیکھنے کی اس شکایت کی وجہ سے مس جی خاص قسم کی عینک کا استعمال کرنے پر مجبور ہوئی تھی - اور یہ عینک آیندہ کے لیئے جلد ہی ناکافی ثابت ہوئی پس عینک کے علاوہ اُنکو ایک قسم کے آلہ کا استعمال کرنا پڑتا تھا +

ایک دوست نے اُس کی توجہ میرے طریق علاج کی جانب مائل کرائی - اُس نے نصف سال تک اسکا استعمال بہت ہی بڑی ایمانداری کیساتھ کیا + اُس نے دو فریکشن سٹز باتھ روزانہ ۵ الغایت ۲۰ منٹ کے لیئے اور دیگر باتین بھی قواعد حفظ صحت کے مطابق زندگی بسر کری + نتیجہ کامیابی کا ہوا + اولاً ہاضمہ نے قابل لحاظ ترقی کری +

اسکے بعد گلٹیون کی سوجن یکے بعد دیگرے رفع ہوگئی اور اُسی کے ساتھ مرض پھیپھڑونکی طرف رجحان طبیعت بھی جاتا رہا
گلٹیون کی تمام سوجن غایب ہوجانیکے بعد آنکھون کا مرض بھی اچھا ہونے لگا۔ اور ایک سال گذر جانے کے بعد مس جی کو آیندہ عینک
کی ضرورت نہ رہی + خصوصاً آنکھونکا علاج کرنیوالے بڑے بڑے حکما جو بات کہ حاصل نہ کرسکے وہ بات مین نے اس اپنی نیو سائینس آف ہیلنگ
کے ذریعہ حاصل کرلی +

نمبر ۲۹ بچون کا قبض اور نیند کا نہ آنا + آنکھون کا سوج جانا + مقام مینہم کی ایک میم صاحبہ اپنی
اپنی چھوٹی دختر شیرخوار عمر دو ماہ کو لیکر میرے مشورہ کے لیئے تشریف لائین + اُس بچہ کو قبض کی اور نیند نہ آنیکی شکایت
تھی - یہ ثبوت اسکا ہی کہ بچہ اس دنیا مین ضرور بار مادہ فاسد کا لیکر داخل ہوا ہوگا + اور جیساکہ مین نے اپنے سائنس
آف فیشیل ایکسپرشن کے ذریعہ سے معلوم کیا اُس کی والدہ کو سوء ہضمی کا عارضہ تھا اور علاوہ اسکے پہلے ایک عرصہ دراز سے
آنکھون کی سوزش مین وہ مبتلا رہی تھی +

چونکہ بچہ کی ماں خود ہی اُس بچہ کو اپنا دودھ پلاتی تھی پس اول کام یہ تھا کہ ماں کے جسم کو بار مادہ فاسد سے پاک کیا
جاوی + ماں کے روزانہ ایک فریکشن سٹز باتھ اور ایک فریکشن ہپ باتھ لینے سے اور غیر محرک غذا کے استعمال کرنے سے
اور تازہ ہوا مین زیادہ قیام کرنے سے یہ بات حاصل ہوگئی + بچہ کو پسینہ لانیکی غرض سے اُسکی ماں اُسکو اپنی ہی پاس سولاتی تھی + دو دن علاج
کرنیکے بعد بچہ کا قبض اور نیند نہ آنیکی شکایت رفع ہوگئین - اور ایک ہفتہ کے اندر والدہ کی خرابی ہاضمہ اور آنکھون کی سوزش بھی رفع ہوگئین +
اس نمبر پر پھر ایک ثبوت اس امر کا ملتا ہی کہ قدرتی غذا استعمال کرنے سے ماں کا اثر اُسکے بچہ پر پڑتا ہی + ایسی چھوٹے بچہ کا براہ راست علاج
کرنا بہت کم قابل اطمینان ہوا ہوتا + ماں کے اندر یہ مادہ فاسد کا بار ہی تھا جو کہ بچہ کے مرض کا باعث تھا +

نمبر ۳۰ سائی نوسس یعنی تمام جسم کا نیلا پڑجانا + مسٹر ای۔ ایچ ساکن مقام پی کی چھوٹی لڑکی عمر ۱۲ سالہ
اس مرض مین مبتلا تھی + مین نے لڑکی کے باپ کو سمجھایا کہ مرض کی ایسی بڑہی ہوئی حالتین خصوصاً ایسی زیادہ کمزوری کی حالت مین
اور ایسی موقعہ پر جہان کہ ادویات کا استعمال بقدر کثرت سے کیا جا چکا ہی شفا حاصل ہونیکا موقعہ بہت کم ہی + اور شفا کا ہونا صرف اُسیوقت
ممکن ہی اگر پھیپھڑوے اور ہاضمہ اس قابل ہین کہ اُنپر اثر (علاج کا) پڑسکے + اس طور سے بہت کم امید رکھکر بچہ کا علاج شروع کیا گیا + مگر ایک
ہفتہ کے اندر ہی مریضہ کی حالت ایسی بہتر ہوگئی تھی کہ اُسکو بھوک اچھی لگنے لگی اور ہاضمہ بھی اچھا ہوگیا + چار
ہفتہ کے اندر سائی نوسس بالکل اچھی ہوگئی۔ اس کے لیئے بچہ کے جسم کی اصلی طاقت زندگی کا
شکریہ ادا کرنا چاہیئے +

نمبر ۳۱ - اوقات معینہ پر تپ کا ہونا - پھیپھڑون کی خرابی - کلوروسس + مسٹر ایم ساکن مقام ایل کی ۱۲ سالہ

رپورٹ ہائے شفایابی وچٹھیات شکریہ

عارضہ خاص اوقات پر قے ہوجانیکا تھا۔ اسکے لیے اُنکو کسی علاج سے نفع نہیں ہوسکا تھا۔ ہفتہ مین ایک یا دو مرتبہ ہمیشہ قے ہوجانیکے حملے ہوا کرتے تھے۔ ہر مرتبہ یہ حملہ صبح کیوقت سو کر اُٹھنے سے شب مین سونیکے وقت تک قایم رہتا تھا۔ میرے ہپ باتھ اور فریکشن سِٹز باتھ و غیر محرک غذا کے استعمال کا اور میرے دیگر تمام ہدایات پر عمل کا نتیجہ بہت ہی عمدہ ہوا۔ بجائے اُسکے زرد اور مٹی کے سی رنگ کے مریض مین تازگی اور تندرستی معلوم ہونے لگی۔ اُسکا ہاضمہ جو کہ بیشتر گر گیا تھا اب پورا پورا صحیح ہوگیا۔ قے کے حملے بند ہوگئے۔ چار ہفتہ کے بعد وہ مریض میرے پاس پھر آیا تاکہ اس شفا کے لیئے میرا شکریہ ادا کرے۔ اُس نے مجھے یقین دلایا کہ وہ بالکل از سر نو زندہ ہوگیا ہوا معلوم ہوتا ہے۔

نمبر ۲۳۳۔ دل کی سخت بیماری۔ خون کا رُک جانا۔ نیند کا نہ آنا۔ دلکی شریان کا اوبھر آنا۔ دمہ۔

میم صاحبہ ایم متوطن ا ۔ ایچ عمر ۵۸ سال کو تمام مذکورہ بالا عوارض لاحق تھے۔ پیوستہ سالہائے گذشتہ مین اُنکا دمہ کا مرض بہت ہی خراب ہوگیا تھا۔ آخرش داہنی چھاتی مین درد معلوم ہونے لگے جو کہ متواتر زیادہ زیادہ شدید ہونے لگے۔ مریضہ کو اختلاج قلب کی بھی شکایت ہوئی اور گھبراہٹ کے دورے بھی پڑے۔ جان سوز درد اور سانس لینے مین دقّت کی وجہ سے مریضہ کو ذرا بھی نیند نہ آتی تھی۔ مریضہ دس قدم بھی نہ چل سکتی تھی اور گفتگو کرنا اُسکو بہت ہی مشکل معلوم ہوتا تھا۔ اسکے بعد ایک دن داہنی چھاتی پر گردن سے نیچے (مگر بہت دور نہین) ایک شریان اونگلی کے برابر موٹی دفعتاً اوبھر آئی۔ یہ بہت زور کیساتھ پھڑکتی تھی۔ دل سے بھی زیادہ تیزی کیساتھ۔ حکمائے حاضرین جنمین کہ ایک بہت مشہور طبیب بھی موجود تھے۔ اس واقعہ پر بالکل لاچار ہوگئے۔ آخرکار اُنہون نے یہ تجویز کری کہ یہ دلکی شریان کا اوبھر آنیکا ہے۔ اور مریضہ کو متنبہ کردیا کہ ممکن ہے کہ یہ شریان اپنی آخری حد تک خون سے بھر کر کسی لمحہ پھٹ جاوے اور موت واقع ہوجاوے۔ پانچ ڈاکٹرون نے (جنمین کہ ایک بہت مشہور طبیب بھی شامل تھا) اس مریضہ کو جواب دیدیا تھا۔ پس جبکہ یہ مریضہ میرے پاس علاج کے لیئے آئی اُسکو کوئی امید باقی نہ تھی۔ مین نے اپنے طریق کی موافق اُسکا امتحان کیا۔ اور مجھے معلوم ہوا کہ ان مختلف خرابیون کا باعث اُسکے معدہ کی ایک پرانی بیماری تھی۔ اوّل اُس سے (معدہ کی پرانی خرابی سے) دمہ پیدا ہوا۔ تب دلکی سخت بیماری اور اُسکے باعث سے (خون کا رُک جانا)۔ تین فریکشن باتھ روزانہ اور قدرتی غذا نے بہت ہی عمدہ نتایج دکھلائے کیونکہ ایک ہفتہ مین تمام درد جاتا رہا۔ دو ہفتہ مین اُس اوبھری ہوئی دلکی شریان کا پھڑکنا رفع ہوگیا اور تین ہفتہ مین اُن تمام خرابیون کا۔ جو کہ معدہ کی مزمن خرابی کے باعث پیدا ہوئین تھین۔ نشان بھی نہ رہا۔ یہ ایک نیا ثبوت میرے اصول متعلق وحدت امراض کی سچائی کا ہے۔

نمبر ۲۳۴۔ ڈفتھیریا۔ ایلیس۔ بی ۱۲ سال کی عمر کی ایک لڑکی مرض ڈفتھیریا مین سخت بیمار تھی۔ ایک ایلوپیتھک ڈاکٹر نے ہر قسم کی ادویات کا استعمال بغیر کسی قسم کے نفع پہونچا سکنے کے کرلیا تھا۔ حلق خاصکر داہنی جانب زیادہ سوجا ہوا تھا

اور اندر کی جانب ایک سبزی مایل تہ سے رُکا ہوا تھا جو کہ بہت ہی خراب بدبو دیتی تھی اور مثل اُنگلی کے موٹی تھی + پس وہ بچہ دم گھُٹ جانیکے بہت بڑے خطرہ مین تھا + طبیب نے اُس بچہ کے لیئے فوراً شفاخانہ پہونچا دینا تجویز کیا تاکہ ٹریکیوٹومی کا عمل جراحی کیا جا سکے + خوش قسمتی سے اُسکے والدین نے اسپر دہیان نہ دیا اور پس آخر وقت مین میرے طریق علاج کا استعمال کیا گیا + سب سے اول بات یہ تھی کہ بہت دیر تک کے لیئے ایک فریکشن سٹز باتھ لینا تجویز کیا گیا + اس غسل کرنے کی حالت مین بخار ظاہرا ہی گھٹ گیا + اسی کے ساتھ اُسکی سوجی ہوئی گردن کا بہت زیادہ تناؤ بھی کم ہونے لگا + اب فریکشن سٹز باتھ جتنے زیادہ مرتبہ ضروری معلوم ہوئے دیئے گئے - اور ہر ایک غسل کے بعد پسینہ لایا گیا + اُس کمرے کی کھڑکی جہان کہ مریضہ رہتی تھی دن و رات کھُلی رکھی گئی + ۱۲ گھنٹہ مین تمام خطرہ دور ہو گیا + چار یوم مین گردن کی سوجن اور اندر کی تہ غائب ہو گئین + ایک ہفتہ کے اندر ہاضمہ پھر صحیح ہو گیا - گو کہ مین نے اُس بچہ کے تیئن معہ چوکر کے آٹے کی خشک روٹی اور بغیر اُبلے ہوئے ترش پھلون پر ہی بسر کرنیکے لیئے اسوقت بھی اصرار کیا + دسوین دن مین نے اُسکے والدین کو ہدایت کری کہ اُسکو باہر دھوپ مین جانے دیوین + پندرھوین دن مریضہ پھر تندرست بتلائی جا سکی +

نمبر ۳۴ - سرطان ہونٹھ + ایک سن رسیدہ شخص عمر ۶۲ سال کا علاج چھ سال سے بہت مشہور ایلوپیتھک اور ہومیوپیتھک اطبا سرطان ہونٹھ کے عارضہ کے لیئے کر رہے تھے + ہونٹھ کے اوپر سرطان کی پیدائشین متواتر بڑھتی جاتی تھین اور ایک قسم کا تکلیف دہ اور متواتر اجرا تھوک کا موجود تھا + مین نے مریض کا امتحان کر کے معلوم کیا کہ بار مادہ فاسد کا سامنے کی جانب اور بغلین کی جانب سے اُٹھکر سر کی طرف کو گیا ہی + میرے علاج کا نتیجہ جلد ہی ظاہر ہو گیا + اول ہی دن تھوک نکلنے کی ناگوار حالت بند ہو گئی - اور نئی پیدائشین اور سرطان کے بچے اور کشادہ زخم کم ہونے لگے + دس دن کے اندر ہی آخر الذکر آرام ہونے لگا اور بمقابلہ پہلے کے ہونٹھ کا قد و قامت ایک ثلث ⅓ رہگیا تھا + گیارہ دن کے اندر اُس مریض کو وہ نتیجہ حاصل ہوا جو کہ پیشتر کے چھ سال کے علاج حاصل نہ کر سکے + اس موقعہ پر پھر ایک واقعہ سرطان کے شفا کرنیکا ہی جسکو کہ پیشہ طبابت (یہ بات اچھے طور پر معلوم ہے) غیر ممکن بتلاتا ہی +

نمبر ۳۵ - حلق کا مرض - سرخ ڈفتھیریا + اسٹاریا کے رہنے والے کارل - بی عمر ۸½ سال کو اُسکی ماں علاج کرانے میرے پاس لائی + ماں نے اپنے بیٹے کی تندرستی کے متعلق ایک رپورٹ حسب ذیل دی ہی + ½۲ سال کی عمر تک وہ پورے طور سے تندرست رہا تھا + مگر اُسوقت سے بوجہ ٹیکہ لگنے کے ہمیشہ بیمار رہا + اولاً اُسکو تین سال کی عمر مین ڈفتھیریا ہو گیا تھا جو کہ ادویات سے دبا دیا گیا تھا + اس بیماری کے بعد وہ لڑکا کبھی بھی مضبوط نہ رہا تھا اور آواز بھی کمزور بہت زیادہ ہو گئی تھی + حلق کے کوّے پر سفید داغ ہمیشہ

رپورٹ ہائے شفایابی وچٹھیات شکریہ

معلوم ہوتے تھے + چھوٹے سے چھوٹے موقعہ پر حلق ایسا سوج گیا تھا جیسا کہ مرض ڈفتھیریا مین + علاوہ اسکے۔ اس مرض کے ہونیکے وقت سے اس لڑکے کا ہاضمہ بمقابلہ پیشتر کے بہت زیادہ خراب ہو گیا تھا + ماہ مارچ ۱۹۰۸ء مین کسی خوف کے باعث سے اس بچہ کو گٹھیا کا مرض ہوا اور تین ہفتہ تک وہ بیمار پڑا رہا + اسکے بعد یہ لڑکا ایسا ناتندرست رہا کہ اُسکی تندرستی حاصل کرنیکے لئے بطور آخری چارہ کار کے یہ تجویز کیا گیا کہ لوئی کوہنی کے کارخانہ واقع شہر لیپزگ مین اُسکا علاج کیا جاوے ۱۵- اپریل کو یہ علاج شروع کیا گیا +

میرے علاج کا اثر تعجب خیز ہوا + دوسرے ہی دن ہاضمہ نے ترقی کری + تیسرے دن مرض ڈفتھیریا جو کہ پہلے دبا دیا جا چکا تھا اچھی سختی کیساتھ پھر ظاہر ہوا + ان نازک اوقات (کرائی سس) مین گذرنا ضروری تھا کیونکہ جسم کے اندر بہت زیادہ دوا پوشیدہ پڑی ہوئی تھی + پانچوین دن بہت مقدار مین ایک دست بہت ہی خراب بودار کالے سے رنگ کے پاخانہ کا ہوا اور ایسی ہی پیشاب بھی قہوہ کے رنگ کا خراب بدبودار خارج ہوا + یہ مادۂ فاسد خارج ہونے کے بعد پانچ ہفتہ مین لڑکا بالکل شفا پا گیا اور اُسکی جسمانی اور دماغی حالتین بالکل تبدیل ہو گئین +

نمبر ۳۶ پالی پائی (انگریزی) یعنی نکڑا یا ناکین انجماد خون - سوء ہضمی + مسٹر بی ساکن مقام زیلڈ پیشہ عطاری کو بیس سال سے ضعف معدہ اور بیقاعدہ ہاضمہ کی شکایت تھی + اُسکے بڑے شفاخانہ مین جُلّاب کی ہر قسم کی دوا موجود تھی۔ مگر باوجود اُن کے خوب استعمال کرنیکی اُنکا کوئی اثر نہ ہوتا تھا + تھوڑے عرصہ تک کسی دوا کا عمل تو حسب دلخواہ ہوتا تھا مگر جلد ہی وہ بالکل بے اثر ثابت ہو جایا کرتی تھی + اُسکے خراب ہاضمہ کے باعث اور دواؤن کے متواتر استعمال کے باعث اُسکے قریب قریب سب دانت خراب ہو گئے تھے + اسی کیساتھ ناک اور ہوا کی نالیون مین پالی پائی نمودار ہوئین اور کسی طرح سے رفع نہ ہوتی تھین + معدہ کی مزمن خرابی کا وہ درحقیقت ضروری نتیجہ تھین + چھبیس ۲۶ بار یہ پالی پائی عمل جراحی کے ذریعہ دور کیجا چکی تھین مگر وہ اور بھی زیادہ نکل آتی تھین + اس موقعہ پر ہر شخص یہ بات دیکھ سکتا ہے کہ (ریگولر میڈیکل سائینس کی غلط ہدایات مین پڑکر) حکما کے لیئے۔ روزانہ زندگی کے واقعی عملدرآمد سے کچھ بات سیکھنا کسقدر مشکل ہے + میرے طریق علاج پر عمل کرنے سے مسٹر بی کو ایک ہفتہ کے اندر اُس سے زائد نفع حاصل ہوا جو کہ اُنکو تمام بیس ۲۰ سال کے استعمال ادویات سے حاصل ہوا تھا + پالی پائی کا نکلنا رفتہ رفتہ بند ہو گیا + چار ہفتہ مین مریض کو شفا ہو گئی + مسٹر بی نے اس طور سے میرے طریق علاج کا تجربہ اپنے ہی جسم پر کر لیا۔ اور اُسکے اثر سے ایسا متعجب ہوا کہ مجھسے رخصت ہونیکے وقت اُس نے کہدیا کہ آیندہ عطاری کی دُکان کرنیکے لیئے اُسکا ایمان اُسکو اجازت نہین دیسکتا + وہ اس امر کو دیکھ سکا کہ دُکان رکھنے سے وہ لوگون کو محض دھوکہ مین ڈالیگا اور انہین سمیت پھیلائیگا اس لیئے اُس نے اپنے کارخانہ کو جہانتک جلد ہوسکے فروخت کر دینے کا ارادہ کر لیا +

نمبر ۳۷ - سینٹ وائی ٹس ڈانس یعنی کوریا اور نیند کا نہ آنا + ان شکایات مین میم صاحبہ جی ساکن مقام ایل کی چھوٹی لڑکی عمر پانچ سالہ مبتلا تھی + اُسکے تمام جسم مین تشنج تھا - نہ وہ چل پھر سکتی تھی - نہ بول سکتی تھی - نہ سو سکتی تھی - نہ کسی شے کو پکڑ سکتی تھی اور نہ اپنی غذا ہضم کر سکتی تھی + ہر طریق علاج کی آزمایش کرنے کے بعد مریضہ میرے علاج مین آئی + ہپ اور فریکشن سٹز باتھ (آخر الذکر ذرا زیادہ زیادہ عرصہ تک) تازہ ہوا مین محنت اور مناسب غذا کا جلدی حسب دلخواہ اثر ہوا - پس یہ بچہ ایک ہفتہ کے اندر ہی چلنے پھرنے کے قابل ہوگیا +

علاج جاری رکھنے پر پوری پوری شفا عمل مین آئی - ہاضمہ جو کہ بالکل ہی کمزور ہوگیا تھا اب بالکل صحیح ہوگیا + میرے اُس طریق علاج کی پیروی کرنے سے جسمین کہ بغیر ادویات یا بغیر کسی دوسرے ڈاکٹری امداد کے امراض کا یکسان طریق مین شفا کرنا ہوتا ہے یہ تمام بات حاصل ہوئی تھی +

نمبر ۳۸ - اعصابی تشنج کے دورے میم صاحبہ جی عجیب قسم کے تشنج مین گرفتار تھین + اُنگلیون کے سرون مین یہ شروع ہوا کرتے تھے اور سر تک پہونچتے تھے - اور مریضہ کو بہت ہی زیادہ تکلیف دیتے تھے + مریضہ کا اُسکے مقام کے بہت نامی اور حکمانے معالجہ کیا تھا مگر کامیابی نہ ہوئی تھی - برخلاف اُس کے مریضہ کی حالت اور بھی زیادہ خراب ہوگئی + ڈاکٹرون نے غلطی سے علامات مرض کو اصل مرض سمجھا اور مرض کے اصل مقام یعنی پیڑو کو بالکل نظر انداز کر دیا + کوئی تعجب نہین کہ مرض اور زیادہ خراب ہی ہوگیا + نتیجہ یہ ہوا کہ میم صاحبہ جی مجھسے مشورہ کو آئین + مین نے فریکشن سٹز باتھ تجویز کیے اور قدرتی طریق مین زندگی بسر کرنا بتلایا + سات ہفتہ مین اس لیڈی کو اُس مرض سے بالکل شفا ہوگئی جسمین کہ وہ برسون سے مبتلا رہی تھی +

نمبر ۳۹ - بدخوابی - ریڑہ کے گودے کا زایل ہونا - نیند کا نہ آنا - سوزش اعصاب - فالج + مسٹر اتیچ عمر ۴۲ سال کو جو کہ میرے پاس بغرض علاج آئے ان امراض کی شکایت تھی + چلنے مین انکو بہت بڑی تکلیف ہوتی تھی - اور بیٹھکر اُٹھنا بھی اُنکے لیے ایک مشکل امر تھا + برسون سے انکو خرابی ہاضمہ نیند کے نہ آنے اور جسمانی گرمی مین کمی کی شکایتین لاحق تھین + بدخوابیون کی بھی شکایت انکو تھی حالانکہ اُنکے بیوی موجود تھی - یہ ایک یقینی پہچان اس امر کی ہے کہ پشت کی جانب بار مادہ فاسد کا بہت زیادہ ہے - نیز اعصابی خرابی کی علامت ہے + میڈیکل سائینس نے انکو جواب دیدیا تھا کیونکہ اُس شخص نے ہر دوا کا جو کہ ملسکتی تھی استعمال کر لیا تھا + مین نے مریض کے لیے ۲ فریکشن ہپ باتھ روزانہ شروع کے ۲ ہفتون مین لینے بتلائے اسکے بعد چار ہفتہ تک ایک فریکشن ہپ باتھ اور ۲ فریکشن سٹز باتھ روزانہ لینے تجویز کیے + کامیابی تعجب انگیز ہوئی + صرف چند ہی غسلون کے بعد ہاضمہ نے ترقی کری - اور چند ہفتون مین مفلوج کی ٹانگون مین تیزی معلوم ہوئی + دو ماہ مین ریڑہ کے گودے کا زایل ہونا بالکل شفا ہوگیا +

رپورٹ ہائے شفایابی وچھٹیات شکریہ

ایک ثبوت میرے نئے طریق علاج کی سچائی کا اور میڈیکل سائنس کی ناقابلیت کا موجود ہے +

نمبر۴۰ - بہراپن - گونگاپن - دماغ کا خون آلودہ ہوجانا - میم صاحبہ ایس سکنہ مقام ایل کی چارسالہ لڑکی گونگی اور بہری تھی - بقول والدہ کے یہ نتیجہ ٹیکہ کا تھا + بیشمار ادویات کالگانا بیکار ثابت ہوا + وہ بیچاری بچّی بذریعہ اعمال جرّاحی وکاٹ کرنے والی ادویات کے استعمال سے بہت ہی دق ہوچکی تھی - اور اسوقت مین جب کبھی کہ کسی حکیم کو دیکھتی توچلّاتی + اُسکے چلّانے اور ڈرنے کی وجہ سے مین بخوبی اُس بچّی کے مرض کی تشخیص نہ کرسکا - لیکن تاہم اسقدر معلوم کرلیا کہ اُسمین مادّہ فاسد کا بہت ہی بار موجود ہی اور یہ کہ اُسکا دماغ خون آلودہ ہوگیاہی + مین نے محض ٹرنکبشن باتہہ ہی تجویز کیئے - اور خشک حالتمین غیر محرّک قدرتی غذا کا استعمال تبلایا - اور کھڑکیاں کھولکر سونا اور تازہ و دھوپدار ہوامین کافی محنت کرنا + نتیجہ بہت ہی موافق مراد ہوا - اور دو ہفتہ مین اُسکی والدہ نے مجھے خبر دی کہ اُسکی بچّی بہت بہتر ہی اور کچھ سُن سکتی ہی + دیگر چار ہفتون مین یہ چھوٹی مریضہ بالکل اچھی ہوگئی سُن سکتی تھی - اور بول سکتی تھی اور اب اسقدر تُنر میلی نہ تھی +

نمبر۴۱ - سخت قبض - ڈاکٹر ایف ساکن مقام اے کی بی بی کو بیس سال سے سخت قبض کا عارضہ تھا جو کہ کسی دوا سے اچھّا نہین ہوسکا تھا + جبکہ وہ مجھسے مشورہ کے لیئے آئین تو اُنہون نے علانیہ اس امر کو تسلیم کیا کہ اسقدر تجربہ کے بعد اُس کو آرام ہوجانے کی کوئی امید باقی نہین رہی ہے + میری صلاح خصوصًا متعلق قدرتی غذا پر ایک ہفتہ عمل کرنے کے بعد اُن کی شکایت رفع ہوگئی - ساتھ ہی ساتھ کئی ایک دیگر چھوٹی چھوٹی شکائتین بھی رفع ہوگئین + غذا کے متعلق یہ بات تھی کہ مریضہ کو کچھ عرصہ معہ چوکر کے آٹے اور ترش پھلون پر گذر کرنا پڑی - یعنی اُسوقت تک جبتک کہ وہ پھر اس حالت کو نہ پہونچ گئین کہ پکّی ہوئی غذا ہضم کرسکین +

چٹھیات شکریہ

نمبر۴۲ - سوزشِ حلق - مثانہ اور گُردون کا مرض - امراضِ آلاتِ تناسل

پیارے مسٹر کوہنی

وہ علاج جس کے کرنے کی مجھے آپ نے اپنی چٹھی مین صلاح دی تھی بہت ہی کامیاب ثابت ہوا + مثانہ اور گُردون کی خرابیان پہلے سے اچھی ہوگئی ہین - نیز مرض آلہ تناسل کیونکہ اب مواد بہت ہی کم نکلتا ہی + حلق کے اندر چبھنے کا سا درد رفع ہوگیا ہے (مین نے ایک زرد رنگ کی پھوڑیا بھی حلق مین دیکھی تھی) + بمقابلہ پیشتر کے اب مین بہت تروتازہ معلوم ہوتا ہون + اُس مشورہ کی بابت جو کہ

آپکی چٹھیون مین مندرج ہے اور جوکہ اسقدر کار آمد ثابت ہوا ہی آپکا شکریہ ادا کرتا ہون +

از مقام[1] - برام برگ آپکا بہت ہی وفادار[2] ای - ایم

نمبر ۴۳ - گھٹنے کے جوڑ کی سوزش - بہت گھبراہٹ - دماغ کا خون آلودہ ہوجانا - عضلات دل مین چربی کا جُز بڑھ جانا - مرضِ جگر - گُردے کا مرض - آنتون کی بیماری +

پیارے صاحب - تھوڑا عرصہ ہوا کہ مین ٹہنے گھٹنے کے جوڑ کی سوزش (۲۲ - انچ گھٹنے کی گولائی ہوگئی تہی) کی وجہ سے آپکی شفاخانہ مین گیا تھا اور ۲۸ یوم علاج کرانے کے بعد پھر گھر پر واپس آیا ہون + پرہیزی غذا لینے ہمراہ فریکشن ہپ باتھ - اور روشنی کے غسلون سے مراد ہی سن باتھ یعنی دھوپ کے غسلون سے دیکھو صفحہ ۱۰۶) میرے گھٹنے کا دور صرف ۱۷ - انچ کا کر دیا + مین اپنی گئی ہوئی تندرستی کا پھر حاصل کرلینا آپ کی ہی مشہور کتاب "دی نیو سائنس آف ہیلنگ" کے (جو کہ مین نے چند سال ہوئے خرید کری تھی) باعث سمجھتا ہون + بعد کو کچھ عرصہ تک مین نے آپکی تبلائی ہوئی غذا اور فریکشن سٹز باتھ کا استعمال کیا اور آپکے طریقہ علاج کے ذریعہ سے نجات حاصل کری - یعنی بہت گھبراہٹ سے - دماغ کے خون آلودہ ہوجانے سے - عضلات دل مین چربی کا جُز بڑھ جانے سے - گُردون اور جگر کے امراض سے - حالانکہ آخر الذکر بیماری کو اطبا نے لاعلاج بتلا دیا تھا + آنتون کی شکایتون نے بھی اپنا اظہار کیا تھا لیکن رفع ہوگئین +

بغیر طلب کی ہوئی اس سند کا آپ کسی سرکاری یا قانونی غرض کے لیئے چاہین تو استعمال کر سکتے ہین +

از مقام ٹراٹینا واقع بوہیما بہت ہی سچی شکر گذار ہون کیساتھ آپکا وفادار راقم کارل اچ

نمبر ۴۴ - سخت امتلائے دردسر

پیارے مسٹر کوہنی - ایک عرصہ دراز سے مین اسبات کا ارادہ کرتی رہی ہون کہ اپنی دلی شکریئے آپکی خدمتمین بھیجون لیکن اسوقت تک کوئی نہ کوئی امر ایسا ہوا ہی کہ جس سے مین ایسا نہ کرسکی - شاید آپ کو میری نسبت یاد ہی - ماہ اگست گذشتہ مین مین اپنی لڑکی کے ساتھ بہ سفارش سیم صاحبہ این ساکن مقام ایل آپکی خدمتمین حاضر ہوئی تہی تاکہ آپکی امداد اپنے سخت اور دیرینہ امتلائے دردسر کے متعلق حاصل کرون - آپکے پاس پہونچنے کے دوسرے ہی دن مین بہت ہی خوفناک امتلائے دردسر مین مبتلا ہوئی - اس کو آپنے بھی دیکھا تھا کیونکہ آپ نے مہربانی کرکے ایک گھنٹہ اپنے بیش بہا وقت کا ہمارے واسطے صرف کیا جبکہ ہم آپکی باغ مین بیٹھے تھے + اُسوقت سے مجھکو امتلائے دردسر کی کبھی بھی شکایت نہ ہوئی - اس کے لیئے مجھے خداوند کریم کا شکریہ ادا کرنے کے بعد آپکا بھی شکریہ ادا کرنا واجب ہی + مین اسوقت

[1] ہر چٹھی کے آخر مین داہنی جانب نام اُس مقام کا جہان سے کہ وہ چٹھی لکھی گئی ہو تحریر ہی - [2] چٹھی کی آخر مین بائین جانب پورا نام یا نام کے چند حروف درج ہین - اور یہی طریقہ کل چٹھیات مین اختیار کیا گیا ہی +

رپورٹ ہائے شفایابی وچٹھیات شکریہ

ایسی خوش ہون اور سُبک معلوم ہوتی ہون جیسا کہ اپنی حالت جوانی مین - اور اس لیئے مجھے اُس غذا کے استعمال جاری رکھنی مین جو کہ آپنے تجویز کری ہی کوئی دقت معلوم نہین ہوتی + غسل بہت ہی مفید ثابت ہوتے ہین پس کوئی شخص ایک غسل کا بھی ترک گوارا نہین رکھ سکتا + صرف اسٹیم باتھ کے طیار کرنیمین کچھ دقت پڑتی ہی کیونکہ میرے پاس اس غسل کے لینے کا آپکا ایجاد کیا ہوا آلہ موجود نہین ہی + پس مین آپسے درخواست کرتی ہون کہ مہربانی کرکے آپ مجھے ایک آلہ بھاپ سے غسل کے لینے کا معہ ضروری تین برتنون کے روانہ فرمایئے +

میری لڑکی آپکو سلام کہتی ہی + متواتر شکرگذار ہون اور بڑی محبت کے ساتھ -

از مقام ہیفیلڈ — مین ہون آپکی صادق مسز - ای - ایچ

نمبر ۴۵ - روماٹزم یعنی وجع مفاصل - نقرس - فالج - عرق النسا - آنکھ کی بیماری

مین (دستخط ذیل مین ثبت ہین) امراض مذکورہ مین موسم خزان ۱۸۹۲ء مین بیمار ہوگیا اور ساڑھے تین سال مین ہی کسی علاج نے بمجملہ مختلف علاجون کی جو کہ کیئے گئے مجھے صحت نہ بخشی + اس شہر کے زیادہ از زیادہ مشہور پروفیسران و اطبا نے میرا علاج بغیر کامیابی کے کیا تھا + آخرکار ایک پروفیسر اور ایک ڈاکٹر متعینہ یونیورسٹی ہاسپٹل نے مجھے مسٹر ایل - کوہنی سے مشورہ لینے کی ہدایت کی + پس اسوقت تک ۳۱/۲ سال کے اندر میرا علاج شہر لیپزگ کے بہت مشہور اطبا نے کیا تھا مگر میری حالت دمبدم زیادہ خراب اور ردی ہوتی گئی + صرف تین ہفتہ کے عرصہ مین مسٹر لوئی کوہنی نے اپنے نئے طریق علاج کے ذریعہ سے مجھے پھر پورے طور سے اچھا اور کام کرنے کے قابل کر دیا +

از مقام انگر - شہر لیپزگ — راقم - ایچ - کے

نمبر ۴۶ - پھیپھڑے مین سل کے دانے - دل کا نقص - دانتون کا خراب ہو جانا - انتڑیونکی سوزش - بواسیر ہمیچوریا یعنی بول الدم (پیشاب کے ہمراہ خون آنا) — ڈبر مسٹر کوہنی -

ماہ اگست گذشتہ مین دو سال ہوئے کہ میرے لڑکے پادری ـــــ نے آپکی کتاب مسمیٰ نیو سائنس آف ہیلنگ کی خریداری کی تھی تجویز کیا + ایلوپیتھک ڈاکٹرون سے جواب پاکر ماہ جولائی کے آخیر مین مین موت کے دروازہ پر پہونچ گئی تھی + میرے لڑکے نے میری توجہ آپکی طریق علاج کی جانب دلائی اور مین نے اس علاج کو اسی طرح پکڑا جیسے کہ ڈوبتا ہوا شخص گھاس کے ایک تنکے کو پکڑتا ہی + آپکی غسل اور غذا کا تعجب انگیز اثر ہوا + پانچ ماہ مین بواسیر اور پھیپھڑے کی خرابی جنکے ساتھ کہ پیشاب مین خون آنے (یعنی ہیمیچوریا - بول الدم) اور امعاء دقیق کی سوزش (انٹرائٹس) کی پیچیدگی لگی ہوئی تھی - بالکل صحت پا گئین + وہ باتین جن کو کہ ڈاکٹر لوگ بارہ ۱۲ سال مین آرام نہ کر سکے - وہ باتین جو کہ اُن کے علاج مین زیادہ زیادہ خراب ہوئین - آپنے اپنی قدرتی طریق

علاج سے اُن کو پانچ ماہ مین آرام کردیا +

مسٹر - الیف - جنھون نے کہ میری سفارش سے آپ کی کتاب منگائی تھی اُن کے قلب کے نقص کو بالکل آرام ہوگیا ہی + یہان مین نے آپکے طریق علاج کے پھیلانے کے لیئے بہت کچھ کیا ہی اور کئی دیگر اشخاص کو آرام کیا ہی مثلاً ایک لڑکی ۱۶ سال کی عمر کی چھ سال سے مبتلا ہو رہی تھی اور کہین بھی اُسکو کچھ امداد نہ مل سکی تھی + ہڈیون کے ٹکڑے کمرسے ٹانگون سے اور بازوؤن سے خارج ہو چکے تھے + مریضہ نے دو اسٹیم باتھ کل جسم کو دیئے اور تین ونکیش سٹر باتھ روزانہ لیئے اور ٹھیک ٹھیک آپکی تحریر کے موافق پرہیزی غذا کا بھی استعمال کیا + مجھے بڑی خوشی ہے کہ وہ لڑکی جو کہ زندہ درگور تھی اب ایک خوبصورت اور تندرست لڑکی ہوگئی ہے +

اے مسٹر کوہنی یہ چند سطرین مین آپکی خدمتمین محض اپنی دلی شکر گذاریان ظاہر کرنیکے لیئے بھیجتی ہون +

از مقام گروبس - ہیلیگس فیلڈ آپکی وفادار (میڈیکل ڈاکٹر یوکی بی بی)

نمبر ۴۷ - فالج - قبض - گلٹیون کا مرض - اسکروفیولا یعنی کنٹھ مالا یا خنازیر -

پیارے صاحب - اس امر مین اپنا فرض سمجھکر مین اس تحریر کے ذریعہ سے اپنی جدید بیماری کے متعلق آپکی عمدہ صلاح اور آپکی ہمدردانہ امداد کے لیئے اپنی دلی شکر گذاریون کا اظہار کرنا اپنا فخر جانتا ہون ۱۸۹۲ء سے مین گلٹیون کے مرض (اسکروفیولا - خنازیر - کنٹھ مالا) مین مبتلا تھا اور کئی سال سے سوہ ہضمی مین + مین نے ہر قسم کے علاجات کیئے اور سربرآوردہ اسپیشلسٹ (خاص خاص مرضون کے ماہران) لوگون سے مشورہ لیا - لیکن بیماری زیادہ خراب ہوتی گئی - یہانتک کہ مجھکو صحت مین بہت ہی کم اعتقاد باقی رہگیا + اس حالت لاچاری مین مجھکو آپکے طریق علاج کے ذکر سُننے کا اتفاق ہوا اور مین فوراً لیپزگ کو روانہ ہوا + میری بائین ایڑی کی ہڈی پر سخت عمل جراحی ہوا تھا اور مین صرف بیساکھی اور چھڑی کی ہی امداد سے چل سکتا تھا + آپکا علاج بہت ہی کامیاب ثابت ہوا + چند یوم مین بغیر بیساکھی کے مین اچھی طرح سے چلنے لگا - اور چھڑی کے سہارے کی بہت ہی کم ضرورت ہوتی تھی - دیگر تین یوم مین یہ بھی بالکل غیر ضروری ہوگئی + دوران علاج مین میری طبیعت بہت درست رہی + اگر مین اول ہی لیپزگ مین آپکے پاس آیا ہوتا تو میری گردن پر یہ بدنما داغ بلاشبہ نہ پڑے ہوتے - اور جنکو اب بدقسمتی سے مجھے اپنے پاس رکھنا ہی ہوتا ہے +

اے مسٹر کوہنی مین ہمیشہ آپکا احسان مند رہونگا اور جہان کہین کہ جاؤنگا وہان اس نیو سائنس آف ہیلنگ کے اصولون کے پھیلانے کی کوشش کرونگا +

از مقام برگ ونڈھم آپکا بہت ہی سچا - بی

رپورٹ ہائے شفایابی وچھٹیات شکریہ

نمبر ۴۸ - آتشک یعنی سفلس - بے خوابی - سر کا مرض -

پیارے مسٹر کوہنی - اس بات کو مین اپنا فرض سمجھتا ہون کہ آپکو اُس بڑے نفع کی اطلاع کرون جو کہ مین نے اپنی سخت بیماری (سفلس) کی حالت مین جسکو کہ اس مرض کے ماہران نے لاعلاج بتلایا تھا - آپ کے طریق علاج کے استعمال کرنے سے حاصل کیا ہے +

سات یا آٹھ سال تک مین نے پارہ (سیماب) کے ذریعہ سے مختلف علاج کیئے اور دو یا تین مرتبہ مین نے گندھک کے قیمتی غسل بھی لیئے ان سے مجھی نفع ہوتا ہوا معلوم ہوا لیکن درحقیقت اُنہون نے مرض کو بغیر جسم سے باہر نکالے ہوئے دبادیا + ہر سال بعد علاج کرنے کے مین زیادہ کمزور - زیادہ گھبرانے والا اور کام کی طرف کم راغب ہوتا گیا + آخر ش مجھے درد سر ہوئے جنہون نے کہ مجھے قریب قریب پاگل کر دیا + مہینون تک مجھی نیند نہ آئی - میرے طبیبون نے مجھے پھر گندھک کے غسل لینے کا مشورہ دیا - ورنہ ممکن ہے کہ دماغ ملایم ہو جاوے + مین نے معلوم کر لیا کہ اس طور سے آیندہ کام نہ چل سکیگا - اور یہ جان لیا کہ ان اوپنیھاک علاجون سے میرے جسم مین زہر مزمن طریق پر سرایت کرتا ہے + حالت مایوسی مین (کیونکہ مجھے بہت ہی تھوڑی امید باقی رہی تھی) مین نے آپکے طریق علاج کی آزمایش کا ارادہ کیا + نتائج واجب الحاض ہوئے + صرف تین غسلون کے بعد مجھے آرام ملا اور نیند پھر حاصل ہوئی +

اگر تمام مریض لوگ محض اس آسان اور بالکل بے تکلیف دہ علاج کو اختیار کرین تو کسقدر زیادہ (تکالیف) سے نجات مل جاوے + مین اسکی کافی درجہ تک تعریف کرنے کے ناقابل ہون اور خوشی کے ساتھ واسطے مفاد دیگر مریضون کے اس امر کی تصدیق کرتا ہون کہ یہ ایک بڑی غلطی حکمائے صادق کی ہے جو کہ یہ کہتے ہین کہ سفلس لاعلاج ہے + میری پرانی اور دور تک پہنچی ہوئی خرابی کی حالت مین مجھے شفا ہو جانا واقعی ایک سچا معجزہ تھا + مین نے علاج کچھ زیادہ عرصہ جاری رکھا ہے تاکہ جسم بالکل صاف ہو جاوے اور یون کہنا چاہیئے کہ مین اب بمقابلہ پیشتر کے جوان معلوم ہوتا ہون + رنگت مین سرخی مجھے حاصل ہو گیا ہے - نیز از سر نو خوش و خورمی +

اے مسٹر کوہنی اس سب کے لیئے مجھے آپکا شکریہ ادا کرنا ہے - اور مین ہمیشہ آپکا مشکور رہونگا +

بڑی عزت کے ساتھ مین ہون آپکا وفادار الیف - ای

از مقام لیپزگ

نمبر ۴۹ - ریگ مثانہ - گردون کی سوزش - بواسیر کے مسّے - استسقا -

پیارے صاحب - چند سال ہوئے کہ مین بیمار ہو گیا تھا - اولاً گردو نکا مرض قبض اور نیند نہ آنیکی شکایت مین مبتلا ہوا تھا مجھی بڑا سخت درد سہنا پڑا تھا + اسکے تین سال بعد بہت سخت بیماری اور ناقابلیت کی حالت مین مجھکو شہر کے ہسپتال مین پہونچایا گیا + تشخیص سے معلوم ہوا کہ گردون کی سوزش - ریگ مثانہ - بواسیر کے مسّے ہین اور استسقا کی طرف طبیعت کا رجحان ہے +

میرا علاج مختلف ادویات سے کیا گیا تھا مگر کوئی کامیابی نہ ہوئی تھی + اُس گھڑی سے جب سے کہ مین نے آپکا علاج شروع کیا میری حالتین بہتری ہونے لگی + کوئی شخص مجھکو آج دیکھکر یقین ہی نہین کر سکتا کہ پیشتر مین کیسی خراب حالت لاچاری مین ہوگیا تھا۔ مین جلد ہی قبر مین پہونچ گیا ہوتا + مین بڑی شکر گزاری کے ساتھ اس بات کو تسلیم کرتا ہون کہ میری موجودہ عمدہ تندرستی آپ کی ہی وجہ سے ایسی ہوئی ہی +

از مقام لیپزگ
آپکا وفادار - جی - ا ایچ

نمبر ۵۰ دردِ دندان - گٹھیا - موسمی بخار -

پیارے مسٹر کوہنی - مجھے خود اپنے اوپر اور نیز دوسرون پر آپکی تحریری ہدایات کے موافق آپکے طریق علاج کی آزمایش کا موقعہ ملا ہے + موسمی بخار اور سخت دردِ دندان کی حالتین آپکے مقامی اسٹیم باتھ اور ٹھنڈک پہونچانیوالے ہپ باتھ سے مجھے جلد امداد پہونچی ہی + داہنے ہاتھ کی سخت گٹھیا کی حالتین بھی غسلون نے تمام درد دور اور رفع کر دیا ہی + ہاٹین ٹاٹس لوگون مین بھی مین نے بیشمار لوگون کو آرام کیا ہے + مشن کے ڈایرکٹران (کار پردازان) کے روبرو یہ تجویز پیش کیگئی ہی کہ تمام پادریون کو قبل اُنکے باہر بھیجے جانے کے آپ کے مدرسہ مین تعلیم دلائی جاوے +

مجھے امید ہی کہ اسکے بعد مین آپکو دیگر علاجون مین اپنی کامیابی کی خبر بھیجونگا۔ اور اس درمیان مین بہت شکر گذاری کے ساتھ اور بہت بہت سلام عرض کرتا ہوا مین قایم ہون -

از مقام وارم باد - کیپ کالونی - ملک افریقہ
آپکا سچا مرید - پادری سی - ڈبلیو

نمبر ۵۱ - اڈیٹھ - نبند کا نہ آنا -

مسٹر الیس ساکن مقام ہیل واقع بر دریاے سال حسب ذیل رپورٹ کرتے ہین :- شروع اپریل مین ایک سخت رسولی گردن کے پیچھے چوڑ پر نمودار ہوئی - اور مجھے بہت ہی تکان سا معلوم ہوا + ابتدا مین مین نے اسکا کچھ خیال نہ کیا لیکن یہ رسولی قد و قامت مین بڑھنے لگی میری عام تندرستی کسی طرح پر قابل اطمینان نہ تھی - بھوک کم لگتی تھی اور بوجہ اسکے کہ کمر کے نیچے کے حصہ مین کھینچنے والا سخت درد ہوتا تھا میری نیند اچاٹ ہوگئی تھی - رفتہ رفتہ یہ رسولی اسقدر بڑی ہوگئی جیسے کہ بیضہ اور درد اسقدر تیز ہوگیا کہ نیند اور بھوک بالکل جاتی رہین + اُنکی بجاے ایک قسم کا شدید بخار ہوگیا اور اسوقت مین نے یہ ارادہ کیا کہ علاج بڑی سرگرمی سے کرون + مین نے جزوی بھاپ کے غسل لیے جنکے لیے کونسی شے کا بھاپ سے غسل لینے کا آلہ جو کہ توڑ کر رکھا جا سکتا ہی بہت ہی کار آمد ثابت ہوا + جب جبکہ درد ایسی ناقابل برداشت ہوگئی تو اسٹیم باتھ لیے گئی اور اُسکے (یعنی اسٹیم باتھ) اور زہ کمٹن سٹز اور ہپ باتھ کے ذریعہ سے ہمیشہ آرام حاصل کیا گیا + غسلون کے درمیانی وقت مین (یعنی غسل لینے کے وقت مین) مین نے معلول حصہ بدن کو ایک صاف بھیگے کپڑے سے ڈھک دیا تھا جسکے اوپر کو اُنکی ایک پٹی باندہ دی گئی تھی

رپورٹ ہائے شفایابی و چٹھیات شکریہ

تاکہ رگڑسی اور ہٹی لگی سی محفوظ ہی + اڈیٹھ پھوڑا کاربنکل) جسکا رنگ کہ سُرخ ہوگیا تھا اول بہت سخت بنا رہا + درد متواتر ٹوٹتے رہے + چار پانچ دن مین اسکے مختلف جگہون مین چھوٹے چھوٹے سوراخ مثل سوئی کے نمودار ہوئے + اُنکی تعداد بیس تک پہونچگئی + اُن مین سے خون اور خون ملا ہوا پانی نکلا + پھوڑا اب بھی بہت بدبودار اور سخت تہا + دوسرے چار دنون مین بہت سی چھوٹے چھوٹے سوراخ ملکر بڑے بڑے سوراخ ہوگئے جنسے کہ مواد آزادی کے ساتھ نکلا + دفعتاً اُس پھوڑے کی تمام سطح پھٹ گئی اور کل سطح اُس پھوڑے کی ایک ہی سوراخ بن گئی جس سے کہ خون اور پیپ جاری ہوگیا + ایسا ہونے سے آرام پہونچا۔ درد رفع ہوگئے اور تھوڑے ہی عرصہ مین شفا حاصل ہوگئی + اب مین بمقابلہ پیشتر کے اچھا ہون۔ مجھکو یہ معلوم ہوتا ہے کہ میرے جسم سے بہت بڑا بوجھ دور کردیا گیا ہی اور میرے مین قوت اسوقت ایسی ہی کہ جو مجھکو پیشتر کبھی بھی معلوم نہین ہوئی تھی +

نمبر ۵۲ کمزوری حافظہ۔ درازی شکم۔ امراض پھیپھڑہ۔ سخت قسم کی اعصابی کمزوری۔ بہرا پن۔ حلق کی بیماری۔ سخت بخار۔

پیاری مسٹر کوہنی۔ میری خیال کے موافق وہ شخص بڑا ہی عالم ہوگا جو کہ یہ نہ سمجھ سکے کہ ۲ دو اور ۲ دو ملکر چار ہوتے ہین۔ کیونکہ جیسا آسان کہ علم ریاضی کی یہ مشق ہی اُسیقدر صاف اور آسان (خود میرے ذاتی تجربہ کے موافق) آپکا نیا اور نرالے خطا طریقہ علاج معلوم ہوتا ہی +

باوجود روزانہ ورزش کرنے کے مین پیشتر ذرا سی بھی تکان کو برداشت نہین کرسکتا تھا۔ حالانکہ اب مین گھنٹون تک باغیچہ وغیرہ مین بغیر تھکے ہوئی کام کرسکتا ہون مزید برآن درازی شکم سی بھی مجھے نجات حاصل ہوگئی ہی + پیشتر مین ٹہلنی کیوقت (بوجہ کمزور پھیپھڑون کے) اپنا مُنہ کھولکر باآواز سانس لیتا تھا۔ اب مین مُنہ بندکر کے خاموشی کیساتھ سانس لیتا ہون + مین برسون سے بائین کان سی بہرا ہون۔ لیکن اب مین بہرحال پھر اپنی جیب گھڑی کی آواز سن سکتا ہون اگر اُسکو کان کے پاس رکھون نیز گاڑیون کے پہیون کا شور اور (مجھے بیان سے باہر خوشی ہی کہ) گفتگو بھی سن سکتا ہون اگر ذرا زور سے کیجاوے +

جوش کھاتا ہوا مادہ جو کہ میرے جسم مین جمع تھا ذرا اُٹھکر سر مین پہونچا ہوگا کیونکہ مجھکو اکثر وہان درد معلوم ہوا۔ اور حلق کی مرض کی بھی تکلیف مجھی ہوئی تھی جسکو کہ نہ تو ڈاکٹر لوگ اور نہ ماہران (حلق کی امراض کے ماہران) اچھا کرسکے + اور اب چند ماہ گذشتہ سی مجھکو میری حلق مین کسیطرح کی ذرا بھی بچینی معلوم نہین ہوئی ہی + سچ تو یون ہی کہ وہ لیسند شیطان یعنی دماغ کا ملایم ہو جانا (خلقی مخبوطی) ہمیرے اوپر پہنسی لگی تھی + آپکی علاج کرنے سے یہ خوفناک علامات دور ہوگئی ہین یعنی حافظہ کی بیجا کمزوری۔ غیر قابل یقین درجہ کی گھبراہٹ۔ ذرا ذرا سی بات پر واقعی بہت غصہ کا آجانا۔ ہر بات مین جس سے کہ مجھمین تقویت اور جان آنی چاہئیے تھی یا جو کہ میری لئے زیب اور عزیز تھی عدم دلچسپی چھ ماہ اب سے قبل اس دنیا مین کوئی شے

بھی مجبور اپنے حال کا کسی شخص پر اظہار کرنے کے لیئے (اسکا حال صرف میرے شوہر کو ہی معلوم تہا) ترغیب نہ دیسکتی تھی۔ مثل مشہور ہے کہ شیطان کا ذکر کیا نہین اور وہ آیا نہین + مین جانتی تھی کہ کوئی شخص میری امداد نہین کرسکیگا۔ لیکن اب یہ معلوم ہوتا ہے کہ میری آنکھون سے پپڑیان اُتر گئین۔ مجھے زندگی از سرِ نو معلوم ہوتی ہے +

آپکے جادو بھرے ہوئے طریق علاج نے چند ماہ ہوئے کہ مجھے ایک بہت ہی تکلیف دہ صدمہ سے بچایا + مین اپنے ہمراہ ایک ظاہرا تندرست خدمتگارہ کو وہان لیگئی لیکن ایک ہفتہ کے بعد اُسنے آنکھون مین آنسو بھر کر دفعتًا یہ کہا کہ اُس سے آیندہ کام نہین ہو سکتا + اُسکے پاؤن سوج گئے تھے جسکی وجہ سے کہ وہ نہ تو جوتی پہن سکتی تھی اور نہ موزہ۔ بہت شدت کے درد سر مین مبتلا تھی اور اسکی شدت کا انجام یہ ہو گیا جن کے باعث کہ وہ حرکت نہ کر سکتی تھی + اُس لڑکی کا سینٹ پٹیرس برگ پہونچا دینے کا تو خیال ہی نہین ہو سکتا تھا + پس مین نے اُسکو ڈھک کر بستر مین لٹا دیا اور بعد اسکے کہ اُسکو چند گھنٹون تک پسینہ آوے مین نے اُسے ایک ہپ باتھ من وعن آپکی ہدایتون کے موافق دیا۔ اسکے بعد مین نے اُسکو فریکشن سٹز باتھ لینے کا طریقہ سمجھا دیا اور اس قسم کا اول ہی غسل لینے پر اُسکی طبیعت ایسی خوش اور اچھی معلوم ہونے لگی۔ اُسی دن یہی کل طریقہ پھر اختیار کیا گیا۔ اگلے دن دوبارہ اور تیسرے دن اُس لڑکی نے پھر پسینہ لینے کے ذکر کو سننا بھی پسند نہ کیا اور یہ کہا کہ وہ ایسی تندرست ہے جیسا کہ مچھلی پانی کے اندر ہوتی ہے +

مسز اے۔ ای

ازمقام سینٹ پٹیرس برگ

نمبر ۵۳۔ درد ہائے سر۔

پیارے مسٹر کوہنی

شہر لیپزگ سے روانہ ہونے پر مین اسکو اپنا فرض منصبی سمجھتی ہون کہ اُس بیماری کی علاج کی بابت جو کہ آپنے میرا کیا ہے آپکے روبرو اپنی دلی شکرگزاری کا اظہار کرون + میرے مزمن درد سر کے آرام ہو جانیکا باعث آپکے غسل ہی ہین (یہ درد سر مجھے برسون سے ہوتے تھے اور آخر کو قابل برداشت نہ رہے تھے) پس مین ان غسلون کا استعمال اپنی زندگی تک جاری رکھونگی + یہ میری آرزو ہے کہ مصیبت زدہ انسان کے فائدہ کے لیئے آپکے نیک ایجاد کا استعمال عرصہ تک بغیر روک ٹوک کے آپکے ذریعہ سے جاری ہو +

مین ہون آپکی وفادار۔ مسز ایم۔ ڈبلیو

ازمقام لیپزگ

نمبر ۵۴ چہرہ پر پھنسیان۔ بلعوم یعنی فیرنگس کی سوزش۔

اس تحریر کے ذریعہ سے مین تصدیق کرتی ہون کہ مسٹر لوئی کوہنی کے غسلون اور خاص تجویز کی ہوئی غذا کے کئی ماہ تک استعمال کرنے سے میری فیرنگس کی سوزش اور چہرہ کی پھنسیون کو بالکل آرام ہو گیا ہے کسی وقت پہر مین اسکی مفصل حالات بخوشی بتلا دونگی۔

راقم ایل۔ بی

ازمقام لیپزگ

رپورٹ ہائے شفایابی وچٹھیات شکریہ

نمبر ۵۵ - مرگی کے دورے - بیہوشی - خون مین کمی یعنی تقدیم الدم -

پیاری صاحب - مجھے اس امر کی اجازت دیجیے کہ مین آپکی اُس تمام کوشش کا شکریہ ادا کرون (آپکی دریافت کا بھی شکریہ ہی) جو کہ آپنے ایسی بے لاچ کے طریقہ مین میری اُس لڑکی کے دری ہی جس کے کہ آرام ہونے کی امید ہمکو ہر طرح سے نہ رہی تھی +

جو جوبات کہ حکما اور بیش قیمت ادویات سے حاصل نہ ہو سکی وہ "قدرتی شے" یعنی پانی سے حاصل ہو گئی +

مین اجازت چاہتا ہون کہ اپنی لڑکی کی بیماری کا مختصراً بیان کرون +

جبکہ مرض کی علامات اولاً ظاہر ہوئی تب وہ لڑکی نو سال کی تھی - ابتدا مین ہمنے اسکا کچھ خیال نہ کیا + بیہوشی کے خفیف دورے پڑے مگر جلد ہی رفع ہوتے گئے + مگر جبکہ دورے اکثر پڑنے لگے تو ہم لوگون نے ایک جنٹلمین سے مشورہ لیا جو کہ ایک مشہور قابل ڈاکٹر تھا + اُسنے کہا کہ مریضہ کمی خون اور اعصابی کمزوری کی شکایات مین مبتلا ہی +

اُسنے سفوف اور ادویات تجویز کرین جنسے بجائے درستی کے حالت زیادہ خراب ہو گئی + دورے زیادہ جلد جلد اور زیادہ سخت سخت ہونے لگے + اور کئی اطبا سے ہمنے مشورہ لیا مگر ہمیشہ وہی دوائین دی گئین +

آخرش ایک ڈاکٹر نے ہمسے کہا کہ مرض لاعلاج ہی پس ہمنے ہر چیز کو سوائے برومائیڈ آف پوٹاسیم کے ترک کر دیا + جسوقت تک آپنے مریضہ کی حالت ہمکو نہین سمجھائی ہمکو یہ پختہ یقین تھا کہ اس مرض کے لیئے صرف یہی ایک دوا ہی + اب کل تکلیف رفع ہو گئی اور مین اور میرے گھر والے آپکی عزت آپکو اپنا محافظ اور نفع پہونچانیوالا سمجھکر ہمیشہ کرینگے + پھر مجھے اجازت دیجیے کہ مین اپنی سچی شکر گذاری کا اظہار کرون اور یقین کیجیے کہ مین ہون آپکا بہت بڑا وفادار - ایف - ایچ - از مقام گبلونز ملک بوہمیا -

نمبر ۵۶ - زکام - بخار -

پیاری مسٹر کوہنی - ان خدمات کا جو کہ آپنے میرے اور میری والدہ کے لیئے کی ہین مین کافی طور پر شکریہ نہین ادا کر سکتا + بہت شدت کے زکام نے جسکے ساتھ کہ اونچے درجہ کا بخار تھا مجھے ترغیب دی کہ مین آپکے طریق علاج کی آزمایش خود اپنے ہی اوپر کرون + بیحد عمدہ نتیجہ نے مجھے درحقیقت تعجب مین ڈالدیا + مجھے پختہ یقین ہی کہ اب آنیوالے زمانہ کے لیئے آپکا ہی طریقہ علاج بنایا گیا ہی +

آپکا بڑا وفادار - چارلس - آر - علم فلسفہ کا ڈاکٹر مقام ہمبرگ -

نمبر ۵۷ - ہڈی پر گومڑی -

پیارے مسٹر کوہنی - مین اپنا فرض خیال کرتی ہون کہ مین آپکے روبرو اپنی دلی مشکوریوں کا اظہار کرون کیونکہ مین نے ہی بغیر اعمال جراحی

والے آپ کے نئے طریق شفا بخشی کی برکتون سے نفع اُٹھایا ہے +

جبکہ ادویات کے ذریعہ سے میرا علاج ہوتا تھا تو میری ٹانگ پر آٹھ مرتبہ عمل جرّاحی کیا گیا تھا + اول مرتبہ پیر کی اُنگلیاں کاٹ ڈالی گئین - بعد اُسکے تمام پاؤن - پس اب مجھے بیساکھی کے سہارے چلنا پڑتا ہے -

لیکن اِن تمام اعمال جرّاحی کے ہونے پر بھی میری ٹانگ اچھی نہ ہوئی + طبیعت مین ایک قسم کا بھاری پن معلوم ہوا اور ایک نئی رسولی اُسیقدر بڑی پیدا ہوگئی جسقدر بڑی پیشتر کی رسولی تھی اور بہت درد اُسمین تھا + مین ڈری کہ مجھے اب پھر عمل جرّاحی کرانا پڑیگا +

جبکہ میری توجہ آپکی نئی طریق علاج کی جانب دلائی گئی تو شروع ماہ مارچ مین مین آپسے مشورہ کی متلاشی ہوئی + چار ہفتہ تک فزیکیش باتھز کے استعمال کرنے سے اور آپ کی بتلائی ہوئی دیگر ہدایات پر چلنے سے رسولی بالکل غائب ہوگئی - اور اس طرح پر مین آیندہ عمل جرّاحی کے اپنے اوپر ہونے سے بچ گئی +

اگر ابتدائے مرض سے ہی مین نے آپسے اپنا علاج کرایا ہوتا تو یقینی تمام اعمال جرّاحی غیر ضروری ہوئے ہوتے اور آج کے دن مین غالباً اپنے تمام اعضا رکھتی ہوتی +

اُس امداد کے لیئے جو کہ آپ نے مجھے پہونچائی ہے اپنی دلی مشکوری کا اظہار کرتے ہوئے مین قایم ہون -

آپکی ایماندار - سوفی - ڈبلیو

از مقام ریڈ ونٹز -

نمبر ۵۸ سرطان رحم - سیلان خون رحم -

پیارے مسٹر کوہنی - ماہ دسمبر مین میری بیوی ایسی سخت بیمار ہوگئی تھی (سیلان خون رحم مین) کہ مین نے اسقدر رات گیٔے (جیسا کہ گیارہ بجے شب کا وقت) ڈاکٹر کے کو مجبوراً طلب کیا + بذریعہ روئی کے خون چند سے بند ہوگیا لیکن دوسری روز تمام دنون سے زیادہ جاری ہوا - اور پس اب مین نے ایک دوسرے طبیب یعنی ڈاکٹر ڈی کو بلایا + اُنہون نے کہا کہ معاملہ عمل جرّاحی ہونیکے قابل ہے + چونکہ میری بیوی کی طبیعت اچھی نہ تھی مین نے ایک تیسرے طبیب پروفیسر ایچ سے مشورہ لیا + اُس نے مریضہ کو دیکھا اور کہا کہ عمل جرّاحی فوراً ہونا چاہیئے ورنہ مریضہ کا بچانا غیر ممکن امر ہو جاویگا اُس نے بتلایا کہ یہ رحم کا سرطان ہے + اُس پروفیسر سے مین نے پھر دریافت کیا کہ آیا بغیر عمل جرّاحی کے کوئی امید شفا ہونے کی ہے یا نہین - اُس نے ظاہر کیا کہ بغیر اسکے (عمل جرّاحی کے) شفا کی امید نہین کیجا سکتی +

اسکے بعد مین آپکی خدمت مین حاضر ہوا + آپنے ہپ اور فزیکیش سٹز باتھز اور خاص پرہیزی غذا تجویز کردی + اُس وقت سے جب کہ میری بیوی نے آپکی صلاح پر عمل شروع کیا وہ اچھی ہونے لگی + اب وہ اپنا کام پانچ بجے صبح سے دس بجے رات تک بغیر

رپورٹ ہائے شفایابی و چٹھیات شکریہ

تکان کے کرسکتی ہی اور درحقیقت اس سے قبل ایسی تندرست کبھی نہین رہی ہی جیساکہ وہ اب ہی +
ہماری دلی شکرگذاریان آپ قبول فرماوین + تمام مریضون سے ہم آپکے طریق علاج کی سفارش کرنا ہرگز نہ بھولین گے
بغیر اس علاج کے میری بیوی اب زندہ ہی نہ رہی ہوتی +

مقام لنبرگ
مجھے سمجھئیے اپنا بہت وفادار البرٹ ڈبلیو

نمبر ۵۹ - کالی کھانسی یا کوکر کھانسی -

ڈیر مسٹر کوہنی - ماہ فروری گذشتہ مین نے آپکو واسطے حاصل کرنے مشورہ متعلق اپنے بچہ کے جوکہ کالی کھانسی مین مبتلا تھا تحریر کیا تھا + اُن بہت ہی بیش بہا ہدایات سے جوکہ آپکے عنایت نامہ مین تحریر تھین ہمنے خاص کر یہ بات اخذ کری کہ ہمکو چاہیئے کہ بچہ کو اُسکی والدہ کے ہمراہ بستر مین لٹاکر خوب ہی پسینہ دلاوین + اسکے علاوہ جو کچھ کہ اور ضروری تھا وہ ہم لوگ پہلے ہی آپکی کتاب مین دی ہوئی صلاح پر عمل کرکے کرچکے تھے + مرض نے حسب ذیل طریقہ اختیار کیا:- اتوار کے دن ہمنے خیال کیا کہ ہمارے اس چھوٹے سے بچہ کو (صرف ۱۴ ہفتہ کی عمر کا تھا) ایک قسم کی تیز آوازکی اور کمزور کرنیوالی کھانسی تھی + ہم لوگون نے صحیح طور سے یہ خیال کیا کہ اس بچہ کو یہ مرض ایک لڑکی خدمتگارہ سے لگ گیا تھا جوکہ مدرسہ مین پڑھا کرتی تھی جہان کہ بہت سے بچون کو یہ مرض ہو رہا تھا + اس لڑکی خدمتگارہ کو ہمنے اُسکے گھر بھیجدیا + اپنے بچہ کو جو کہ ابھی دودھ ہی پیتا تھا اور جسکو کہ روزانہ دو مرتبہ ۸۰ درجہ فہرن ہایٹ کے پانی مین غسل دیئے جاتے تھے - ہمنے ایک فریکشن ہپ باتھ دوپہر کے وقت ۸۱ درجہ فہرن ہایٹ پانی مین دیا لیکن اسکو دینے کا وقت ہمکو اس وجہ سے کم کردینا پڑا تاکہ بچہ کو بہت عرصہ تک رونے سے باز رکھین + تاہم یہ موثر ثابت ہوا کیونکہ اس سے اُسکو پاخانہ آیا + تیسرے دن کھانسی کی کریجہ آواز تبدیل ہوگئی + اسوقت پر آپکا قابل قدر خط پہونچا + میری بیوی نے بچہ کو اپنے ہمراہ بستر مین لٹاکر اُسکو خوب پسینہ دیا + تب ہمنے دوپہر کا غسل بند کردیا اور بارہ (۱۲) یوم مین کھانسی سے بالکل نجات حاصل ہوگئی + پس مین صرف آپکی تائید کرسکتا ہون جو کچھ کہ کالی کھانسی کے بارہ مین آپ اپنی کتاب مین فرماتے ہین اپنی جانب سے اور اپنی بیوی کیجانب سے مجھے بہر شکریہ ادا کرنیکی اجازت دیجئے کیونکہ خدا کے بعد دوسرے درجہ پر آپ اور آپکا طریقہ علاج ہی ہے جسنے کہ ہمارے بچہ کو تندرست بنادیا

از مقام ہارزبرگ
بہت بڑی تکریم کیساتھ آپکا بہت ہی سچا ای - سے

نمبر ۶۰ - نیورس تھینیا - نیورل جیا (عصبی درد) مرگی یعنی صرع -

ڈیر سر - صرف آپکے طریق علاج کی وجہ سے میرا امراض نیورس تھینیا - نیورل جیا اور مرگی سے شفایاب ہونا ہوا ہے جبکہ دو بڑے سر برآوردہ حکمار شہر ڈریسڈن نے عرصہ تک میرا علاج کرکے مجھے بالکل گیا گذرا ابتلا کر جواب دیدیا تھا +
میرے مرض کیحالت ایسی تھی کہ مین تین ماہ تک بیمار پڑا رہا تھا - اسکا نتیجہ یہ ہوا تھا کہ اسکے بعد گو مین کئی بار اپنے سب امتحان کیلئے پیش کیا گیا تشخیص مین گی سخت قسم کی ترقی ہوگئی

مجھے فوج مین جبریہ داخل ہونے سے معافی دیدی گئی +

آپکا وفادار ایچ - بی
از مقام ڈربنڈن

نمبر ۶۱ - ثقل سماعت - کمر مین درد - کھانسی اور دم گھوٹنے والے حملے -

پیاری مسٹر کوہنی - جیسا کہ آپکی خواہش تھی کہ وقتاً فوقتاً آپ سنتے رہین کہ ہماری کیا حالت ہی مین آپکی خدمت مین اسکے بارہ مین رپورٹ بھیجنے کی آزادی لیتی ہون +

ہم لوگ ہر روز آپکا ذکر خیر کرتے ہین - ہر روز خدا کا شکر بھیجتے ہین کہ ہمارے بچہ نے آپکی بیش بہا دریافتون کے ذریعہ اپنے مرض ثقل سماعت کی مرض سے شفائی کلی حاصل کر لی + اس مرض مین یہ ڈیڑھ سال سے مبتلا تھا - اسوقت کئی ہفتون سے وہ بالکل اچھا رہا ہی + یہی خاص کامیابی ہی جو کہ اسوقت تک حاصل ہوئی ہی لیکن اسی کے ساتھ گلے کے اندر کی سوجی ہوئی کوڑیان نیز کھنے مین صریح طور سے ہی گھٹتی ہوئی معلوم ہوتی ہین - اور حقیقت معلوم ہوتا ہی کہ گویا یہ لڑکا بالکل تبدیل ہو گیا + بجائے تھکے ہوئے ایک چھوٹے جاندار کے جو کہ ہر وقت رونا رہتا تھا - ہمارے پاس ایک ایسا خوش و خرم لڑکا ہی جو کہ دیگر بچون مین ممتاز رہتا ہی + وہ آواز بلند بولتا ہوا ادھر ادھر دوڑتا رہتا ہی - حالانکہ پیشتر اسکی آواز ایسی معلوم ہوتی تھی کہ گویا دب گئی ہی - وہ آہستہ آواز سے ہی بول سکتا تھا + نہ اسوقت تک کھانسی کے حملے اور دم گھوٹنے والی الجھن کے حملے پھر ہوئے ہین + ہر روز ہمکو نئے ثبوت ملتے ہین کہ ہمارا بچہ اپنی حالت جسمانی اور دماغی مین کیسی ترقی کر رہا ہی - ہر روز ہم آپکے ہی گن گاتے ہین + پیاری مسٹر کوہنی اسی وجہ پر آپ مجھے اجازت دیوین کہ مین اپنی جانب سے اور نیز اپنے شوہر کی جانب سے آپکے شکریئے تہ دل سے ادا کرتی ہون -

میری تندرستی کا یہ حال ہی کہ مین زیادہ اچھی اور زیادہ مضبوط معلوم ہوتی ہون بمقابلہ اسکے کہ جیسے مین برسون سے رہی ہون + ایک خاص نفع یہ ہی کہ مین کبھی بڑی تکلیف دہ مثل شکنجہ کے جکڑنے والی دردون کو ایسی سادہ ذریعے سے کہ سٹز باتھ سے آرام کر سکتی ہون +

مین ہون آپکی بڑی وفادار پادری ایم ساکن پی کی بیوی -

نمبر ۶۲ - سیلان خون رحم -

ڈیر سر - مسماۃ فلوریکا سیلیریس ملک آرمینا کی ایک عورت جو کہ اس مقام مین رہتی ہی عرصہ چار ہفتہ سے متواتر سخت عارضہ سیلان خون رحم مین مبتلا ہی تھی + آپکی تجویز کے مطابق اسنے ہر ہفتہ مین دو ہپ باتھ اور ہر ہفتہ مین ایک اسٹیم باتھ - اور دو یا تین فریکشن سٹز باتھ روزانہ لئے اور غیر محرک غذا کا استعمال کیا + اس علاج کو شروع کرنیکے بعد چھٹے روز اسکی حالت بہت کچھ بہتری معلوم ہوئی اور آجکے دن (یہ پندرہوان دن ہی) وہ پھر بالکل اچھی ہی - اس بیچاری عورت کی جانب سے اور بیمار انسان کی جانب سے دلی شکریہ کا اظہار کیا جاتا ہی + آپکی بھلائی سچے طور سے چاہتا ہوا -

آپکا وفادار تھیوڈور - ڈی
گریک کیتھولک پریسٹ
از زیڈ ٹرنسلوینیا - ہنگیری)

رپورٹ ہائے شفایابی وچٹھیات شکریہ

نمبر ۶۳ سخت اعصابی خرابی - نیورس تھینیا - کمزور حافظہ -

برسوں سے میری بیوی بہت ہی زیادہ گھبراہٹ (نروس) معلوم کرتی تھی + اسکے بعد بوجہ زیادتی کام کے وہ اسقدر زیادہ خراب حالت میں ہوگئی کہ یہ امر عیاں ہوگیا کہ اب پورے طور سے اسکو آرام کرنیکے لیئے اور زیادہ دیر نہ لگانی چاہئیے + چنانچہ کیور سسٹم کے معمولی طریقون میں سے کوئی بھی بغیر آزمائش کے باقی نہ رہ گیا تھا + کچھ سے افاقہ ہوا لیکن واقعی شفا کسی سے نہ ہوئی - بینگنر صاحب سے بھی نہ ہوئی - مسٹر لوئی کوہنی کے کارخانہ میں جو علاج کہ ماہ اپریل سنہ ۱۸۹۰ع کیا گیا اُس سے بھی اولاً کوئی قابل لحاظ اثر معلوم نہ ہوا - بلکہ حالت زیادہ خراب ہوتی ہوئی معلوم ہوئی - لیکن قریب سات ہفتہ کے بعد ایک تبدیلی واقع ہوئی + ایک کرائسس کے بعد دوسرا کرائسس ہوتا گیا - یہ نازک حالت مہینوں تک قایم رہی - یہ وقت ایسا تھا جو کہ ہم مدت تک یاد رکھیں گے + لیکن گیارہ ماہ تک روزانہ غسلوں کے استعمال کرنیکے بعد جسم کے اندر کی شفا دینے کی قوت نے کوہنی صاحب کے سٹز باتھ کی امداد پاکر بہت ہی عمدہ نتائج پیدا کیئے + حالانکہ پہلے میری بیوی نے اپنے حافظہ کا جاتا رہنا اور بچار سکنے کا کم ہوجانا معلوم کیا تھا جس بات سے کہ اسکو بہت ہی تکلیف ہوتی تھی - لیکن اُسکی دماغی طاقت اب پھر اپنے پورے درجہ تک واپس آگئی - اب وہ پھر ایسی چست و چالاک تر و تازہ معلوم ہوتی ہے کہ جیسا وہ برسوں تک نہیں رہی تھی + دماغی کام میں اب اُسکو خوشی معلوم ہوتی ہے حالانکہ پہلے اس کام میں اُسکو جبر معلوم ہوتا تھا + اور جیسی کہ دماغی حالت تھی ویسی ہی جسمانی حالت تھی + علاج سے اول چھ ماہ میں میری بیوی اس قابل نہ تھی کہ دو میل تک بغیر آرام لیئے ہوئے ٹہل سکے + لیکن دسویں مہینہ میں وہ بغیر تھکنے کے یا بغیر ٹھہرنے کے بھی زائد از بارہ میل روزانہ چل لیتی تھی + اس عجیب تبدیلی میں جسم کے تمام اعضا برابر یکسان نفع حاصل کرتے ہیں + قصہ مختصر وہ بالکل دوسرا ہی شخص ہوگئی ہے - پہلے اکثر آزردہ دل رہتی تھی - اب ہمیشہ خوش رہتی ہے +

خداوند کریم سے از حد ہماری دلی شکرگذاریوں کے مستحق مسٹر کوہنی ہیں جنہوں نے کہ بہت عمدہ مشورہ ہمکو دیا تھا - میں دعا کرتا ہوں کہ اُنکو ایسے محسنوں کے نفع کے لیئے کام کرنیکا موقعہ عمر دراز تک بخشا جاوے اور ہر مریض میں اُنکو ایک ایسا جوش مزید حاصل ہو جاوے جو کہ اُنکی اس سادہ مگر سچے علم شفا بخشی کے اصولون کے پھیلانے میں مدد دیوے

سی - ایس

از مقام برلن

نمبر ۶۴ - سر کا مرض - آنکھ کا مرض - کمی خون - گھبراہٹ - پاؤن کی نسون کا کھنچ جانا - عام کمزوری - سانس لینے میں تکلیف +

اظہار شکریہ

اپنے لڑکپن میں مجھکو درد سر کے دورے ہوا کرتے تھے خصوصاً جبکہ مدرسہ میں ہوتی تھی + بعد ازاں اُنکی شدت بڑھ گئی اور بالکل نیورلجیا (عصبی) ہوگئے +

نوٹ ۵ - اسکو اردو میں مخفی قوت جاذبہ کہتے ہیں یعنی اُنکا طریق ہے کہ درد اور جسم کے نقصان اپنی قوت جاذبہ کا اثر انسان پر یا دوسرے ذی روح پر ڈالکر امراض کو صحت کرتا ہے -

عمر کے پندرہوین سال مین ایک تنہ گرنیکی وجہ سے میری پاؤن مین نسون کے کھنچ جانے کی مجھے سخت تکلیف ہوئی + حکما اسکو آرام نہ کرسکے۔ اور آخرش یہ اسقدر بڑھ گئی کہ میرے لیئے پیدل چلنا قریب قریب بالکل غیر ممکن ہوگیا + پانچ سال تک مجھے بہت ہی زیادہ تکلیف برداشت کرنا پڑی +

اس عرصہ مین سر کی بیماری اسقدر بڑھ گئی کہ بوجہ بیحد گھبراہٹ اور کمی خون کے مجھے قریب قریب لاعلاج سمجھکر لوگ شفاخانہ کو لائے + تھوڑے عرصہ بعد اپنی حالتمین بغیر کچھ ترقی کرنے کے مین وہان سے رخصت ہوگئی +

اسی طور سے میری آنکھین بھی خراب ہوگئی تھین۔ کسی بات مین مجھے مزہ نہ معلوم ہوتا تھا کسی کام کے کرنیکے قابل مین نہ رہی تھی میری طبیعت ایسی ہوگئی تھی کہ جس سے میرے احباب کو بہت ہی بڑا اندیشہ ہوگیا تھا + اندرونی سٹرن مین۔ اور بہت ہی مشکلاہٹ سے سانس لینے مین اور متواتر بخار مین مین مبتلا رہی تھی۔ اور مزید بران یہ معلوم ہوتا تھا کہ بالکل اندہی ہو جاؤنگی + اس غمگین حالتمین ہوکر (جس سے کہ مجھے کوئی بھی آزاد نہین کرسکا تھا) مین ستمبر سال حال مین مسٹر لوئی کوہنی صاحب کے بغیر ادویات کے شفا بخشنے والے کارخانہ مین پہونچی +

اوّل ہی غسل لینے کے فوراً بعد مجھے ایک قسم کا عام طور سے چین پڑنے اور حالتمین بہتری کا حس معلوم ہوا۔ اور یہ بڑھتے گئی جیون جیون کہ مین نے غسل جاری رکھے اور مناسب غذا کا استعمال کیا + چند ہفتہ مین میری عام حالت کا مقابلہ پیشتر کی حالت سے کچھ نہین ہوسکتا تھا + اب پانچ ماہ علاج کرنیکے بعد میری نگاہ ایسی عجیب طرح سے درست ہوئی ہی اور میری عام حالت ایسی عمدہ ہوگئی ہی کہ مین بہت ہی خوش ہون۔ اور اپنی عالی دل بچاپنہ ایسا کا شکریہ کافی طور سے نہین ادا کرسکتی +

اب مین پھر پورے طور سے دیکھ سکتی ہون۔ اور اپنے گھربار کی نگاہداشتی کرسکتی ہون مضبوط معلوم ہوتی ہون اور کام کرنےمین مجھے خوشی معلوم ہوتی ہی + میرا پاؤن بھی اسقدر اچھا معلوم ہوتا ہی کہ اب مین بغیر تکلیف کے پھر چل پھر سکتی ہون۔ قصہ مختصر مین اپنے آپکو بالکل ایک نیا شخص پاتی ہون۔ اور یہ سب باتین مجھے اس بڑی موثر اور ایسی سادہ طریق علاج کے ہی باعث نصیب ہوئی ہین + میرے کل گھر بھر مین یہ علاج اب اختیار کرلیا گیا ہی اور ہر موقعہ پر اسمین ویسی ہی یقینی کامیابی حاصل ہوتی ہی +

میری آرزو ہی کہ تمام بیمار لوگ اعتقاد کے ساتھ اپنے تئین آپکے علاج مین لائین +

از مقام لیپزگ مسز میری۔ آر

نمبر ۶۵ درد گٹھیا

پیارے مسٹر کوہنی۔ اپنا فرض سمجھکر مین اپنا دلی شکریہ آپکی اس ہمدردی کے متعلق ظاہر کرنے مین اپنا اعزاز سمجھتا ہون جو آپنے میری بیماری کی نجات مین اپنے بہت عمدہ مشورہ دینے کے ذریعہ سے دکھلائی ہی + سال گذشتہ کے ماہ مئی سے مین متواتر

رپورٹ ہائے شفایابی و چٹھیات شکریہ

درد گٹھیا مین مبتلا رہا تھا اور باوجود اسکے کہ مجھے مقام ٹیپلاٹز مین آرام ہوگیا تھا اُسکے بعد کے ماہ نومبر مین ایک زیادہ سخت حملہ اس مرض کا مجھپر ہوا + مجھے امید صحتیاب ہونیکی نہ تھی + میرے طبیب نے ظاہر اپنی تمام ادویات ختم کردین اور چند ہفتہ تک دیکھتے نہ آیا - اور مجھے مشورہ دیا کہ دکھن مین قیام کرو کیونکہ صرف یہی ایک ذریعہ شفا ہونیکا ہے + فکرمندی کیحالت مین میری بیوی نے آپسے مشورہ لیا +

آپنے اپنا مشورہ براہ عنایت خط کے ذریعہ سے دیا + لیکن سوائے غذا کی مین آپکی تجویز پر پورا پورا نہ چل سکا - بوجہ بہت کمزور ہونیکے اور چلنے پھرنے مین ناقابل ہونیکے + فروری کی مہینہ کی شروع مین مین نے غسل کرنا شروع کیئے اور ایک قسم کی صورت افاقہ مجھے نظر آئی + اسکا اثر جلد ہوا - کیونکہ تیسرے ہی غسل کے بعد مرض کی علامات یکے بادیگری ایسی طرح مین ظاہر ہوئین کہ کوئی شخص جوکہ آپ کی کتاب اوپر کہا ہدایات کیلئے طیار نہ ہوگیا ہو تو وہ بڑی فکر کیحالت مین ہوجاویگا + اور باوجود پورا اطمینان ہونیکے ایک قسم کے اندیشہ کا خیال بے معلوم طریقہ مین میرے اندر پیدا ہوگیا لیکن مجھے خوشی بھی اسی وجہ سے بہت زیادہ ہوئی جبکہ چوتھی غسل کے بعد مینے اپنی بائین ٹخنہ کی حالت نئا وہ مین ایک قسم کی کمی معلوم کری + پیشاب کا رنگ گہرا گندمی رنگ تھا باوجود میری تمام دیگر تکلیفات کے اب مجھے خوشی ہوئی کیونکہ مجھے یقین ہوگیا کہ مین اب ایسا علاج کررہا ہون جو کہ مرض کی جڑ تک پہونچیگا + ناقص مادہ اب جسم سے اسی سلسلہ مین ایک تبہ پھر درد اور سوزش پیدا کرتا ہوا دور ہونے لگا جس سلسلہ مین کہ ابتدائے مرض مین وہ جوڑون مین اور گوشت کی ٹھون مین جمع ہوتا گیا تھا + چودہ روز مین پھر اپنا پیشہ اختیار کرسکا + ماہ مارچ بھی جسمین برف کی بارش ہوتی ہے اور ہوا چلتی ہے مجھے نقصان نہ پہونچا سکا - اور اُسوقت سے مین خوش و خورم ہون اور تندرست رہون + میرن نام ایک طبیب کا معلوم ہوتا ہے) کے پاس ایک مریض ضرور کم ہوگیا - لیکن آپکے بیش قیمت طریق علاج نے مجھے اپنا ایک عاشق قدردان اور اُسکا پھیلانے والا بنا لیا ہے +

مین صدق دل سے امید کرتا ہون اور خواہش رکھتا ہون کہ امراض کے علاج کا آپکا قدرتی طریقہ زیادہ زیادہ قبول فرمایا جاوے اور انسان کو درجہ غایت کی تہذیب سے پھر نیچر پر واپس لاوے + دلی مشکوریون کے ساتھ -

مین ہون آپکا بڑا وفادار جے لیبس ایس - شاہی سند یافتہ معلّم

نمبر ۱۶ پیٹ مین درد - بھوک کا نہ لگنا - چکر آنا - دل کی خرابی - پھیپھڑہ کی خرابی - عام کمزوری -

پبلک کے روبرو اظہارِ شکریہ

میری بیوی جو اب اکسٹھ ۶۱ سال کی عمر کی ہے - کئی سال سے اور خصوصاً سنہ ۱۸۹۰ع سے چکر آجانیکے دوران مین پیٹ مین سخت درد - بھوک نہ لگنے مین اور عام کمزوری مین مبتلا تھی +

اس مقام کے شاہی یونیورسٹی کے شفاخانہ مین جہانکہ مین اپنی بیوی کو خزان ۱۸۹۰ء مین لایا تھا ڈاکٹرون نے معدہ اور گردون کی خرابی تبلائی اور مختلف ادویات تجویز کرین + لیکن بجائے بہتر ہونیکے میری بیوی کی حالت برابر خراب ہوتی گئی + لیکن جب اس بالکل بیکار علاج با دویات کیساتھ حکمانے کاکس لمف کا ٹیکہ بھی لگانا شروع کیا تو مین نے اپنی بیوی کو شفاخانہ سے ہٹا لیا - اور علاج دسمبر ۱۸۹۰ء تک ہوتا رہا تھا +

فروری ۱۸۹۱ء مین میری بیوی بالکل نقیع ہو گئی - چکر آنیکے دورے بڑھ گئے جنکی وجہ سے کہ بہت بڑا اندیشہ ہوا اور عام کمزوری اور آلات الہضم کی سستی نے اس درجہ قابو حاصل کر لیا کہ مریضہ چند ہفتہ تک پلنگ سے نہ اُٹھ سکی + ڈاکٹر ایچ نے جن سے کہ مشورہ لیا گیا ایک مسہل دینا تجویز کیا - مگر کہا کہ یہ تکلیف بوجہ دلکی کسی خرابی کے واقع ہوئی ہی جو کہ (یعنی دلکی خرابی) لاعلاج ہی - پس اُسنے جلدی اپنی آمد و رفت بند کر دی +

ماہ اپریل ۱۸۹۱ء مین پیٹ کا درد اس درجہ خراب ہو گیا کہ مریضہ کچھ بھی ہضم نہ کر سکتی تھی بلکہ کھائی ہوئی تمام غذا اولٹ دیتی تھی + اسی کے ساتھ ہی ساتھ سانس لینے مین بھی بہت مشکل معلوم ہوتی تھی اور سینہ مین درد تھا - اور تمام جسم مین عام طور سے ایک قسم کی خرابی واقع ہو گئی تھی +

اسوقت مین نے ہومیوپیتھی کا تجربہ کیا - لیکن اس قسم کے علاج کے طبیب نے بھی یہی کہا کہ میری بیوی کا مرض لاعلاج ہی - اُس کی حالتمین کوئی معقول ترقی نہ حاصل ہوئی +

آخرش بعد اس تمام گردش کے میری بیمار بیوی کی خوش قسمتی سے ہم لوگ مسٹر لوئی کوہنی صاحب کے اُس کارخانہ مین آگئے جہانکہ بغیر ادویات اور بغیر اعمال جرّاحی امراض کو اچھا کیا جاتا ہی +

اس مقام پر میری بیوی کو خاص ہدایات کے مطابق دو بار فریکشن سٹز باتھ روزانہ لینا تبلایا گیا اور ایک غذا بھی جو کہ اُسکی حالت کیموافق تھی تجویز کی گئی +

ایک ہفتہ مین ہی اُسکی عام تندرستی مین ایک قابل لحاظ بہتری واقع ہوئی + اُسکا ہاضمہ اب زیادہ صحیح تھا اور چند ہفتہ مین درد کم ہو گئی + چکر آنیکے حملے اور سانس لینے مین مشکلاہٹ اور دیگر خرابیان بالکل رفع ہو گئین اور باوجود کم غذا کے مریضہ کی طاقت روز بروز بڑھتی گئی + پس میری بیوی بمقابلہ ہمیشہ کے اچھی اور زیادہ تندرست معلوم ہونے لگی - اور سب لوگ جنہون نے کہ اُسکو دیکھا اُسکی پوری طور سے آرام ہو جانے پر بہت ہی متعجب ہوئے + یہ مجھکو بھی معلوم ہوا کہ میری بیوی کی نظر بمقابلہ پیشتر کے یا بمقابلہ ایام صحت کے اس علاج کی وجہ سے بہت ہی اچھی ہو گئی - وہ بات جو کہ مشہور اطبا دو سال مین بھی نہ کر سکے تھے مسٹر کوہنی صاحب کے کارخانہ مین آٹھ ہفتہ کے کم زمانہ مین حاصل ہو گئی - یہ بات قدرتی ہی کہ ہم لوگ ہمیشہ مسٹر کوہنی کے ممنون رہین گے اور بیمار انسان کے لئے جو اُن کا یہ

رپورٹ ہائے شفایابی وچٹھیات شکریہ

دردمندی کا کام ہو ایسمین ہم انکی لیئے خدا کی برکتین چاہتے ہین۔ آخرش یہ ایک ایسا طبیب ہے جو کہ واقعی شفا دیسکتا ہے اور امداد پہونچا سکتا ہے +

ازمقام لینبرگ گ۔ ٹو۔ پی

نمبر ۷۶۔ آنکھ کی لاعلاج بیماری۔ سرمین اعصابی خرابی۔ بلعوم کی مزمن سوزش۔ سوزش مثانہ۔ پشت مین اور ایک جانب درد۔

پیاری مسٹر کوہنی۔ آپکی احسان مندی کا بڑا خیال مجھے اس امر کی اجازت نہین دیتا ہے کہ مین اپنی آنکھ کی سخت بیماری کے جلد آرام ہوجانے اور مرض کے راہ اختیار کرنے کے صحیح صحیح طریقہ کے بیان کو آپکی خدمت مین بھیجنے سے باز رہون۔ اور مین آپ سے درخواست کرتا ہون کہ آپ اس تحریر کا استعمال جیسے چاہیئے کرین +

ابتدائی طفولیت سے مین ہر دو آنکھون کے ایک قسم کی مزمن سوزش مین جو کہ چیچک کے بعد باقی رہگئی تھی مبتلا رہا تھا۔ مین نے مختلف حکما کا مشورہ بے سود حاصل کیا تھا۔ کیونکہ گو مرض چند روزہ دب جاتا تھا لیکن وہ ہمیشہ پھر تھوڑی عرصہ کے بعد پیشتر سے زیادہ خراب حالت مین ظاہر ہوتا تھا + کیلومل۔ پارہ کی بنی ہوئی مرہم اور زنک لوشن بیسود آزمائے گئے اور سوزش کم نہوئی + مین نے دس میڈیکل اشخاص کا مشورہ ان سالون مین لیا ہوگا مگر کبھی کامیابی نہوئی +

اس دوران مین میری آنکھین دمبدم زیادہ خراب ہوتی گئین۔ اینچیشین آف دی ٹریز (ٹراکوما) پیدا ہوگئی اور میری حالت قابل افسوس ہوگئی + ہمیشہ امید شفا رکھکر مین نے اپنا آنکھون کی علاج گاہ مین پہونچا جہان کہ یوریسک ایسڈ۔ کاسٹک پوٹاس۔ کروسیبو سلیمیٹ و آیوڈوفارم کے ذریعہ سے میرا علاج چھ ماہ تک ہوا۔ مگر بغیر کچھ بھی کامیابی حاصل کیئے ہوئے + تین اعمال جراحی میری داہنی آنکھ پر کئی گئی جس سے کہ مجھے بہت ہی سخت تکلیف ہوئی + باوجود ان سب باتون کے میری حالت دمبدم زیادہ خراب ہوتی گئی + آخر کار جبکہ ڈاکٹرون نے دیکھا کہ وہ کچھ بھی نہین کرسکتے تو انہون نے مجھے (علاج گاہ سے) رخصت کردیا۔ اور اگر مین نے آپکی طریق علاج کا استعمال نہ کیا ہوتا تو مین ضرور اندھا ہوگیا ہوتا + چھ ماہ تک آپکی ہدایات پر (غیر محرک غذا اور فریکشن باتھ پر) پوری طور سے عمل کرکے مین نے اس علاج کی ہی وجہ سے شفا پائی ہے +

یہی نہین کہ دوران علاج مین صرف میری آنکھ کی بیماری ہی ہر ہفتہ اچھی ہوتی گئی بلکہ اُسی کیساتھ میرے سر کی اعصابی تکلیف بھی جسمین کہ مین تین سال سے مبتلا تھا دور ہوگئی + اُس کے بعد میری مزمن سوزش بلعوم اور خرابی فعل مثانہ (جو کہ سوزش مثانہ کے باوجود علاج کرنے کے بعد باقی رہگئی تھی) بالکل جاتی رہی۔ اسی کے ساتھ وہ بہت سخت درد جو کہ پشت اور جانبین مین آٹھ سال سے مرض پلیورسی (ذات الجنب) کے بعد ہونے لگے تھے دور ہوگئے +

نوٹ ۵۲ اس کے متعلق صفحہ ۲۴۲ پر نوٹ ملاحظہ فرمایئے ۵۳ یعنی ہر دو جانب۔ مراد اس مقام سے معلوم ہوتی ہے جو کہ دھڑ کے بالائی حصہ کا داہنا و بایان کہلاتا ہے یعنی وہ مقام جو کہ اس حصہ مین بغل سے نیچے کو ہوتا ہے +

میری عام تندرستی کلیتاً بہت ہی عمدہ ہوگئی ہے جب سے کہ آپکے طریق علاج پر عمل کیا ہی اُسوقت سے میرا دماغ ایساتر و تازہ ہی جیسا کہ کبھی پیشتر نہ تھا +

اس خواہش کیساتھ کہ بہت سے بیمار لوگ آپکے طریق علاج کا استعمال کرین تاکہ یہ طریق جو کہ تنہا ہی سچا علاج ہی لوگون کی روزافزون توجہ اپنی جانب حاصل کری +

ازمقام - ایس رٹر لنسلوینیا) مین قایم ہون آپکا بڑا وفادار یوجین - کے

نمبر ۶۸ - سوزش شُش (پھیپھڑہ) - ڈفتھیریا -

ڈیر مسٹر کوہنی - میری چھوٹی لڑکی عمر نوسالہ کے علاج مین جو آپ کو عجیب کامیابی حاصل ہوئی ہی اُسکا اقرار کرنے سے اور اُسکی لیئے اپنی دلی شکر گزاریون کا علانیہ طور پر اظہار کرنے سے مین باز نہین رہ سکتا +

میری گھر کے طبیب نے پھیپھڑون مین سوزش تشخیص کری اور اس بچہ کا علاج تو بہ دو ماہ تک بغیر کامیابی حاصل کئے ہوئے کیا + مین اور میری بیوی خراب سے خراب انجام کے لیے طیار تھی کیونکہ ہمکو اب ہرگز امید اُسکے شفا ہونیکی باقی نہ رہی تھی + اس حالت مصیبت مین مین تھا جبکہ مجھے آپکا خیال آیا +

مین نے آپکو ایک پوسٹ کارڈ تحریر کیا اور درخواست کری کہ آپ تشریف لاوین - اور آپنے کہا کہ "اگر تم کو اطمینان ہووے اور اپنے حکیم کا بتایا ہوا علاج تم بند کر دو تو بچہ تھوڑی ہی عرصہ مین صحت پا جاویگا بشرطیکہ تم میری ہدایات کی ٹھیک ٹھیک تعمیل کرو" مین نے اور میری بیوی نے وعدہ کیا اور آپکی صلاح پر عمل کیا اور نتیجہ یہ ہوا کہ دوسرے ہی دن بین طور سے افاقہ معلوم ہوا + ایک ہفتہ گذرنے پر ہم لوگ یہ کہہ سکتے تھے کہ ہمارا بچہ بچ گیا + آجکے دن یہ بچہ بالکل اچھا ہی - ادہر ادہر دوڑ سکتا ہی ہنستا ہی اور کھیلتا ہی + مجھی یقین اس امر کا ہی کہ اگر آپ درمیان مین نہ آگئی ہوتے تو میرا بچہ اسوقت زیر زمین آرام کرتا ہوتا +

اسیوقت پر ایک پورانے اتفاقی ذریعے ملاقات کی یعنی اُسی خوفناک مرض ڈفتھیریا نے جس سے کہ ہمنے چودہ برس تک ہمارا مقابلہ کیا تھا - اس نے میرے دیگر پانچ بچون کو یکے بعد دیگری ستایا مگر آپکے زیر معالجہ رہکر اُن سبھون کو شفا ہوگئی + پس مین پھر تحریری اظہار اپنی سچی شکرگزاریون کا آپکی خدمت مین کرتا ہون اور آپ سے درخواست ہی کہ اس تحریر کو جب جب آپ چاہین کام مین لاوین +

ازمقام لنبرگ سچی سپچی وقعت کرتا ہوا مین ہون آپکا بہت ہی مشکور کارل - آ ئی

نمبر ۶۹ - معدہ اور آنتون کی مُزمن سوزش - اعصابی خرابی - کمزوری حافظہ - خیالات خودکشی -

پیارے حکیم صاحب مین ایسی خوش حالتین ہون کہ آپکی خدمتین ایک بہت ہی اچھی رپورٹ بھیجون + اُن حالات سے جو کہ مین نے اپنی بیماری کی متعلق آپ کی خدمت مین قبل آپکا علاج اختیار کرنے کے بھیجی تھے - آپ کو میری حالت یاد آجاوے گی +

رپورٹ ہائے شفایابی و چٹھیات شکریہ

میری بیماری بہت ہی سخت تھی۔ گذشتہ چار سال مین خصوصاً میرے اعصاب کو خرابی غذا سے بہت نقصان پہونچا تھا + پس یہ بات دیکھنا بہت آسان ہی کہ مجھے دو ہفتہ خواہ دو ماہ مین پورا آرام نہین ہو سکتا تھا + مین اسکا بھی ذکر کرتا ہون کہ میری حافظہ نے بہت کچھ ترقی کری ہی اور یہ کہ مین پھر خوش و خورم ہو گیا ہون + خود کشی کا مجھی اب خیال بھی نہین آتا۔ اور نہ اب مجھی ذرا سی بھی شکایت دردئے سر کی ہی۔ یہ باتین اب بالکل جاتی رہین + گرمیون اور جاڑون مین کھڑکیان کھلی رکھکر سونیکے متعلق آپکی نیک صلاح پر بھی مین نے عمل کیا ہی اور مین اُسکو بہت ہی نافع پاتا ہون + آپکو معلوم ہو گیا ہوگا کہ آپکو طریق علاج نے مجھے بہت ہی زیادہ نفع بخشا ہی + مین تہ دلسی چاہتا ہون کہ مثل میری بہت سے مریض آپکی علاج گاہ مین جاوین + مین یقین کیساتھ کھ سکتا ہون کہ جو نتیجہ کہ مجھی آپکے طریق علاج کے چھ ماہ کی استعمال سے حاصل ہوا ہی اُس کے حاصل کرنے مین کئی سال لگ گئے ہوتے +

آپ کے کارخانہ کو آئیندہ کیلیئے ہر ایک قسم کی کامیابی چاہتا ہوا۔ مین ہون بہت مشکوریون کے ساتھ۔

آپ کا بہت سچا ہیوگو۔ بی۔ آسٹرین پوسٹ ماسٹر

از مقام سینٹ (موریویا)

نمبر ۷۰۔ احتباس حیض۔

ڈیر مسٹر کوہنی۔ آپکو اب بھی یاد ہوگا کہ گذشتہ موسم خزان مین۔ مین نے آپکو اپنی بیوی کی بنسبت تحریر کیا تھا جو کہ شروع ماہ اگست سے احتباس حیض کی خرابی مین مبتلا تھی + اُس نے مجھے فکرمند کر دیا کیونکہ مین نے خیال کیا کہ یہ شاید میری بیوی کے لیے خطرناک ثابت ہو۔ اس لیئے مین نے ۱۰ اکتوبر کو آپ سے مشورہ حاصل کرنیکے لیئے چٹھی بھیجی تھی۔ جسپر کہ آپنے جواب دیا تھا کہ مجھی کچھ فکر نہ کرنی چاہیئے کیونکہ جلدی سب بات ٹھیک ہو جاویگی + آپکی طریق علاج کے استعمال کرنے کے بعد یہ پیشین گوئی ۱۹ ۔مارچ ۱۸۹۴ء کو صحیح ثابت ہوئی۔ اُسوقت تک قریب ۹ ماہ کے ہوئے تھے کہ میری بیوی کو ایام حیض نہین ہوئے تھے +

اس موقعہ پر پھر ایک بڑی عمدہ کامیابی آپکی طریق علاج کو ہوئی + درحقیقت ایسا نتیجہ اکثر حاصل نہین ہوتا ہی۔ پس اس تعجب دلانے والی واقعہ پر مین اپنی بڑی خوشی کا اظہار آپ کے روبرو ضرور کرونگا +

آپکا وفادار ایچ۔ ایچ

از مقام۔ کیبل۔

نمبر ۷۱۔ کالی کھانسی یعنی کوکر کھانسی۔

پیارے صاحب۔ اپنے شناساؤن کی متواتر سفارش سے مین نے آپکی طریق علاج کو اپنی تین بچونکی حالتمین جو کہ ایک ہی وقت مین اُس خطرناک خرابی یعنی کالی کھانسی مین گرفتار ہوگئے تھے۔ بڑی کامیابی کیساتھ استعمال کیا ہی + تین دن کے اندر مین نے اُن کو اس مرض سے بالکل اچھا کر دیا +

اور پس اے پیارے مسٹر کوہنی مین سچی شکرگذاریان آپکی خدمت مین پیش کرتی ہون + میری خواہش ہے (اور اسمین مجھے ذرا بھی شک نہین کہ ایسا ہی ہوگا بھی) کہ آپکا طریق علاج ایسا ہی نافع تمام دیگر مرضون مین بھی ثابت ہو - نیز یہ کہ اس نئے قدرتی طریق علاج کی بڑی قیمت کو لوگ زیادہ زیادہ جان جاوین +

آپکی ایماندار (میم صاحبہ) تھیر لیس - بی

از مقام لنبرگ

نمبر ۲۷ - عام کمزوری - بھوک نہ لگنا -

پیارے صاحب -

اس امر مین مجھے بڑی خوشی ہے کہ مین آپکو اُس عمدہ کامیابی کی اطلاع دیتا ہون جو کہ مجھے اسوقت تک آپکی تحریری ہدایتون کے موافق اپنی لڑکی کے علاج کرنیمین حاصل ہوئی ہے + شروع کے چند فرکشن باتھ اور سِٹ باتھ کے استعمال سے ہی ایک نمایان افاقہ نظر آیا - جسم کی سستی رفع ہوگئی - بھوک پھر لگنے لگی - قبض رفع ہوگیا اور آپکے طریق علاج کے استعمال کیوقت سے جلد کی رنگت بجائے زرد کے رفتہ رفتہ عمدہ گلابی ہونے لگی +

بہت بہت سلام عرض کرتا ہوا

آپکا وفادار الیف - بی

از مقام کلین فاک

نمبر ۲۳ - وجع مفاصل یعنی گٹھیا - مرض جگر - بواسیر کے ستائے -

ڈیر مسٹر کوہنی - آپکے طریق علاج کے ذریعہ سے مجھے تندرستی حاصل کیئے ہوئے قریب دو سال گذر چکے ہین + اُسوقت سے میری صحت مین کوئی خرابی واقع نہین ہوئی ہے پس مین اپنے نزدیک اور اُن لوگون کے نزدیک جو کہ میرے اُن ایام کی اور اُسکی حالت سے واقف ہین مثل ایک معجزہ متحرک کے ہون + آپ واقف ہین کہ کس نازک حالت مین آپکے پاس لایا گیا تھا + واقعی اپنی تمام عمر بھر مین کبھی اچھا نہین رہا گٹھیا - زکام اور ہر قسم کی دیگر خرابیان متواتر ایک دوسری کے بعد واقع ہوئین + اسکے بعد بوجہ بواسیر کے مستون کے اور ایک خراب مرض جگر کے مین دس سال تک مختلف اطبا کے ہاتھون مین یعنی ہومیوپیتھ اور الوپیتھ دونون کے ہاتھون مین رہا - آخرالذکر (یعنی الوپیتھ طبیب) جسکا کہ مین نے مشورہ لیا وہ ایک مشہور پروفیسر بون یونیورسٹی کا تھا + اس زمانہ مین مین اسقدر بیمار ہوگیا کہ مشکل سے ہی اپنے پیشہ کا کام کرسکتا تھا - اور یون کہنا چاہئے کہ مین نے زندگی سے حساب طے کرلیا تھا + میری حالت مین آپکے طریق علاج کی تعجب انگیز کامیابی نے دیگر مریضون کو ایسی امداد حاصل کرنیکی ترغیب دی ہے - اور اسمین انکو مایوسی حاصل نہین ہوئی ہے + اُن احسانات کی اطلاع جو کہ مین اور میرے گھر کے لوگ آپ کی جانب سے معلوم کرتے رہین گے مین آپ سے پہلے ہی کرچکا ہون - موجودہ خط کی غرض صرف یہ ہی ہے کہ آپ سے اس امر کی درخواست کرون کہ اس نیک کام کے فائدہ کے لیئے اور دیگر بے تعداد مریضون کے لیئے آپ اس میری شفایابی کی رپورٹ کو عوام پر جسقدر کہ زیادہ ظاہر کیا جاسکے ظاہر کردین + اُن کامیابیون

رپورٹ ہائے شفایابی وچٹھیات شکریہ

کا جو کہ میری خاندان اور دیگر خاندانون مین آپکے غسلون کے استعمال سے اور قدرتی طریق مین زندگی بسر کرنیسے حاصل ہوئی ہین اور جنکو کہ دیکھنے کا موقعہ ملاہے مین اور بھی زیادہ ذکر کرسکتا تھا لیکن اسکی بیان کرنیسے مجھے بہت دور چلا جانا پڑیگا + میری عمر اب ۱۸ سال کی ہے اور اس قصبہ مین جہان کی مردم شماری کہ ...۵۰۰۰ ہے مین ۱۶ سال سے ایونجلیکل مشن کا سپرنٹنڈنٹ رہا ہون + بہت زیادہ تفصیلات ہر وقت حاصل کیجاسکتی ہین +

بہت تعظیم کے ساتھ مین قایم ہون -

آپکا ہمیشہ کا احسان مند

از مقام بارہین

ارنسٹ - ایف

نمبر ۷۴ - معدہ کی خرابی - اعصابی بیماری - قبض -

...... مین سمجھتا ہون کہ مین آپکا بڑا ہی احسان مند ہون - کیونکہ آپنے اپنی بغیر ادویات اور بغیر اعمال جراحی والی طریق علاج کے ذریعہ سے مجھے میرے اس معدہ کی خرابی اور اعصابی خرابی کیحالتین جنسے کہ مین چھ سال سے تکلیف مین تھا آرام پہونچایا + پانچ دن مین آپنے وہ کام کیا جو کہ مشہور اطبا اور تمام ادویات جو کہ خیال مین لائی جاسکتی تھین میری حق مین نہ کرسکی تھین - یعنی دست باقاعدہ آنا + پیشتر مجھے ہمیشہ پچکاری استعمال کرنا پڑتی تھی +

از مقام وہی - مغربی پرشیا

راقم زیلڈ - مدرسہ مین استاد -

نمبر ۷۵ - اعصاب کی بیماری -

پیاری مسٹر کوہنی - مجھے اندرونی ضرورت اس امر کی معلوم ہوتی ہے کہ اپنی دلی حالت کا اظہار کرون + آپکا طریق علاج بمقابلہ ان تمام طریقون کے جنمین کہ ادویات استعمال کیجاتی ہین اور جو کہ (جیسا کہ بہت سے واقعون سے ثابت ہے) مصیبت زدہ انسان کیلیے "سائینٹفک" آدمیون کے ہاتھ سے بھی تکلیف اور تباہی لاتے ہین - بیحد قیمت رکھتا ہے + قریب قریب ہر شخص کو خود اپنی حالتین یا اپنے خاندان مین اس قسم کا تجربہ ہوا ہوگا + اس واقعہ پر نگاہ رکھکر اگر اب بھی اپنی زندگی یا اپنے عزیزون کی زندگی کو بوجہ عادت یا رغبت سابقہ - نیچر سے جان بوجھکر گریز کرکے خطرہ مین روزانہ ڈالا جاوے تو گویا ارادتاً آنکھین بند کرلینا ہے + مین اس چھٹی کو بغیر پھر اس بات کو کہے کہ جو کہ مین نے بار بار کہا ہے ختم نہین کرسکتی - یعنی کہ بیمار جسم کو اچھا کرنیکا جو طریقہ کہ آپ نے دریافت کیا ہے اسکو مین ایک واقعی ذہین طبیعت کا ثمرہ خیال کرتی ہون - اور میری یہ رائے اسوجہ سے محض نہین ہے کہ میرا خیال اسکے متعلق پیشتر سے ہی اچھا ہے - بلکہ برسون کے تجربہ پر اور اس بہت عمدہ کامیابی پر جو کہ آپنے میرے خاندان کے علاج مین حاصل کری ہے یہ رائے میری قایم ہوئی ہے + ہم لوگ بغیر پس و پیش کے یہ کہہ سکتی ہین کہ آپنے میری ہمشیر کی زندگی یا جان بچالی ہے + میرے بچونکی حالتین بھی (جنکو کہ آپ نے

مختلف امراض سے بہت ہی قلیل عرصہ مین شفابخشی ہی) آپکی طریق علاج کے تعجب انگیز اثر کی وجہ سے مین آپسے واقفیت حاصل کرنیکو منجملہ اُن سب باتون کی جوکہ لینپرگ مین میری کل زمانہ قیام کی حالتین مجھے حاصل ہوئی ہین۔ سب سے زیادہ بیش قیمت سمجھتی ہون + آپ مطمئن رہین کہ جہان کہین مین ہونگی آپکو شکریہ کیساتھ یاد رکھونگی اور آپکے اصولون کو سرگرم طریقہ مین مضبوطی دونگی +

از مقام وائینا آپکی بہت سچی (مسز) اولگا۔ ایل۔

نمبر ۷۶۔ درد گٹھیا۔

پیارے صاحب۔ مین اس امر کی تصدیق کرنے پر خوش ہون کہ آپکے ایجاد کیئے ہوئے اسٹیم و فرکیشن ہپ باتھز کے متواتر استعمال سے مجھے سخت مرض گٹھیا سے جلد آرام ہوگیا۔ صرف دوسرے ہی غسل کے بعد بغیر درد کے مین پیرون چل سکا مین اسی قسم کے مرض کے مریضون سے آپکی غسلون کی پورے طور سے سفارش کرسکتا ہون +

از مقام لینپرگ آپکا وفادار۔ جی۔ ا ی

نمبر ۷۷۔ بیکار بانہہ۔

اول شادی سے میرے سب سے چھوٹے لڑکے مسمی اگسٹ وان بی عمر ۱۲½ سال نے ابتدای دسمبر ۱۸۸۶ء مین دہنے ہاتھ مین شدت کے درد اور بھاری پن کی شکایت کری + جلد ہی یہ ایسا زیادہ خراب ہوا کہ وہ اپنے ہاتھ اور بانہہ کو استعمال کرنے کے ناقابل ہوگیا اور اُسے اپنا بازو کسی چیز مین لٹکا کر رکھنا پڑتا تھا + مختلف علاج جو کہ کیئے گئے تھے نکمے ثابت ہوئے + اتفاقیہ مین نے مسٹر کوہنی کے علاج کا ذکر سُنا۔ نیز یہ کہ اُنہون نے اسی قسم کے مریض کامیابی کے ساتھ اچھے کردیئے ہین۔ پس مین نے اپنے بچہ کو اُن کے زیر علاج رکھنے کی تجویز کری + مین نے مسٹر کوہنی کے ہدایات پر پورے طور سے عمل کیا +

اگرچہ زیادہ وقت گذرگیا اور اس طریق مین ہماری صبر کی آزمایش ہوئی۔ لیکن آخرش اُس لڑکے کے کسرتی مرض مین ایکدم کی تبدیلی بجانب بہتری نظر آئی + فرکیشن ہپ اور سٹز باتھز اور غیر محرک غذا (حسب ہدایت) کے ذریعہ سے صرف بیکار بانہہ ہی نہین اچھی ہوگئی۔ بلکہ بیجا خراب ہاضمہ اور بھوک دونو درست ہوگئین +

از مقام ڈریسٹرن۔ دستخط ایڈل کے۔
لفٹنٹ کرنل کے کی بیوی۔

نمبر ۷۸۔ شکم کی سخت خرابی۔ جریان الرحم۔

پیارے صاحب۔ اس مقام سے مجھے خواہش اس امر کی ہوتی ہے کہ آپکے اُس علاج کے لیئے جس نے کہ مجھے شفابخشی ہی اپنی دلی شکرگذاری کا اظہار آپکے (جوکہ بنی انسان کو فائدہ پہونچاتے ہین) روبرو کرون + مین نے برسون تک عمدہ سے عمدہ

رپورٹ ہائے شفایابی وچٹھیات شکریہ

اطبا کا مشورہ لیا مگر بمقابلہ نفع کے نقصان زیادہ ملا + اُن سبہون نے آپریشن (عمل جرّاحی) کرنے پر اصرار کیا - مگر اب مین - آپکی امداد سے بغیر کسی عمل جراحی کے اپنی مرض سے شفا پاگئی ہون + جملہ امراض کیجا لتیمین آپکی عمدہ کامیابیون کا ذکر مین ہر جگہ کرونگی - نیز اسکا کہ بغیر امداد ڈاکٹرون اور اعمال جرّاحی کے تندرستی حاصل کرنا کسطور سے ممکن ہی +

آپکی مہربانی و توجہ کے متعلق اپنی دلی مشکوریون کا از سر نو اظہار کرتی ہوئی - مین ہون - آپکی بہت ہی وفادار -

(مسیز) ای - ایل

از مقام لینبرگ

نمبر ۷۹ - ہاضمہ کے متعلق خرابی

پیاری صاحب - مین چاہتا ہون کہ اپنی بیوی کی جانب سے آپکا شکریہ بابتہ نسخہ غسل کے ادا کرون - چار سال تک میری بیوی کی تندرستی بالکل خراب ہوگئی تھی - اس تمام زمانہ مین اُسکو نہ تو آرام - نہ پیٹھک اطبا سے اور نہ ہومیوپیتھک اطبا سے ملا اور موت سامنے کھڑی ہوئی نظر آتی تھی + اپنی حالت ناامیدی مین ہم لوگون نے آپ سے مشورہ لیا + اب ساڑھے پانچ ماہ تک علاج کرنیکے بعد میری بیوی بالکل تندرست اور توانا ہی + آپکی خدمت مین حاضر ہونے سے پہلے اُسکا وزن ۱۰۴ پونڈ تھا اب اُسکا وزن ۱۲۶ پونڈ ہی +

آپکا شکر کرتا ہوا اور آپ کے حق مین دعا کرتا ہوا -

آپکا صادق ٹی - ڈبلیو -

از مقام کرچہین - لوور - لوسیٹیا -

نمبر ۸۰ - باآسانی قرار حمل اور زائیدگی

پیاری صاحب - مجھے اجازت دیجئے کہ بغیر آپکے دریافت کیئے ہوئے آپکو مطلع کرون کہ وہ علاج جو کہ آپنے اپنی خط کے ذریعہ تجویز کیا تھا اچھا کارآمد ثابت ہوا - میری بیوی اسوقت تک چار مرتبہ جننی ہی + اول مرتبہ بہت مشکلاہٹ ہوئی دوسری مرتبہ مین جرّاحی چیمٹی کا استعمال کیا گیا - تیسری اور چوتھی مرتبہ کے قبل ہم لوگون نے آپکا علاج کیا - یہ بہت ہی قابل اطمینان ثابت ہوا - دونون زائیدگیان بہت آسانی سے عمل مین آئین ہین + اپنے اور اپنی بیوی کی طرف سے مین آپکا صدق دل سے شکریہ ادا کرتا ہون + ایسا نتیجہ واقعی قابل مشکوری ہی کیونکہ تکلیف دہ زائیدگی ایک خراب امر ہی + آپکے لیئے دعا کرتا ہوا -

آپکا وفادار

جارج ایس

از مقام میونچ

نمبر ۸۱ - نقرس یعنی گاؤٹ

پیاری صاحب - اس چٹھی کے ذریعہ سے مین اپنی دلی مشکوریان بنسبت آپکی علاج کے آپکی خدمت مین بھیجتا ہون +

میرا مرض اسقدر زیادہ عرصہ تک مزمن ہوچکا تھا (زمانہ اسکول سے اس کی ابتدا تھی) کہ مجھے امید شفا بمشکل ہوتی تھی + بارہ سال کی عمر مین بھی میری پیر کے انگوٹھی مین درد ہوتے تھے جو کہ بڑھکر نقرس ہوگیا تھا + کئی سال کے اندر میری حالت متواتر خراب اور ناقابل برداشت ہوتی گئی تھی خصوصًا اسوجہ سے کہ جملہ اطبّا جن سے کہ مشورہ لیا گیا میری امداد نہ کرسکے تھے + میرے ہاتھ اور پاؤن جوڑون پر ایسی سوجکر سخت ہوگئے تھے کہ آخرش مین انکا استعمال نہین کرسکتا تھا + زاید از ڈیڑھ سال تک میری زندگی ناامیدی کیساتھ گذری کیونکہ مین بالکل حرکت نہ کرسکتا تھا اور تکلیف کا سہنا اسوجہ سے اور بھی سخت ہوگیا ہی کیونکہ کوئی طبیب مجھی آرام نہ پہونچا سکا تھا - مین اپنا چھوٹے سے چھوٹا کام بھی نہ کرسکتا تھا - بلکہ دوسرا ہی شخص مجھی کھانا بھی کھلاتا تھا + مثل نوزائیدہ بچہ کے مین لاچار تھا اور اسوجہ میری بیمارداری مین بھی زیادہ دقت ہوتی تھی +

چھ ماہ گذری کہ آپ کے زیر علاج آنے پر میر القرسی جسم درستی کرنے لگا + دو تین ہفتہ مین میری ٹانگ اور پاؤن خصوصًا ایسے باسانی موڑی جاسکے کہ مین آخرش اپنی اعضا کو حرکت دینے کے قابل ہوا اور چل پھر سکا + میرے ہاتھ اور اونگلیان جوکہ بُری طور سے موڑ گئی تھے اور سوج گئی تھے روزانہ زیادہ ملایم اور صحیح ہونے لگے ہین +

صرف وہی اشخاص جوکہ ایام گذشتہ کی میری خراب حالت سے واقف ہین - وہی اس شکرگذاری کو خیال مین لاسکتے ہین جوکہ مین ان سطرون کے تحریر کرنے مین معلوم کرتا ہون +

آپکا وفادار

از مقام لپنزگ۔ ایمل ڈبلیو

نمبر ۸۲ - حلق کا مزمن مرض -

مین اس تحریر کی روسے اس امر کی تصدیق کرتی ہون کہ مسٹر کوہنی طبیب لپنزگ والے نے میرے حلق کی اُس مزمن بیماری کو آرام کردیا جو کہ مشہور اطبّا ماہرین امراض حلق کے قابو مین نہین آئی تھی + دو سال تک مین نے اُن کے تبلائے ہوئے غسلون کا استعمال کیا ہی اور اُن کے باعث اسقدر تازگی معلوم ہوتی ہی کہ مین بغیر تکان کے تیس سبق ہفتہ وار علم موسیقی مین دیسکتی ہون +

کلیرا - سی - علم موسیقی کی مدرسہ

نمبر ۸۳ - دردسر - بیہوشی کے دورے - مرض حلق -

پیاری مسٹر کوہنی - آپکی عجیب طریقہ علاج کے صلہ مین جسکی ذریعہ سی کہ مجھے دردسر بیہوشی کے دورون - اور مرض حلق سی نجات ملی ہی - مین اپنا یہ فرض سمجھتا ہون کہ اس عمدہ نتیجہ کے لئی اپنی سرگرم شکرگذاریان اس تحریر کے ذریعہ سے آپکی خدمتمین

رپورٹ ہائے شفایابی وچٹھیات شکریہ

روانہ کرون + یہ آرزو رکھتا ہوا کہ خداوند کریم کی برکت سے بیمار انسان کو امداد پہونچانیکے لئے آپ ابھی بہت عرصہ تک سلامت رہین۔
ازمقام لپزگ مین ہون آپکا سچّا۔ کیروبلین۔ کے

نمبر ۸۴۔ صرع یعنی مرگی۔

نیچے دستخط کرنے والا شخص خوشی کیساتھ اس امر کی تصدیق کرتا ہے کہ پانی کے ذریعہ علاج کے کارخانہ واقع فلاس پلٹیر شہر لپزگ کے مالک مسٹر کوہنی نے ایک لڑکے مسمی گول سابق شاگرد اینجانب کو مرگی دیرینہ سے بالکل آرام کردیا ہے +

مرگی کے دورے ہر روز آخرش کئی کئی بار ہونے لگے اور بلحاظ ظاہری علامات کے یہ دورے مثل جنون کے نظر آتے تھے + علاج کرنیکے وقت سے کوئی دورہ نہین ہوا ہے۔ اور لڑکے کا رنگ تندرستی کا رنگ ہو گیا ہے +

راقم چاہتا ہے کہ وہ اس امر کا ذکر خاصکر کرے گو کہ یہ مسٹر کوہنی کی خواہش کے خلاف ہی کیون نہو کہ کل زمانہ علاج مین جو تین یا چار ماہ لگا مسٹر کوہنی نے ہی نہین کہ کچھ فیس ہی نہ لی ہو بلکہ اس لڑکی کی بیوہ والدہ مسز۔ ایڈا۔ گول کی امداد روپیہ پیسہ سے کری تا کہ وہ اپنے لڑکے کی خدمت زیادہ عمدہ طور سے کرسکی + علاوہ مسز گول کے صرف راقم کو ہی اس واقعہ کا حال اب تک معلوم تھا +

وہ شخص جو کہ مریض کو اس طرح اپنی مین یعنی اپنا ذاتی نقصان اُٹھا کر۔ قبول کرتا ہے درحقیقت ایسا انسان ہے جو کہ ہر حال مین مریض کے تئین مشیر صادق ثابت ہوگا +

ازمقام لپزگ راقم۔ ای۔ ایچ

نمبر ۸۵۔ ریڑھ کا ٹیڑھا پن۔ اعصابی خرابی۔

میری پیاری مسٹر کوہنی۔ یہ بات دلی اطمینان کی ساتھ ہے کہ مین عرض کرتا ہون کہ اسوقت تک کے علاج کے اثر سے مین کیسا خوش ہون۔ بلحاظ اسکی اثر کے جو کہ میرے بیٹی کی حالتین واقع ہوا ہے (یعنی ریڑھ کے ٹیڑھے پن کیحالتین) اور خود میری حالت مین (یعنی اعصابی خرابی کیحالت مین)

چھ ماہ تجربہ کرنیکے بعد ہم لوگ اس علاج کو پوری بھروسے کے ساتھ کرہی ہین + جب کبھی کہ مجھسے دریافت کیا جاوے مجھے کسی قسم کا پس و پیش مذکورہ بالا طریق مین اپنی رائے کے اظہار کرنے مین نہ ہوگا +

اس امر کو آپ ہی پر چھوڑتا ہون کہ میری اس بیان کا جو استعمال کہ آپ چاہین کرسکتے ہین +

ازمقام ویمار۔ دعا کرتا ہوا آپکا بڑا وفادار۔ بی۔ امیر البجر

نمبر ۸۶ - انفلوانزا - طبیعت کی پراگندگی - گھبراہٹ - نیند کا نہ آنا -

پیاری مسٹر کوہنی - اُس بیش بہا خدمت کے لیے جو کہ آپنے میری شوہر کی اُنکی سخت بیماری کی حالتمین ادا کری ہے شکوریون سے پُر ہوکر مجھے آپکے عمدہ طریق علاج کے راحت انگیز اثر کو قبول کرنے مین فراموشی اختیار نہ کرنا چاہیے +

قریب وسط ماہ دسمبر ۱۸۹۳ء میرا شوہر انفلوانزا کے مرض مین ایسا گرفتار ہوا کہ ہمکو بڑا بھاری خوف ہوگیا + دماغ پر اسقدر اثر پڑا تھا کہ اُسکی سمجھ پر بالکل بادل چھا گیا تھا +

ہمنے پوری پندرہ روز تک روزانہ اُسکی طبیعت کی پراگندگی مین ترقی دیکھی جو کہ ہمکو بہت ہی خائف کرتی تھی - اور ہمیشہ گھبراہٹ موجود پائی - انکی وجہ سے مریض کی شب و روز نگرانی کرنا لازم ہوئی اور ہم لوگون کو بہت ہی بڑا فکر پیدا ہوگیا +

اُس طبیب نے جسکے کہ زیر علاج میرا شوہر تھا کہدیا کہ اب کچھ نہیں کیا جا سکتا اور خاموشی اختیار کرنیکا حکم دیا + اپنے اُن دوستون کے اصرار پر جنکو کہ آپکے طریق علاج کے تعجب انگیز اثر کا پورا یقین تھا - اسوقت مین - مین نے اپنی رضامندی دینا اور آپکی (پیاری مسٹر کوہنی) صلاح حاصل کرنا تجویز کیا +

چونکہ اول کے پانچ غسل آپنے مہربانی فرما کر خود ہی دیئے تھے - آپکو اس امر کے دیکھنے کا خود ہی موقعہ ملا کہ اول ہی غسل کے بعد قابل لحاظ خاموشی اُس کی حالت مین واقع ہوگئی - بعد دوسرے غسل کے نیند آئی جسکا کہ آنا باوجود ہر قسم کی خواب آور دوا کے پندرہ روز سے غیر ممکن رہا تھا - اور بعد ازان ہر غسل کے بعد ایسی علامات نظر آئین جن سے معلوم ہوتا تھا کہ سمجھ آتی جاتی ہے + ہر گھنٹہ طبیعت زیادہ زیادہ صاف ہوتی گئی - اور بعد چار یوم کے پوری ہوش و حواس ایسی تعجب انگیز طریقہ مین آگئی گویا کہ کوئی شخص خواب سے اٹھا ہے + شکر خدا کا ہے کہ آجکے دن تک کوئی خرابی پھر واقع نہین ہوئی ہے +

حالانکہ پہلے مین شکوک سے بھری ہوئی تھی لیکن اب ضرور قبول کرتی ہون کہ آپکے علاج نے واقعی معجزہ کیا + وہ متواتر اندیشہ اور گھبراہٹ جن سے کہ آپنے ہمکو نجات دی ہے مجھے مجبور کرتے ہین کہ مین آپکا شکریہ بصدق دل سے ادا کرون + اور ای پیاری مسٹر کوہنی میرا شوہر یہ سمجھتا ہے کہ آپنے ہی اُسکی جان بچالی ہے + مثل میرے وہ بھی آپکے اور آپکے اس بیش بہا علاج کے احسانات اور خیالات عزت سے بھرا ہوا ہے +

میری شوہر کی جانب سے سلام پہونچے - مین ہون -

آپکی بڑی وفادار - کلا تھیلڈ - ڈبلیو -

ازمقام ڈریسڈن

نمبر ۸۷ - شدت کا دردسر -

پیاری مسٹر کوہنی - مین اس امر سے باز نہین رہ سکتا کہ اپنے دردسر کے آرام ہوجانیکے لیے - جو دردسر کہ پندرہ روز تک رہا تھا

رپورٹ ہائے شفایابی وچٹھیات شکریہ

اور جس نے کہ مجھے اپنے عزیزون کے خیال سے بڑی فکر مین ڈالدیا تھا۔ آپکا شکریہ تہ دل سے ادا کرون + لڑکپن سے مجھے اکثر اوقات درد سر ہوا کرتے تھے۔ کئی سال تک ہر مہینہ مین ایکمرتبہ چوبیس ۲۴ گھنٹہ تک مجھے اسکی سخت تکلیف ہوا کرتی تھی۔ اور گذشتہ ڈیڑہ سال مین مجھے ہر ہفتہ انکی شکایت رہی ہے۔ اور تین ہفتہ گذرے میرا سر دنٹ وان ہے چودہ ۱۴ دن تک ایسا خراب ہوگیا تھا کہ واقعی مجھے یہ خوف ہوا کہ میرا کل دماغ ایک ایسی سخت حالت سوزش مین ہے جس سے کہ میرے سر کے بائین جانب اور نیز آنکھون پر اثر پڑا ہے + یہ آخر الذکر (آنکھین) درد کرتی تھین اور بہت کچھ گڈھے مین ہوگئی تھین +

تاہم اول ہی غسل نے میری مرض کو پانچ منٹ مین دور کردیا۔ اور مین اب ایسا مضبوط ہوگیا ہون کہ مین ویسا ہی جلد چل سکتا ہون جیسا کہ ہمیشہ چل لیتا تھا۔ اور معلوم کرتا ہون کہ از سر نو زندہ ہوگیا گو میری عمر ۵۴ برس سال کی ہے + (غسل کرنیکی بابت مین) مین تختہ پر نہین بیٹھتا ہون بلکہ سرد پانی کے اندر بیٹھتا ہون اور اسطرح پر سے بیٹھنے کے بعد مین نے آپکی ہدایات پر جو کہ مجھے ایسی زیادہ عزیز ہوگئی ہین عمل کیا ہے پانچ منٹ مین ہی چوتڑ گرم ہوجایا کرتے تھے اور غسل کرنے کی کل کارروائی مین (جسمین کہ قریب بیس منٹ کے صرف ہوتے تھے) یہ احساس بڑھ جاتا تھا بعد اسکے قریب پندرہ منٹ تک مین تھوڑی سی چہل قدمی کیا کرتا تھا + اب مجھے ایسا کرتے ہوئے بارہ ۱۲ دن ہوئے ہین۔ ہمیشہ اثر اچھا ہوا ہے تمام جسم مین اور سر مین بھی ایک قسم کا چین سا پڑتا معلوم ہوا ہے +

پس مین آپکا بہت ہی ممنون ہون + لیکن علاوہ صرف شکریہ ادا کرنیکے مین کچھ اور بھی کرنا چاہتا ہون یعنی اپنے پڑوسیون اور قریب جوار مین سب لوگون کو آپکے اس نئے علم شفابخشی کے سے واقفیت دلانا چاہتا ہون + اگر آپ کوئی چھوٹے چھوٹے رسالے شائع کرین تو انکو خصوصاً جملہ ہمسایون مین تقسیم کردینے سے مین خوش ہونگا + میری خدمات آپکے سپرد ہین +

از مقام ٹونجین۔ آپکا بہت سچا جی۔ ا۔ ے۔ ا۔ ل۔

نمبر ۸۸۔ بہ آسانی قرار حمل۔ اور بہ آسانی زائیدگی۔

پیاری مسٹر کوہنی۔ ابھی مین سفر سے واپس آئی ہون اور آپکی جوبلی کی خبر کو خوشی سنا اور آپکی خدمت مین اپنی دلی مشکوریون کو بعجلت بھیجتی ہون + پورا ایک سال گذرا کہ مین لیپزگ مین حالت مردہ مین۔ تکان اور حالت خرابی مین پہونچی۔ بعد خداوند کریم کے میری امید صرف آپ ہی مین تھی + دنیا کی بہت ہی مشہور پانی کی مقامات مین ہو آنے کے بعد بڑے بڑے اطبا سے مشورہ لینے کے بعد مین اس سادہ طریق علاج کے صرف تین ہی ہفتہ استعمال سے ایسا مستفید ہوئی ہون کہ مین نے پختہ ارادہ اس علاج کو سر دست جاری رکھنے کا کرلیا ہے +

موسم سرما مین جبکہ بہت ہی سخت جاڑہ پڑ رہا تھا باوجود اس امر کے کہ مین حاملہ تھی مین نے آپکی ہدایت کیموافق زندگی بسر کی۔ روزانہ دو فرکشن سٹز باتھ

لیے مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ زائیدگی آسانی کیساتھ ہوئی اور بخیر رہی اور ایام حمل کے کل زمانہ مین ایک مرتبہ بھی میری طبیعت خراب ہوئی + لیکن سب سے زیادہ عجیب بات یہ ہوئی کہ گو کہ پہلے دو بچّون کو دودہ پلانے کے لئے مجھے دایہ نوکر رکھنی پڑی تھی کیونکہ میرے دودھ نہین ہوتا تھا - مگر مین اب اتنی خوش نصیب ہون کہ موجودہ بچہ کو مین خود اپنا ہی دودہ پلا سکتی ہون اور علاوہ دودھ کے جَی کے آٹے کی لپسی گاڑہی بھی اُسے دیتی ہون + ہر شام کو مین اُسے ایک ہپ باتھ پانچ منٹ کا دیتی ہون کیونکہ اُسکا پیٹ بہت بڑا ہے - صبحکو مین اُسے ۹۸ درجہ فہرن ہایٹ کی حرارت کے پانی سے غسل دیتی ہون اور سرد پانی سے اُس کے تمام جسم کو دھو ڈالتی ہون + میری خواہش ہے کہ آپ کبھی اُسکو ذرا دیکھین - اب تین ماہ کا ہے مگر واقعی یہ ایک مضبوط اور تندرست بچّہ ہے + خاص وہی لوگ جو کہ اولاً میرے علاج کیوقت ہنستے تھے اب میرے روبرو اس امر کو قبول کرتے ہین کہ مین بلحاظ اپنی واقعی عمر کے دس سال چھوٹی معلوم ہوتی ہون - اور یہ کہ میرا بچہ اور مین مثل تصویر تندرستی کے معلوم ہوتے ہین + اس جگہ مین یعنی رولیچو مین پوری بارہ خاندان ایسے ہین جو کہ آپکے طریق علاج کی سرگرمی کے ساتھ پیرو ہین + میری ہمشیر جو کہ میرے ہمراہ لنپیرگ مین اُسوقت موجود تھی اور حاملہ بھی تھی اُس نے میرے موافق زندگی بسر نہین کی بلکہ گوشت وغیرہ خوب کھایا + اُسکو زائیدگی مین بہت مشکلاہٹ ہوئی + اُسکا بچّہ دایہ کے سپرد کیا گیا ہے اور وہ خود اسوقت سخت بیمار ہو رہی ہے +

اُن سب لوگون سے جنکو کہ آپکے طریق علاج مین ذرا سا بھی شبہ ہے مین اتنی دور سے پکار کر کہتی ہون کہ مسٹر کوہنی مین پورا بھروسہ کرو - اس شخص پر خدا کی مہربانی ہے - آپ کی جوبلی (پچاسوین سال گرہ) کے موقعہ پر مین یہ چند سطرین تحریر کرتی ہون تاکہ آپ پر ثابت ہو جاوے کہ خداوند کریم سے از آپکی مین کسقدر شکر گذار ہون - بنیز یہ کہ آپکی بڑی سرگرم شاگردون مین سے مین بھی ایک بڑی سرگرم شاگرد ہمیشہ کے لیئے رہونگی +

آپکی اور آپکے گھر کے لوگون کی بہتری چاہتی ہوئی مین ہون آپکی صادق سی - بی
ازمقام رولیچو

نمبر ۸۹ - مرضِ جگر - سنگِ جگر - گھبراہٹ - روماٹک دردِ سر - مرضِ شکم -

پیارے صاحب - آپ کو ضرور یاد ہوگا کہ ۲۴ جون سے ۱۳ جولائی تک مین آپکے کارخانہ واقع شہر لنپیرگ مین بغرض علاج رہا تھا + آپکو معلوم ہے کہ مین مرضِ جگر اور سنگِ جگر مین مبتلا تھا + جب مین آپ سے رخصت ہوا تو میری حالت پہلے کے مقابل مین بہت اچھی تھی جسکی وجہ سے کہ آپکو امید تھی کہ علاج جاری رکھنے سے مین جلد پھر تندرست ہو جاونگا + یہان میرے واپس آنیکے چند روز بعد مجھے پھر شدت کے درد معلوم ہوئے اور دو اور ریزہ خارج ہوئے + درد کے وقت مین نے چند ہپ باتھ لیے جنہون نے کہ مجھے بہت نفع بخشا + اور اُسوقت سے سب باتین اچھی رہی ہین - اور مین تمام دن بغیر تکان حاصل کیئے ہی کام کر سکتا ہون - لوگ میری حالت کو ایک معجزہ خیال کرتے ہین پس مین پورا شکریہ آپکا ادا کرتا ہون + میری حالت مین آپ کے علاج کی کامیابی سے ترغیب پاکر ایک غریب بیوہ نے جو کہ برسون سے مرض شکم -

رپورٹ ہاے شفایابی وچٹھیات شکریہ

روماٹک وردِ سر اور گھبراہٹ مین مبتلا ہو رہی تھی آپکے طریق علاج کی آزمایش کا پختہ ارادہ کیا + اُس طبیب نے جو کہ اُسکا علاج کر رہا تھا اُسکے مرض کو محض خیالی مرض بتلایا تھا + اُس عورت نے آپکی کتاب "دی نیو سائینس آف ہیلنگ" کو پڑھا تھا اور دو تین فریکشن سِٹز باتھز روزانہ لیتی تھی + اُسکا شکم بہت بڑہا ہوا تھا پس پندرہ روز مین ہی یہ بات معلوم ہوگئی کہ وہ کسقدر دُبلی ہو گئی تھی۔ وہ کہتی تھی کہ پیٹ کی درد تو قریب قریب جاتے رہے ہین +

ازمقام وال مارسٹین آپکا وفادار ایل۔ ایس۔

نمبر ۹۰۔ دمہ۔ لواسیر۔ سوزش حلق۔

پیاری مسٹر کوہنی۔ گذشتہ ماہ اکتوبر کے آخری حصہ مین مینے آپکو مجھے مشورہ دینے کے لیئے تحریر کیا تھا۔ اور آپکا قابل قدر جواب ۲۰۔ نومبر کا لکھا ہوا میرے پاس پہونچا + اب اس تحریر کے ذریعہ سے مین آپکو مختصراً اُس طریقہ سے مطلع کرنا چاہتا ہون جوکہ شفا نے اختیار کیا ہی +

میری بیوی برابر باقاعدہ چھ ماہ سے فریکشن سِٹز باتھز تین بار روزانہ اور بعض اوقات جبکہ اُسکا جی چاہا ہی تو زیادہ مرتبہ بھی لیتی رہی ہی۔ نیز گرم فریکشن ہپ باتھ اور اسٹیم باتھ باری باری سے + وہ قریب قریب بالکل بغیر چھنے ہوئے یعنی میدہ چوکر کے آٹے کی روٹی اور سیب پر بسر کرتی ہی۔ ترکاریان اور دیگر سریع الہضم غذائین کبھی کبھی کہاتی ہی + وہ کھڑکیان کھولکر سوتی ہی اور میدان مین زیادہ دیر تک رہتی ہی اور پیشتر کے مقابلہ مین اب خود اچھی معلوم ہوتی ہی + علاج کے شروع کے مہینون مین اندام نہانی کے مقام کے قریب بڑے بڑے چھالے پڑ گئے اور مواد نکل جانیکے بعد پھر بھر گئے + پیڑو پر بھی ایک پھوڑا ہو گیا ہی جس سے کہ بہت ہی خراب بدبودار وکراہیت دلانے والا مواد خارج ہوتا ہی + سخت تکلیف دینے والی دمہ کی خرابی اور لواسیر اب قریب قریب رفع ہوگئی ہین + میری بیوی کو اب چہل قدمی کرنا تکلیف دہ نہین معلوم ہوتا ہی اور درحقیقت اُسکی شکل بالکل تبدیل ہو گئی ہی + بعد فریکشن سِٹز باتھز لینے کے اُسکو ہمیشہ بہت ہی سردی معلوم ہوا کرتی تھی اور قدرتی طور سے پسینہ تو واقعی بہت کم آتا تھا + اب یہ سردی لگنا کم ہو گیا ہی + اُسکو بھوک تندرستی کی حالت کی لگتی ہی اور ہاضمہ بہت ترقی کر گیا ہی اور جو کچھ وہ کھاتی ہی اب جزو بدن ہو جاتا ہی + مجھے اس علاج مین بڑا اطمینان ہی اور راستبازی کی تائید اب مجھے ملتی ہی کہ یہ علاج گو آہستگی کے ساتھ مگر یقیناً اپنا کام کرتا ہی + پیشتر کی تمام بیماریان پھر نمودار ہو جاتی ہین لیکن کمی کیساتھ ظاہر ہوتی ہین + فریکشن سِٹز باتھز اور اسٹیم باتھز کا استعمال مین نے اپنی چھوٹے بچے عمر ۲½ سال کی حالت مین جوکہ سوزش حلق مین مبتلا تھا غیر معمولی کامیابی کے ساتھ کیا ہی۔ اور اس

نوٹ لـ یہ غسل ۷۰ تا ۸۰ درجہ فرن ہائٹ کی حرارت کی پانی مین لیا جاتا ہی دیکھیے صفحہ ۱۰۹۔ بوجہ سرد ملک ہونیکے ۸۰ تا ۸۰ درجہ کا پانی جرمنی مین گرم معلوم ہوگا گرم فریکشن ہپ باتھ سے یہ خیال نہ کرنا چاہیئے کہ گرم پانی مین بھی لیا جا سکتا ہی بلکہ مطلب ہی کہ زیادہ سرد مین نہین بلکہ گرم مین مگر ضرور ۸۰ درجہ حرارت سے زائد کا پانی نہ ہوگا +

امر کی تصدیق مین پوری طور سے کر سکتا ہون کہ آپکا طریق علاج ہی سچا طریق علاج ہی + بہت بہت سلام اور شکر گذاری کے ساتھ ۔

از مقام ہرمس ڈورف ۔ مین ہون آپکا وفادار پی ۔ ایل (مدرس)

نمبر ۹۱ ۔ وجع مفاصل یعنی گٹھیا ۔ پھولے ہوئے پاؤن ۔

پیاری مسٹر کوہنی ۔ خوفناک مرض سی جلدی آرام پانے کے صلہ مین ۔ مین آپکا بہت بہت شکریہ ادا کئے ہوئی بغیر نہین رہ سکتی + آپکے سادہ سٹز باتھ نے تین ماہ مین مجھی میرے خوفناک مرض سے نجات بخشی + بہت عرصہ سے مین ہاتھ اور پاؤن کی مرض گٹھیا مین مبتلا تھی + ہاتھون کی ہڈیان ایسی نمودار تھین کہ میری ہاتھ بالکل ٹنجے معلوم ہونے تھے + مین کچھ چیز پکڑ نہین سکتی تھی اور اسقدر درد مجھے معلوم ہوتا تھا کہ مین نے یہ بھی نہین جانا کہ اب کیا کرنا چاہیئے + میرے پاؤن ایسے سوج گئی تھے کہ مین زینہ پر بالکل نہین چڑھ سکتی تھی + اپنی سخت مرض کے اسقدر جلد اور بے دام شفا پا جانے کے بارہ مین مین آپسے اپنی سرگرم شکرگذاریون کا اظہار کرنا چاہتی ہون + ہر شخص جو کہ ایسی مرض مین گرفتار ہو اُسکو مین آپکی ایسی ہی مشورہ حاصل کرنیکی صلاح دیتی ہون ۔ آپکا علاج سب سے زیادہ سادہ ہی اور صرفہ بھی بہت ہی تھوڑا ہی +

از مقام لنبرگ ۔ مین ہون آپکی وفادار (میم صاحبہ) ۔ ٹی

نمبر ۹۲ ۔ رحم مین رسولی ۔ لیوکوریا یعنی جریان الرحم ۔

ایک دن میم صاحبہ ایچ ساکن مقام ایم میرے پاس آئی اور حسب ذیل خبر دی ۔ اُسکی بھتیجی کو موسم بہار مین میرے شفاخانہ مین ایک بڑی کامیابی کی شفا حاصل ہوئی تھی ۔ اور وہ (بھتیجی) اُسوقت تک مطمئن نہین ہوئی تھی جبتک اُسکی چچی نے اس علاج کو اُس طریق پر اختیار نہین کیا جس طریق مین کہ وہ (بھتیجی) اس علاج کو سیکھ چکی تھی + وہ کہنی لگی کہ تین برسون سے ایک قسم کے مرض شکم مین مبتلا تھی اور بغیر کامیابی حاصل کئے ہوئے عرصہ دراز سے معالجہ کرا رہی تھی + میری طبیب نے کہا تھا کہ رحم مین ایک رسولی ہو گئی جو کہ آہستہ آہستہ مگر استحکام کے ساتھ بڑھتی جاتی ہی اور عمل جراحی کی جلد ضرورت ہووے گی + مین خود ایسی لاچار ہو گئی تھی کہ مین نے طبیب سے کہدیا کہ عمل جراحی کرانے کا مین خیال بھی نہین کر سکتی + اگر مجھے مرنا ہی ہی تو مین بغیر عمل جراحی کرانے کے مرنا پسند کرونگی کیونکہ عمل جراحی کے لیئے مین بہت کمزور تھی + بہت کم امید کے ساتھ مین نے اُس طریق مین آپکا علاج کیا جیسا کہ میری بھتیجی نے مجھے کر کے بتلایا + پاخانہ جو کہ برسون سے سخت اور بے قاعدہ ہوتا تھا اب علاج کے دوسرے ہی دن سے بہت درست ہونے لگا ۔ اور اس دن سے پاخانہ مقدار مین

رپورٹ ہائے شفایابی وچٹھیات شکریہ

بھی بمقابلہ پیشتر کے برابر زیادہ آنے لگا + پیشاب بھی بمقابلہ پہلے کے تین چار گنا زیادہ مرتبہ آنے لگا۔ قصہ مختصر مینے یہ دیکھا کہ میری اندر کا مادہ فاسد روزانہ کس طور سے خارج ہوتا گیا + ہر ہفتہ میرا پیٹ قد مین کم ہونے لگا بمقابلہ پیشتر کے اب قدمین بہت ٹھیک آنے لگا + ہر شب کو مجھے ایسا پسینہ آتا تھا کہ پہلے کبھی آیا ہی نہین تھا۔ اور دن بدن مین اپنی تئین اچھی اور مضبوط معلوم کرنے لگی + دوران علاج مین یہ دیکھکر مجھے بہت ہی تعجب ہوا کہ ہر دفعہ بعد فریکشن باندھنے کے ایک رطوبت (جریان الرحم) ایسی نکلتی تھی جیسا کہ اسوقت تک مین نے کبھی دیکھی ہی نہ تھی + چار ہفتہ تک اس قسم کا اخراج ایک یا دو بار روزانہ ہوا + پھر دفعتاً ایک دن ایسا معلوم ہوا کہ رحم اپنی جگہ سے ٹل گیا + لیکن اس طبیب نے جسکو مین نے (اپنی دکھلانے کے لیئے) بلایا کہا کہ رحم نہین ٹلا ہے بلکہ رحم کی رسولی ہے جسکی کہ شکل قہوہ کے برتن کی سی ہے اور وزن مین ۱۲ پاؤنڈ ہے + یہ رسولی رحم کے منہ سے اپنا راستہ بنا کر رحم مین داخل ہوئی تھی۔ اور وہان اسمین دو شیار بشکل گھنڈیون کے پیدا ہوگئین تھین + یہ رسولی رفتہ رفتہ خود خالی ہوگئی۔ اور فریکشن سٹز باتھ اور غذائے مجوزہ کا کچھ اور عرصہ تک استعمال کرنے کے بعد اب مین پہلے کی تمام دقتون سے اچھی معلوم ہوتی ہون"+

نمبر ۹۳۔ ٹانگ کے چھوٹی ہونیکی وجہ سے پورے طور پر لنگڑا پن۔ کولہے کی مزمن بیماری۔ ہر وقت رنجیدہ رہنے کا مراق۔ ایک خط شکریہ مین میم صاحبہ اے چ اپنی دختر کی پیشتر کی حالت کے نسبت یون تحریر کرتی ہین۔ "اکتوبر ۱۸۸۹ء مین میری لڑکی ایلیسا عمر ۱۲ سال کولہے کے مرض مین گرفتار ہوئی + اولاً اسکا علاج الوپیتھی طریق پر ہوا لیکن دوامی کامیابی حاصل نہ ہوئی۔ کیونکہ ماہ فروری ۱۸۹۰ء مین وہ ٹانگ جسمین کہ بیماری تھی بمقابلہ دوسری کے چھوٹی ہوگئی۔ درحقیقت یہ لڑکی بہت عرصہ سے چلنے کی قابلیت نہین رکھتی تھی + تین ہفتہ تک پلاسٹر کی پٹی کا استعمال کیا گیا تھا۔ اور گھٹنے پڑ رہنے والے پلنگ کا ایک ماہ تک۔ مگر اسمین بھی کامیابی نہ ہوئی تھی۔ اور بچہ کو بہت تکلیف اٹھانا پڑی تھی + اسکے بعد یہ لڑکی لینرگ کے پروفیسر الیس کے پاس کئی ہفتہ تک علاج کرانے کے لیئے رکھی گئی + اسے ہمیشہ پلنگ ہی پر پڑا رہنا پڑتا تھا اور مختلف اشیاء کی مالش اسپر کری گئی + لیکن یہ علاج اسوجہ سے پورا پورا نہ کیا جاسکا کیونکہ مریضہ ہفتون تک خاموش پڑی رہنے کے قابل نہ تھی۔ پس یہ علاج بھی بغیر کسی نتیجے کے رہا + آخرش مین اپنی لڑکی کو لینرگ کے ہسپتال مین لیگئی جہان کہ اسکا علاج تین مہینے تک اوسکیا گیا مگر بغیر کامیابی حاصل کیئے ہوئے + اس (آخرالذکر) علاج کی بعد اسکا کولہا جو کہ اسوقت تک ملایم رہا تھا اب بالکل سخت اور غیر متحرک ہوگیا + ٹانگ بالکل نہ بڑھی اور لڑکی نو ماہ تک بالکل بھی نہین چل سکی تھی + لیکن سب سے خراب یہ بات ہوئی کہ میری بچی ہسپتال مین علاج کے باعث بالکل غمگین رہنے لگی۔ پس میرے نزدیک اس کے شفایابی کی تمام امیدین جاتی رہین + علاج سے پہلے تو وہ کم از کم کھڑی تو ہوسکتی تھی۔ مگر اب یہ بات آئندہ کے لیئے ممکن نہ تھی + اس حالت مین

مین نے اپنی لڑکی ایلیسا کو آپ کی نگرانی مین رکھا + مین نے آپکی ہدایتون پر پورا پورا عمل کیا - اور اول کی تین ہی فریکشن سٹز باتھ لینے کے بعد اسکا بخیہ پن دور ہو گیا جس سے مجھے ناقابل بیان خوشی حاصل ہوئی - اور میری لڑکی کھڑی ہو سکی + مجھے بہت ہی تعجب ہوا کہ وہ تین ہی دن مین پھر چل پھر سکی اور پندرہ روز مین ایسی زیادہ ترقی اُس کی حالت مین ہوئی کہ بغیر امداد کے وہ چار منزل کی چار زینہ پر جو کہ گلی سے میری کمری کی سطح تک پہونچی ہین چڑھ سکتی تھی + اس دوران مین کولہے کے سخت پٹھے پھر بالکل لائم ہو گئے تھے - اور چار ہفتہ تک علاج کرنیکے بعد ہر شخص یہ بات دیکھ سکتا تھا کہ چھوٹی ٹانگ پہلے سے بڑھ گئی تھی + اُس کے تین ماہ بعد یعنی اسوقت مرض کے تمام علامات دور ہو گئی ہین اور دونون ٹانگون کی لمبائی ایک سان ہی اور دونون برابر عمدہ طور سے کام مین لائی جاسکتی ہین +

ازمقام لپزگ

(مسز) ہلینا انچ

نمبر ۹۴ - وجع مفاصل یا گٹھیا - قبض - بواسیر - ٹائفس - رحم کا ٹل جانا - کالی کھانسی - سُرخ بخار -

پیاری صاحب - موسم گرما ۱۹۰۸ء کے اخیر مین آپکی کتاب "دی نیو سائنس آف ہیلنگ" دوسری بار کی طبع میرے ہاتھ آئی + آپکی تعلیم کی صحت مجھے اول ہی سے صاف معلوم ہوتی تھی + اُسوقت سے مین اپنی بیوی اور چھوٹے بچّون کے طریق پر آپکی ہی طریق پر چلا ہون - اور مجھے ایسی نفع حاصل ہوئی ہین کہ مین عرصہ سے یہ اپنا فرض سمجھتا تھا کہ آپکی خدمتمین اپنی مشکوریو نکو تحریر کر کے ظاہر کرون +

میری عمر اُسوقت ۵۲ سال کی تھی - اور یہ میرے پہلے کے طریق (اکثر بہت بیقاعدہ اور ڈھیلا چلن) کا نتیجہ تھا کہ مجھے بیحد گھبراہٹ اور گٹھیا کی تکلیف ہوئی + مین کام کرنیکے بالکل ناقابل تھا اور اکثر اوقات زندگی سے بیزار ہو جاتا تھا + مین نے فریکشن سٹز باتھ لیئے اور ایک اسٹیم باتھ ہفتہ وار لیا - غیر محرک غذا پر زندگی بسر کری او جیسا کہ مین اور میری بیوی اسوقت کرتے ہین - کھڑکی کھولی رکھکر سویا + اسوقت ۱½ سال سے زیادہ عرصہ گذرا ہی کہ مین بالکل تندرست اور اپنے کام کو پوری طور سے انجام دینے کے قابل رہا ہون + پیدائشی مین تیز مزاج تھا - اب مین بالکل بدلا ہوا معلوم ہوتا ہون + گھرست کا سُکھ اور دلی اطمینان اب ہماری گھر مین آگیا ہی +

اُسوقت میری بیوی رحم کے ٹیڑھے پن مین سختی کے ساتھ مبتلا تھی اور اُسکا علاج ایک ایلوپیتھک طبیب ڈیڑھ سال سے بلا کامیابی کے کر رہا تھا + جیسے کہ مین نے اُسیوقت سے اُسنے بھی روزانہ تین بار فریکشن سٹز باتھ لیئے اور عام طریق پر اُسی طور سے زندگی بسر کری جیسے کہ مین نے + نتیجہ یہ ہوا کہ دوسرے ہی دن اُس کو پاےخانہ صحیح طور سے آیا (وہ قبض کا شکار ہو رہی تھی) اور شب مین بمقابلہ پیشتر کے زیادہ اچھی طور سے سوئی + وہ پھر توانا ہو گئی - چھ ہفتہ مین اُس کے معدہ کی

رپورٹ ہائے شفایابی و چٹھیات شکریہ

خرابی کو آرام ہوگیا اور قریب قریب ایسی ہی اُسکی بواسیر کو بھی + اس طریق پر بیماریون سے سبکدوش ہوکر وہ ایک لڑکا جسنی جو لڑکا کہ آپ کے اصول کیموافق پرورش پاکر ایک تندرست اور خوش مزاج بچہ ہوگیا ہی اور اپنی ہم عمرون سی بہت زیادہ بڑا معلوم ہوتا ہی + اسی کیساتھ وہ صرف ۵ خوراک بمقابل اُسکے جو کہ دیگر بچے کھانے پر مجبور کیے جاتے ہین کھاتا ہی

زچہ پن کا بخار - چھاتیون کی پکجانے وغیرہ کی شکایات میری بیوی کو کچھ خبر ہی نہین ہی +

قریب ۲ دو سال کے گذرے کہ میری بیوی کو ٹائیفس بخار نے آگھیرا - یہ شاید اُس زیادہ محنت اور پریشانی کا باعث ہوا تھا جو کہ اُسکو میری دو بڑی لڑکون کی وجہ سے اُٹھانا پڑی تھی + آپکی ہدایات پر پوری کیساتھ عمل کرنے سے اُسکو تقریباً ۲ دو ہفتہ مین آرام ہوگیا +

میرا چھوٹا لڑکا عمر ۳½ سال کو سرخ بخار آگیا اور تین دن تک اُسکو بہت زیادہ ہزیان رہا + ہر دفعہ جبکہ بخار اونچے درجہ پر ہوجاتا تھا ہم لوگ اُسکو ایک ہپ باتھ پندرہ منٹ کیلئے دیدیتے تھے اور عموماً اس عرصہ کے اندر ہی اُسکی ہوش و حواس پوری پوری صحیح ہوجاتے تھی + مرض کی شدت کے آخر دن ہمنی اُسکو اس قسم کے پانچ ہپ باتھ دیئے اور اُسکے بعد شب مین دو تین غسل دیئے + اگلی صبح کو ہی ہزیان دور ہوگیا اور شفا نہایت جلدی سے ہونی لگی + بخار کی شروع مین ہمنے اُس بچہ کو بستر پر ہی چند اسٹیم باتھ بذریعہ گرم بوتلون کے دیئے تھے جس سے کہ خوب پسینہ نکلا تھا + کچھ عرصہ بعد بچہ کو کالی کھانسی ہوگئی - پس ہمنے اُسکو ۲ دو ہپ باتھ روزانہ پندرہ پندرہ منٹ کے دیئے + اس موقعہ پر بھی مرض بخیریت تمام رفع ہوگیا اور بچہ تین چار ہفتہ مین پورے طور سے شفا پاگیا +

اسکی بعد بھی آپکی ہدایات پر عمل کرکے ہمنے اس سے کم درجہ کی سخت بیماریونکو آرام کیا ہی - پس مینے ہر موقعہ پر آپکے طریق علاج کی سفارش کری ہی +

مذکورہ بالا مریضون کا علاج میڈیکل شخص سے کرانے مین میرا بہت سی اشرفیون کا صرف ہوا ہوتا اور پھر بھی نتیجہ مشتبہ ہوتا + آپکی کتاب مین دیئے ہوئے نسخون[۱] کے استعمال مین میرا کوئی روپیہ پیسہ خرچ نہین ہوا بلکہ محض ایک تھوڑی سی محنت ہی جسکو کہ ہر شخص بہت خوشی کے ساتھ اپنے عزیزون کے واسطے برداشت کرلیتا ہی +

امراض کو شفا بخشنے کا یہ آپکا بہت سادہ علاج - نیز غذائین جو کہ اس طریق علاج مین شامل ہین - انسان کو محض جسمانی حالت مین ہی زیادہ تندرست نہین بناتی ہین بلکہ اخلاقی حالتین بھی زیادہ تندرست کردیتی ہین +

مذکورہ بالا تحریر کو جس طور سے کہ آپ مناسب خیال کرین اپنی طریق علاج (جو ابتک کے بتلائے ہوئے طریقہائے علاج سے سبقت لیگیا ہی) کے مفاد کے لیئے استعمال مین لاسکتے ہین +

از مقام ایلبر فیلڈ — صدق دل سے نیکی چاہتا ہوا آپکا وفادار - بی - ایچ

نوٹ [۱] مراد ہی غسلون سے اور قدرتی غذا سے جنکی نسبت کہ کتاب ہذا مین تعلیم دی گئی ہی +

نمبر ۹۵ - ریگ مثانہ کا مرض -

پیارے مسٹر کوہنی - اس تحریر کے ذریعہ سے مین آپکو اس عجیب تبدیلی کی اطلاع دیتا ہون جو کہ میری جسمانی حالت مین واقع ہوئی ہی + شاید اس سے آپکو تعجب ہوگا - حالانکہ مجھی بہت تعجب ہوا ہی - کیونکہ مین اس امر سے بالکل ناواقف تھا کہ میری جسم کا یہ حصہ بھی اس حد تک مادہ فاسد سے بھرا ہوا تھا +

برابر دو روز تک صبح کو مجھے پیشاب کرنے مین بہت دقت معلوم ہوتی تھی اور بائین کوٹھے سے اوپر عارضی طور سے درد بھی معلوم ہوتا تھا + بعد ازان بعد دوپہر کے پیشاب کرنے مین ایک چھوٹی پتھری (اسکو پتھری کا ٹکڑہ کہنا مناسب ہوگا) برآمد ہوئی اور اسکے بعد کئی دن تک گدلا مثل پتھر کے ریگ کا سا پیشاب آیا جسکے ہمراہ ایک چھوٹا سا مگر سخت سنگ ریزہ نکلا - مگر اس مرتبہ بلا تکلیف کے نکلا +

یہ تعجب مجھی بہت خوشی دلانیوالا ہوا کیونکہ اس واقعہ نے مجھے آپکے طریق علاج کے اثر شفا بخشنے مین اور بھی زیادہ یقین دلا دیا + اس موقعہ پر مجھے اُس بیان کی تصدیق ملتی ہے جو کہ آپکی کتاب مین سنگ مثانہ کی بابت (گھل گھل کر خارج ہونا اور اسطرح اپن سخت امراض سے بچ جانا) تحریر کیا ہی +

مین اسکو اپنا فرض سمجھتا ہون کہ مذکورہ بالا واقعات کی اطلاع آپ کو دیدون - اور دلی شکر گذاریان کرتا ہوا مین ہون آپ کا بہت سچا

ازمقام بربڈ سٹیبٹ اے

نمبر ۹۶ - عام کمزوری - آنکھ کا مرض - معدہ کا مرض -

پیارے مسٹر کوہنی - معدہ کی ایک تکلیف وہ خرابی جسکے ساتھ گھبراہٹ و کمزوری بھی لگی ہوئی تھی اور جنمین کہ میری بیوی عرصہ چودہ ۱۴ سال سے مبتلا ہو رہی تھی - مختلف اطبا کے علاج قابو مین نہ آئی + برسون کے اندر اُسکی حالت ایسی زیادہ خراب ہوگئی کہ عام کمزوری اُسکو ہوگئی - اور گھر کا بہت ہلکا کام بھی وہ نہ کرسکی + ساتھ ہی ساتھ آنکھ کی کمزوری نے بھی اُس کے لیئے قریب قریب پڑہنا غیر ممکن کردیا + ۱۷ - مارچ ۱۸۹۳ع کو میری بیوی نے غسلون کا لینا اور آپکی دیگر ہدایتون پر چلنا شروع کیا - اور اب مین یہ بات کہ سکتا ہون کہ مذکورہ بالا خرابیان رفع ہوگئی ہین + مین تمام مریضون سے جنکو کہ اسی قسم کی شکایت ہو اس علاج کی بڑی سرگرمی کے ساتھ سفارش کرتا ہون +

ازمقام لیپزگ آپکا وفادار جی - ایف

رپورٹ ہای شفایابی وچٹھیات شکریہ

نمبر ۹۷- سخت اعصابی خرابی-

پیارے مسٹر کوہنی- مین بذریعہ اس تحریر کے اس امر سے باز نہین رہ سکتی کہ ایک مرتبہ پھر آپکا شکریہ بنسبت اُس بات کے جو کہ آپ نے میری جان وتندرستی کے لیئے کری ہے- ادا کرون + بغیر آپکی مدد کے مین غالبًا اس جگہ کبھی بولتی بھی نہ ہوتی- کیونکہ بیشمار لوگ اس بات کو جانتے ہین کہ بڑے بڑے سربر آوردہ حکمار نے مجھے صبر دلایا ہے مگر پھر مجھے تکالیف برداشت کرنے کے لیئے چھوڑ دیا ہے + اس بات کا صاف طور سے اعلان کردینا چاہیئے کہ صرف آپنے ایسے وقت مین جبکہ میری تمام امیدین جاتی رہی تھین- مجھے زندگی بخشی ہے + یہ آپکی سادہ اور پس عظیم دریافت نفع عوام کے لیئے عوام پر روشن ہوجاوے-

آپکی ممنونہ ایما- پی کی خواہش دلی اور سچّی امید ہی +

ازمقام وائینا

نمبر ۹۸- ہاضمہ کی خرابیان- نیند کا نہ آنا-

پیاری مسٹر کوہنی- بڑے جوش کے ساتھ اب مین اس قابل ہون کہ آپکو مطلع کرون کہ کچھ عرصہ تک فرکشن سٹز باتھ وہپ باتھ و اسٹیم باتھ کے استعمال کرنیکے بعد میری تندرستی نے بہت اچھی ترقی کری ہی + ہاضمہ کی خرابیان جنمین گرفتار رہی تھی اچھی ہوگئی ہین + مجھ مین تروتازگی معلوم ہوتی ہی اور اب میری طبیعت بھی پہلے سے بہت زیادہ خوش وخورم ہی + انکی علاوہ یہ بھی مجھی کہنا ہی کہ اب مین خوب اچھی طرح سی سولیتی ہون- یہ مین پیشتر نہین کرسکتی تھی +

ازمقام لیپزگ

سچّی مشکور یون کیساتھ مین ہون آپکی وفادار **ایمیلی- الف**

نمبر ۹۹- قبض دایمی- بواسیر- ورم جگر-

پیاری مسٹر کوہنی- جیساکہ مین نے دوروز ہوئی کہ بذریعہ تحریر پوسٹ کارڈ کی آپکو مطلع کیا ہی- مین آپکی اس "خلاف ادویات" علاج کے نتائج سی بہت ہی مطمئن رہا ہون + مین بہت ہی خوش ہون کہ مین اس قابل ہون کہ آپکو اس امر سے اطلاع دون کہ میرا دایمی قبض جسکا علاج کہ مین نے چالیس سال تک لیک طرح سی بغیر کامیابی حاصل کیئے ہوئے کیا تھا- اب بعد عمل کرنے اُن ہدایات پر جو کہ آپکی خط مین تحریر تھین بالکل صحت پاگیا ہی + اب دوبار روزانہ پاخانہ ہوتا ہی + اسی کے ساتھ مین بواسیر کی شکایات جو کہ قبض کے ساتھ پچاس سال کی عمر مین ہوئی تھی- روزانہ رفع ہوتی جاتی ہی +

ورم جگر (جگر کا بڑھ جانا) بالکل جاتا رہا ہی- اور ایک درد بھی جو کہ میرے شکم کے دہنی جانب محسوس

ہوتا تھا اب دور ہو گیا ہی - حالانکہ تین ماہ ہوئے کہ اس مقام پر ذرا سے دباؤ سے بھی بہت ہی شدت کا درد ہوتا تھا +
قصہ مختصر مین آپکی اس نئے طریق علاج کے اثر روزانہ معلوم کرتا ہون کیونکہ تمام شکایتین جنہین کہ مین چالیس سال سے گرفتار تھا
اور جن کے رفع کرنے کے لیے علاج ہومیوپیتھی بھی لاچار رہتا - برابر کم ہوتی جاتی ہین + آپکی ہدایت کے موافق مین نے
ایک قسم کی بالکل غیر محرک غذا پر زندگی بسر کری ہی - اور مزید بر آن ایک **فریکشن ہپ باتھ** روزانہ صبح کے وقت
لیا ہی + بہت بہت سلام عرض کرتا ہوا -

از مقام **ایبلنگ** آپکا وفادار کپتان **ایف - سی**

نمبر ۱۰۰ - درد دندان - درد سر - گھبراہٹ - نیند کا نہ آنا - آواز کا بیٹھنا -

پیاری مسٹر کوہنی - مین نے اول ۱۸۸۶ء مین آپکی طریق علاج کا ذکر سُنا اور اُسکے ذریعہ سے اپنی اعصابی بیماری کو آرام کیا + اُسوقت سے مجھے اکثر اتفاق آپ کے علاج کے عمدہ اثر کے ثابت کرنیکا موقعہ ملا ہے + گذشتہ سرما مین ایک دن مجھے بہت ہی سخت **درد دندان** کی تکلیف ہو گئی - جو کہ اوپر کے جباڑے مین سب سے پچھلی کھوکھلی ڈاڑھ کی وجہ سے ہوا تھا + سوزش اسقدر کثرت کی تھی کہ میری جبڑے کا داہنا حصہ پیشانی تک سوج گیا تھا جسکی وجہ سے ایک ایسا چیس مارنے والا درد ہوتا تھا کہ **نیند کا آنا غیر ممکن** ہو گیا تھا + تھوڑی تھوڑی عرصہ کے فریکشن سٹز باتھ نے ہی جو کہ کئی دفعہ روزانہ لیے گئے ذرا ذرا آرام بخشا + لیکن جبکہ آپکی ہدایت کے موافق مین نے ایک اسٹیم باتھ زاید از نصف گھنٹہ کا لیا اور اُسکے فوراً ہی بعد بہت دیر تک کے لیئے ایک فریکشن سٹز باتھ لیا تو میرے محرور اعصاب مین فوراً چین پڑ گیا اور درد درجہ بدرجہ کم ہو گیا + چند گھنٹون مین شکایت رفع ہو گئی + حال مین مین نے سر کے لیئے اسٹیم باتھ کا استعمال کرکے **درد سر اور آنکھون مین نشتر کی سے چبھنے کے** درد کی حالتمین بہت عمدہ **نتائج حاصل** کئے ہین +

آپکی فریکشن سٹز باتھ کے استعمال سے جو کہ ایک دوسری کامیابی حاصل ہوئی ہی اُسکا ذکر سننے مین بھی آپکو دلچسپی ہو گی + جیساکہ کہتے ہین مجھے "سردی نے پکڑ لیا" اور میری آواز ایسی بیٹھ گئی تھی کہ کان مین بات کرنا بھی مجھے مشکل معلوم ہوتا تھا + یہ حالت دو روز رہی - اسکے بعد تیسرے دن جبکہ میری آواز بیٹھی ہوئی تھی مین نے ½ ۸ بجے صبح کے ایک فریکشن سٹز باتھ لیا + اس غسل کا کرنا میری حالت کے لیئے بہت ہی مفید ثابت ہوا اور مین نے اس غسل کو اُسوقت تک لیتا رہا جبتک کہ پانی بہت گرم نہ ہو گیا + پانی دو مرتبہ تبدیل کرنے کے بعد - اور کل ½ ۲ گھنٹہ تک غسل کرنے کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ میری **گرفتگی آواز** بالکل رفع ہو گئی - پس مین اپنی بلندی آواز کے ساتھ بول سکتا تھا اور گا نا گا سکتا تھا + اس عجیب با اطمینان نتیجہ نے

رپورٹ ہائے شفایابی و چٹھیات شکریہ

جو کہ کسی اور علاج سے ضرور حاصل نہین ہوا ہونا مجھے حیرت مین ڈالدیا - اور اسکی وجہ ہی مین اُس عنایت کو اور بھی زیادہ محسوس کرتا ہون جو کہ آپکی اور آپکے بیش بہا طریق علاج کی میرے اوپر ہوئی ہے +

چونکہ اور لوگون کے لیئے بھی اس قسم کی شکایتون کا جاننا مفید ہوگا - اس لیئے مین آپکو اجازت دیتا ہون کہ اس خط کا جو استعمال آپکو مناسب معلوم ہو وہ کرین +

مجھے یقین کے ساتھ سمجھیئے اپنا وفادار

کارل - ایل

ازمقام لنپرگ

نمبر ۱۰۱ - آسان زندگی

پیاری مسٹر کوہنی - گو کہ آپ نے اسکے لیئے تحریر نہین کیا ہے مگر مین اپنا فرض سمجھتا ہون کہ آپکی خدمت مین اُس کامیابی کے علاج کا شکریہ ادا کرون جو کہ آپ نے تجویز کیا تھا اور جسپر کہ میری بیوی نے ہمارے دوسرے اور تیسرے بچّہ کی پیدائش کے قبل عمل کیا تھا + ہمارے اول بچّہ کی پیدائش وقت کی پیدائش کٹھن تھی جسمین کہ ڈاکٹر کی ضرورت ہوئی تھی + درحقیقت اُس معالج نے ہمکو اور بچّون کے ہونے کی خواہش سے متنبہ کردیا تھا کیونکہ میری عورت کی ساخت جسمانی درجہ مناسب کی نہ تھی + لیکن اخیر کی دو زائیدگیان (آپکے طریق علاج کا مشکور ہون) ۲½ گھنٹہ و ایک گھنٹہ کے اندر ہی عمل مین آئی تھین اور دایہ کی امداد کی ضرورت نہوئی تھی + سب سے اخیر کا بچّہ دیگر بچّون سے بھاری تھا +

راقم آپکا صادق پال - کے

ازمقام ڈابجی

نمبر ۱۰۲ - نیورلجیا یعنی عصبی درد -

اس تحریر کے ذریعہ سے مین مسٹر لوئی کوہنی کی خدمتمین اپنی دلی مشکوریون کا اظہار نسبت اُس آرام کے کرتی ہون جو کہ مینے اُسکے قدرتی طریق علاج پر عمل کرکے حاصل کیا ہے + اُسکے ذریعہ سے مجھے ایک پورانے اور سخت عصبی درد سے نجات حاصل ہوئی - میری عام تندرستی پر بھی عمدہ اثر پڑا + پس مین بہت سرگرمی کیساتھ سب بیمارون کے لیئے مسٹر لوئی کوہنی کی پانی سے علاج کی کارخانہ واقع ۲۴ فلاس پلٹیز شہر لنپرگ کی سفارش کرتی ہون +

مسس ای - ایف معتمدہ

نمبر ۱۰۳ - کان کا بہنا - کان مین درد - موسمی بخار -

پیاری صاحب - آپکی خط مشورہ کہ آنیکی بعد مین خوش ہون کہ تین ہفتہ سے کم ہی علاج کرکے مین اس قابل ہون کہ آپسے بمین پوری شفایابی

کے نسبت جو کہ مین نے اپنی پورانی مرض بیماریون مین یعنی کان کے بہنے - کان مین درد او موسمی بخار کی حالتمین حاصل کری ہو - رپورٹ کرون + اس آپکی امداد کے لیئے مین اپنی سچی شکریون کا اظہار کرتا ہون + اب مین بہت ہی اچھا ہون اور اسوقت صرف ایک فریکشن ہیپٹ تھ بطور اُس علاج کی جو کہ آرام ہوجانے کے بعد کیا جاتا ہی - ہر صبح کو لیتا ہون + پھر شکریون کا اظہار سرگرمی کے ساتھ کرتا ہوا

مین ہون آپکا وفادار

از مقام پورٹوکیبلو - وینی زولا - جنوبی امریکہ کاربور ایل بی

نمبر ۱۰۴ - نقرس مُزمن

پیاری مسٹر کوہنی - مین اس قابل ہون کہ آپکو مطلع کرون کہ مین نے ابھی ایک شخص مسمی پال کے کو مرض نقرس مُزمن سے شفا ہو پہنچائی ہی - جسمین کہ وہ پچیس سال تک متبلا رہ چکا تھا + پانچ حکیمون نے اُس کو ناقابل علاج قرار دیدیا تھا - مین نے اُسکو چھ ہفتہ مین آپ کے طریق علاج کے ذریعہ سے اچھا کر دیا +

براہ عنایت جرمنی زبان کی اپنی کتاب "دی نیو سائینس آف ہیلنگ" کی ایک جلد مجھی بسبیل ڈاک بھیج دیجئے +

مین ہون آپکا صادق فرینز - ایس

از مقام ہیبٹ - کرس نوس

نمبر ۱۰۵ - کولہی کا درد قولنج ہسٹیریا مین رونا یا چیخنا -

پیاری مسٹر کوہنی - اپنی تندرستی کی نسبت مین آپکو بہت ہی عمدہ خبر دے سکتی ہون + مجھے اکثر کولہے کا درد قولنج ہوا کرتا تھا جو کہ چند روز تک رہتا تھا + اس کے ایک ہفتہ بعد مجھے ہسٹیریا مین چیخنے کے دورے ہوجاتے تھے اور ان سے مجھے ہمیشہ بہت تکلیف ہوتی تھی + آپکی تجویز کی ہوئی باتون پر عمل کر کے مین نے اپنے آپکو ان شکایات سے شفا حاصل کر لی ہے + وے حکما جنہون نے کہ بہت عرصہ تک بغیر کامیابی حاصل کیئے ہوئے میرا علاج کیا تھا میرے ساتھ بڑا تماشہ کرتے ہین + ان حکیمون مین سے جب کوئی حکیم مجھے ملتا ہے تو وہ مجھے ضرور روک لیتا ہے اور دریافت کرتا ہی کہ میری بیماریان کہان گیئین کیونکہ اب میرا جسم بہت ہلکا ہی اور جوانی کا سا تازہ رنگ ہی + یہان مقام بیلفیلڈ مین - زاید از تیس طبیبون سے مین نے اپنے بیس برس کی بیماری کے دوران مین مشورہ لیا تھا + جو کچھ ہم پس انداز کر سکتے تھے وہ سب ڈاکٹرون کی فیس اور عطارون کے حساب مین رایگان ہوا ہے +

از مقام بیلفیلڈ بہت بہت سلام عرض کرتی ہوئی آپکی وفادار ایم - ایچ

رپورٹ ہائے شفایابی وچٹھیات شکریہ

نمبر ۱۰۶- ڈسپپسیا۔ قبض۔ کمر مین درد۔ بیقاعدہ حیض۔ دردسر۔ آنکھون مین درد

پیاری مسٹر کوہنی۔ گذشتہ موسم خزان مین میرے لڑکے کو ڈسپپسیا کا مرض ہوگیا تھا جسکو کہ مین نے صرف آپ کے ہی طریق علاج سے آرام کیا ہے + دوا جو کہ ڈاکٹر نے تجویز کری تھی وہ سب نالی مین ڈالدی گئی۔ مرض کے ابتدا ہی سے اُنہون نے میرے لڑکے کو ہسپتال لیجانا چاہا چونکہ اُسکی حالت نازک تھی +

خود اپنی حالت مین بھی مین نے آپکے علاج کو بہت بڑی کامیابی کے ساتھ استعمال کیا ہی + **سخت قبض۔ کمر مین درد۔ بیقاعدہ حیض۔ دردسر۔ آنکھون مین درد**۔ کی مجھے شکایت رہتی تھین۔ یہ سب جلد رفع ہوگئین + اول ہی غسل کا اثر انتڑیون پر حسب دلخواہ ہوا۔ ٹھیک ٹھیک ویسا ہی جیسا کہ آپ نے اپنی کتاب مین بیان کیا ہی + مین بہت ہی مشکور ہون کہ اتفاق سے آپ کی کتاب میرے ہاتھ آگئی تھی +

از مقام **سیل** آپکی وفادار (مسز) **ای۔ ایچ**

نمبر ۱۰۷- مرگی۔ تشنجی حملے۔

پیاری مسٹر کوہنی۔ اپنے چھوٹے بچہ عمر دس سال کے تین خراب قسم کی **مرگی اور تشنجی حملون** سے جلد شفا پانے کے متعلق آپکی خدمت مین اپنا دلی اظہار شکریہ کرنا مین اپنا فرض سمجھتا ہون + بعد اسکے کہ ہم ایک عرصہ دراز تک دوا کا استعمال کرتے رہے تھے اور جبکہ ڈاکٹر نے آخرش یہ کہکر کہ وہ آیندہ امداد نہین دیسکتا ہمکو پروفیسر سے مشورہ حاصل کرنے کی صلاح دی تھی۔ ہم نے آپکے بیش قیمت طریق علاج کا ذکر سُنا + آپکی ہدایت کی بموجب ہمنے روزانہ غسل دیئے اور پوری پوری قدرتی غذا دی + ہمکو اس امر سے بڑا اطمینان ہوا کہ ہماری بچہ کی حالت۔ گو کہ بہت ہی خراب تھی۔ فوراً اچھی ہونے لگی + ایک ہفتہ کے اندر ہماری بچہ کی دماغی اور جسمانی حالت درست ہوگئی اور پھر مدرسہ کا سبق لینے لگا +

آپکی اس قیمتی طریق علاج کی سفارش کرنے مین جہان کہین کہ کرسکونگا باز نہین ہونگا۔ اور از سر نو مشکور ہون کا اظہار کرتا ہوا۔

از مقام سولفیلڈ آپکا صادق **فرینز۔ انوٹنی۔ بی**

نمبر ۱۰۸- شورش حرام مغز۔ نروس نس (گھبراہٹ)

پیاری صاحب۔ اس بات کا تجربہ کرکے کہ آپکی طریق علاج نے میری جسم پر کیا کام کیاہی۔ آپکو بغیر تحریر کیئے ہوئے نہین رہ سکتا + مین ۴۸ سال کی عمر کا ہون۔ اور بیحد **گھبراہٹ** اور **شورش حرام مغز** مین مبتلا تھا جسکو کہ علاج با دوا نے اس حد تک پہونچا دیا تھا

کرنہ مین بیٹھ سکتا تھا نہ چل پھر سکتا تھا۔ اور آخرش دوا کی ذریعہ علاج کرنے والے شخصون نے مجھے لاعلاج قرار دیدیا + آپکی طریق علاج کو جسکی کہ مجھ سی سفارش کیگئی تھی۔ صرف بارہ ہفتہ تک استعمال کرنیکے بعد مین اس لائق ہو گیا تھا کہ لکڑی کی سہارے سے اِدہر اُدہر پھر سکون اور آجکے دن مین ایسی خوش حالت مین ہون کہ ایک گھنٹہ یا اُس سے زاید تک بغیر کسی چھڑی کی سہارے کے چل پھر سکتا ہون + بہت بہت سلام پہونچے +

آپکا بہت سچا گسٹو۔ ایس بی

ازمقام برکس ڈورف۔ قریب زٹّوکے

نمبر ۱۰۹۔ سوزش معدہ۔ سرطانِ معدہ۔ جگر کا سخت ہوجانا۔ طحال کا بڑھ جانا۔ خرابی مثانہ وگردہ۔ قبض وغیرہ وغیرہ۔

پیاری مسٹر کوہنی۔ مین اس امر کو ضروری سمجھتا ہون کہ آپکی طریق علاج کی ذریعہ سی اپنی خطرناک مرض سے نجات حاصل کرنیکے عوض مین آپکی خدمت مین اپنی دلی شکر گذاریون کا اظہار کرون + ہپ باتھ کی مدد سے اور موافق غذا کی استعمال سے جیسا کہ آپنے مجھے بتلائی مین نے مندرجہ تحت شکایتون سے نجات حاصل کرلی۔ اس بات کو ضبط تحریر مین۔ مین بڑی خوشی کے ساتھ بغیر آپکی خواہش کے لاتا ہون تاکہ دیگر مصیبت زدہ لوگون کو آپکی زیر علاج آنے کی ترغیب ہو + برسون سے مین سوزش معدہ مین مبتلا تھا۔ جوکہ سرطان معدہ کی حد تک پہونچنے کے لیئے مجھے ڈراتی تھی اور بہت ہی سخت تکلیف اور عذاب مین مجھے ڈال رکھا تھا + اس کے علاوہ بھی سختی جگر کی۔ طحال کے بڑہ جانے کی مثانہ وگردون کی خرابی کی۔ دست قطعی نہ آنے کی اور اور دیگر شکایتین تھین + تمام ادویات جوکہ استعمال کی گئین۔ اور تمام مشورے جوکہ خاص امراض کے معالج ڈاکٹرون سے (یونی ورسٹی ہسپتال کے پروفیسرون سے) لیئے گئے باقاعدہ دست لانے کے ذرا بھی قابل نہ ہوئے۔ چہ جائیکہ میری دیگر شکایات کو کم کرتے + صرف اُسی وقت سے جب سے کہ مین نے آپ کے طریق علاج پر چلنا شروع کیا میرے کل جسم مین پوری قوت زندگی واپس آگئی ہے۔

ہزار شکریہ ادا کرتا ہوا آپکا صادق

ڈبلیو۔ اے امپیریل کسٹم آفسر

ازمقام ٹیٹشین بردریائے ایلب

نمبر ۱۱۱۔ بڑھی ہوئی سل۔

ڈیر مسٹر کوہنی۔ ادویات سے علاج کرنے والے اشخاص (میڈیکل اشخاص) کی جانب سے بُرے تجربات حاصل کرنے کے بعد مین نے آپکی کتاب ”نیا علم شفا بخشی“ خرید کری + میرے بچہ کو جوکہ بڑھی ہوئی سل مین مبتلا ہو رہا تھا حکیمون نے جواب دیدیا تھا اُنہون نے اُسی لاعلاج بتلایا تھا۔ مین نے اُسکا علاج ٹھیک ٹھیک آپکی ہی طریق علاج کے موافق کیا جسمین کہ پوری پوری قدرتی غذا بھی شامل تھی +

رپورٹ ہاے شفایابی وچٹھیات شکریہ

یہ تعجب دلانے والی بات ہے کہ وہ بچہ سب لوگون کو حیرت مین ڈالتا ہوا صحت پاگیا +

از مقام لڑورگس بسٹ — بہت بہت سلام کے ساتھ مین ہون آپکی سچی مسز پی - اي

نمبر ۱۱۱ — جلنے کے زخم

میرے پیارے صاحب - میرے سب سے بڑا لڑکا مسمی آگسٹ نے اپنا دہنا ہاتھ پکتے ہوئے پانی سے جلا لیا + خوش قسمتی سے میرے پاس آپکی کتاب موجود تھی - اور پس مین اس حالت مین تھا کہ جلے ہوئے مقامات کا علاج آپکی ہدایات کے موافق کرون + نتیجہ تعجب خیز ہوا ہے یعنی ایک ہفتہ کے اندر جلنے سے پیدا ہوا ہر زخم اچھا ہوگیا ہے اور ایک نشان بھی اس علاج کی وجہ سے باقی نہین رہا ہے + مین آپکا اور بھی زیادہ مشکور ہون کیونکہ اس قسم کا واقعہ مجھ سے چند سال ہوئے پیش آیا تھا اور اوسوقت آپ کے علاج سے واقفیت نہونے کے باعث مین نے ایک شخص سے مشورہ لیا جو ادویات سے علاج کرتا تھا + آپ کے طریقہ علاج کے مقابلہ مین اوسکا علاج ایسا ہے جیساکہ دن کے مقابلہ مین رات + پس مین آپکے لئے عوام مین ہر طرح تعریف کرنیکے لئے خوش ہون +

از مقام ٹمنیچرن — مین ہون آپکا بہت سچا ہینرک - بی

نمبر ۱۱۲ — معدہ کی خرابی - سینہ کی کمزوری - سوزش پھیپھڑہ -

مسٹر کوہنی کے طریق علاج سے تندرستی حاصل کرکے مین عوام کے روبرو انکا شکریہ ادا کرنا اپنا فرض سمجھتا ہون + سولہ برس تک مین بہت شدت کے ساتھ معدہ کی خرابی مین مبتلا رہا بغیر مسہل کے پاخانہ کبھی ہوتا ہی نہین تھا اور گذشتہ چار یا پانچ سال مین تو یون کہنا چاہئے کہ مین پیشاب کرنے کے ناقابل رہا ہون + میرا سینہ بھی کمزور تھا اور پھیپھڑون کی سوزش مین مبتلا رہتا تھا + مقامات فریبرگ - برن اور جنیوا مین بہت سے طبیبون سے مشورہ کیا جو کہ مجھے امداد نہ پہونچا سکے - بلکہ اس قابل بھی نہوے کہ مجھے تھوڑا سا بھی آرام پہونچاتے + مسٹر کوہنی کی خاص ہدایات پر چند ہفتہ چلنے کے بعد مین اپنے کام کو پھر بخوبی انجام دینے کے قابل ہون - اور اپنے ہوٹل کا انتظام کرسکتا ہون اور اوسکے متعلق خط وکتابت اور حسابات وغیرہ رکھ سکتا ہون +

مسٹر کوہنی کی بتلائی ہوئی غذا اور دیگر نسخات کے استعمال سے مین پھر بخوبی اچھا ہوگیا ہون اور اپنے کام کرنے کی پوری قابلیت رکھتا ہون - اور یہ بات مین بخوشی از خود ظاہر کرتا ہون +

از مقام شوارزسی باد - کینٹن فریبرگ (سوٹیزرلینڈ) — دستخط ای - ڈبلیو - ایس

نمبر ۱۱۳ کان کا بہنا - درد سر - کان و حلق مین انجماد خون - کان کی چھوٹی ہڈیون سے مواد کا بہنا -

پیارے مسٹر کوہنی - سات سال سے میرا بچہ امراض کان و حلق مین مبتلا تھا - کل ادویات بے سود ثابت ہوئی نہین + ماہ ستمبر گذشتہ مین میرے بچہ کو بہت ہی سخت تکلیف کان سے بہت ہی خراب مواد بہنے کی اور درد سر کی ہوئی تھی - پس مین نے امراض کان - ناک و حلق کے ایک اسپیشل اسٹ سے مشورہ لیا کہ کان و ناک مین انجماد خون او سنے تشخیص کیا اور آپریشن (عمل جراحی) تجویز کیا جو کہ فوراً کیا گیا + تین ہفتہ کے بعد مین نے اپنے بچہ کا پھر امتحان کرایا اور اِس مرتبہ طبیب نے بتلایا کہ کان کی چھوٹی ہڈیون سے مواد جاری ہے اور یہ کہ اب دوسرے عمل جراحی کی ضرورت ہے + مین نے ایک ہومیوپیتھک حکیم سے مشورہ لیا مگر او سنے تشخیص مذکورہ کی صحت کی تصدیق کری +

لیکن ایک بار سفر کرنے کی حالت مین مجھے آپ کے کارخانہ کا حال معلوم ہوا اور پس مین اپنے بچہ کے ہمراہ شہر لیپزگ پہونچا آپکی خاص ہدایات کے موافق اپنے بچہ کا علاج کرنے سے اوسکو پورا آرام ہو گیا + اسوجہ سے مین اپنی دلی شکر گذاریان آپکی خدمت مین پیش کرنا اپنا فرض سمجھتا ہون + آپکی کتاب "نیا علم شفا بخشی" کی کوئی جلد میرے پاس نہین اور بہر کیف اوسکے رکھنے کی خواہش رکھتا ہوا مین آپ سے درخواست کرتا ہون کہ مہربانی کر کے ایک جلد اوس کتاب کی میرے پاس بھیجدیجیے + یہ کتاب واقعی گرہستی کیلیئے خزانہ ہے اور کوئی گھر بغیر اسکے نہ ہونا چاہیے +

مین ہون آپکا بہت سچا برولو - ایس

از مقام ولمارشین

نمبر ۱۱۴ سنگ مثانہ - آسان زائیدگی - پھیپھڑہ کی خرابی

پیارے مسٹر کوہنی - مجھے بہت خوشی ہوتی ہے کہ مین اس قابل ہون کہ آپکو اس امر سے مطلع کرون کہ مین بہت عمدہ طور سے ہون اور پہر پیشتر سے بہت اچھا اپنے تئین معلوم کرتا ہون + اسی قسم کی اطلاع مین دوسرے مریضون کی نسبت بھی دیسکتا ہون جنہون نے آپکے طریقہ علاج پر پورے طور سے چلکر بہت اچھے تجربے حاصل کیئے ہین + مثلاً ایک پسنہارے کا چھوٹا لڑکا عارضہ سنگ مثانہ مین مبتلا تھا اور حکما کے علاج سے کچھ بھی نہ ہوا تھا - آخر ش اُسنے آپ کی ہدایات پر من و عن عمل کیا اور تھوڑے ہی عرصہ مین پتھریان گھل گئین اور پیشاب کے ہمراہ جسم سے خارج ہو گئین +

اسیطرح ایک عورت عمر ۲۷ سالہ نے بھی جسکو کہ کئی ایک بار بچہ پیدا ہونے مین مشکلات ہوئی تھی اور جو کہ بچہ کو دودہ کبھی بھی نہ پلا سکی تھی - آپ کے طریق علاج پر عمل کیا + نتیجہ یہ ہوا کہ اس مرتبہ اُسکے دو بچے ایک ساتھ پیدا ہوئے اور باسانی بغیر موجودگی کسی دایہ کے پیدا ہوئے +

رپورٹ ہائے شفایابی و چٹھیات شکریہ

اور گو کہ وہ عورت کبھی بھی اپنے پہلے کے بچون مین سے کسی کو دودہ پلا سکی تھی لیکن اس مرتبہ اسکے کافی دودہ موجود تھا +

ایک نوجوان شخص جسکو کہ مرض پھیپھڑہ ہی آپکے طریق علاج کا استعمال کر رہا ہی اور اُسکی حالت برابر اچھی ہوتی جاتی ہی اگرچہ ڈاکٹرون نے اسکو لاعلاج تبلادیا ہے + آپکا طریقہ علاج یہان بہت ترقی کر رہا ہی +

آپ کا بہت سچا

ایچ ۔ ایس

ازمقام جرمینا کا سٹاڈی سیرا ۔ برازیل ۔

۱۱۵ آنکھ کی بیماری ۔ چہرہ پر پھنسیان ۔ حلق کی بیماری ڈفتھیریا ۔ چیچک سیتلا ۔ سرخ بخار ۔

پیارے مسٹر کوہنی ۔ آجکے دن بھی میرے لئے یہ بات اوسیقدر مشکل ہی جیسا کہ اور کبھی ۔ کہ مجھے آپکے احسان کا شکریہ ادا کرنیکے لئے کافی الفاظ ملین + اگرچہ مین قریب قریب ہمیشہ گلابی چہرہ رکھتی تھی اور موٹی تازی تھی مگر مین اکثر بیمار رہتی تھی + حالت بچپن مین بھی مجھے شکایت آنکھ کے ایک سخت مرض کی تھی ۔ جو کہ بالکل جاتی رہی جبکہ مین عمر مین زیادہ ہوئی + لیکن اسوقت سے میری جلد مین خصوصاً چہرہ کی جلد مین ۔ ہمیشہ ایک قسم کی تکلیف وہ پھنسیان موجود رہین + کبھی ایک سال بھی نہ گذرا کہ مین بہت سخت بیمار نہو گئی ہون + ہر سال مجھے حلق کے مرض کی ۔ ڈفتھیریا یا کی چیچک سیتلا یا سرخ بخار کی تکلیف ہو جاتی تھی ۔ اکثر اسقدر شدت سے کہ شفا ہونے مین شک ہو جاتا تھا + اسوقت جبکہ مین اس بات پر خیال کرتی ہون کہ مین کسقدر زیادہ بیمار اُسوقت مین تھی اور اب کسقدر اچھی ہون ۔ تو مجھے واقعی اپنے خیالات کے اظہار کے لئے الفاظ نہین ملتے ہین + علاج جو کہ آپنے اپنے خط کے ذریعہ مجھے تبلایا وہ مرض کو جڑ سے دور کرنے والا تھا + میرے شفا پانے کے بعد میرے رشتہ دارون نے مجھسے کہا کہ میرے جسم کی بناوٹ اب بالکل دوسری ہی ہی + آپکے طریق علاج مین اپنے یقین کامل کا آپ کو اطمینان دلانا امر فضول معلوم ہوتا ہے + آپکے طریق علاج کی مین ہر موقع پر سفارش کیا کرتی ہون +

مین ہون آپکی بہت سچی لینا ۔ ایم

ازمقام اٹینچن

۱۱۶ سوجا ہوا گھٹنا ۔ ہڈی کے ٹکڑے

پیارے مسٹر کوہنی ۔ واقعی مین نہین جانتا ہون کہ کس طریق مین اور کن الفاظ کے ساتھ مین آپکے روبرو اپنے دل کے نقشہ کی ایک صاف تصویر پیش کر سکتا ہون نیز اُن نیک خدمات کا جو کہ آپ نے میرے حق مین ادا کی ہین کسطور سے شکریہ ادا کر سکتا ہون +

اب مجھے خوف لگتا ہی جبکہ مین اس بات کا خیال کرتا ہون کہ میرے سوجے ہوئے گھٹنے کا ڈاکٹرون نے پانچ سال تک کسطور سے

علاج کیا تھا کہ آخرش ہڈی کے ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے تھے اور مجھے اپنے اوپر عمل جراحی کرانا پڑا تھا مین ہمیشہ اسکا ذکر کیا کرتا ہون + اس موقع پر یہ کہنا کافی ہے کہ بعد عمل جرّاحی کے جبکہ اطبا نے کہا کہ مین بالکل اچھا ہو گیا ہون اوسوقت مین اپنے تیئن بہت ہی زیادہ بیمار معلوم کرتا تھا + آپکو اسکا پورا پورا ثبوت ملا ہوگا جبکہ مین آپکی خدمت مین علاج کے واسطے حاضر ہوا + باوجود۔ اگر لانبی پٹی کے جسکو کہ مین نے پانچ سال سے استعمال کیا تھا میرا گھٹنا پھر سوج آیا تھا اور اوس مقام پر جہان کہ عمل جراحی ہوا تھا پھوٹ نکلا + آپکے علاج کے اول ہی دن کے بعد پٹی کی ضرورت نہ رہی + گھٹنا پھر اپنی اصلی مقدار پر آگیا اور زخم رفتہ رفتہ چھوٹا ہوتا گیا جب تک کہ وہ بند نہ ہوگیا +

آج کے دن مین اس خوش حالت مین ہون کہ میری ٹانگ اچھی نظر آتی ہے۔ اسی وجہ سے صدق دل سے مشکور ہون. اور مین آپ کی نسبت بڑی عزت کے خیالات رکھتا ہون + خداوند کریم آپ کو ان نیک خدمات کا جو کہ آپنے میرے لیئے اور نیز بہت سے دیگر لوگون کے لیئے کین ہین ثمر نیک عطا فرماوے۔ اور اے پیارے مسٹر کوہنی میری آرزو ہے کہ آپکی عمر دراز ہو تاکہ آیندہ بہت برسون تک انسان کے فائدہ کے لیئے آپ کام کرین +

بہت بہت یاد دہانی کرتا ہوا یقین کیجیے مجھے اپنا بہت ہی سچا اسٹیفن۔ ایس علم الٰہی کا طالب العلم

از مقام زرنو وٹرنبو کو وینا۔

۱۱۷ ریڑہ کے ایک جوڑ کی سوزش۔ بآسانی قرار حل۔

میرے پیارے صاحب۔ وہ شریف عورت جو کہ اب میری بیوی ہے کچھ عرصہ ہوا کہ بقول حکیم مرض اسپانڈیلائٹس (یعنی ریڑہ کے کسی ایک جوڑ کی سوزش) مین مبتلا تھی + زائد از دو سال تک اوسکو پچھے کو جھکے ہوئے کی حالت مین رہنا ہوتا تھا۔ اور پلاسٹر کی پٹیان وغیرہ کی بندش سے اسکا علاج اس طریق پر کیا گیا تھا جیسے کہ اون بچون کا علاج کیا جاتا ہے جنکا کہ کوئی عضو ٹیڑھا ہوجاتا ہے + لیکن مرض کو کسی طریقہ مین بھی افاقہ نہین ہوا تھا + حکماء نے آخرش اوسکو جواب دیدیا۔ وہ سمجھے کہ کوئی پھوڑا یا مثل اُسکے کوئی شئے بنجائیگی + اسوقت مین اوسکی توجہ آپ کی کتاب کی طرف دلائی گئی۔ کتاب اوسنے خرید کری اور میرے پاس بغرض مشورہ بھیجدی مین نے تمام کتاب کو بغور پڑہا اور مریضہ کو صلاح دی کہ آپ کے طریق علاج کی آزمایش اچھے طور سے کرے + نتیجہ تعجب خیز ہوا۔ وہ پھوڑا جسکی کہ ڈاکٹر صاحبان امید کرتے تھے نکلا ہی نہین + برخلاف اسکے مریضہ کی عام حالت تندرستی نے بہت ترقی کری۔ پس وہ جلد ہی اُٹھنے کے قابل ہوگئی اور حکماء کو تعجب دلاتی ہوئی بغیر کسی کے سہارے کے چلنے لگی + بہت عرصہ نہین گذرا تھا کہ اُسنے اُس جاکٹ کو جو کہ ریڑہ کے مرض مین استعمال کرتے ہین ترک کردیا + پچھلے سال وہ عورت جسکو کہ اطبا نے جواب دیدیا تھا میری زوجیت مین آئی

رپورٹ ہاے شفایابی و چٹھیات شکریہ

اور مجھے امید ہی کہ امروز فردا مین وہ ایک تندرست بچہ میرے نذر کریگی + ہم دونون یعنی مین اور میری بیوی اس امر کا پختہ اعتقاد رکھتے ہین کہ امراض کے شفا کرنے کا آپکا ہی طریق علاج تھا جسنے کہ اُسکی زندگی بچائی + پس میری درخواست ہے کہ مجھے اجازت دیجاوے کہ مین خود اپنے اور اپنی بیوی کی جانب سے دلی مشکوریون کا اظہار آپ کے روبرو کرون +

صدق دلی سے آپکی بھلائی چاہتا ہوا مین ہون آپکا بہت بڑا وفادار
از مقام زیورچ
ایم - وان - ایس

۱۱۸ سل کے مادہ کی موجودگی کا مرض

پیارے مسٹر کوھنی - دو سال ہوئے کہ آپ کی کتاب "نیا علم شفابخشی" میرے ہاتھ آئی اور اب مین آپ کو اس امر کی اطلاع دینے کی حالت مین ہون کہ مین نے اپنے مرض مین یعنی سل کے مادہ کی موجودگی کے مرض مین - ایسے عمدہ نتایج حاصل کیئے ہین کہ مین سمجھتا ہون کہ آپکا اپنی تمام عمر مشکور رہونگا + ہمارے پڑوس مین ایک بھٹیارہ کی لڑکی گُنجی ہے اور ڈاکٹر لوگ کہتے ہین کہ اُسکی حالت مین صورت آرام غیر ممکن ہی + لیکن مجھے یقین ہی کہ کچھہ نہ کچھہ کیا جاسکتا ہی + کیا آپ اپنی رای اور تجویز براہ مہربانی ہمکو بتلا دینگے؟

مین ہون آپ کا وفادار جوسف - ایچ
از مقام اوبرس ٹیننگ - ملک بیوریا

۱۱۹ ٹراکوما (آنکھہ مین ایک قسم کا روہے)

پانچ سال تک مین مرض ٹراکوما (اجپشین آئی ڈیزیز) مین مبتلا تھا اور کوئی طبیب ایسا نہ تھا جو کہ مجھے امداد پہونچاتا - پس مین آپکے طریق علاج کے آزمائش کرنے پر مجبور ہوا اور عجیب و غریب عمدہ نتایج حاصل کیئے + دو ماہ مین میری آنکھین صاف ہوگئین اور مرض پھر نہین ہوا ہے + اگر ممکن ہوا تو آیندہ سال میرا ارادہ ہی کہ لیپزگ پہونچون تاکہ آپ سے ملاقات ہو اور آپ کا مشہور کارخانہ دیکھون +

کیا مین آپ سے درخواست کرسکتا ہون کہ جرمنی زبان مین اور ہنگیرین زبان مین تیس تیس چھوٹی کتابین معہ رپورٹ شفایابی مفت تقسیم کرنیکے لیئے آپ مجھے بھیجدینگے؟ میری خواہش ہی کہ مین اُنکو اپنے دوستون مین تقسیم کرون +

سمجھیے مجھکو - اپنا بہت بہت صادق کارل ڈی
از مقام بودا پیسٹ ملک ہنگیری

۱۲۰ استسقا - ورم کی ہوئی ٹانگین - دردسر - قبض

پیارے صاحب - آپکی کتاب "نیا علم شفابخشی" میرے پاس ایک سال سے ہے + میری سفارش پر بہت سے دوستون نے اس کتاب کو منگایا ہے اور وے سب لوگ اس کو بہت عمدہ اور ایک عملی کتاب سمجھتے ہین + میری بیوی عمر ۳۲ سال کو بچپن سے قبض اور دردسر کی شکایت تھی اور ہر قسم کی ادویات اور دستون کی دوائین کھانے پر مجبور کی جایا کرتی تھی + لیکن آپکے علاج شروع کرنے سے یہ تمام شکایات غائب ہوگئی ہین اُسکی سوجی ہوئی ٹانگین اور استسقا (جو مرض کہ ڈاکٹرون نے تشخیص کیا تھا) اچھے ہوگئے + قبض کی حالت مین بہت بڑی کامیابی کے ساتھ مین نے آپ کے غسلون کا استعمال کیا ہے +

مہربانی فرماکر مجھے اپنے دیگر کتابونکی بھی جلدین بھیجئے - نیز کتاب سائنس آف فیشیل اکسپریشن اور کھانے بنانے کی ایک کتاب کی جلد + جیسے کہ اب - ویسے ہی آیندہ بھی ہمیشہ یہ میری دلی خواہش ہوگی کہ اس نئے علم شفابخشی کے اصولون کو پھیلایا جاوے +

ازمقام - بالکین بن (سائلیسیا) مین ہون - اے پیارے صاحب آپکا وفادار کارل - کے

۱۲۱ بواسیر کے مسون کی شکایت نیند کا نہ آنا غصہ کے غلبے قبض -

پیارے صاحب - اپنے طبیب کی خدمات سے سبکدوشی حاصل کرنے کے بعد جسنے کہ میرا علاج بغیر کچھ بھی بات حاصل کیئے ہوئے تین سال تک کیا تھا - مینے اُس مشورہ پر عمل شروع کیا جو کہ بذریعہ خط آپنے مجھے دیا تھا +

مین نے غسل پورے طور سے آپکی ہدایت کے موافق لیئے - اور نیز غذا +

میری بیوی اور بچے متعجب ہوئے تھے جب کہ حال مین مین بعض وقت ہنسا تھا - کیونکہ یہ ایک ایسی بات تھی جو کہ مینے تین سال سے نہین کری تھی + میری انتڑیان اب ٹھیک طور سے ہین - بواسیر کے مسّے اور غصہ کے غلبے جو کہ مجھے تکلیف دیتے تھے اب صحت پاگئے ہین اب مین اچھی طور سے سو سکتا ہون حالانکہ پیشتر مجھے ہمیشہ بیخوابی کی شکایت رہتی تھی +

مجھے اجازت دیجئے کہ مین اپنی سچی مشکوریت کا اظہار آپکو کرون - اور اے پیارے مسٹر کوہنی مجھے سمجھیئے

ازمقام سینٹ پیٹرس برگ - ملک روس اپنا بہت سچا ایچ - ڈبلیو

رپورٹہاے شفایابی وچٹھیات شکریہ

۱۲۲ — مرض جگر۔ قبض۔

پیارے صاحب۔ ہم کو (یعنی مسٹرنی کو اور مجھے) اجازت دیجیے کہ ہم لوگ آپکی خدمتمین اُس کام کے بارہ مین جوکہ آپنے ہمارے لیئے کیا ہے اپنی بڑی مشکوریون کا اظہار کرین + جولائی ۱۸۹۳ء مین ہم لوگ شہر لیپزگ مین تھے اور آپکے علاج سے ہمین ایسی کامیابی حاصل ہوئی کہ ہم لوگ اُس کا دھیان کرکے ہمیشہ خوش ہوتے ہین + مسٹرنی عارضہ جگر مین بڑی سختی کے ساتھہ مبتلا تھی۔ اور یہان ملک ڈنمارک مین تمام ہمارے دوست اس باتکو کہ اُنکو آرام ہوجانا ممکن ہوا۔ ایک سچا معجزہ خیال کرتے ہین + مین بھی قبض مین مبتلا تھی ہمارے پاس بہت سے لوگ آپکے طریق علاج اور آپکی کتاب کے بارہ مین دریافت کرنیکو آئے ہین + مہربانی کرکے آپ مجکو اپنے طریق علاج کی اشاعت کرنیوالی چھوٹی کتب۔ ڈنمارک۔ ناروے۔ اور سویڈن کی زبان مین بھیجدیجیے مین انکو ملک ڈنمارک۔ ناروے۔ اور سویڈن مین تقسیم کرونگی + میرے لیئے تب بات آسان ہوگی کہ آپکی کتاب کی سفارش کرون اور لوگون کو یقین دلاؤن +

از مقام مارڈروپگارڈ۔ ملک ڈنمارک۔ آپکی بہت سچی۔ مسسز ایچ۔ بی۔

۱۲۳ — سل۔ کھانسی۔ منہ سے لعاب جانا۔ تھوک مین خون آنا

پیارے صاحب میری دلی خواہش میرے اوپر ایسا غلبہ کرتی ہے کہ مین اُس علاج کی نسبت جوکہ آپنے میرے سخت علالت کی حالت مین بہت ہی ہوشیاری سے میرے لیئے تجویز کیا تھا اپنی بہت ہی سچی اور بڑی سرگرم مشکوریون کا اظہار کرنے سے باز نہین رہ سکتی +

سل۔ اور کھانسی منہ سے لعاب جانا۔ اور تھوک مین خون آنا ان امراض مین مین مبتلا ہو رہی تھی + آٹھہ سال سے سخت حالت مین رہی تھی + نہ تو گھر کے علاج۔ نہ ڈاکٹر لوگ۔ نہ عطار لوگ کچھہ کام کرسکے۔ بلکہ اسکے برخلاف مین زیادہ خراب حالت مین ہوتی گئی + مرض اسدرجہ مزمن تھا کہ کوئی خیال مین بھی نہین لا سکتا تھا + میری حالت ہر طرح سے قابل افسوس تھی۔ اور ادویات کے ذریعہ علاج کرنے والے شخصون مین مجھے کچھہ بھی اعتقاد نہ رہا تھا +

۲۸ دسمبر کو میری توجہ آپکے طریق علاج کی جانب مائل کرائی گئی + آپکی تجویز کے موافق عمل کرنے سے دوسرے یا تیسرے دن مجھے آرام ملا۔ میری مزمن شکایت ہر ہفتہ صحت پاتی گئی اور اس وقت بعد تین ماہ کے بالکل آرام ہوگیا ہے + مین تندرست اور تازہ معلوم ہوتی ہون اور صرف یہی خواہش کرتی ہون کہ تمام دیگر مریض لوگ آپکے طریق علاج کو آزماوینگے تاکہ بیمار انسان کے لیئے یہ طریقہ علاج آسایش دائمی کا منبع ثابت ہووے یہی علاج جملہ امراض

کے آرام کرنے کا سچا ذریعہ ہے + مین ہون آپکی بہت سچی

از مقام یلاک - ملک روس (گورنمنٹ سیبیریا) جی - ایم (عمر ۴۸ سال)

۱۲۴ استسقا - سل - ذات الجنب -

پیارے مسٹر کوہنی - یہ سطرین مین صرف اس غرض سے آپکی خدمت مین بھیجتی ہون کہ اُس عمدہ تندرستی کے متعلق جسپر کہ آپکے طریق علاج نے مجھے پہونچا دیا ہی - آپکی خدمت مین اپنا دلی شکریہ ادا کرون + میری طبیعت مین آپ کی بہت ہی زیادہ عزت ہوتی ہی جب کہ مین اس امر کا خیال کرتی ہون کہ آپنے میرے حق مین کیا کیا ہی + آپ مصیبت زدہ لوگون کے سچے مسیحا ہین +

دو سال سے مین ذات الجنب مین مبتلا ہو رہی تھی اور پلنگ پر ہی مجھے رہنا پڑتا تھا + استسقا نے بھی اپنا اظہار کیا تھا + ڈاکٹرون نے میری تکالیف کو رفع کرنیکی کوشش کری مگر بے سود - آخرش مجھے عام طور سے پروفیسرون اور ادویات سے علاج کرنیوالے لوگون کا بڑا خوف ہوگیا صرف آپکے ہی نسخون سے مین اچھی ہوئی ہون + یہانتک کہ علاج کے اول ہی دن میری طبیعت اچھی معلوم ہوئی - اور پیڑو کے اوپر کی رسولی گُھلنے لگی +

اپنی تندرستی کے پھر حاصل کرنیکی وجہ سے مین پھر آپکا شکریہ بڑی سرگرمی سے ادا کرتی ہون + مین ہون آپکی بہت ہی سچی

از مقام بنزیکون ملک سوٹزرلینڈ (مس) ایڈا - الس - ۸ -

۱۲۵ گلٹی کا سوج آنا - درد دندان - آنکھ کی بیماری بلغوم کی سوزش - پھیپھڑونکی سوزش سانس مین قلت دمہ بدخوابی -

پیارے صاحب - ان سطرونکا لکھنے والا جو کہ پادری ہی اس امر مین اپنے کو خوش قسمت خیال کرتا ہی کہ آپکی کتاب "نیا علم شفا بخشی" کا حال اُسے معلوم ہوا اور یہ کہ اُسنے اُسکو پڑھا + اس سیدھی بات نے کہ آپکی کتاب بہتیرین زبانون مین ترجمہ ہو چکی ہی میری توجہ اُسکی طرف مائل کری اب مین آپکی کتاب سائنس آف فیشیل اکسپرشن نامی اور دیگر کتابونکو مطالعہ کر رہا ہون اور جسجگہ کہ مین جاونگا مین آپکے طریق علاج کی پھیلانے کی کوشش کرونگا +

درد دندان مین - دہنی اور بائین جانب کی گلٹیونکی سوجن مین - آنکھونکی سستی مین حلق کی سوزش مین مین شدت سے مبتلا تھا + اسجگہہ مقام اسکونا مین مینے آپکی تحریری ہدایات پر حتی الامکان عمل کیا - اُس کا نتیجہ بھی بہت عمدہ رہا + اس واقعہ کا استعمال آپ اپنے لکچرون مین یا جہان کہین کہ آپ چاہین کرین آپکو ایسا کرنے مین مجھکو کوئی عذر نہین ہے + بلاشبہ چند سال کے اندر ہی مین مرض سل مین مر گیا ہوتا لیکن بات یہ ہی کہ مین صحیح رستہ پر وقت مناسب کے اندر ہی پہنچ گیا تھا + میرے سانس کی قلت پھیپھڑونکی سوزش اور دمہ کو اب بالکل آرام ہوگیا ہی نیز بدخوابیون کو + بہت عزت کرتا ہوا اور بہت بہت سلام عرض کرتا ہوا آپکا بہت ہی وفادار

از مقام اسکونا پادری - اے

رپورٹ ہاے شفایابی و چٹھیات شکریہ

۱۲۶ — قرار حمل و زائیدگی مین آسانی

پیارے مسٹر کوہنی - جیساکہ آپنے ہم سے کہا تھا ویسا ہی ظہور مین آیا ہی + ۳ ر اپریل کو میری بیوی ایک موٹا تازہ بچہ امن وامان کے ساتھ جنی بچہ جننے کے بیشتر اُسنے آپکے طریق علاج پر بڑی محنت کے ساتھ عمل کیا تھا یعنی ٹھیک ٹھیک آپکی ہدایات کے موافق + ایام حمل بہت اچھی طرح سے گذرے + ۹½ بجے دردزہ شروع ہوا اور ۹¾ بجے - یعنی پاؤ گھنٹے کے اندر - بچہ پیدا ہوگیا + ہمارا خاندانی طبیب جوکہ میری درخواست پر اسوقت مین موجود رہا تھا - بچہ پیدا ہونے سے ایک گھنٹہ قبل یہ خیال کرکے کہ ابھی دو دن تک بچہ نہ پیدا ہوگا چلا گیا تھا + اُسکی امید کے خلاف - اُسکے چلے جانے کے بہت جلد بعد ہی بچہ پیدا ہوگیا - پس مین نے دایہ کی قائم مقامی کری + بعد جننے کے میری بیوی کی طبیعت فوراً ہی بہت اچھی ہوگئی - اور اے مسٹر کوہنی اُسکے اول خیالات آپ ہی کے متعلق تھے - اُسکے سب سے اول کے الفاظ یہ تھے "بس یہی بات ہے جسکی کہ مسٹر کوہنی نے پیشین گوئی کری تھی"

اپنے بہت عمدہ مشورہ کی بابت آپ ہماری دلی مشکوریون کو قبول فرماوین - آپکی کتاب ہمیشہ ایک متبرک کتاب رہیگی اور ایسی ہی ہے بھی + ہمارے خاندان کے ڈاکٹر نے جوکہ بعد کو آیا ہم سے کہا کہ اُسکے کل ۴۱ سال کے تجربہ مین (اب اُسکی عمر ۶۵ سال کی ہے) اُسنے ایسی بات اسکے قبل کبھی نہین دیکھی تھی + آپکے طریق علاج کے لیئے یہ موقع بڑی فتحمندی کا تھا + میرے اور میم صاحبہ کی طرف سے بہت بہت سلام پہونچے -

مین ہون آپکا سچا اے - ایس - رسالہ کا کپتان

ازمقام شلاس - ایل - ملک ہالینڈ

۱۲۷ — مقعد مین ناسور - آنت کا پھوڑا

پیاری صاحب میری بابت آپکا دوسرا خط آیا جسمین کہ آپنے دریافت کیا ہی کہ آپکے اس سے قبل کے خط کی ٹھیک ہدایات پر چلنے کے بعد میری حالت کیسی ہی + بہت خوشی کے ساتھ آپکو مطلع کرتی ہون کہ مقعد کا ناسور اور آنت کا پھوڑا دو ہفتہ ہوے کہ صحت پاچکے + اولاً مین آپکی ہدایات پر پورا پورا عمل نہین کرسکی لیکن بعد کو عمدہ مشورہ کے مطابق عمل کیا + جنوری کے دوسرے ہفتہ مین مینے دو تین فریکشن سٹز باتھ روزانہ لینے شروع کردیئے مگر بوجہ شدت سردی کے پانی کی حرارت ۶۶ تا ۶۸ درجہ فہرن ہائٹ کا لیا گیا + مینے غذا بھی ٹھیک ٹھیک آپکی ہدایت کے بموجب استعمال کری ہی اور اب مین ہر طور سے اچھی ہون + میری یہ آرزو ہی کہ آپکی عمدہ کتابونکی مطالعہ کرنیوالون کا احاطہ وسیع ہوتا جاوے - بہت بہت شکریہ کے ساتھ مین ہون آپکی وفادار

جولیا - ایل -

ازمقام ہولٹ نزد کوپن ہیجن ملک ڈنمارک

۱۲۸ بیحد گھبراہٹ - جلق

اس تحریر کے ذریعہ مین مسٹر کوہنی کا شکریہ بابت اُسی امداد کے ادا کرتا ہون جو کہ اُنہون نے اپنے طریق علاج سے میرے ۔۔ سالہ بچہ کو اوسکی سخت بیماری مین پہونچائی ہے + نہ تو دوائی نہ منترا اوسکی حالت کو درست کر سکی تہین - لیکن فریکشن سٹز باتھ اور پرہیزی غذا نے میرے بچہ کو گھبراہٹ اور جلق سے بالکل آرام کر دیا + اب بڑے اعتقاد کے ساتھ مین مسٹر کوہنی کے طریق علاج کی ہر جگہ سفارش کرتا ہون + دستخط ایچ - ایس - از مقام لپزگ

۱۲۹ حجاب القلب مین پانی آجانا - پورانا دمہ -

پیارے حبیب صاحب - زائد از تین سال سے مین استسقاء حجاب القلب اور سخت دمہ مین مبتلا تھا + مین کئی ایک فوجی و ملکی ڈاکٹرون کے زیر علاج رہا مشہور پروفیسر بی ساکن کریکو کے زیر علاج رہا لیکن بالکل بے سود + یہ صرف آپکے ہی مشورہ اور آپکی کتاب سے ہی ایسا ہوا ہے کہ مجھے اپنی سخت اور خطرناک بیماری سے شفا حاصل ہوئی ہے جسکو کہ اب چھ ماہ گذر چکے ہین + اس سب سے مین اپنے صدق دل سے آپکا شکریہ ادا کرتا ہون - اور مین ہون آپ کا صادق

ایم - لے عدالت ہائے ضلع مین کلرک

از مقام - آرگیلیشیا -

۱۳۰ درد گٹھیا - دل کی بیماری - سرطان رحم - بواسیر کے مسّے - ہاضمہ کی خرابی سوء ہضمی - کمر مین اور ایک جانب مین درد -

پیارے مسٹر کوہنی - بحیثیت پریسیڈنٹ کوہنی سوسائٹی اس شہر کے جسمین کہ زائد از تین صد ممبران ہین اور اس سے بھی زیادہ اس وجہ سے کہ مین آپکی عجیب ذہانت اور اعلیٰ قابلیت کا دلی قدردان ہون - مین خود اس امر پر مجبور ہون کہ آپ کو مطلع کرون کہ آپکے طریق علاج نے مرتے ہوئے لوگونکو تندرست کر دیا ہے - کیونکہ ادنیٰ درجہ کے اور بے تدبیر حکماء لوگ اکثر اوقات مریضون کو لاعلاج ہی سمجھکر جواب دیتے ہین + ایک مریض جو کہ آپکے طریق علاج سے آرام کیا گیا ہے وہ آخری درجہ کے درد گٹھیا مین مبتلا تھا - مرض کا اثر دل تک پہونچ چکا تھا + ایک عورت مبتلائے مرض سرطان رحم نے بھی آپکے طریقہ پر علاج کرنا شروع کیا + اس سے قبل اوسکا علاج دس حکماء معزز نے بغیر کامیابی کے کیا تھا + ان دس مین ایک شخص اس شہر کے شفاخانہ کا ڈائرکٹر (کارپرداز) تھا جنے کہ (اس عورت پر) عمل جراحی کرنا شروع کیا - لیکن شکم کو کھولنے کے بعد اپنے عمل جرّاحی کو پورا کرنے سے ڈر گیا کیونکہ مریضہ بے حد کمزور تھی + مرض اسقدر دور تک پہونچ گیا تھا کہ جملہ حکماء نے یہ کہہ دیا تھا کہ یہ عورت اقل درجہ تین ماہ سے زائد زندہ نہ رہیگی + تاہم وہ عورت اب چھ ماہ سے زندہ ہے اور اوسکا

رپورٹ ہائے شفایابی وچٹھیات شکریہ

لاعلاج مرض جاتا رہا ہے + مینے خود آپکے نسخہ جات پر زائد از ایک سال تک عمل کیا ہے اور میری تندرستی اسدرجہ سدھر گئی ہے کہ مین اپنے کو اچھا ہو گیا ہوا ہی خیال کرتا ہون + بواسیر کے مسون کی اور ہاضمہ مین خرابی کی ہی میری شکایات تھین جنہونے کہ معدہ کی بہت ہی ناگوار خرابیان پیدا کرین اور سامنے کی جانب ۔ دہنے و بائین جانب و لپشت مین درد پیدا کیئے +

اس بغیر طلب کی سند کا آپ جو مناسب سمجھین استعمال فرماوین + بہت سلام و بہت شکریہ کے ساتھ

ازمقام بیبوتو - آئرینر - آپکا بہت ہی سچا وِنسنٹ ڈی ۔ کوہنی بہر کپور سسائٹی کا صدر نشین

۱۳۱ آنکھہ کی بیماری

پیارے مسٹر کوہنی ۔ مین آپ کا اسدرجہ زیادہ مشکور ہون کہ مین اس بات سے باز نہین رہ سکتا کہ مختصراً آپ سے اس امر کی اطلاع کرون کہ میرے لڑکے عمر بارہ سال کی آنکھ کی بیماری نے کیا طریقہ اختیار کیا + میری تحریر طلبی مشورہ کے جواب مین آپکے معزز خط پہونچنے کے بعد مینے آپ کی ہدایات پر پورا پورا عمل کیا + مین اپنے تعجب کا کسطرح سے بیان کرسکتا ہون + تین ہفتہ تک غسلو نکے لینے کے بعد میرا لڑکا قریب قریب بالکل صحت پاگیا تھا ۔ اسکے بعد ایک ہفتہ مین وہ پورے طور سے اچھا ہو گیا تھا ۔ اور اسوقت کے بعد بیماری کی کوئی بات بھی دیکھنے مین نہین آئی ہے + بچہ پورے طور سے تندرست ہے + اے صاحب جو بات کہ ڈاکٹر لوگ تین سال مین نہ کرسکے تھے وہ بات آپنے کم و بیش چار ہفتہ مین اپنے طریق علاج کے ذریعہ حاصل کرلی + میری دلی مشکوریون کو قبول فرمایئے + یہہ چند سطرین مین آپ کے پاس از خود بھیجتا ہون ۔ انکا استعمال آپ جسطور سے اپنے لیئے عمدہ خیال فرماوین کرین

ازمقام ۔ رمشیڈ ہسٹن آپ کا وفادار ۔ جی ۔ ایف

۱۳۲ پیشاب کی نالی کا تنگ ہو جانا یعنے قرّہ

پیارے صاحب ۔ یہ بات خوشی کے ساتھ ہے کہ مین اپنی قلم کو اس غرض سے اُٹھاتا ہون کہ آپ کو مطلع کرون کہ آپکے طریق علاج نے جسپر کہ مینے آپ کے خط مین دی ہوئی ہدایات کے موافق ۲۳ اگست سے یکم اکتوبر تک پورا پورا عمل کیا تھا ۔ مجھے عمدہ تندرستی عطا کری ہے + دوسرے ہفتہ کے شروع مین سوزش و ورم کم ہو جانے پر قرّہ غائب ہو گیا ۔ اور آج کے دن مجھے زور

کی دھار کے ساتھ پیشاب کرنے مین کوئی دقت نہین ہوتی ہے - اسطورسے (عمدہ طورسے) مین اپنی معمولی تندرستی کی حالت مین پہلے بھی کبھی پیشاب نہین کرسکتا تھا +

اے صاحب مین استدعا کرتا ہون کہ میری سچی اور دلی مشکوری کو آپ قبول فرماوین + پرمشیور آپکو اور آپکے اس نادر طریقہ علاج کو برکت دے - اور آپکا نادر طریق علاج کل دنیا مین ہر جگہہ پہونچ جاوے + چند روز مین مین آپ کو اپنی بیوی کی حالت کا بیان تحریر کرون گا جو کہ پانچ سال سے بہرہ پن مین مبتلا ہے - اور درخواست کرتا ہون کہ آپ اُسوقت مہربانی فرماکر ایک ہدایتی چٹھی بھیجدینگے + مین امید کرتا ہون کہ مین جلد ہی کسی تاریخ پر حاضر خدمت ہون گا -

مین ہون آپ کا وفادار

ازمقام التول ملک ہنگیری — جے - ایچ - کارخانہ والہ

۱۳۳ عوام کے روبرو اظہار شکریات

مین اس بات کو جانتا ہون کہ شہر لیپزگ سے روانہ ہونے کے وقت مین اس امر کو فراموش نہین کرسکتا کہ مسٹر لوی کوہنی صاحب ساکن ۲۴ ملاس پلیٹز شہر لیپزگ کا شکریہ - اُس عجیب شفایابی کی نسبت جو کہ مجھے انکے پسندیدہ طریقہ علاج سے حاصل ہوئی ہے بغیر اُنکی کسی خواہش کے عوام کے روبرو ادا کرون +

میری عمر ۶۶ سال کی ہے اور مین عرصہ سے اُس بڑی ہیبت ناک مرض مین جسکو ذیابیطس کہتے ہین مبتلا تھا جسکے بارہ مین کہ مینے بہت سے حکماء سے مشورہ لیا تھا - مگر کچھ کامیابی نہ ہوئی تھی پچند احباب ساکن بارمین نے اسوقت میری توجہ کوہنی صاحب کے بغیر ادویات وبغیر اعمال جراحی والے نئے علم شفابخشی کی جانب مائل کرائی + پس مین سفر کنان لیپزگ پہونچا اور کوہنی صاحب کی تمام خاص ہدایات پر من وعن عمل کیا -

دو ہفتہ علاج کرنیکے بعد شکر کی مقدار ۱/۸۵ درجہ سے ۱/۱۰ درجہ پر گھٹ کر آگئی اور ایک اور ہفتہ بعد شکر بالکل غائب ہوگئی + چار اور پانچ ہفتہ بعد جو اور جانچ کیگئی تو اُسمین بھی کوئی نشانات شکر کے نہ ملے - اس سب کی حلفیہ تصدیق ڈاکٹر روہرگ - ڈاکٹر ایلسنر ڈاکٹر باک اور ڈاکٹر پریلر نے جو کہ عدالت ہای لیپزگ کی جانب سے امتحانات کیمیائی کرنے والے ہین - کری تھی +

پس بہ اطمینان کے ساتھ مین تمام مریضون سے کوہنی صاحب کے طریق علاج کی سفارش بخوبی کرسکتا ہون - زیادہ تر اسوجہ سے کہ ہجگہہ اور بارمین مین مجھے ذاتی واقفیت ایسے اشخاص سے ہے جو کہ کوہنی صاحب کے علاج سے اچھے ہوچکے ہین +

ازمقام لیپزگ ۸ اگست ۱۸۹۸ء — راقم ایل - بی ساکن بارمین کاریگر

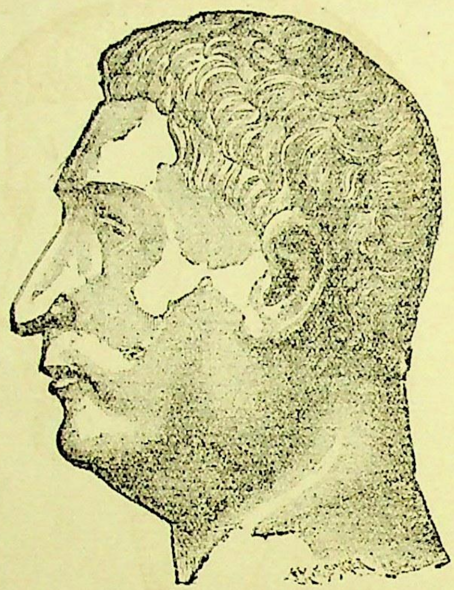
چند مثالیں جن سے
کہ
سائنس آف فیشیل اکسپریشن کی تشریح ہوتی ہے



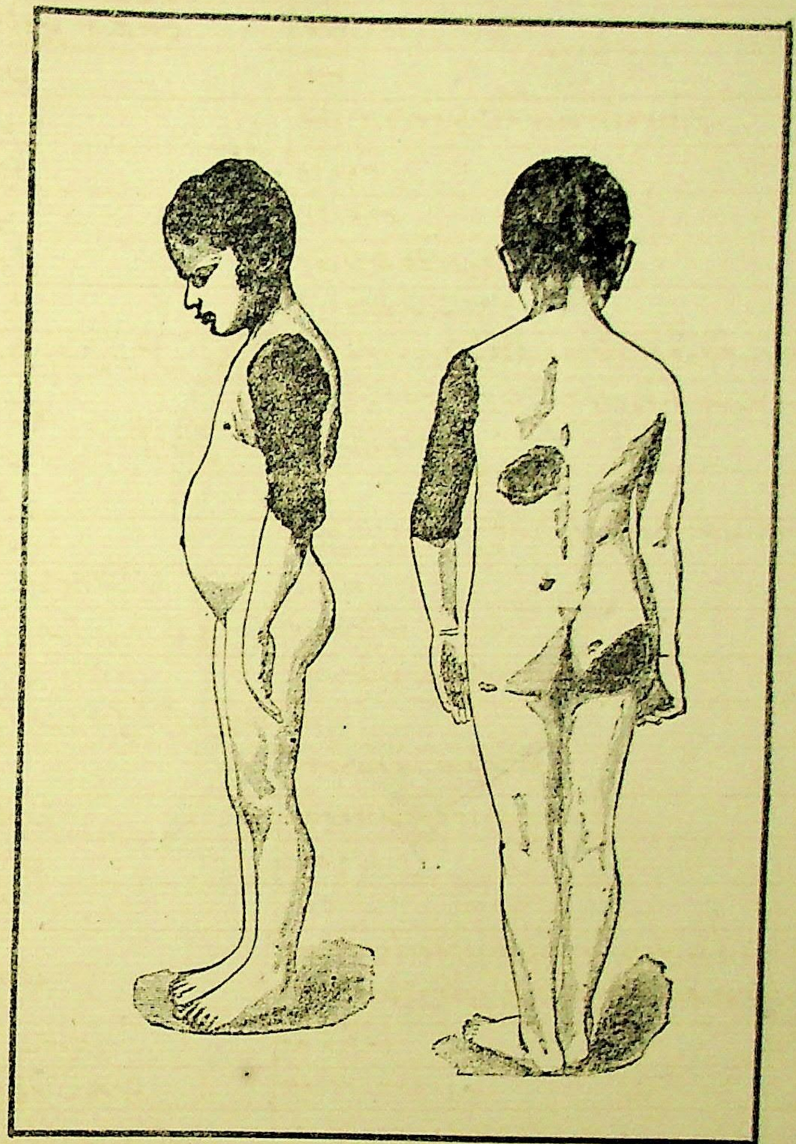
محض سامنے کی جانب کا بارِ مادّہ فاسد



محض پشت کی جانب کا بار مادۂ فاسد



سامنے ۔ طرفین ۔ اور پشت کی جانب کا بار مادۂ فاسد
جسمیں کہ سامنے کی جانب کا بار مادۂ فاسد
زیادہ ہے



وہ بچہ جسکو کہ ۴۵ مرتبہ ٹیوبرکیولن سے ٹیکا لگایا گیا تھا
نیز اوسکے نتائج

حرف الف

فہرست بسلسلہ حروف تہجی

حرف الف

حرف ب

حرف پ

فہرست بہ سلسلہ حروف تہجی

حرف ر

حرف ز

حرف س